

# الْمَلَأْتِكُنَّ حُجَّ

اُردو ترجمہ و شرح

## الْمَلَأْتِكُنَّ حُجَّ

مصنف: حضرت حکیم الامت مولانا الحاج مفتی  
احمد یار خاں نعیمی اشرفی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ



اَلْحَضْرَاتِ سِیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

ALAHAZRAT NETWORK

اَلْحَضْرَاتِ سِیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

کتاب الایمان - کتاب طر و معاد - نفاق - وسوسہ - لغیرہ - عذاب قبر - حالہ اعظام (قرآن و سنت کے مطابق پورا کرنا) -  
کتاب العلم - طہارت - حج و عمرہ - استسجا - مصلحت و فتنہ کی سی - سفر - غسل - جنس - یالاکا بیان - نجاست -

الْحَمْدُ لِلَّهِ خَالِقِ الْأَرْضِ وَالسَّمَوَاتِ

جلد اول

از کتاب الاجاب مفید شیخ و شاب مسجہ

المائدة

اردو ترجمہ و شرح

المشکوٰۃ

## تاریخی نام

ذو المراتب  
مصنف حضرت حکیم الامت ابن محمد باجفتی احمد مازہاں صاحب نعمی اشرفی بدایونی الشیخ محمد  
صاحبزادہ اقدار احمد مازہاں مالک قصبی تاج مکتوبات

ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

سفر  
الحج  
البر  
صين  
مقاصد  
كتاب  
السيرة  
وقائت  
تجرب  
منار  
لؤلؤ  
النفيس  
غرائب  
المعجز

## ویاچہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ خَالِقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَفُورِ  
وَالْقَلِيلِ عَلَى سَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَالْمُؤْتَمِلِينَ وَعَلَى الْوَلِيِّ الْخَلِيفَةِ وَأَصْحَابِهِ الْقَلَاهِرِينَ۔

اَمَّا بَعْدُ مَا نَاہِیْے کلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلام رسول اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ اللہ کے بعد رسول اللہ کا مرتبہ ہے۔ قرآن گویا المیپ کی جی ہے اور حدیث اس کی رنگین چمن۔ جہاں قرآن کا نور ہے وہاں حدیث کا رنگ ہے۔ قرآن مسند ہے حدیث اس کا بہار۔ قرآن موق ہے اور صفائیں حدیث ان کے خواص امتین اجمال ہے حدیث اس کی تفصیل۔ قرآن ابہام ہے حدیث اس کی شرح۔ قرآن دھان طعام ہے۔ حدیث رشت کا پانی کر پانی کے بغیر نہ کھا اتیار جو نہ کھا جاتا ہے۔ حدیث کے بغیر قرآن سمجھا جائے گا اس پر عمل ہو سکے۔ قدرت نے ہمیں دینی خارجی دو فوہوں کا عطا کیا ہے۔ نور ہر کے ساتھ نور و غیر بھی ضروری۔ انھوں نے کئے سورج بیکار۔ اندھیرے میں آنکھ ہے قائمہ ایسے ہی قرآن گویا سورج ہے حدیث گویا من کی آنکھ کا نور یا استرمان ہماری آنکھ کا نور ہے اور حدیث آفتاب ہرگز کی شعلیں اس من میں سے اگر ایک سی دی ہو تو ہم اندھیرے میں رہ جائیں۔ اسی نے رب الفلہین نے قرآن کو کتاب فرمایا۔ حضور کو نور۔ کُنْ جَاءَ كَذِبُ قَوْمٍ الْفُجُورِ وَ كُنَّا بَشَرًا مِّنْ قَوْمٍ يَّتَّبِعُونَ الْفُجُورَ۔ اور رسول اللہ کی زندگی شریف پلٹا پھرتا اور ہوتا ہوا قرآن۔ جو حال ہے یہ حال۔ صفحہ کی ہر ادا قرآنی آیت کی تفصیل ہے۔

تسے کر داد کو قرآن کی تفسیر کہتے ہیں

غرضیکہ قرآن و حدیث اسلام کی گاڑی کے دو پہیے ہیں یا سون کے دو پہر۔ جن میں سے ایک کے بغیر سفر نہ کر گاڑی چل سکتی ہے نہ سون پرواز کر سکتا ہے۔

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے حرام کا بہت شوق ہے ہر شخص چاہتا ہے کہ میں اپنے رب اور اپنے پیارے نبی کے کلام کو سمجھوں یہ بڑی نہایت قابل قدر ہے مگر بعض پرے کھولنے اس سے غلط فائدے اٹھائے کہ قرآن و حدیث کے ترجموں کے بیانیوں سے جسے عقائد اور غلط خیالات پھیلا دیئے۔ آج مسلمانوں کے بیسیوں فرستے امدان کا آپس میں دھول جھوٹا ان ہی ترجموں کا نتیجہ ہیں۔ پھر شامت اعمال سے اب وہ بھی پیدا ہو گئے۔ جو سب سے حدیث کا انکار ہی کرنے لگے۔ ان کا تہ بہت پھیل رہا ہے۔ انکار حدیث پر بے شمار دلائل قائم کئے جاتے گئے۔ مگر سب کی بنیاد پر مشتبہوں پر ہے۔ اگر یہ زائل ہو جائیں تو تمام اعتراضات کی ممانعت خود بخود ہی گری جاتی ہے۔

شعبہ نمبر ۱ :- قرآن مکمل کتاب ہے، درس میں برتیزہ کا بیان ہے پھر حدیث کی کیا ضرورت، نیز اس کا بھنا بھی آسان ہے۔ رب فرما ہے وَلَقَدْ يَسِّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ۔

شعبہ کا ازالہ :- بیشک قرآن مکمل کتاب ہے مگر اس مکمل کتاب سے لینے والی کوئی فن، مہنت چاہئے۔ اودھ کی کیم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سمندر سے موتی برحق نہیں نکال سکتا شتاہد کی ضرورت ہے۔ قرآن حفظ کے لئے آسان ہے کہ کچھ بھی یاد کر لیتے ہیں ذکر سناں نکالتے کئے اسے للذِّكْرِ لِنُذَكِّرَ الْبَاقِیَ اِیْنَ یاد کرنے کے لئے۔

شعبہ نمبر ۲ :- رسول رب کے تمام صدیقین جن کا کام ڈاکنے کی طرح رب کا پیغام پہنچانا ہے۔ ذکر کچھ سمجھانا اور بتانا رب فرما ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ ۝

شعبہ کا ازالہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہیں جن کی طرف سے علم، مسلمانوں کو پاک مسخر کرنے والے بھی رب نے فرمایا وَیُذَكِّرُ فِیْہِ وَیُعَلِّمُھَا الْکِتَابَ وَالْحِکْمَۃَ۔ کیا بعض آیات پر ایمان ہے بعض پر نہیں۔ مشین کا استعمال سکھانے کے لئے مشین والوں کو کارخانے کی طرف سے کتاب بھی دی جاتی ہے اور معلم بھی بھیجے جاتے ہیں کارخانہ قدرت کی طرف سے ہیں جسم کی مشین دی گئی۔ اس کا استعمال سکھانے کے لئے کتاب قرآن شریف اور معلم حضور بھیجے گئے۔

معلم خدا کے وہ بن کے ہوتے جسکے ان کے لئے سبیلے پر لے

شعبہ نمبر ۳ :- موجودہ حدیثیں حضور کا زمانہ ہی نہیں ہیں، تو بعد میں لوگوں نے گھڑ کے بنائی ہیں۔ کیونکہ زمانہ نبوی میں یکے کا اتنا رواج ہی نہ تھا۔

شعبہ کا ازالہ :- پھر قرآن کی بھی خیر نہیں کہ زمانہ نبوی میں سارا قرآن کھڑا دیا گیا، دکانی شکل میں، جمع ہوا، غزوات حنائیہ میں اسے جمع کیا گیا۔ جناب زمانہ نبوی میں قوم نے زیادہ حافظے پر اعتماد تھا۔ رب نے صواب کلام کو غضب کے حافظے میں فرماتے تھے۔ بعد میں ضرورت پیش آئے پھر قرآن بھی سینوں اور کاغذ کے پرچوں وغیرہ سے جمع کیا گیا۔ اور اس وقت بھی حضرت علی مرتضیٰ کے پاس بہت سی حدیثیں لکھی جھٹی تھیں، جنہیں آپ تمہارے پاس سے میں لکھتے تھے اور لوگوں کو سنایا کرتے تھے۔ خیال ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ مشرق میں پیدا ہوئے۔ آپ نے سنیہ امام اعظم اور آپ کے شاگرد امام محمد نے موطا امام محمد اور آپ کے بعد امام مالک نے جو مشرق میں پیدا ہوئے۔ موطا امام مالک وغیرہ کتب حدیث لکھیں پھر ان سے قریب ہی امام بخاری وغیرہم کا زمانہ ہے جنہوں نے بہت احتیاط سے احادیث چھانیں اور جمع کیں۔

شعبہ نمبر ۴ :- بعض حدیثیں بعض کے متعارض ہیں اور بعض عقل کے بھی خلاف ہیں لہذا گھڑی جھٹی ہیں۔ اس کا ازالہ :- حدیثیں صحیح ہیں آپ کی فہم میں غلطی ہے۔ سرسری نظر سے تو قرآن کی آیتیں بھی آپس میں



عالمت معلوم ہوئی ہیں کیا ان کا میں انکار کروں گے۔ قرآن و حدیث باقاعدہ علماء سے پڑھنی چاہییں محض ترجموں سے نہیں آتیں۔

آخری گزارش:۔ مگر یہ حدیث سے ایک گزارش ہے کہ ہم بھی بحث میں نہیں پڑتے صرف دو مسئلے قرآن کے ذریعہ آپ سے مل کر رہے ہیں۔

۱۔ اسلام کا سب سے عام حکم ہے **آيْتِمُوا الْعَقْلُوۡا مَا شَاءَ الزَّكٰوۃُ** نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ ہلو سہ پانی قرآنی نماز۔ قرآنی زکوٰۃ امار کے دیکھنے جس میں حدیث سے ہلو نہ لی گئی ہو۔ نماز مکمل کتنے وقت کی ہے اور کتنی رکعتیں ہیں۔ زکوٰۃ کتنے مال پر لگتی ہے۔

۲۔ قرآن نے ہر صوفی سزا کا گزشت حرام کیا ہے۔ گئے، اپنے، اگر سے اور سزا کے کبھی گزشت کی عزت تشران سے دیکھا دیکھنے۔ غرضیکہ چونکہ عزت صرف قرآنی ذریعہ ہے جس پر عمل نامکن ہے۔

ان حالات کے تحت فقیر نے اپنے رب کے کرم اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی بہرانی سے تشران صریح کے تین اچھے پاروں کی آندو زبان میں ایک مفصل تفسیر سنائی اشرف الغامیر محمدی احمد سیمن پاروں کی ایک مختصر اور جامع تفسیر سنائی زراعتان تصنیف کی۔ جس میں ضروریات نماز کے لحاظ سے نوادہ سوال و جواب وضو ہیں۔ اور بخاری صریح کی شرح عربی زبان میں یعنی حکوم صیب کی شرح زبان صیب میں سنائی باسم محمدی اشرف بخاری الطوفان بنہیم ہادی تصنیف کی۔ حرم سے غیبی حکم کا شکوہ شریف جو فن حدیث میں درہن نظامی کی پہلی کتاب ہے اور کتب احادیث کی جامع۔ جس کی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ عرب و عجم میں ہر رنگ و بھائی جاتی ہے اور عربی فارسی اردو زبانوں میں اس کی بہت مشہور کبھی جا چکی ہیں۔ اس کی آندو میں ایسی شرح لکھیں جو علماء عوام المسلمین کو یکساں مفید ہو اور اس میں نئے مذاہب اور ان کے امارت پر نئے اعتراضات کے جوابات بھی ہوں۔ کیونکہ مرقات اور دعوات والوں کے زمانہ میں دنیا کا اور رنگ تھا۔ انھوں نے اس وقت کی مزینات کے لحاظ سے شرحیں لکھیں نیز ہمارے عوام عربی مذہبی سے واقف نہ ہونے کی بناء پر ان سے ناواقف حاصل نہیں کر سکتے۔ اب وہ کچھ اور ہے۔ ہوا کا رخ دگر گئی ہے۔ اس میں اس زمانہ کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے گا اس پر سے کام کی بہت نہیں پڑتی تھی کہ ایک بار سرگرمی میں حضرت صاحبزادہ والا شان سلاطین سلطان صاحبزادہ فیض الحسن صاحب زیب سجادہ اکوہار شریعت نے مجھے پڑھ کر حکم دیا کہ زندگی کا کوئی شیک نہیں۔ مشکوٰۃ شریعت کی آندو میں شرح لکھے باقی اس ارشاد گزشت نے دل میں جو شوق پیدا کیا لیکن حالات کی ناموافقیت اور اسباب کے فقدان کی وجہ سے حرم تک بس وہ پیش ہی کرتا رہا کہ ایک روز ایک میرے مرنے دوست حکیم سواد علی صاحب ولد محمد علی میلانی بخش صاحب مہر پر مشرقی غلاب ضلع امرتسر مقیم گجرات کے بھی یہی ارشاد فرمایا کہ مشکوٰۃ شریعت کی آندو شرح کی محنت ضرورت ہے۔

سُبْحَانَ الَّذِي مَا أَجْمَلُكَ مَا أَكْمَلُكَ مَا أَحْسَنُكَ  
 کئے بہر مل شاہ کئے تیری ثنا گستاخ کہتیں کئے جاویں

اس شرح میں مرقاۃ المفاتیح اور لغات و اشعار لغات کے احوال دی گئی ہے۔ اس کا نام مرآۃ المناہج۔ شرح مشکوٰۃ الصالح رکشا ہوں۔ رب تعالیٰ اسے اسم ہاشمی بنائے کہ مشکوٰۃ شریف کی جھلک اس آئین میں منظر آئے اور یہ حقیر شرح کیلایوں کا فدیہ دے۔ اس کا تاریخ عام ذوالحجہ ۱۰۷۵ ہے۔ آمین۔

[illegible]

اسمہ یار خان نمبر ۱۵۸۱

سرپرست مدرسہ خوشیہ گجرات، مغربی پاکستان

پنجشنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۷۷ھ

۱۴۰۵ هجری قمری

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَمَحْمَدُهُ وَاسْتَعِیْنَهُ وَاسْتَغْفِرْهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ  
اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَفِدِہُ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضِلْ  
فَلَا هَادِیَ لَہٗ وَاشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ شَہَادَةٌ تَکُوْنُ لِلنَّعَاةِ وَسِیْکَہٗ

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں، اسی کی حمد کرتے ہیں اسی سے مدد مانگتے ہیں اسی سے سمانی پاجتے ہیں اور اپنے نفسوں  
کی شرارت اور اپنے اعمال کی برائیوں سے تباہ نہ ہونے کی دعا کرتے ہیں جسے اللہ ہی فائدہ دے گا۔ اور اللہ ہی ہلاک کرنے والا نہیں جسے اللہ ہی  
کونے کو بھی ہلاک نہیں کرے گا۔ اور اللہ ہی تبارک و تعالیٰ ہے جو ہمیں اپنی گناہوں کی جو نجات کا وسیلہ اور بندگی کی رجات

ملے یعنی ہر سال کی عہد پر ہر وقت ہر نعمت پر ہر طرح کی ہر حمد اللہ تعالیٰ ہی کی حمد ہے جو کچھ ہے جو اللہ ہی کے دیے سے  
ملتا ہے لہذا وہ ہی ہر سال کا محمود۔ ہر سال کا مسجود۔ ہر سال کا معبود۔ ہر سال کا مشہود۔ ہر سال کا مقصود ہر طرح موجود ہے یا  
یہ مطلب ہے کہ اللہ کی حقیقی و کامل حمد وہ جو اس نے اپنی کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَنْتَ کَمَہَا  
اَنْتَ یَتَّحِقُ مَعْلٰی نَقْصِیْکَ لَہٰذِہٖ عُوْدُ ہٰی حَامِدٌ ہُوَ خُودِ ہٰی مُعُوْدُ یَا اِسْ کِ مَقْبُوْلٌ حَمْدُہٗ ہُوَ جُو اِسْ کِ جَمْدُہٗ  
خاص حمد مصطفیٰ نے کی یا محمد مصطفیٰ کی کامل حمد وہ ہے جو ان کی ان کے رب نے کی۔ وہ اپنے رب کے  
حمد ہیں رب ان کا محمود اور رب ان کا حامد وہ رب کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم عرض کر الحمد کا الف لام  
یا استغفر یا معبودی۔

ملے تمام دنیاوی مہیات بلکہ عود حمد کرنے میں حقیقی مدد اسی سے مانگتے ہیں، اور حمد و عجز میں جو  
کوئی ہی ہم سے جو جائے۔ اس کی معافی کے خواستگار ہیں۔ خیال رہے کہ اللہ کے مقبولوں کی حمد  
حقیقتاً رب ہی کی مدد ہے۔

ملے نفس کی شرارتوں سے اپنی خفیہ برائیوں میں اعمال کی برائیوں سے ظاہر خرابیاں مزوں میں ہم ظاہر و باطن  
میں ہیں ان عیون کو خود دفع نہیں کر سکتے نفس و شیطان سخت دشمن ہنرے دشمن کے مقابلہ میں ہنرے مددگار کہ نہادہ درگا  
اور دشمنوں سے جسکے تباہ شیطان کے شر سے نفس بارہ کا شر قوی تر ہے کہ یہاں راستیں ہر وقت گمات ہیں ہے اس لیے خصوصیت نفس کا ذکر ہوا  
ملے ہدایت کے مدد معنی میں لاخیرہ کھانا منزل مقصود پر پہنچا دینا ایسے ہی اس کے مقابلہ مہلات کے وہ معنی میں راہ شر کو کھانا شر  
نہ پہنچا دینا پہلے معنی سے ہدایت کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مرشد کامل یا قرآن کی طرف ہونی مہلات کی نسبت شیطان کی ہوا اس  
یا نفس بارہ کی طرف ہوتی ہے مگر دوسرے معنی سے ہدایت و مہلات کی نسبت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف یہاں دوسرے معنی مراد ہیں

وَذَرْنِمَ الدَّرَجَاتِ كَفِيلَةً ۖ وَاللّٰهُ هُوَ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ الَّذِيْ بَعَثَهُ  
وَطَرَقَ الْاِيْمَانَ قَدْ عَقَّتْ اُثْمَارُهَا وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا وَوَهْنَتْ اَمْرُكَانُهَا

کی خاص خبر اور گوئی تیا ہو کہ یقیناً محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جب سے جب  
ایمان کے راستوں کی نشانیاں مٹ چکی تھیں اور ان کی دشمنیاں بھجھ گئی تھیں اور ان کے کنارے گزرد

اسے مولیٰ جسے تو منزل متصور تک پہنچا دے اسے پھر کوئی راہ ضرور نہیں دکھا سکتا کہ وہ تو راستوں سے گزرت گیا اور جسے تو اس کی بدکاریوں  
بد اعمالیوں کی وجہ سے کفر قطعی تک پہنچا دے پھر اسے کسی کام لایا نہیں کہ اب اس خلیفہ پر تو یہ اعتراض ہے کہ گمراہی کی نسبت رب  
کی طرف کیسی اذیر کر جب خدا نے بندہ کو گمراہ کر دیا تو بندے کا کیا تصور کا سب بندہ ہے خالق مولیٰ۔

حق گواہی توحید رساری مخلوق نے عقل یا سمی دی مگر ہمارے حضور نے شہودی۔ لہذا تمام مخلوق ثانی گواہ ہے اور  
حضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب الی امتی گواہ اسی لئے رب نے قرآن یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ فی حقہ الذی انزلنا فی حقہ لعلکم تتقون۔ یعنی حضور نے  
اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات جنت دوزخ وغیرہ کو دیکھ کر گواہی دی تو کہہ دینی گواہ ہو گرا ہی مکمل ہو جاتی ہے۔ اسی لئے رب نے  
فرما یا ایہ الذین آمنوا اتقوا اللہ فی حقہ الذی انزلنا فی حقہ لعلکم تتقون۔ کے معنی میں تو متعبودوا والذین آمنوا یا اتقوا اللہ فی حقہ الذی انزلنا فی حقہ لعلکم تتقون۔ مگر ہاں شہود  
کہتے ہیں تو متعبودوا اللہ فرض کر دیا مگر پڑنے والا ویسے اس کے معنی کھرا کہ ہے مگر زبانیں مختلف اس لیے تاثریں جدا گار  
لے لی ہیں تو فقروں کی گواہی نہیں دیتا جو زبان کی کسر کا سبب ہو کہ غلام و صدق سے گواہی دیتا ہوں جس سے کافر موص  
ہو جائے اور اس عارف ہی کو غیر درجہ پاتا ہے۔

حق حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول و پیغمبر بھی ہیں اور رساری مخلوق کچھ بھی یعنی اللہ کے پیغام لائے والے  
مخلوق کو پیغام پہنچانے والے رب سے پہلے والے مخلوق کو دینے والے لہذا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ کے رسول اور یہ بھی کہ اللہ کے  
رسول ہیں حضور خدا کو مذہب کا پیغام دیتے ہیں جو مومن کو ثواب کا عاشقوں کو وصال کا حاضر حضور کی رسالت مختلف ہے۔ جی  
اور رسول بھی ہم معنی ہوتے ہیں کچھ مختلف کہ نبی عام رسول خاص

حق کیونکہ عرب میں اسماعیل علیہ السلام کے بعد کوئی نبی تشریف نہ لائے تھے اس چار ہزار سال کے عرصہ میں حضرت اسماعیل  
علیہ السلام کی تعلیم لوگ بھول چکے تھے خیال رہے کہ عرب میں اور اولاد اسماعیل میں ہمیشہ حضور کے سوا کوئی نبی نہ گئے  
کہ سب کا سماں پر سوجھ ہے اس پر کوئی تارا نہیں

حق اس طرح کہ نبی سارے جیل و جگہ تک میں ملو مگر ہوئے ان کی دشمنیاں عرب میں نہیں مگر عرب میں علیہ السلام کے بعد وہ بھی  
کی ہو کر رہ گئیں کہ انہیں سب کوئی گمراہی اور بیوں پاوریوں نے ان کی تعلیم بدل دی۔ اگر کچھ بچے اصل عیسائی تھے جی تو وہ فاروں پھاڑوں میں  
رو پوش ہو گئے اب دنیا میں نہ رہی رہ گیا۔ اسی دور کو جاہلیت کا دور کہا جاتا ہے۔

وَجَهْلَ مَكَانَهَا فَشَيْدَ صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهٖ وَسَلَامُهُ مِنْ مَّعَالِهَا مَا عَفَادَ  
شَفَى مِنَ الْعَلِيلِ فِي تَلَايِيدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ مَنْ كَانَ عَلَى شَفَا وَأَوْضَحَ  
سَبِيلِ الْهَدَايَةِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُسَلِّكَهَا وَأَظْهَرَ كُنُوزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ أَنْ

اور انکی مجلسِ معلوم ہر کوئی میں حضورِ راشد کی تائید اور سلام ہوگی کہ اپنے اسلام کے شے جسے نشان اونچے کر  
نیسے اور کفر و توحید کو نفوت دے کہ ان سب میں کو شفا دے گی جو کفارہ پر تھے اور سب کو ہدایت کا راستہ ان کیسے  
صاف فرما دیں جو اس پر مبنی چاہے اور خوش نصیبی کے خزانے اس کیسے ظاہر فرمائیں جو ان کا ملک ہر چاہے محدود و مطلق

سے اس طرح کہ اصل عقائد کے ساتھ صحیح عبادات بھی کم ہو کر رہ گئیں تھیں۔ چہ دیکھتا تھا کہ ان پیادوں کی دو اکہاں ملتی ہے  
اور ان کا حکم کہہ رہے۔ مشرک دین میں گناہ ٹوپ دے اور اچھا کیوں نہ ہو نہ کہ ہدایت کا سوری نکلنے والا تھا۔ جس سے عالم میں نور اور رحمت  
کا نور ہونے والا تھی۔

تکلیف و مشورہ میں مصلحت و سلام دونوں میں رضی کرنے چاہئیں کہ قرآن کریم نے دونوں کا حکم یا عرف مطلق یا عرف سلام بھیجے کہ عبادت  
ڈال دینا منوع ہے اور مصلحت اس لیے دو راہیں یا صرف مصلحت کے لیے ہے کہ جو کس میں عرف مطلق ہے سلام نہیں، سلام احتیاط میں ہو چکا تھا کہ  
مطلوبہ و درمحل نہیں کہ سلام سے خالی ہے اس کی پوری بحث درود شریف کی بحث میں آئے گی۔

تکلیف اس طرح کہ حضور نے دنیا کو بھولا ہوا سچا ہوا دلایا۔ بت پرستی کو کلمہ توحید کا طعن فرمایا اور جو دوزخ کے کنارے پہنچ چکے تھے  
انہیں بازو پکڑ کے بٹھالیا۔ ہر روحانی بیکار کو ہر طرح شفا دی کسی سے بے در فرمایا کہ تیری دوا میرے دوا شفا میں نہیں لیا لالہ کل ہادی دیا تھا  
دکھنے نیال ہے کہ یہاں پہلا شفا شفا کا نام ہے یعنی حضور نے تیری وصیت یعنی اور دوسرا شفا نام چاہیے یعنی کنارہ یعنی جو ملاکت یا  
جہنم کے کنارہ پر تھے۔ انہیں موت یعنی کہ کفار کو ایمان۔ شقاق کو تقویٰ عطا کیا، مصنف کہ اس عبادت سے معلوم ہوا کہ یہ کہہ سکے ہیں کہ حضور  
شفا ہیچھے ہیں یہ کہتا شکر کہ نہیں۔

تکلیف ظاہر ہے کہ ہدایت سے مراد شریعت ہے سعادت سے مراد طریقت۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت و طریقت  
دونوں میں خیر۔ قلب و قاب و دونوں کا انتظام فرمایا کسی نے انکار کر کے دینی بدعتی حاصل کر لی کسی نے قبول کر کے دین کی غرض لے لی کہ ان  
حضور نے انہیں مکہ و انول میں سے صدیق خادوق بنائے۔ ہر دونوں کو بڑھاپا ہوں کو ہادی بے غلوں کو دنیا پر کا مسلم بنایا۔ حضور کا فیض  
کہہ کی دوا ہر دے سے پوچھو۔ حکم کے بازو ہوں سے پوچھو۔ مٹی و مودت کے کوچوں سے پوچھو۔ عزت کی لذت جیون سے معلوم کرو کہ  
گوئی نے کہہ کو بت خدا بنادیا تھا۔ حضور نے خالق خدا بنا کر تمام عالم کا مجبور الیہ بنادیا۔

صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وَاٰلہٖ وَسَلَّم

کے بعد ہونا چاہیے کہ حضور کی سیرت کا مضبوطی سے حاصل کرنا ممکن ہے بغیر اتار گئے ان سادہ کپڑے کے۔  
ایکے سینے سے صادر ہوئی اور اللہ کی رستی کا مضبوطی سے تھما مکمل نہیں بنیہ اس کے وضع بیان کے لئے اور کتاب  
مصابیح جو سنت لڑکھ کے لئے بدھ لکھی ہوئے وہاں امام ابو محمد حسین ابن مسعود قرطبی کی تصنیف ہے۔  
اللہ تعالیٰ ان کا درجہ بلند کرے۔ تمام ان کتب میں جامع ترقی جو اس بارے میں کئی کتب میں ہے

اسلام یعنی ہر انسان پر حضور علیہ السلام کی اطاعت لازم ہے اور یہ اطاعت بیحد و پست نہ ہوتی ہے بلکہ یعنی حاکمِ مقررہ کا سینہ ملک ہے اور حضور علیہ السلام کے اقوال و احوال میں اس کی خلاف ورزی اگر ہو تو چاہے ہر توں سے اسے اطاعتِ ظاہری سے حاصل کر دے قرآنِ کتب ہے حضور علیہ السلام پر جو احادیث کے بغیر کتاب پر مبنی اس میں اس کی حضور علیہ السلام کے بغیر کتاب پر مبنی اس میں اس کی حضور علیہ السلام کی تفسیر کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں کیا فکر کرنا ہے اور اس کے کیا معنی اور اس کے ذکر و فکر کے کئے ہیں

[illegible][illegible]

فِي بَابِهِ وَأَضْبَطَ لَشَوَاهِدِ الْكَحَادِيثِ وَأَوْدَى هَذَا وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ طَرِيقَ  
الْإِخْتِصَارِ وَحَدَّثَ الرِّسَالَةَ تَكَامُلَ فِيهِ بَعْضُ الثَّقَاتِ وَإِنْ كَانَ ثَقُلَ وَانْتَمَنَ  
الثَّقَاتُ كَالْإِسْنَادِ لَكِنْ كَيْسَ مَا فِيهِ إِعْلَامٌ كَالْإِعْطَالِ فَاسْتَفْزَعْتُ اللَّهَ

اور شواہد و اوداہد میں کی محافظت کی ہے چونکہ مصنف نے طریقہ اختصار اختیار کیا تھا اور اسنادوں کو مختصر کیا  
اس واسطے کہ بعض باتیں نے پر بیگوئیوں کی وجہ سے اگر مصنف کا نقل فرما دینا بھی اسناد کی شکل بن جائے مگر  
وہ معتبر ہیں مگر نشانہ سولی والا راستہ ہے نشان راہ کی طرح نہیں اسلئے میں نے اللہ سے فیروز توفیق

لے شواہد و اوداہد میں کی محافظت کی ہے چونکہ مصنف نے طریقہ اختصار اختیار کیا تھا اور اسنادوں کو مختصر کیا  
اس واسطے کہ بعض باتیں نے پر بیگوئیوں کی وجہ سے اگر مصنف کا نقل فرما دینا بھی اسناد کی شکل بن جائے مگر  
وہ معتبر ہیں مگر نشانہ سولی والا راستہ ہے نشان راہ کی طرح نہیں اسلئے میں نے اللہ سے فیروز توفیق  
لے شواہد و اوداہد میں کی محافظت کی ہے چونکہ مصنف نے طریقہ اختصار اختیار کیا تھا اور اسنادوں کو مختصر کیا  
اس واسطے کہ بعض باتیں نے پر بیگوئیوں کی وجہ سے اگر مصنف کا نقل فرما دینا بھی اسناد کی شکل بن جائے مگر  
وہ معتبر ہیں مگر نشانہ سولی والا راستہ ہے نشان راہ کی طرح نہیں اسلئے میں نے اللہ سے فیروز توفیق

لے شواہد و اوداہد میں کی محافظت کی ہے چونکہ مصنف نے طریقہ اختصار اختیار کیا تھا اور اسنادوں کو مختصر کیا  
اس واسطے کہ بعض باتیں نے پر بیگوئیوں کی وجہ سے اگر مصنف کا نقل فرما دینا بھی اسناد کی شکل بن جائے مگر  
وہ معتبر ہیں مگر نشانہ سولی والا راستہ ہے نشان راہ کی طرح نہیں اسلئے میں نے اللہ سے فیروز توفیق  
لے شواہد و اوداہد میں کی محافظت کی ہے چونکہ مصنف نے طریقہ اختصار اختیار کیا تھا اور اسنادوں کو مختصر کیا  
اس واسطے کہ بعض باتیں نے پر بیگوئیوں کی وجہ سے اگر مصنف کا نقل فرما دینا بھی اسناد کی شکل بن جائے مگر  
وہ معتبر ہیں مگر نشانہ سولی والا راستہ ہے نشان راہ کی طرح نہیں اسلئے میں نے اللہ سے فیروز توفیق

وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ فَأَعْلَمْتُ مَا أَغْفَكَ فَأَوْدَعْتُ كُلَّ حَدِيثٍ مِنْهُ فِي  
مَقَرِّهِ كَمَا رَوَاهُ الْأَيْمَةُ الْمُتَّقُونَ وَالثَّقَاتُ الرَّاسِخُونَ مِثْلَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ  
مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَغْدَادِيِّ وَأَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمَ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقَشِيرِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ

ہاں، نہ اودان کے بے نشانوں کو نشاندار نہادیا جائے کہ اس کی ہر حد پر اپنے شکلا میں ویسے ہی کوئی کھیلے  
ماہر عادل مانتا ہوں نے وراثت قرآنی جیسے ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری اور ابوالحسن مسلم ابن  
حجاج قشری سے ادا ابو عبد اللہ

[illegible]

۴۷۱

مسئلہ نبی کریم ﷺ سے منقول حقیقی میں نے میں منگوانے میں وہاں ہی بیان کیا ہے بلکہ جو اُسے چھپے نہ کیے اور سرحدیں میں نہیں کی روایات کی پیروی کی کہ ہر طرح ان اہل انہوں سے منقول حقیقی و سنی میں نے نقل کی۔

[illegible]



هَالِكُ بْنُ أَنَسٍ الْأَصْبَحِيُّ وَأَبَى عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ

مالک ابن انس اصبغیؒ اور ابو عبد اللہ محمدؒ ابن ادریس شافعیؒ

مرحوم ہمدانی کی یہ کتاب ہے جس سے فضلاء تعالیٰ مصیبتیں نکل جاتی ہیں اور قاتلہ امام ہمدانی نے علاوہ ہمدانی شریف حسب ذیل کتب بھی لکھیں۔ اول لغز  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ثمرۃ خلف الکلام، بروایہ النبی، اختصار الحجۃ، الاوسط، وصغیر خلق ذلیل البشار، کتاب العقائد، جامع کبیر، من کبیر، تفسیر کبیر  
کتاب شریعت، کتاب الحج، مسامی القیام، کتاب ابوہریرہ، کتاب العسل، کتاب کاف، کتاب المبتدئ، کتاب النذر، مگر ہمدانی شریف زیادہ  
مشہور و مقرب ہے آپ نے اضافہ جزو اخذ ہے سے اس حدیث اعلیٰ کہ ایک لکھ تھیں آپ کے شاگرد میں جو میں امام مسلم، ترمذی، ابی نعیم، ابی ہریرہ  
ابو حاتم، نائی، زیادہ مشہور ہیں، امام محمد بن احمد ہمدانی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے شریف سے حاصل کیا تھا کہ میں نے حضور کو کتاب میں دیکھا کرتے ہیں تم  
میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے میں نے بھی حضور کی کتاب کو کسی نے پڑھا تھا محمد بن اسماعیل ہمدانی کی کتاب صحیح ہمدانی

[illegible]

۱۔ آپ کذب الہی کے نام میں تین جلیبیں میں سے ہیں۔ اگرچہ آپ امام بخاری و مسلم سے پہلے گرسا و آپ کا کتب موطا امام مالک کی دنیا کتب سے پہلے لکھی گئی تھیں۔ مگر چونکہ بخاری و مسلم کا ترجمہ حدیث میں ماضی کا ہے۔ اس لئے مصنف نے اسے دو قول کے بعد آپ کا ذکر کیا کہ اب اسے محدث فقیرا اہل عاشق رسول میں دینے ضروری ہے۔ سو ایک بار گنا گنیں۔ دیر فریب سے باز رہنے سے شہر گناہ کی گنج و گھونٹ پر سوار نہ ہوئے۔ سلاطین آپ کے ہاں بہت گھڑنے تھے۔ بہت بوب سے بلا حوش و حیا بیان فرماتے تھے۔ میرا تاجیں چار سو تھیں۔ ہمیں سے شیشے ماضی کیا کہ آپ کی حکومت ششتر و زین الدول میں ہوئی۔ دفعت ششتر میں سوزی و سوزاؤ کہ اذیت ہے۔ شامی میں ہے کہ امام مالک کی حکومت ششتر سے نو دفعت ششتر میں عمر و مہمل ہے۔ و اللہ اعلم۔ آپ کا سزاؤ حجت البیض دیر سنو۔ میرا زبانت گناہ خاص و عام ہے۔ فقیر نے زبانت کے سے آپ کا کتب حدیث موطا امام مالک مشہور ہے۔

[illegible]

وَاِیَّی عَبْدَ اللّٰهِ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ حَذِیْلِ الشَّیْبَانِیِّ وَابْنِ عِیْسٰی مُحَمَّدِ بْنِ عِیْسٰی

اور ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حذیل شیبانیؒ اور ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ

چونکہ کتب تصنیف فرائض اور فتاویٰ میں سے زیادہ جب آپ کی صحبت میں ہوئے تو بغداد شریف میں جناب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مرید پاک پروردگار کو کثرت نقل بن کے حضور امام ابو حنیفہ کے توسل سے دعا فرماتے تھے کہ تعالیٰ سعادت نصیب فرمادے اور فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کثیر قبول دعا کے لیے ترقی ہے آپ کی ولادت بمطابق ۱۱۱ھ عظمیٰ وفات کے ۱۵۰ھ تمام فضلاء و انتظام مذاہب میں ہوئی مگر مسئلہ میں یہ روایت پائی ۵۴ سالہ زید پاکر سے معصوم وفات پائی فرقہ مشرعیں ہزار پرانہ ہے امام مالک کے شاگرد ہیں اور امام محمد کا تصنیفات سے کتب طہر فرائض و شریعت میں درشب ایک قرآن تم فرماتے تھے۔ رحمہ اللہ۔

۱۱۱ھ آپ کا کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ امام شریف محمد بن محمد بن حذیل ابو یحییٰ الہی ہیں اور میں ابو عبد اللہ ہیں جتان الہی احمد بن زہرا ہیں احمد بن حنبل ہے۔ بڑے محدث تھے وچند ہیں امام مذہب میں بغداد شریف میں ولادت ہوئی طالب علموں کو زہد و شام کو معتکف و زہد منور ملے۔ ان کی حدیث کے متعلق بزرگ امام ہمدانی و مسلم اور ابو حنیفہ و آپ کے شاگرد میں سلاحت سے ملے امداد سے منتخب کے کثرت امام ابو حنیفہ تصنیف فرائض آپ کی بڑی حکمت ہے کہ حضور کثرت التعلیم سے شیخ الہدیٰ ابو عبد اللہ اور بغدادی رضی اللہ عنہ آپ کے مذہب جنلی کے پیروں میں ہمیشہ فقر و فاقہ میں گزری۔ ملافتن قرآن پر شامہ بدایہ میں روایت آپ کا حدیث ہو گیا آپ کو کس کو کسے ملے کہ ہر کس سے ہر آپ فرماتے کہ قرآن کلام اللہ تعالیٰ ہے آپ کی ولادت بغداد شریف میں ۱۱۱ھ میں ہوئی ۱۵۰ سال گزرائی اور جب کہ بوقت پاست ۱۱۱ھ میں بغدادی وفات ہوئی وہی آپ کا مزار پرانہ ہے آپ پر کس پر کسے ملے کہ ان کے اندر پرستی وفات کے ۱۵۰ھ میں ہزار کافر مسلمہ ہوئے آپ کی قبر کافور سے مملو ہے برتنیں اصل کر تھے۔ حضور امام شافعی نے آپ کی کتب میں و حوکر پائی۔ عربوں آپ کو کو کسے ملے تھے دو تئیس برس کے بعد آپ کی قبر کھول گئی تو آپ کا جسم شریف و کفن مبارک کے سینے محفوظ تھا۔ رضی اللہ عنہ و اما

و اشرف و

۱۱۱ھ آپ کا نام محمد بن عیسیٰ بن زہرا ہے۔ کنیت ابو عیسیٰ بن زہرا ہے۔ کنیت ابو عیسیٰ بن زہرا ہے۔ کنیت ابو عیسیٰ بن زہرا ہے۔

قرن ولادت ہے وہاں ہی وفات ہوئی۔ شافعی مذہب میں۔ بڑے محدث عالم و دہ

بزرگ ہیں آپ کی کتاب ترمذی شریف جرح حدیث بیاد

مذہب میں بیاد شافعی ہے جس میں ایک حدیث

ملائی ہے جو امام ترمذی بزرگ شافعی و مسلم

حضور و اسلام سے پہلے آپ کی ولادت

۱۱۱ھ میں بغداد میں ہوئی

شریف پچاس سال ہوئی۔

رواه الترمذی و ابی داؤد سکیمان ابن الاشعث الشجستانی و ابی عبد الرحمن  
احمد بن شعیب النسائی و ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجة القزوينی  
و ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن الداریمی و ابی الحسن علی بن یحییٰ الدارقطنی

اور ابو داؤد سلیمان ابن اشعث شجستانی سے اور ابو عبد الرحمن احمد ابن شعیب نسائی سے اور ابو عبد اللہ  
احمد ابن یزید ابن امیر قزوینی سے اور ابو محمد عبد اللہ ابن عبد الرحمن دارقطنی سے اور ابو الحسن علی بن یحییٰ الدارقطنی سے

اسے آپ کا نام شریف سلیمان ابن اشعث اس ساقی ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے

اسے آپ کا نام ابو عبد الرحمن ابن احمد ابن شعیب ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے  
جس کا نام شریف سلیمان ابن اشعث اس ساقی ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے  
جس کا نام شریف سلیمان ابن اشعث اس ساقی ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے

اسے آپ کا نام ابو عبد الرحمن ابن احمد ابن شعیب ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے

اسے آپ کا نام ابو عبد الرحمن ابن احمد ابن شعیب ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے

اسے آپ کا نام ابو عبد الرحمن ابن احمد ابن شعیب ابن یحییٰ سے کہتے ہیں اور او دودھوں، برف، طاقت، خوشنالی میں بہت کے قریب مقام  
پر ہے جسے بہت ساری کتابوں میں مذکور ہے۔ مقام ابوس ہولی وہاں ہر روز شریف سے عرض کرتے ہیں، سال آپ نے پانچ لاکھ احادیث  
سے چار جزو لکھ کر جمع کیا ہیں، میں نے ان سے علم حاصل کیا، عادت کا بد زور چھوڑ دیا، گھر سے باہر نہیں جاتا، روزے رکھتا ہے، روزے رکھنے سے

اور ابو بکر احمد ابن حسین بیہقی نے ابدالو الحسن دزدین ابن معاویہ عبدی سے

فصل میں بعد از شریف میں چوٹی وہاں آپ کا مزار مبارک ہے۔

سلسلہ کا بنیاد نام احمدی جبین ہے گیت جو بکر، فیضانِ اور کے علاوہ سنی کے قریب قریب جو ریں ولادت ہوئی آپ اپنے زمانہ کے علمائے اقدس  
محدث مامک کے تھے انہی میں آپ نے علاوہ مفتی شریف کے اور بہت کتب لکھیں، واصل البدن، کتب عبث و اغشور، کتب الاداب کتب کتب فاعال الافات -  
شعبہ لکھیا، کتب الافیات و فیک، ان سب متعین میں سے ہر جن کی تصنیفات سے سلاخوں نے بہت فائدہ اٹھایا، تارک الدنیا، عیال القدامت، جامع  
تقریب، مسال مسائل روز و عمار، رہنما فی فہم، بی بی آپ کی ولادت فیضانِ اور میں ہوئی، شعبہ لکھیا، اور ۱۳۵۰ھ میں عمر خریف میں  
سلاسل آپ کا بہت شریف آپ کے وطن قریب علاوہ سنی میں بی بی باگ وادی، وطن گنگا، جمادی ہوئی میں

میں نے آپ کا نام دیکھ کر یہ سمجھا کہ یہ ایک عظیم الشان شخصیت ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ کی دعا سے آپ کی کتاب الخیر مشہور ہے۔  
میں وفادار قارئین میں سے ہوں۔

آمَامِ اعْظَمِ الْوَحْيِيقَةِ رَضَى اللّٰهُ عَنْهُ

[illegible]

اور دیکھئے اسواگر اسوا حقو سے بیٹا اور میں نے جب ان بزرگوں کی طرف حدیث منسوب کر دی تو انکو ہاضمہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف اسناد کروائی جو کچھ ان بزرگوں نے اسناد سے قانع ہو کر کم کر دیا اور کچھ ان میں سے کتب میں اور باب ایسے ہی مرتب کئے جیسے انھوں نے کئے تھے۔ اس میں میں انھیں کے قدم پر بیٹھا۔ میں نے اکثر مراب کہیں مصلوں پر تفسیر کیا وہ پہلی فصل میں وہاں حدیث جنہیں شیخین یا ان میں سے ایک نے روایت کیا میں نے انہی دونوں پر کھڑکتی کی اگر پیراس کی روایت میں دوسرے بھی شریک ہوں کچھ حدیث کی جتنی جس کے سبب دوسری فصل میں لے لی ہیں وہ حدیثیں جو مذکورہ پیراسوں کے علاوہ میں نے خود نواری میں جو کامر جمع ہوئے ہیں۔

[illegible]

۱۰۔ میں چونکہ حدیث میں بخاری و مسلم کا درجہ بہت بلند ہے حتیٰ کہ ان کو حدیث کا شیعین کہا جاتا ہے جیسے فقہ میں امام ابو حنیفہ و ابو یوسف کو شیعین میں بخاری اور ابو یوسف کو اس لئے پہلی فضیلت میں ہیں اور جرجانی کو دوا شیعین کا لڑکا ادا اگر کسی حدیث کو شیعین کے علاوہ محدثین نے نہیں نقل کیا ہے تو میں صرف شیعین ہی کا حرف بہت کر دوں گا۔ مثلاً اگر کوئی حدیث بخاری اور ترمذی کے ہے تو میں صرف بخاری ہی کا نام لیتا ہوں۔

[illegible]

اماریٹ کی جامعہ میں کے تلاش کے بعد صحیح مسلم بخاری اور ان کے تئوں پر امتحا کیا اور اگر تم اصل حدیث ہیں فرق پاؤ تو یہ فرق حدیثوں کی اسنادوں کے فرق کی وجہ سے ہوگا۔ اور شاید میں اس عبارت پر غور و تامل سے پہلے ہونا بدھ حضرت شیخ گئے۔ تم بہت کہ یہ بھی پاؤ گے کہ میں کبھی لگا۔ —

کسی حدیث کے دو بابوں میں منقول ہونے تو اس پوری حدیث ایک باب میں طویل ذکر کرونگا۔

۱۰۔ میں نے سب صحابہ کرام پر تو یہ کہ فضل اہل بیت میں نہیں کہ عداوت لائے ہیں اور فضل وہ ہیں اس کے علاوہ کہ دیگر اگر مشکوک ہیں تو اس کے خلاف کہہ سکتے ہیں۔

لے میں سے متکلف کو وجہ ہوگی کہ میں نے مشکوٰۃ کا تالیف کے دوران میں امام حمید کی کتاب میں جو اصحیحین اور امام محمد والیہ کی کتاب میں جو اصول  
جو صحیحین اور اصل کتاب میں پہلی کتاب کا کچھ حوالہ کیا اگر ان دونوں میں کتاب اور اصل پہلی کتاب میں جو اصول میں متکلف اور تالیف میں جو اصحیحین اور امام محمد والیہ کی کتاب میں جو اصول  
مشکوٰۃ میں حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
والیہ میں جو اصول کی نسبت مسلم بن الحجاج کی حدیث کا کچھ حوالہ کیا اگر ان دونوں میں کتاب اور اصل پہلی کتاب میں جو اصول میں متکلف اور تالیف میں جو اصحیحین اور امام محمد والیہ کی کتاب میں جو اصول  
میں جو اصول میں حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
کے حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
اس کتاب میں مسلم بن الحجاج کی حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
موسلم بن الحجاج کی حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
مشکوٰۃ میں حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف  
مشکوٰۃ میں حدیث کا اصل اور میں حدیث کے واسطے سے متکلف ہے اور صاحب صحاح نے فضل اور میں بیان کہ اگر مسلم بن الحجاج میں دو روایت میں حدیث کا اصل اور متکلف

[illegible]

هِنَّ الرِّوَايَةُ فِي كُتُبِ الْأَصُولِ أَوْ وَجَدَتْ خِلَافَهَا فِيهَا فَأَذَاوَقْتُ عَلَيْهِ  
فَأَنْسِبُ الْقُصُورَ إِلَى رِقْلَةِ الدَّارِ لَا إِلَى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللَّهُ كَدَّكُمْ فِي الدَّارَيْنِ  
حَاشَا لِلَّهِ مِنْ ذَلِكَ رَحِمَهُ اللَّهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلَى ذَلِكَ نَبَهْنَا عَلَيْهِ وَأَرْشَدْنَا  
طَرِيقَ الصَّوَابِ وَلَمْ أَلْ جُحْدًا فِي التَّنْقِيهِ وَالتَّقْيِيشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَ  
فَقُلْتُ ذَلِكَ الْإِخْتِلَافُ كَمَا وَجَدْتُ وَمَا أَشَارَ إِلَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَرِيبٍ  
أَوْ ضَعِيفٍ أَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَلَيَّ وَمَا لَمْ يَشِرْ إِلَيْهِ مَتَانِي الْأَصُولُ فَقَدْ

میں نے یہ روایت اصول کی کتابوں میں نہ پائی۔ یا ان میں اس کے خلاف پائی تو جب تم سب پر مطلع ہو تو میری  
کم علمی کی بنا پر قصور کو میری طرف منسوب کرنا نہ کہ حضرت شیخ کی راگاہ و کبریا اللہ و غل جہانوں میں ان کی  
عزت پر حملے اس نسبت سے خدا کی پناہ خدا اس پر رحمت کے جو اس حدیث پر واقف ہو تو ہمیں حنفیہ  
کرنے اور ہم کو سیدھے راستہ کی راہبری کھٹے میں نے حتی الوسع حدیثوں کی تلاش اور کتب میں کوتاہی نہیں  
کی اور اس اختلاف کو جیسے ہی نقل کرو یا ہمیں پایا اسے اور جب بھی شیخ نے غریب ضعیف و فوری کو نقل اشارہ  
کیا تو اکثر میں نے اس کی وجہ بیان کر دی تھی اور اصول اعلیٰ میں سے بہال اس

کے مسلک کی کو حدیث ہم کو نصیحت ضعیف تھی اس میں ہر قصور ہے ذکر حدیث امام صاحب مشکوٰۃ تھی مستحکم

ملے ہیں مساجد میں بعض ہادیث وہ بھی ہیں جو مجھے کسی کتاب میں ہی نہیں یا اسکے خلاف میں تو میں نے حدیث مشکوٰۃ و غیر میں اکثر وہ مسند تھی  
یہ بھی کہہ کر کہ حدیث میں اس کے خلاف ہی تو ہم اس میں محتوی سے بد گمان نہ ہوتا بلکہ مجھے قصور نہ سمجھتا کہ ہم کہے یہی اکثر یہاں بالاختیار ہم میں یہ ادب ہے  
اکثر ہم کو ایسی حدیث جو صحیح امام کی سند ہے تو مجھ کو یہ علمی کم نہیں ہوتی بلکہ تلاش میں قصور ہے حدیث امام کی حدیث مجھے ہے۔

تھے یہ بھی حدیث پر جو مجھے اہل خلاف ہی کو کسی صاحب کو مل جاتا ہے تو مجھے بلا ہر حال فوراً اطلاع دے کر میں اس کو جو لوگوں کے دونوں اہل حدیث غفلت  
ہے کہ صاحب پر ہے حدیث امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تائید میں جو حدیث نقل فرمیں اگرچہ قدامتینا ضعیف یا غریب ہے، حدیث امام کے مسائل کی تعداد  
کسی کو در ملو بہ حدیث امام کے مسائل کی حدیث میں اگرچہ کم ہو حدیث ضعیف ہو کہ میں اسے بغیر قیاسی کے ہر حال حدیث امام کے تصنیف کی اس کا مطالعہ کرو۔

تھے میں نے یہ حدیث حدیث صحیحہ کی تلاش میں کوتاہی کی ہوتی تو حق اللہ تعالیٰ اگر مجھے ایسی حدیث ملے یا حدیث امام کی حدیث میں اگرچہ کم ہو حدیث ضعیف یا غریب ہے، حدیث امام کے مسائل کی تعداد  
تھے میں نے یہ حدیث حدیث صحیحہ کی تلاش میں کوتاہی کی ہوتی تو حق اللہ تعالیٰ اگر مجھے ایسی حدیث ملے یا حدیث امام کی حدیث میں اگرچہ کم ہو حدیث ضعیف یا غریب ہے، حدیث امام کے مسائل کی تعداد  
تھے میں نے یہ حدیث حدیث صحیحہ کی تلاش میں کوتاہی کی ہوتی تو حق اللہ تعالیٰ اگر مجھے ایسی حدیث ملے یا حدیث امام کی حدیث میں اگرچہ کم ہو حدیث ضعیف یا غریب ہے، حدیث امام کے مسائل کی تعداد





وَالْهَدَىٰ آيَةَ الصَّبِيَّانَ وَتَيَسِّرْ مَا أَقْصَدُكَ وَأَنْ يَنْفَعَنِي فِي الْحَيَوةِ وَبَعْدَ  
الْمَمَاتِ وَجَمِيعَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ وَلَا حَوْلَ  
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ

حفاظت کا طلبگار ہوں اور اپنے مقصود کی آسانی کا سچا مان اور اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا اور اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا  
مسلمان مرد و عورتوں کو نفع دے اور مجھے اللہ کا کافی ہے وہ ہی اچھا وکیل ہے (بہر دوسرے کے لائق) اور نہیں  
میں طاقت اور قوت مگر غالب حکمت والے اللہ سے۔

اس طرح کی ہر زندگی اتنی دراز ہو کہ نصیب کے بعد پڑے جو بھی سکون پڑا بھی سکون اور اس کی برکت سے زندگی ایمان اور تقویٰ میں بسر  
کرتے وقت کا نصیب ہو اور یہ کتاب جو حشر میں کام آئے کہ میرے بعد بار بار شائع ہوتی رہے مسلمان قاضی کے اٹھانے والے اور کچھ اس کا ثواب ملتا رہے  
اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی کہ فضل اللہ تعالیٰ دنیا کے ہر خط میں جہاں مسلمان ہیں یہ کتاب موجود ہے ہر جگہ اس کے دوسرے نسخے جاری ہیں مختلف زبانوں  
میں اس کی شہرت کی بنا پر ہر جگہ پڑھنے والے میں عقائد اللہ تعالیٰ کے اس میں اختلافات اللہ تعالیٰ کے اس میں اختلافات اللہ تعالیٰ کے اس میں اختلافات اللہ تعالیٰ کے اس میں اختلافات  
اور یہ بھی مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کے ساتھ یہ دعا کرتا ہے اور انہیں کی فضیلت قبولیت کا یہ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس ناچیز شرع کو حقیقتاً مشکوٰۃ کا  
مراقب بنائے اور قبول فرما کر میرے لئے نیک کامیابیات اور صاف و با بر بٹائے آمین یا رب العالمین۔ وَحَسْبِيَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَفَوْزٌ عَزِيزٌ  
سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَحَسْبِيَ اللَّهُ وَأَصْحَابِي أَجْمَعُونَ ؕ

بشارت می

اللہ و اللہ فقیر نے حضرت مولانا صاحب مہر کی مقیم لاکھ پور کی خدمت میں اس شرح کے تخریر کی نام کے تعلق واریہ کا افسانہ کچھ دوسرے  
کے بعد یعنی ۲۰ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ میں لکھا گیا جس میں تقریر تھا کہ میں جو حالات تارکین نام میں منور ذکر کیا۔ آخر ایک شخص نے مجھے  
اس شرح کا تخریر نام بتایا۔ ملاحظہ ہو!

ذوالکرات ۱۳۲۸ھ

سیدنا اللہ کیسما داد نام ہے اور مشکوٰۃ کا نام وزن ہے فقیر جو مولانا کی خوب کو ایک لمحہ بشارت سمجھتا ہے اور نہایت فخر سے اس کا  
تاریخی نام ذوالکرات ہی مشکوٰۃ کہہ سکتا ہے۔ علامہ راشد

”احمدیہ“

برہنہ علیہ خلیفہ مسیحی مکتبہ پاکستان

ہدایت ہے عزرائیل خطاب ہے فرشتے ہیں راضی ہوا اللہ ان پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرامات  
فیقول سے جی۔ ہر شخص کے لئے وہ ہی ہے جو نیت

معاذ

تکلیف دہ اور دہل کو بھی کہتے ہیں اور اخلاص کو بھی یعنی اللہ رسول کو اور کسی کو نہ کہ اور وہ یہاں دو کلمہ معنی میں ہے یعنی اعمال کا ثواب اور اس کے  
جس کو ان کے معنی سے ظاہر اس صورت میں یہ حدیث اپنے علوم پر ہے کوئی عمل اخلاص کے بہ ثواب کا باعث نہیں خواہ اعمال محض ہوں جسے تلافی  
و غیر یا عبادات غیر مقصودہ جیسے ضیوعن علی بن ابی مرجم کہ ان کا مال کرنا اور غیر ذلک بہ ثواب اخلاص سے ہی ملے گا صوفیائے کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص اور نیت  
خیر سے نیت میں کمال کے بغیر عبادات محض فائدہ میں ہر حال میں اور اس کی برکت سے کلمہ شکر بھی ہوتا ہے اور اگر نہ مصیبت اطاعت حضرت ابو ایوب انصاریؓ  
ایک موقع پر کلمہ اظہار بولنے کے بعد کہ وہ صریح نے خبر لیا کہ ان کے کلمہ خود کو کلمہ شکر کہتا تھا کہ میں نے غافل تھی کہ میں نے اللہ عز و جل سے کلمہ  
نہ کہ تیسری خبر سے اس لئے ہی عزت کے یہ کلمہ ثواب کا باعث بنے مولانا فرماتے ہیں۔ شعر  
ہرگز کو معنی علت شود کلمہ گرد و علتی علت شود

[illegible]

كَانَتْ هِجْرَتِي إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهَجَرْتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ لِمَرْأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهَجَرْتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

کہتے ہیں جس کی ہجرت اللہ رسول کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ رسول ہی کی طرف ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا مائل کرنے یا عورت کی تکلیف کرنے کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اس طرف ہوگی جس کے لئے ہے۔

بلکہ بہائی قلمی اور مذاہن سے جاننا کہ وہاں ہے جس سے کہ میں مخالف میں خلیفہ کے کہ ان کا اسلام میں کفر قرار دوزہ کے رنگہ میں نہایت یعنی اسلامہ  
مضامین میں ہے بلکہ جہاں بحرح ووضو و غیر میں نہایت فرض میں ہیں، پس خلاصہ کے بغیر میں خوب رنگ کا لکھنا کہ اس کے معنی نہایت میں ہیں اور یہ کہ جہاں  
جامعہ تلامذہ میں نہایت کے لکھنا کہ ان کا نہایت حسب یہ کہ کو کہ حسب کے لکھنا کہ اس میں نہایت میں ہیں اور یہ کہ جہاں جامعہ تلامذہ میں نہایت کے لکھنا کہ ان کا نہایت  
کیا کہ اس میں نہایت کے لکھنا کہ ان کا نہایت حسب یہ کہ کو کہ حسب کے لکھنا کہ اس میں نہایت میں ہیں اور یہ کہ جہاں جامعہ تلامذہ میں نہایت کے لکھنا کہ ان کا نہایت

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴

[illegible]

مسئلہ اقتصادِ جبر میں جبر کی کس حد تک اختیار دینی چاہیے؟ اس کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ لیکن اگر ہم اس کا جواب دینا چاہیں تو ہم کو یہ سمجھنا پڑے گا کہ جبر کی کس حد تک اختیار دینی چاہیے؟ اس کا جواب دینا بہت مشکل ہے۔ لیکن اگر ہم اس کا جواب دینا چاہیں تو ہم کو یہ سمجھنا پڑے گا کہ جبر کی کس حد تک اختیار دینی چاہیے؟

کلمہ ساری حکمتوں والا ہے۔ یہ قول علی المرتضیٰ نے شروع کتاب میں حضرت ابو یوسف کا نسخہ کیے کئی کئی کتاب خلاصہ سے چڑھا تھا۔ دنیا

• • • • •

$\frac{1}{2}$ 
 $\frac{1}{3}$ 
 $\frac{1}{4}$ 
 $\frac{1}{5}$ 
 $\frac{1}{6}$ 
 $\frac{1}{7}$ 
 $\frac{1}{8}$ 
 $\frac{1}{9}$ 
 $\frac{1}{10}$ 
 $\frac{1}{11}$

زبان  
انسانی  
فہرست  
نام

اشهد ان لا اله الا الله  
محمد رسول الله  
والله اعلم  
بما كنا نعبد  
والله اعلم  
بما كنا نعبد  
والله اعلم  
بما كنا نعبد



Contingency

اے محمد رسول اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کے متعلق بتائیے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور عداوت نہ کرو نہ کفر نہ ذرۃ در رمضان کے روزے رکھو کعبہ کا حج کرو اگر وہاں تکسب ہو سکے۔ عرض کیا کہ کون پر تعجب ہوا کہ حضور سے پوچھتے ہیں میں اور تصدیق بھی کرتے ہیں یعنی عرض کیا کہ مجھے ایمان کے متعلق بتائیے فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتوں کی کتابداری کے رسوم اور آغریٰ بن کر مالک اور راجتی نری تقدیر کو الوتہ عرض کیا آپ نے یہ عرض کیا مجھے احسان کے متعلق بتائیے فرمایا اللہ کی عبادت ایسے کرو

مذہبی کا ادب سکھایا اور بتایا کہ زندگی طریقت میں گھڑا ہونا یا پیشکش کرنا نہیں۔ بلکہ محمدیہ کو حق وام ہے۔ سلسلہ اسرار میں ایسا کہ  
ناب ہے کسی اس کے علاوہ یہاں دوسرے معنی میں ہے یعنی نیکو کار کا واسطہ ہے۔ یا باطنی عقائد کا نام ایسا کہ اس لیے یہاں شہادتہ کامل کا  
ایسا کہ سچے کو اب حضور کو عرف "یا محمد" کہہ کر پکارنا اور ام ہے "سب فرماتا ہے لا تعبدوا دوالا علیہ ولا تعبدوا دوالا علیہ اس کو اس کے بعد  
یا فرشتے اس کا بچہ ہو گا (۱۰۰۰) سچے کلمہ کہہ کر شخص سے اور دوسرے مسلمان عقائد کو اس میں نہ پڑے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ کافر نہیں کہہ سکتا اور جیسے  
واقعہ جہنم اس میں بھی کہ چنانچہ آپ یہ نہیں کہہ سکتا کہ تمام اسلامی فرشتے و زانی پیکر الہی وغیرہ مسلمان ہیں کیونکہ لوگ اسلامی عقائد سے ہٹ  
گئے اور بغاوت حضرت جبریل سے کیا ہے اور حقیقت مسلمان انسانوں سے اور فرشتوں پر فتنہ طغی و فحی و اعلان فرماتے ہیں سب فرماتا ہے و  
و حج احیت (۱۰۰۰) چنانچہ اس حال اسرار میں کہان کا نام کہ لاہور جیل میں کہان اسرار کا ذکر ہے۔ تاکہ حال مسلمان قیدیوں کے ملک اس  
کیونکہ کہ پھر فتنہ ملتے کی دیکھو اور تعذیب کا نام نہ لیں کہ اس سے اس سے مسلمانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کلمہ شہادتہ تمام آسمانی کتابیں حقیقت  
کلمہ کے بعد میں فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سچے خیال ہے کہ میں ایسا ہی ہوں اور اس معنی میں کہ مسلمان تو میں میں یہاں لغوی میں  
بافتی بتا رہی ہیں۔ ایسا ہی میں ہوں میں نہیں۔ تمام فرشتے، نبیوں، ان میں اور پھر ایسا کہانی ہے کہ لوگوں کو اس صابریہ کی تفسیر میں کہان میں  
طریقہ کو کوئی اصل بات جو ہم کہہ سکتے ہیں۔ اس کے ہم ہیں۔ ہے اس کا تحریر ہو چکی ہے تقدیر کے معنی میں۔ ہندو عقیدہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں  
ہو چکی ہے مسلمان عقائد اور فروع سے جلیں سکتے ہیں۔ ان میں کہ ہندو کے اس کو ہندوئی کہنا چاہیے اس کی تفسیر میں حضرت آدم کی سند سے حاضر دوسرا اسرار کی

سلطہ کارگاہ خود کو دیکھتا ہے تو قرعے میں کسی درہما کی کاغذ ہوتا تو یہاں کس طرح تو نہیں ان کو مل کر تا، ایسے ہی خوف کیساتھ دل لگا کر صحت عمل کا مسئلہ میں تو برہمتی ہی سمجھ کر کہہ نہیں دیکھنا ہے مگر عبادت کی حالت میں تو قوس طوطی پر خیل دگر، تو افشا اور افشا صحت سران ہوگی بدل میں محمود ماہرین ہوا ہوگی یا انہوں میں کسی کو بھی گئے انہیں ہم سب کو نصیب کہے گئے ہیں کہ سلطہ کارگاہ کی تاریخ کو اس میں کسی سال ہوگی موصوفت کے بعد جبرئیل میں کوئی عقیدہ ہے کہ حضور کو اللہ نے قیامت کا علم دیا ہے کہ جو کرنا چاہے مانے مانے سے ہی پوچھا جا تا ہے یہاں جبرئیل میں حضور کے صاحبزادے یا انبیا و جن کے لئے تو اس کا نہیں ہے ہیں، بلکہ وہ دیکھا جا رہے ہیں کہ حضور کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا انبیا و فرمایا خیال ہے کہ حضور نے دوسرے موصوفت پر قیامت کا علم بھی دیا یا میں نے تاریخ ہی کو فرمایا عمیرہ کو ہوگی دوسری تاریخ قرآن کے مہینہ میں ہوگی کہ سلطہ میں علم کی نفی نہیں ہے ہزار ہا جانا کا علم میں نہیں جانا بلکہ لفظی علم کی نفی ہے یعنی مسکا جیسے تم سے زیادہ علم نہیں، مقصد یہ ہے کہ یہ جبرئیل میں ان لوگوں کا جمع ہے اور قیامت کا علم ہر آدمی پر ہے، ہر آدمی کے کوئی ناخبر کلمہ حق ہے کہ اللہ نے حضور کو قیامت کا علم بھی دیا، تفسیر صامی جلد ۱ ص ۱۱۱ ہے حضرت جبرئیل نے حضور سے سوال کیا، کیا قیامت کی تحقیق ہمارا کتاب جا یا اٹھن مہر اٹھل میں علامہ کو حضور کے اس جواب پر معلوم ہوا کہ حضور نے یہاں حضرت جبرئیل کو یہاں لیا تھا، لیکن اگر قیامت کی خبر دینا خلاف مصلحت ہے تو اس کی ضروری دعوات میں یہ نتیجہ بھی اسی مسئلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور کو قیامت کا علم تھا، ملائیش واقع ہو چکی ہوتی ہیں، سلطہ میں اختلاف زمانہ ہوگی شیشاں سے ایسا سلوک کر کے جیسا کوئی خوشی سے تو کوئی دامن اپنے، اس کے کہنے کی اس کی اللہ کی تفسیر میں ہیں، سلطہ فنی و دنیا میں ایسا انقلاب آدے گا کہ ذلیل لوگ عزت لائے ہیں جاؤں گے اور عزیز لوگ ذلیل ہو جائیں گے، جیسے قاتل دیکھا جا رہا ہے، سکندر و اقربین نے علم دیا تھا کہ کوئی پتہ چلنا مسودہ میں نہیں مجرہ سلطہ کارگاہ نظام نہ لگایا جائے، اللہ تعالیٰ اس معلوم ہوا کہ کیسوں کا اپنا پیشہ چھوڑ کر انہی میں جانا مصلحت قیامت ہے، اور اس سے نظام عالم کی تباہی ہے۔

مجلس ۱۰۰

243143



◆ ◆ ◆ ◆

الْإِنْسَانِ مُتَقَفِّ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَآلِهَةٍ أَوْ مِنْ هَجْرٍ مَا خُيَ اللَّهُ عَنْهُ هَذَا الْفِطْرُ الْبَغْلِيُّ وَلِلْمُسْلِمِ قَالَ إِنْ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ ۖ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالتَّاسِ

ایمان کی شائع ہے۔ روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان و ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ جو منوع چیزوں کو چھوڑ دے۔ یہ بھائی کے الفاظ ہیں اور مسلم میں ہے فرماتے ہیں کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون مسلمان بہتر ہے۔ فرمایا جس کی زبان و ہاتھ سے مسلمان امن میں رہیں۔ روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے کوئی شخص نہیں ہو سکتا تا کہ میں اسے ماں باپا و لاوارث سب گھلے کے پیلا ہوں۔

سہ فطرت سے ایمان غیرت وادب ہے۔ جو کہ ہوں سے رک نہ بنے۔ حقوق سے اللہ کے رسول سے فرشتوں سے اللہ تعالیٰ سے شرم کے لئے نہ چپ کرے کہ اللہ رسول فرشتے دیکھتے ہیں۔ نہ مانیر کرے کہ مسلمان بھی دیکھ رہے ہیں نفسانی یا شیطان فرشتہ و نہیں۔ یہی غلط فہمی ہے شرم نہ ہے۔ سہ آپ عروا بن ماس ابن دانی کے بیٹے ہیں۔ ۱۰ پنے والد سے پہلے ایمان لائے آپ ہی حضورؐ کی امانت سے احادیث لکھیں۔ جس کی تصاویر کو ہے بڑے عالم بڑے متقی مابہ جسے آخر میں بنایا ہو گئے تھے سکہ و طائف و ہر میں وفات ہوئے (وفات) سہ میں کمال مسلمان جو لحد شراہ طر ح مسلمان بودہ ہوں ہے جو کسی مسلمان کی غیرت نہ کرے گالی کو بعض چیز دے کہ کسی کو نہ دے بیٹے نہ اس کے خلاف کہہ کر کرے حدیث اخلاق کہ مانع ہے مسلمان کی سوجن کا ذکر خصوصاً کہ اس لیے فرمایا کہ بعض مصلحتیں میں گفتار سے رٹا پھر نہ تا نہیں کیا کہنا مبادت ہے۔ یہاں طائف فطرت وادب سے ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ تمام مسلمان کا فریہ یا ہم دلائل مسلمان ہے۔ سہ میں کمال جاہودہ مسلمان ہے جو ترک وطن کے ساتھ ترک گناہ میں کرے یا گناہ چھوڑتا بھی نہ ترک کرے جو پیشہ عامی ہے گی۔ سہ آپ انس بن مالک ابن نضر انصاری تخریج ہیں۔ حضورؐ کے خادم خاص و بی مال صحبت پاک میں ہے۔ ہوا کے سے زیادہ مہربانی۔ مہربانی ہی سے ہوا چلے گئے تھے۔ ہوا سے قرب ہی سب سے ہیں اچھا انسان چاہے بھروسہ میں آئی مہربانی کی صفات آپؐ پہلا آپؐ کی قربانیت کا وہ خاص و عام ہے۔

بہرین  
کے دور  
صحیح لکھا

نصف صفر  
۱۰  
سجہ

اجْبَعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ  
مَنْ كُنْ فِيهِ وَجَدَ بِهِمْ حِلَاوَةً الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ  
إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ عَبْدًا لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْمُرُ أَنْ يَعُودَنِي

۱۔ (اسلم بخاری)۔ روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا میں صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس میں تین غصبتیں ہوں  
وہ ایمان کی لذت پائے گا کہ اللہ و رسول تمام ماسوا سے زیادہ پیائے ہوئے جو بندے سے صرف اللہ  
کیلئے محبت کرے کہ جو کفر میں لوٹ جانا جب کہ

۱۔ اس میں پیار سے ہر طرح کی محبت ہے۔ ذکر عرف متفق علیہ کہ لفظ کو ماں باپ کے لفظ ہوتا ہے۔ یہی محبت حضور سے زیادہ ہوتی چاہیے اور  
کچھ تعالیٰ پر مومن کو حضور کا حال اولاد سے زیادہ پیار ہے۔ نام مسلمان میں مراد اولاد و بیویں ماں باپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ حضور  
کی عزت پر ایمان و محبت ہے۔ غازی جہاں لکھتا ہے کہ غازی علم دین۔ جہاں القیوم و خیرہ کی زندگی جاوید شاہین کو جو ہیں۔ ۱۔ اس جیسے ایمان  
نہایت میں مختلف دین ہیں۔ ایسی ہی دینی عقائد ہیں جنہیں مختلف دینوں میں اور جیسے ان کے لفظی فرق ہیں جو ہر سرگرمی کے لیے ہیں۔ اس میں  
اور جیسے ظاہری حواس درست کرنے کی مختلف دعائیں ہیں۔ ایسے ہی ان حواس کے درست کرنے والی دعائیں ہیں۔ اس حدیث  
میں ان کی دعاؤں کا ذکر ہے حضور ایمان و روحانی تعلیم میں۔ جو ایمان کی علامت بنایا ہے۔ وہ لڑکی لڑکا شہین خوشی سے پہلے بنایا ہے۔  
پہلوں کی نفذ۔ جہاں خدا کی پریشانی سے مارا گیا ہے کہ لڑکا پہلوں اس حدیث کی زندگی جاوید تفسیر ہے۔ نہایت ہی پرشکوہ کو آسان کر دیتی ہے۔ اسی  
سے رضا بالانفاد نصیب ہوتا ہے۔ ۱۔ یعنی مال و دولت دنیا و فرزند و غم و تمام دنیاوی نعمتیں۔ اس میں قرآن، کتب و دیگر منورہ و خیرہ  
داخل نہیں کہ ان کی محبت میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور نے اللہ والی محبت چاہیے۔ محبت کی بہت قسمیں ہیں۔  
مال سے محبت و آدم کی ہے۔ پوری سے اور طرح کی اولاد سے اور طرح کی۔ بہن بھائی سے اور نوعیت کی حضور سے محبت اسی نوعیت کی چاہیے  
جس کو نوعیت کی اللہ سے ہو۔ یعنی محبت ایمان و روحانی۔ کھانا فرمانے سے معلوم ہوا کہ اگر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک خیر خیر یا سستی  
ہے۔ یہاں ممانعت ہے وہاں برابر کی ممانعت کے احتمال کے موقع پر ہے۔ لہذا عادیث میں کما حقہ نہیں خیال رہے کہ یہاں محبت  
یعنی محبت مراد ہے ذکر محض متقی۔ ۱۔ یعنی بندے سے محض اس لیے محبت کرے کہ رب راضی ہو جاوے دنیاوی  
عزیز اس میں شامل نہ ہو۔ استاد، شیخ، مٹی کے ماں باپ اولاد سے اسی لئے محبت کرے کہ رضا والہی کا وزیر ہیں۔  
اور ملت اسلام۔ یہ محبت دائمی ہے۔ دنیاوی محبتیں بدل لوٹ جاتے والی ہیں۔ رب فرماتا ہے۔ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا  
يُفْقَهُنَّ عَذَابُ الْآلِ الْآخِرِينَ

۱۔ اس میں ایمان کی لذت پائے گا کہ اللہ و رسول تمام ماسوا سے زیادہ پیائے ہوئے جو بندے سے صرف اللہ کیلئے محبت کرے کہ جو کفر میں لوٹ جانا جب کہ

الْكَفَرُ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يُكْرَهُ أَنْ يُتْلَى فِي النَّارِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ  
وَعَنِ الْعِيَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
ذَاقُوا طُعْمَةَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَقَبِلَ الْإِسْلَامَ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا  
هَؤُلَاءَ مُسْلِمُونَ ۖ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ فِي أَحَدٍ مِنْ هَذِهِ  
الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ تُعْرِيمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا

رب نے اس سے بچا دیا ایسا برا جانے جیسے آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ روایت ہے عباس ابن عبدالمطلب سے  
فرماتے ہیں کہ قرآن پانی سلی اللہ علیہ وسلم نے اس نے ایمان کا سونچا کچھ دیا جو اللہ کے رب ہونے اسلام کے دین  
ہونے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے لاشی ہو گیا ہے۔ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے  
فرماتے ہیں کہ قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس کے تبصر میں میری جان ہے اس کی قسم اس امت میں  
نئے کوئی یہودی عیسائی میرا نام سنے بغیر ایمان لائے بغیر میرے لئے کبھی نہیں آئے گا۔

سہ لہی کہ وہ کفار سے پس پشت ہوا اسے اسلام کی توفیق کو رب کی نعمت جانے کتنا سہیلے ہے جیسے سانپ سے سانپ دشمن  
جان ہے اور لوگ دشمن ایمان ۖ

سہ آپ حضور کے حقیقی بھائی ہیں۔ حضور سے بدرجہ عرض زبان سے فرماتے تھے بڑے حضور ہیں عمر بن عبداللہ نے کہا کہ میں نے  
یہاں پہلے کار بھی تھا کہ آپ قرآن سے پیچھے پیدا ہوئے اللہ کا جب جو کے حق مستندہ ہوا ہی سال کی عمر میں وفات پائی جنت البقیع میں  
مرفون ہوئے۔ بغیر قرآن کی زیارت کی ہے۔ اسلام پہلے لاچکے تھے۔ بدر میں جب وہ کفار کے ساتھ ملے تھے۔ اپنی بیعت کے دن اسلام نہ  
کیا آپ فخری جاہریں۔

سہ اللہ کی ربوبیت سے راضی ہونا ہے کہ راضی مقبول ہے۔ یہ درطیب کی کرمی دعا اور کرمی سے بھی راضی ہوتا ہے۔ اسلام کے جن ہونے پر  
لامی ہونے کو اس سلسلہ کے احکام اسلام جو شریعتیں کو۔ کئی علم پر جن میں ان کو ملے حضور اللہ کی نعمت کا ہونا ہے کہ آپ کی سنیوں میں  
کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم، بلکہ جن پر ان حضور سے نسبت ہوئی ہے نسبت کر کے۔ حدیث اگر شریعت کے خلاف نہیں ہے۔ میں اس صلب میں گئے  
نے گزشتہ میں جس پر ایمان لگایا ہے۔ اس روایت میں ہے کہ اسے انسان یہودی میں اس کو ایمان ہو گیا جو ان کو ایمان میں داخل ہو گیا کہ وہ  
اسلام میں بھی اسے ایمان ہو گیا۔ یہ سنیوں میں ایمان ہونا ہے کہ اسے ایمان ہو گیا۔ یہ سنیوں میں ایمان ہونا ہے کہ اسے ایمان ہو گیا۔ یہ سنیوں میں ایمان ہونا ہے کہ اسے ایمان ہو گیا۔



أُصِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْتَ مُحَمَّدٌ  
رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَمُوا  
عَنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَجَاءَ بِهِمْ عَلَى اللَّهِ مُتَّفَقٌ  
عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ مُسِيئًا أَخِيدَ لَزِيحَتِ الْإِسْلَامِ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَآكَلَ

کھجے عام دیا گیا کہ لوگوں سے جنگ کروں تاکہ وہ یہی دیں کہ رب کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول  
ہیں اور نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں نہ جب یہ کریں گے۔ تو مجھ سے اپنے خون و مال بچائیں گے سوا اسلام  
حق کے نہ ان کا صاحب اللہ کے دست ہے۔ اس میں جہاں مسلمان کا اتفاق ہے گھر مسلم نے، اسلامی حق کا ذکر کیا  
روایت ہے ان سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہماری سی نماز پڑھے ہم سے قبلہ کو منہ کرے۔

۱۔ یہاں حقیقہ میں کہ جے جیسے اسلٹ حتیٰ اذلا الخ یعنی جے حکم الہی ہے کہ ملک گیری یا مال گیری کی نیت سے جہاد نہ کروں بلکہ لوگوں  
کو گول کو جلالت دینے کی نیت سے کروں۔ اسی صورت میں حدیث پر مد کوئی اعتراض ہے کہ یہ آیات قرآنہ کے خلاف ہے اور اس سے  
مزاد مارے کفار ہیں۔ لہذا یہ سنی اقتہاد کا نہیں۔ خیال رہے کہ طبرکین عرب کے لئے حکم جزیہ میں باوجود ایمان لاویں یا قتل و قید و جہدیت  
و غیر وہی فرماتا ہے وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ عَرَبَ كَ اہل کتاب اور عجم کے تمام کفار کے لئے یا ایمان یا جزیہ سونے قتل و قید  
و غیر وہی فرماتا ہے حَتَّى يُؤْتُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِقُونَ ترجمہ کے لئے یا اسلام یا قتل ہے نہ جزیہ نہ قید و جہدیت فرماتا ہے۔  
تَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ عَرَبَ كَ اہل کتاب یا ایمان سے تو رہے جہاد فرماتا ہے فَقَاتِلُوا الَّذِينَ تَبَيَّنَ حَتَّى تَبَيَّنَ إِلَى أَمِيرِ الْمُشْرِكِ  
لِذَا آيَاتِ دَامِدِثِ حَتَّى يَمُوتَ۔

۲۔ چونکہ اسی وقت تک روزہ جہاد و غیرہ کے احکام نہ آئے تھے اسی لئے ان کا ذکر نہ ہوا کہ کوئی غازیہ یا زکوٰۃ کا انکار کرے تو کافر ہے اس  
پر کہ کفار کا سب جہاد ہوگا۔ تاہم نہ زکوٰۃ کی کوئی غرضال کئی ہوگی ۳۔ چونکہ مسلمان نہ مذہب کے اسلام میں نئے فرستے دینے تھے نہ کفار نہ زکوٰۃ ایمان  
کی علامت تھی اس لئے فرمایا کہ جو یہ جہاد کام کرے اس کا ہاں مال عفوہ ہے بلکہ بہت عفوہ فرستے کہ نماز، زکوٰۃ پر کار بند ہیں مگر قرآن میں نہ ملتا کہ جہاد  
پر جیسے عفوہ کی ہر مصلحت اللہ نے مسلمانوں کے متعلق ہر جہاد کی اب بھی تھا یا نہیں و غیرہ مترجم کا یہ ہی حکم ہے کہ جیسے اگر اسلام لا کر قتل  
نہ لایا تو قتل و غیرہ کی قتل کے سخت ہو گئے کہ اسلام کا یہی ہے یہ قتل ہوگا ۴۔ جیسا کہ اگر کوئی نماز یا زکوٰۃ کا انکار کرے تو ہم اسی پر جہاد  
کر رہے۔ اگر منافقت سے یہ کام کرتا ہے تو رہا ہے نہ زکوٰۃ نہ اسلامی جہاد و منافقت پر نہیں ۵۔

لکھ سنی ان فراتر سے پہلے ہی ملوث سے زیادتی کی ذکر دیکھا کہ غیر مرید چہ چہ عسوی اور جبروتیہ وادے جالیں رکھوں۔ یا اپنی قوم کس سینے یہ ہی حکم اپنے چہ و چہ و دیکھا تیس میں زیادتی کی ذکر دیکھا کہ اب سرالیں زیادتی کی ذکر دیکھا لہذا احقر کے یہ لہجہ نہیں کہ مفسر قرآنی غار صیوان، مؤلفہ و قد فرمودی کہ نہ لکھ اس وقت لکھ کے ہی نہ تھے۔ جس عسوی و صحنہ سے احقر ایمان وادی فرما لی لہذا یہ بحث اسلاف کے خلاف نہیں۔

وَقُلْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَوَّاهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا مُتَّقِنٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيِّ  
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا أَبْعَدَكَ  
فِي رِوَايَةٍ غَيْرِكَ قَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِاللَّهِ ثَقَاةً اسْتَقَرَّ رِوَاةُ مُسْلِمٍ وَعَنْ  
طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

جب وہ پہل دیئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نبی مرد کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔ روایت ہے حضرت سفیان ابن عبد اللہ ثقفی سے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتائیں کہ آپ کے بعد اس کے متعلق کسی سے نہ پڑھوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ کے سوا (فرمایا کہ کہو کہ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں) اس پر قائم رہو کہ روایت ہے حضرت طلحہ ابن عبد اللہ سے کہ ایک نجفی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

اس نے دیکھا کہ وہ ایک کوفی تھا اور دیکھا کہ وہ ایک ثعلبی تھا اور دیکھا کہ وہ ایک ہاشمی تھا۔

اگر ماگ فرماستیا دل سجد دے گا  
مت کوئی بخشیاں پرے تو بھی بخشیا جا

دوسرے یہ کہ حضور کو گولہ کا نام یہ کہ نبی پر نبی کا نام ہے جتنے ہی کوفی کون ہے خدی کون حضور کو نبی کہ یہ نبی مومن تقویٰ پر قائم ہے یا ایمان پر مرجعاً جنت میں جائے گا۔ آج کا نام سفیان ابن عبد اللہ ابن ربیعہ ہے کینت ابو عمر و قید فی تحقیق سے ہیں اہل طائف میں سے ہیں زمانہ خواروق میں طائف کے حاکم رہے کل باطنی عویش آپ کے مروی ہیں بڑے شفی عابد تھے۔ اگر مہر ایمان لانے سے مراد سائے عقائد اسلام پر مائیں ہیں لہذا اس میں توحید و رسالت حضور و شرف و جنت و دفع سب پر ایمان لانا داخل ہے جیسے کسی کو اپنا باپ یا انکھ اس کے سائے الی قرابت کو اپنا عزیز یا ناخدا بنا ہے کہ اس کا باپ ہمارا دادا ہے اس کا علاوہ ہمارے بھائی ہیں۔ انکے بھائی ہمارے چچا کائے اداستقامت سے مراد سائے اعمال اسلام پر مائیں و پابندی سے عمل کرنا ہے لہذا یہ حدیث ایمان و تقویٰ کی حالت ہے اور اس پر عمل ایقینا جنتی ہے جب فرماتا ہے إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَقَوُّوا أَلَمَ يَكُنْ لَكُمْ جَارَاتٍ میں سے ہے۔ آپ کی کینت ابو محمد ہے قرشی ہیں ابو بکر کے جتنیہ قدیم الاسلام ہیں تمام خدوات میں حضور کے ساتھ رہے جنگ عریض حضور کیلئے لڑے اور میں زخم کھائے۔ آپ کے ہم پر کل ۷۰ زخم تھے جو خدوات میں کھائے تھے جنگ جمل مستعد میں عمرو بن عبد شمس کے ہاتھوں سے آپ کا حصار پر افکار ہے فقیر نے حصار پر آپ کی زیارت کی ہے حضور کی دعوت اور دعوت کے مہجرات آپ کے ہاتھ ظاہر ہونے جو حضور ہیں۔ شہید ہو گیا ایک صوبہ ہے جو کہ منظر اور عراق کے درمیان واقع ہے اس صوبہ کے متعلق حضور نے



أَهْلُ نَجْدٍ شَأْنُ الرِّأْسِ تَمَعُ دُوبَى صَوْتِهِ وَلَا تَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَا هُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ هَلْ عَلَى  
غَيْرِ هُنَّ فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ  
شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ فَقَالَ هَلْ عَلَى غَيْرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطُوعَ قَالَ  
فَأَذْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا أَوْ لَا أَنْقُصُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَرَ الرَّجُلُ إِنْ صَدَقَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؟

بال کچھ سے حاضر ہوا۔ جس کی گفتگو ثابت تو یہ سمجھتے تھے مگر کچھ دیکھتے تھے کہ کیا کتاب ہے یہاں تک کہ حضور انور کے  
قرب پہنچ گیا تو اسلام کے بارے میں پوچھنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن رات میں پانچ نمازیں  
ہیں۔ بولا ان کے سوا میرے دُور اور نازیبی ہے فرمایا نہیں نہ ہاں یا بہر تو نفل پرھوئے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا ماہ رمضان کے روزے۔ بولا کیا مجھ پر اس کے سوا اور بھی ہیں۔ فرمایا نہیں مگر کہ تو نفل ادا کرے۔  
فرمایا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا بولا کیا میرے دُور کچھ اور بھی ہے فرمایا نہیں مگر  
نفل ادا کرے نہ فرمایا اس سے بیٹھ پھیری۔ یہ کتاب ہاتھ آتا کہ جس اس سے زیادہ کوئی گاہدہ کم کرے گا۔  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر شخص سچا ہے تو کامیاب ہوگا۔

دعا خیر فرمائی اور وہاں سے ہائی فریق کے کچھ کی فہمی جو آکر تہا جی ان شاعر ذکر ہوا۔ اے یحییٰ ان پانچ نمازوں کے سوا اور نماز اسلام کا ضروری عین  
اور درود واجب۔ نماز عہد ترک کا تمام حرام ہے لہذا ان ہی پانچ میں شامل ہے نہ نفل سے نفی میں درود میں نہ نفل۔ جب فرماتا ہے تَعْبُدُونَهُ فَاعْبُدُوهُ  
فہذا اس میں تروید میں داخل ہیں یا اس وقت تک کہ نماز میں سلام پڑھائی نہ ہو۔ ہر حال یہ دعوت درود ویران کے وجہ کے خلاف نہیں بلکہ مخالف  
نہیں کہ ہے جو بھی فہم سے اور فرمائی کے وجہ کے خلاف نہیں جیسا کہ ذکی تقریر سے واضح ہے کہ جی اہل تصوف دل سے دعا کیا ہے تو کامیاب ہو گیا اگر  
اس وعدے کو کہہ کر کہ کامیاب ہوگا سلام چاہے کہ نہ ہو یا کہ اتنا نہیں جتنا کہ اس سے پہلے ایک سال کی ان ہی الفاظ پر حضور نے غلام و  
کامیابی کا تعلق حکم سے اس نہدی کے ان ہی الفاظ پر شکوک طریقہ سے کامیاب بیان فرمایا۔

وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَنَا أَتَوْا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ الْقَوْمُ أَوْ  
مَنْ الْوَفْدُ قَالُوا رِبِيعَةُ قَالَ مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَرَابٍ وَلَا نَدَامَى  
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا  
وَبَيْنَكَ هَذَا سَبْعُ مِثْقَالٍ مُضَرٍّ كَمُرَاتِيَا مِرْفَاضٍ نَخِيرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد القیس کا نایاب وفد وہ وفد ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چچا کہ تم کون قوم یا کون وفد ہو عرض کیا ہم ربیعہ ہیں یہ فرمایا یہ وفد یا قوم خوب اچھے آگئے کہ نہ رسوا ہوئے نہ شرمندہ نہ عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ تک صرف موسمِ مہینہ میں آسکتے ہیں یہ کیونکہ ہمارے آپ کے درمیان کفار و عتر کا قبیلہ نایاب ہے یہ وفد نہیں فیصلہ کن خبر فرمادیں جس کی خبر ہم اپنے پیچھے والوں کو بھی دے دیں۔

آپ کا نام جہاد ابن عباس ابن جہاد المطلبی حضور کے چچا زاد ہیں آپ کی والدہ فاطمہ بنت عمارت یعنی امیر المؤمنین بیہودہ کی بہنوئی ہیں۔ آپ ہجرت سے تین سال پہلے پیدا ہوئے جب تیرہ سال تھے تو حضور کی وفات ہوئی آپ کا لقب حرامت ہے یعنی امتِ اسلامیہ کے بزرگ عالم تغیر قرآن کلام ہیں آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے شلاق میں مبتلا طائفہ بریں عمر خیرین میں دھماکا طائفہ میں حجاز خیرین ہے خیر نے زیارت کی ہے تھے وہ حضور کے وہ نانا بھروسہ کہلاتے ہیں جو اپنی قوم کی طرف سے سلطان یا امیر کی خدمت میں کچھ پیامِ سلام بیکرا حاضر ہوں یا ان کی طرف سے جہاد واداری کریں یہ جو وہ حضرات تھے جو قبیلہ عبد القیس کی طرف سے ایمان لائے اور حضور سے احکام اسلام معلوم کرنے حاضر ہوئے تھے یہ قبیلہ عربِ قحطیہ و غیرہ میں ہیں یا بادشاہ عبد القیس ان کے ہوا کا نام تھا جن کا سلسلہ نسب رسولِ ابن زرارہ ابن عدنان تک پہنچتا ہے اس لئے اس قبیلہ کو عبد القیس بھی کہتے ہیں اور ربیعہ بھی کہتے ہیں یہ سوال جواب و گول کرنا نے کے لئے ہے حضور تو واقف تھے عزت میں اسی ہجر ہے کہ یہ وفد جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچا تو حضور نے حاضرین کو خبر دی کہ وفد عبد القیس آ رہا ہے جو مشرکین کی بہترین و گول میں سے ہے ان میں اشج بھی ہے جو کامِ مذہب ہے پہنچنا ہے ملی ہے ہی نہیں جتنا کہ اب یہ چچا تھا و ماحلاہ بیعتِ مدینہ یا مدینہ کے کلمات یا دواہی ہیں یعنی خدا کے پیغمبر کی رسوائی و شرف منگی نہ ہو یا خبر ہے معنی اچھا ہوا تو خوشی سے اسلام لاکر حاضر ہو گئے وہ نہ کچھ و نہ مہربان نہ اسلام لاکر ایک نیک و ناپسند نہیں شرف منگی اور رسوائی ہوئی۔ اب عزت سے ایمان لے آئے شہ بیان منی بیہودہ ہے یعنی ہم سال میں صرف ہم محرم مہینوں میں ہی سفر کر کے آپ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اب حرام ہے تھے وجہ۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ۔ محرم ان مہینوں میں کفار بھی قتل و غارت نہیں کرتے تھے راستوں میں

نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِيَّةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ  
أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ  
قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ  
الْخُمْسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْخِنْكَهِ وَالذُّبَابِ وَالنَّفْيِ وَالْمَذْفِ وَقَالَ

اور ہم جنت میں بھی پہنچ جائیں نہ انھوں نے حضورؐ سے شرابوں کے متعلق پوچھا تو حضورؐ نے انھیں چار چیزوں  
کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ اشرب ایمان لانے کا حکم فرمایا کیا جانتے ہو صرف اشرب ایمان لانا کیا  
ہے وہ بولے اللہ و رسولؐ کا ایمان سے فرمایا یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں اور محمدؐ اللہ کے  
رسول ہیں۔ اور نماز قائم رکھنے، زکوٰۃ دینے، رمضان کے روزے کا نگہ اور فرمایا کہ غنیمت میں سے پانچواں  
حصہ حاضر کر دے اور چار چیزوں سے منع فرمایا خنک، ذبابة، نفی و المذفہ۔

اس جتنی بھی سفر کمالی تھے اسلئے یہ عرض کر رہے ہیں کہ جو باقی مہینوں میں لوٹ کر رہتے تھے ہیں، جیسا کہ دوسرے سفر مذکور ہے ہیں کہ یعنی ان حضار و  
احمال کی وجہ سے یہ پھر فضل کے تحت پہلے خیال سے کہ جنہاں اللہ کے فضل سے ملے گی یہ اعمال اسی فضل کے حامل کرنے کا ذریعہ ہیں کہ یا نہ عرض  
کیا وہ نہ یہ لوگ بیان لاچکے تھے مرنے ایمان سے بلکہ نہیں ہوتا اور قاتل صحابہ کا یہ ادب تھا کہ ان کو کلمہ بھی پڑھتا کہ حضور پریشی تھی نہ کرتے تھے اس  
مسلم ہوا کہ حضورؐ کا شریعت میں علم نہ تھا اس معلوم ہوا کہ حضورؐ پر ایمان لائے بغیر طرہ نفاق پر ایمان نہ کر سکتے ہیں ایمان بالشرک تفسیر میراث کا ذکر بھی  
ہوا شہادت سے طرہ دل کی گواہی ہے کہ اسناد قبول کنا وہ نہ زانیان اقرار ایمان کا جزو نہیں بلکہ احکام اسلامی جاری ہونے کے شرط ہے کہ نازد و دفر ایمان  
کی تفسیر جس کو ایمان پر مصروف ہے نہیں ایمان کا بھی حکم دیا اور نازد و دفر کا بھی لہذا اتمام وظیرہ جبر سے پڑنا چاہیے جو کلامان اعمال پر  
مقدم ہے اس لئے ایمان کے بعد ان کا ذکر ہوا چونکہ اسی جہ سے ہوا تھا اسی لئے اس کا ذکر نہیں جہ سے عین فرض ہوا ہے کہ جو کہ اس وقت عبادت فرض پر  
چکا تھا وہ یہ لوگ لے ایمان سے تھے اسی لئے انھیں عبادت کے احکام اور شہادت کے احکام نہ لکھا نہ صرف بلکہ ان کو جو غنیمت کا مال حاصل ہوا اس کا پانچواں حصہ ایمان  
بیس دیا کہ وہ حصے میں تھے کہ ان کو عبادت کے احکام نہ لکھا نہ صرف بلکہ ان کو جو غنیمت کا مال حاصل ہوا اس کا پانچواں حصہ ایمان  
کیا ہوا چنانچہ جو ملک کی طرح استعمال کیا جاتا تھا بغیر وصفت کی ہر دے مکمل کر کے اس میں شراب رکھتے تھے جو کہ شراب پینے کا  
پیارا ہو کر اس وقت شراب نہیں تھی حرام ہوتی تھی اگر یہ برحق استعمال ہوتے رہتے تو ممکن تھا کہ انھیں چھوٹی چھوٹی شراب پھر پیا  
جاتی اس لئے ان کا استعمال بھی حرام کر دیا گیا پھر کہ جو حصہ جدید حرمت منوع ہو گئی جیسا کہ دوسری روایت میں ہے۔

لِحَفْظُوهُمْ وَآخِرُ رَوایِهِمْ مَنْ وَرَاءَكُمْ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَلَقَطْنَا لِلْبُخَارِيِّ  
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ  
حَوْلَهُ عَصَابَةٌ مَنْ أَصْحَابِهِ بَايَعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تُشْرِكُوا  
وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِهَتَّانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَ  
أَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَاجِزَّهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ

فرمایا یہ خود بھی یاد کرو دوسروں کو اس کی خبر سے دولہ (مسلم و بخاری) لفظ بخاری کے ہیں۔ روایت ہے  
عبادہ ابن صامت سے کہ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مالا کہ آپ کے اس پاس صحابہ کی ہاتھ  
تھی کہ مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ نہ چوری کرنا اور نہ زنا۔ نہ اپنی اولاد  
کو قتل کرنا۔ نہ اپنے سامنے گھبراہٹنا بہتان لگانا اور کسی بھی بات میں نافرمانی نہ کرنا کہ تم میں سے جو  
وفائے عہد کرے گا اس کا ثواب اللہ کے دستہ کرم پر ہے۔

۱۔ یعنی تمام عالم و عامل بھی تخلیق کے لئے کامل عالم ہونا شرط نہیں جو صحیح مشاہدہ ہوا اس کی تبلیغ کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ  
حرام سے بچانے کے لئے اسباب حرام دوکان ضروری ہیں نذر ردو کار بخار سے بچو جو ہے فکر و کار طاعن نہ بچنے کا اور بیہوشی ردو  
کار زنا بند پر مشلہ آپ کا نام حمادہ کینت الراولید ہے۔ آپ نقیب الانصار ہیں پہلی اور دوسری بیعت عقبہ میں شامل ہوئے صحیح قرآن  
کرنے والوں میں آپ بھی تھے۔ بعد ازاں تمام غزوات میں شریک رہے۔ بعد ازاں مدینہ میں شام کے قاضی رہے۔ بعض مقامات فلسطین کے  
مقام مدینہ میں ۷۲ سال کی عمر کا مرتبہ بھی میں وفات پائی مشلہ عصابہ سے بنا بسن مضبوطی اب میں سے چالیس تک کی جماعت کو عصابہ  
کہا جاتا ہے۔ یہ بیعت تقریباً ۱۰۰ سال بعد ہوئی کہ حضرت عمر فاروقؓ نے اسے رد کرنا اور یہ جماعت صحابہ سے بیعت اسلام تو پہلے ہی کر چکی تھی۔ آجکل جو مشائخ کے ہاتھ پر  
بیعت تقریباً کی جاتی ہے اس میں کل ۷۰ حدیث ہے جنہوں نے عصابہ سے جہاد پر بھی بیعت لی ہے۔ ۷۵۔ جو کہ عصبہ میں تھے اور زیادہ قرآن مجید کے کلمہ اور دلوں کے نذر و جانے  
پر فخر کرتے تھے اسلئے حضورؐ نے ان کی بیکاری کی مخالفت فرمائی جو کہ کہان میں کوئی نکلیا جاتا ہے اور ذکر کر کے گروہا براندا و جرم ہے اسلئے حضورؐ نے ان کی بیکاری کی مخالفت  
فرمائی کہ کہان میں کوئی نکلیا جاتا ہے اور ذکر کر کے گروہا براندا و جرم ہے اسلئے یہ قید نکلیا جس میں کوئی نہ لگا کر اپنے غاوتہ کے تھیں کہ تیرا ہمہ جو ہو  
میں سے جانا ہے اس فرمان میں اس جانب کی شادی ہے تو مائے سے ملو و شرعاً ہے اس محسوس ہو کہ آپ بنی امت جرم ہے۔ ۷۶۔ نہ مری نکلیا کی نظام ذرا باپ نہ فریق کی جو  
بھی جاتی ہے کہ اس کی ہمت اور فرائض نہ کہ حضورؐ کی حکم دیں وہ اچھا ہے اگر غار جو نہ کہ حکم دیں تو اس وقت تا زحمتا حرام ہو جاتی ہے حضور  
کے احکام کی اطاعت مطلقاً واجب ہے حضورؐ کے مشورہ اور رائے پر عمل بہتر ہے لازم نہیں یہاں معروف کی

مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا نَعُوذُ بِهِ فِي الدُّنْيَا ذَهَبُوا كَفَّارَةً لَكَ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا تَوَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنَّ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَصْحَى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلِّي فَمَرَّ عَلَى

اور حیران میں سے کچھ نہ کر بیٹھے اور دنیا میں سزا ملے تو وہ سزا کفار ہے نہ اور جو ان میں سے کچھ کر لے، پھر رب اس کی پردہ پوشی کرے کہ اسے تو وہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر پہلے معاف دے دے پہلے سزا دے گا لہذا ہم نے اس پر آپ سے بیعت کی کہ ہم بخاری، دعائے تہ سب حضرت ابی سعید خدری سے شہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عید یا عید الفطر میں عید گاہ نہ تشریف لے گئے۔ عورتوں کی

کی قید سنور کے لئے واقعی ہے اور دوسروں کے لئے احترازی کیونکہ بُری بات میں بادشاہ وغیرہ کسی کی اطاعت نہیں۔  
اس میں اشارۃ فرمایا گیا کہ ان احاطوں کا بدلہ دنیا میں ہی لوگوں سے نہ پاؤا خواص اختیار کرو انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں اجر پاؤ گے۔

۱۷ کفر کے سوا کوئی اور جرم جس کی سزا ضرر مقرر ہو جیسے زنا، چوری، شراب خوردگی یا ضرر دہو، قرض برہگی، ہر جیسے لواط وغیرہ یا نہ ہو جیسے ترک نماز وغیرہ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ حدود اور تعزیرات گناہ کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ جس کے بعد اس جرم کی سزا انشاء اللہ آخرت میں نہ ملے گی بعض نے فرمایا یہ سزا میں حق جہد کا کفارہ ہے حق اللہ تعالیٰ سے ہی سزا میں جہاد کا کفارہ ہے وہن کو توبہ کا کفارہ ہے۔  
خُورُ الْخَنَازِيرِ مگر حق یہ ہے کہ جرم کا اپنے کو سزا کے لئے پیش کر دینا ہی توبہ اور کفارہ ہے۔

۱۸ اس میں اشارۃ فرمایا گیا کہ کوئی شخص اپنے چھپے گناہ کو ظاہر نہ کرے حق جہد ضرر ادا کر دے

۱۹ اس میں اس آیت کی طرف اشارہ ہے سَلَامٌ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يُبَشِّرَ لَكَ يَا وَيْلَهُ مَا تُؤَدُّ آلُ الْإِسْكَ أَنْ يَشَاءُوا بِمَنْ كَفَرَ  
مرنے والے کی بخشش نہیں باقی تمام مجسمہ اول کے لئے بھی جائز ہے ۱۷ آپ کا نام شریف سدا بن ملک فساد کی ہے ضررہ انصاف کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف آپ کی نسبت ہے جسے عالمِ ادب کے باہر صحابی اپنی غزوہ خندق اور بارہ غزوات میں آپ حضور کے ساتھ شریک رہے آپ نے ہمدانی سال کی عمر کو مکہ مکرمہ میں وفات پائی جنت البقیع میں مدفون ہیں فقیر نے بھی قبر الدار کی زیارت کی ہے۔

۲۰ میں نہیں ہے ہر خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کیا غارتگی ہو یا اور فرماتے تھے ہر جو دیکھ ممد شریک خریف، بہترین سجدہ سے معلوم ہوا کہ دو غلوں میں جھل گیا اماکننا سنت ہے اگرچہ شہر میں بھی جائز ہے۔

النِّسَاءُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ هَذَا فِي آيَاتِكُنَّ أَكْثَرُ أَهْلِ الشَّرِّ  
فَقُلْنَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ تَكْثُرُنَّ اللَّعْنَ وَتَكْفُرُنَّ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ  
مِنْ نِكَاحَاتٍ عَقِلَ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِبَلِّ الرَّجُلِ الْحَاكِمِ مِنْ إِحْدَى كُنَّ

جماعت ہر گز سے نہ فرمایا کرے یہ جو خوب خیرات کروں گے کیونکہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ کرم  
زیادہ و دوزخ والی ہوا انہوں نے عرض کیا حضور یہ کیوں؟ فرمایا تم میں لعن زیادہ کرتی ہر گز خاندان کی  
ناکلی ہی ہوتی ہے نیز کہ کئی کم عقل دین پر کم ماعقل خلفند آدمی کی مت کاٹ دینے والی میں نے نہیں دیکھی تھی

لے جو کہ دنیا میں غلام دار کرنے لگی تھیں حضور کے زمانہ میں تمام مومنوں کو مید گاہ کی حاضری کا حکم تھا مگر فرمایا احکام سنیں اور سزا مید گاہ کی مک  
سنانے کی دنیا میں شریک ہر عامی، مردوں سے علیحدہ بیٹھتی تھیں، امر کا ضبطی کے بعد ان کی جماعت میں مخصوص دستور نافذ فرماتے تھے۔  
بعد ازاں وہی سے جو تھیں اسی حاضری سے روک دی گئیں جب کہ آئندہ عرض کیا جاوے گا۔ مسئلہ فاعل جہاد کے لئے صدقہ و یا بیشتر صدقہ  
نفل دیا کرو کیونکہ صدقہ و فتن میں جو عورتیں مرد پر ہیں، یہاں صدقہ و فتن میں کیونکہ یہ مید گاہ آنے سے پہلے ادا کر دیا جاتا ہے۔ خیال  
رہے کہ عورت اپنے مال سے صدقہ ہر ماں دے سکتی ہے خاوند کے مال سے اس کی اجازت سے دے خرمہ ہر مہر کی اجازت سے ہر ما  
مرد سے۔ مسئلہ صلا کا میں واکشفت سے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی نظر اٹھے۔ بچھے واقعات کو تا بعد فرمایا کہ  
کیونکہ دعوت میں خاوند قیامت کے بعد ہر گز گرا جائے ہی دیکھو ہے میں جیسے کرم خراب یا خیال میں اٹھ چکے ہیں دیکھ لیتے ہیں دوسرے یہ کہ  
حضور باذن الہی جنتوں اور دوزخوں کو پہنچاتے ہیں ان کی تعداد سے خبر داریں حالانکہ یہ عموم غم میں سے ہے۔ تیسرے یہ کہ نیک اعمال  
صرفاً صدقہ و فتن کو دینے کے لئے اٹھتے نہ تھے کہ جو دوزخ و غیر میں ایصال نقاب کیا جاتا ہے کہ اگر اس کی قبر میں آگ ہو تو اس سے  
بچھ جائے مسئلہ حضرت میں بچھ پر آئی میں مقابل پر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زیادہ فتن کرنا دوزخی ہونے کا سبب ہے اس سے وہ  
لوگ جنت پر نہیں جہنم پہنچ سکتے ہیں پر ترزا اور لعنت کرنا جادو ہے۔ جب فرود فرعون، پامان بلکہ شیطان کو گالیاں دینا اور ترزا  
کرنا نقاب نہیں تو ترزا کو گالیاں دینا کہاں کی انسانیت ہے۔ مسئلہ کسی معتین پر لعنت کرنا جائز نہیں سوائے ان کفار کے جن کا کفر پر  
مرزا نفس میں پہنچا غیر معتین کی گناہ پر بھی لعنت جائز ہے۔ شق یہ کہہ سکتے ہیں کہ کافر دوزخ پر یا جموں پر لعنت کرنا کسی کی عادت مت ظالم جیسا  
کہ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے۔ شق کہ اگر عمر خیر خاندان نبوی نذر دوزخی کرے اور ایک بلکہ کچھ کوتاہی کر دے تو کہیں ہو کہ تونے  
برے ساتھ کیا کیا میں جو بندے کا نام نہ کرے خدا کا شکر نہیں ہی سکتا۔ مسئلہ اس میں مومنوں کے حق میں بیان کئے گئے عقل میں  
کی دین پر عمل میں کوتاہی اور دوسرے کو جو خوف بنانا یا عورتوں کی نام حاشیہ اگرچہ نفس میں اس سے پاک ہیں خیال رہے کہ میں مومنوں سے  
افشاء ہے کہ میں مومنوں کو ایسا دوسرے افضل میں۔ حضرت آمنہ خاتون، عائشہ صدیقہ، فاطمہ زہرا، جیسے کہ وہیں مومنوں سے افضل، لہذا

قُلْنَ وَمَا نَقْصَانٌ دِينِنَا وَعَقْلُنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ  
 نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ عَقْلِهَا - قَالَ  
 أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَهَا نُفْصِلُ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ  
 دِينِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى كَذَبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَحْمِي كُنْ لَهُ ذَلِكِ وَشَقْمِي وَلَحْمِي

عورتوں نے عرض کیا حضور ہمارے دین و عقل میں کمی کونکر ہے۔ فرمایا کہ کیا یہ نہیں ہے کہ عورت  
 کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی ہے نہ عورت کی ہاں فرمایا یہ عورت کے عقل کی کمی ہے۔ فرمایا کہ  
 کیا یہ درست نہیں کہ عورت جہنم میں روزہ نہاڑا دیا نہیں کر سکتی۔ عرض کیا ہاں اہل بیت کے دین کی کمی  
 ہے (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں۔ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ  
 علیہ وسلم نے کہ رب فرماتا ہے تم انسان مجھے جھٹلاتا ہے یہ اُسے مناب دینا اور مجھے گالی دینا ہے

حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔

سلسلہ عام حالات میں یاد دہاؤں گا۔ جیسے میں یا ایک مرد اور دو عورتیں یعنی سورتوں میں عورت کی گواہی مطلقاً نہیں ملتی جاتی جیسے عدولہ  
 قصاص، یعنی صوفیوں میں عرف ایک عورت کی غیر متبرجہ بھارت خدیجہ دھانی کا تیس سو تالیس چاند یا بیض و نفاس کی یا عدت گزرنے کی  
 خبر یہاں عام حالت مردانہ ہے۔

سلسلہ کے کچھ مرد نماز کے قیام کے بعد وہ کسی عورت سے محرم ہوتی ہے یا نہیں ہے کہ صیغہ و نفاس کے زمانہ کی نمازیں بالکل صاف  
 ہیں یا اور بعد ان کی ادا صاف تھا واجب اس سے مسلم بڑا کہ جادت کی زیادتی کی وجہ کے کمال و نقصان کا ذریعہ ہے۔ خیالی رہے کہ  
 مسافر پر نماز روزہ کے اہل ہیں۔ لیکن حائضہ اور نفاس ان کی اہل ہی نہیں لہذا وہ دونوں ناقص نہیں۔

سلسلہ یہ حدیث تدی ہے جس میں حضور نے فرمایا قَالَ اللَّهُ - حدیث تدی اور قرآن میں فرق یہ ہے کہ حدیث تدی خواب  
 الہام سے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ قسراً کی بیداری ہی میں آئے گا۔ نیز قرآن کے فضل بھی رب کے ہیں۔ حدیث کا مضمون رب  
 کا انصاف حضور کے خیال رہے کہ ساری حدیثیں برحق ہیں اور قسراً ان کی طرح کوئی عمل صیغہ اگر نہ کرے حدیث کی بنا پر مضمون  
 کے مال میں تفسیر مراد نہ فرمائی تاکہ یہ حکم قسراً ہی تھا مگر حدیث تدی میں قال اللہ کی تصریح ہوتی ہے۔ اس کی مفسر بحث  
 ہمارے رسالہ ایکل اسلام میں دیکھو۔

يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَأَمَّا تَذِيْبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعَيِّدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ  
أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ آخِرَتِهِ وَأَمَّا شَمُّهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا  
وَأَنَا الْأَحَدُ الْقَمَدُ الَّذِي لَهُ الْوَلَدُ وَلَمْ أُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لِي كُفُوًا أَحَدٌ  
وَفِي رِوَايَةِ أَبِي عُبَيْسٍ وَأَمَّا شَمُّهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ وَسُبْحَانِي أَنْ  
اتَّخَذَ صُكْحَبَةً أَوْ وَلَدًا أَوْ دَاةً أَوْ بَحْرًا وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

ہے اسے درست نہ تھا کہ اس کا مجھے جملہ تازی ہے کہ کہتا ہے رب مجھے پہلے کی طرح دوبارہ  
نہ بنائے گا مگر پہلی بار پیدا فرمانا دوبارہ بنانے سے آسان تر تو نہیں ہے اس کی گالی  
اس کی یہ کہ اس ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولاد اختیار کی تھی تو اکیلا بے نیاز ہوں نہ جہان بنا گیا میرا کوئی ہمسر  
نہیں نہ صحبت ابن عباس کی روایت میں ملے کہ انسان کا مجھے گالی دینا اس کی یہ بکواس ہے کہ میں  
صاحب اولاد ہوں۔ میں اس سے پاک ہوں کہ جو یہی اپنے اختیار کرتا ہوں ہماری روایت حضرت ابو ہریرہ سے نقل ہے

سے خیال ہے کہ جس واسطے کہ کوئی مخلوق میں کافر نہیں مگر انسان پر اللہ کے احسانات نمایاں ہیں کہ ان ہی میں انبیاء اور اولیاء بھیجے۔  
اس لیے کہ خصوصیت سے اس کی شہادت فرمائی گئی۔ مسئلہ یعنی قیامت کا منکر ہے اور تمام ان آیتوں کو جملہ ہے جس میں قیامت  
کا ذکر ہے۔ مسئلہ یعنی رب کے لیے ایک ہاد اور دوبارہ بنانا کیسا آسان ہے۔ کوئی پراپریماد مشکل ہوتی ہے۔ دوبارہ بنانا آسان  
جب کہ اللہ رب تو کوہم کا معبود جانتے ہیں تو قیامت مانتے ہیں انہیں کون موت آتی ہے۔ مگر قیامت میں احسانا مادہ خلق ہو گا۔  
نہ کہ ایک اور اس میں روئے سخن کا فروع کی طرف ہے جو اللہ کی ذات صفات کے اقاری تھے اور قیامت کے اظہار ہی۔ بلکہ ممکن  
عرب کا مقیدہ تھا کہ فرشتے اللہ کی شبیہ ہیں۔ مینائی میں علیہ السلام کو یہودی عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا مانتے ہیں اس میں  
ان مخلوق تو اس کی طرف اشارہ ہے۔ یہی بچے اختیار کرتا ہے اس کے لیے کمال ہے رب کے حق میں گالی ایک ہی چیز ایک کے لیے  
کمال ہے۔ دوسرے کے لیے نقصان بخشنے پر کنواری لڑکی کو صاحب اولاد کہنا گالی ہے۔ یہاں ہی کے لیے کمال رب کی شان تو  
بہت اعلیٰ ہے اللہ اولاد والا اکیلا بھی نہیں ہوتا اولاد اس کی قومیت کو حقیقت میں خیر تک پہنچتی ہے اور بے نیاز بھی نہیں کیونکہ  
انسانی طبیعت کے اندر یاد خوشی کے خوف کی وجہ سے یا اپنے سر سے بد وراثت کے لیے اولاد اختیار کرتا ہے۔ رب تعالیٰ تمام  
نیز زندگیوں سے پاک ہے۔ دیکھو چاند صبح و شام کو قیامت سے پہلے نہا نہیں تو ان کی بد وراثت کے لیے ان کو اللہ بھی نہیں اللہ مالک  
اولاد پاک کی ہمسرتی ہے کہ انسان کا چرچا اس طرح ہوتا ہے تو خود اللہ کا بیٹا خدا ہی پائے تمام مالک رب کا خالق و مخلق رب مالک  
مخلوق پر مملکت مالک۔ یہ کوئی نوری خاندان کی جو جس کی پرستی ہے۔ ان کی یہی جانتا تھا کہ ان کے سینے میں نہیں ہو سکتی۔ اگر فوجی اللہ رب کی یہی



اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: تَعَالَى يُؤْخِرُنِي ابْنُ أَدَمَ رَيْسُ الدَّهْرِ  
وَأَنَا الدَّهْرُ يَبْدِي الْأَمْرَ أَتْلُبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ  
ابْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى يُسَمِّعُهُ مِنَ اللَّهِ يَدْعُو لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يَمُوتُ فِيهِمْ  
وَيُزَوِّجُهُمْ عَلَيْهِ. وَعَنْ مَعَاذٍ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کفرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسے انسان ایذا دیتا ہے نہ کہ زمانہ کہ گناہاں دیتا ہے نہ عاقل نہ زمانہ  
(مؤخر) توڑی ہوں۔ میں رات و دن کو الٹ پلٹ کرتا ہوں ہے (مسلم بخاری) اور روایت ہے  
حضرت ابو موسیٰ اشعری سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تکلیف و ہبات  
کو سنتے ہوئے میرے گویا لگے خدا سے بڑھ کر کوئی نہیں دگ اس کے لئے اولاد کا دعویٰ کرتے ہیں میری  
وہ انہیں راحت و رزق دینے جاتا ہے وہ روایت ہے حضرت سادہ سے کہ میں ایک دروازہ گوش پر حضور کے

بقوة قودہ اس کی ہم جنس بلکہ اسی کی ہم قوم بھی ہوتا رہی جنس قوم سے پاک ہے نہ سلفہ ایڈلے مردانہ کو کرنا ہے۔ میں سے متفق  
ہیں کہ میں سے نافرمانی ہوں مردانہ کو دیکھ دیکھ کر کھینچنے سے پاک ہے۔ یہ سلفہ اس طرح کہ کہتا ہے اپنے زمانے کو تو نے  
مجھ پر ظلم کر دیا میرے لڑکوں کو ماریاں اس نے ظالم زمانہ آسمان بھیجے کہ کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر نہ لگے لگتی ہیں نافرمانی میرے کو سنا  
ہے یہ ظلم ہے۔ اسی حدیث سے مسلم ہوتا ہے کہ اللہ کی حکم جرنل کو باریکبار کی نافرمانی کیا مٹ ہے۔ ایسے ہی اللہ کے چاند کی توہین  
سلفہ اس طرح کہ دن کو لے جاتا تھا رات کو لے جاتا تھا جس کو اللہ نے نہیں چھوڑا ہر اگر مرد و عیض و مضرینا تا ہی لہذا نہیں باریکبار  
لہذا ہے۔ خیال ہے کہ یہاں دھرم زمانہ سے مراد مؤخر حقیقی اور سبب اسباب ہے۔ اللہ رب تعالیٰ کو اللہ کہنا درست نہیں اور نہ  
دھرم اللہ کا نام ہے سلفہ یہاں میرے مراد ظلم ہے۔ اسی معنی سے اللہ کا نام پاک سمجھنا مبنی ہے مذکورہ میرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
اس کی تفسیر اللہ معنی ہے۔ سلفہ یعنی باوجود دیگر لوگ اللہ کے نام مین لگاتے ہیں اللہ رب تعالیٰ سے میرے مراد ظلم ہے۔ اس طرح تفسیر کی  
انہیں خود اسباب نہیں دیتا۔ بلکہ دنیا میں انہیں تفسیر میں معنی دیتا ہے۔ کیونکہ دنیا اسکی رعایت کے لیے ہوئی جگہ ہے۔ بعد موت در  
انہیں اس دے معنی وغیرہ وہ اس کی رحمت کی جگہ لگائی گئی۔

سلفہ آپ سادہ میں چل انصاف خودی کیست ابو جہاد ہے۔ بیت مقبرہ کرنے والے ستر انصار میں آپ بھی تھے۔ جدا  
تمام عزرات میں حضور کے ساتھ رہے۔ حضور نے آپ کو بھی کا گورنر بنایا عمر فاروق نے شام کا حاکم مقرر کیا عمن حمص میں میر  
۴۳ سال آپ کی وفات ہوئی شام میں قبر شریف ہے۔ آپ کے فضائل بے حد ہیں شہدیں۔

وَسَلَّمَ عَلَىٰ حَبِذَا لَيْسَ بِيَدِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخَرَةٌ الرَّجُلِ فَقَالَ يَا مَعْزَادَ هَلْ تَدْرِي مَا حَقَّ لِلَّهِ عَلَىٰ عِبَادِهِ وَمَا حَقَّ الْإِيمَانُ عَلَىٰ اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنْ حَقَّ لِلَّهِ عَلَىٰ الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا الْبَشَرُ بِهِ النَّاسُ قَالَ لَا تَبْشُرْهُمْ فَيَنْتَكِلُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَفَى النَّاسَ أَنْ

ہیچے اس طرح سارا حق میرے آپ کے درمیان بالان کی کلڑی کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ معاذ کیا جانے ہوا ان کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق ان پر کیا ہے۔ تم میں نے عرض کیا ان کے رسول جانیں فرمایا ان کا حق بندوں پر تو یہ ہے کہ اُسے پر ہیں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ تم اور بندوں کا حق ان پر یہ ہے کہ ان کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں۔ اُسے مذہب نہ دے۔ تم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کو کیا میں لوگوں کو یہ بشارت دے دوں فرمایا یہ بشارت نہ دو ورنہ لوگوں پر مجبور ہو کر بیٹھیں گے۔ تم مسلم بخاری روایت ہے حضرت انس

سے یہی قول نقلی ہے جسے حضور نے بہت ہی قریب غیبی حق الوداد پر ہے کہ اتنے قریب سمجھو بات چاہئے کہ وہ بالکل درست ہے۔ لیکن دلائل حدیث سے منجانبہ یعنی کچھ ایک گروہ سے یا اونٹ پر دو دشمن سوار ہوں تو کچھ اھل حق کہتا ہے، وہاں دونوں کا باوجود سوار ہونا صحیح ہے۔ کہنا اور کہہ رہا، دو کا ہونا جتنا مشا کے لہذا یہ حدیث حاکم کی حدیث کے مخالف نہیں۔ مگر حق کے معنی دا جنہ۔ اھل لائق ہند کے متعلق جنہوں معنی درست ہیں کہ اللہ کی عبادت ان پر واجب ہے۔ ان کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے یہی اسی طرح درست نہیں ہے۔ وہ یہ کہ اس کی رائے اپنے ذمہ کریم پر خود کلام فرمایا کہ عابد مل کو جو اسے کوئی اور اس پر واجب نہیں کر سکتا لہذا جن دعا کی دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ پر کسی کا حق نہیں وہ دوسرے میں نہیں ہے۔ کوئی اس پر واجب نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کوئی اس کا حاکم نہیں وہ سب کا حاکم ہے۔ مگر اس طرح کہ تو کسی کو اس کا بسم بمانیں۔ اس کا یہی ہے لہذا اس میں جو سمیت، انعامیت، سمیت سب ہی داخل ہیں، اہل حق تمام دنیا کے ملنے کے ضروری ہے۔ مگر یعنی کفر کرتا ہوا اسے دائمی مذہب نہ دے۔ ایسے مفاد پر شرک یعنی کفر جو کہتا ہے اور مذہب دائمی مذہب مراد وہ بعض گنہگاروں کو بھی کچھ مذہب ہو جائے گا۔ (اشاعت اہمات) وغیرہ

۱۱۔ اس طرح اس مسئلہ کلام کھیں کے نہیں اور اعمال چھوڑیں گے کہ جب فقط درستی عقیدہ سے یہ مذہب نجات مل جاتی ہے تو غلام و خیر و عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ اسی سے مسلم ہو کر عالم غلام کو وہ مسئلہ نہ پائے جو ان کی سمجھ سے دلا ہو۔ خیال ہے کہ حضرت معاذ نے اس وقت بشارت دی بلکہ یہ حدیث بعض خیر بعد میں بعض خاص کو سننا ہی لہذا کوئی اعتراض نہیں اس کا کچھ ذکر کیا حدیث میں آیا ہے۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِيقُهُ عَلَى الرَّجُلِ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ  
لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ  
سَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلَاثًا قَالَ هَذَا مِنْ  
أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مَنْ قَلِبَهُ إِلَّا  
حَرَمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا  
قَالَ إِذَا آتَيْتَ كَلُوا فَأَخْبَرُ بِهِمَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأْسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کجا وہ پر تھے معاذ حضور کے روایت تھے حضور نے فرمایا اے معاذ عرض  
کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ عرض میں فرمایا اے معاذ عرض کیا یا رسول اللہ حاضر ہوں خدمت میں فرمایا اے  
معاذ عرض کیا حاضر ہوں خدمت میں میں ہارٹے فسر مایا ایسا کوئی نہیں جو گواہی دے کہ اللہ کے سوا  
معبود نہیں اور بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ پچھے دل سے ملے مگر اشارے آگے ہر حرام  
فرما دے گا ملے عرض کیا یا رسول اللہ تو کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں  
فرمایا تب تو وہ مجھ کو سر میں لے لے مجھ حضرت معاذ نے گناہ سے بچنے کیلئے اپنی وفات کے وقت خبر دیدی تھی

لے حضرت معاذ کو تین بار پکارنا کچھ زمانہ نا زیادتی شوق کے لیے تھا کہ حضرت معاذ کلامِ سننے کے پورے مشاعرہ بجا میں جو بات انتظار  
کے بعد ہی جاتی ہے خوب یاد رہتی ہے۔ بیشک و صدیک کا انداز میں حق پر ترجیح ہے کہ میں خدمت میں حاضر ہوں مجھ کو چاہیے کہ  
بڑے کا ادب میرا مالہ کہے۔ ملے اس طرح کہ دل سے اس کو مانے اور دنیا سے انفرادی سے جدا مانق اس بشارت سے ملنے  
سے اور سارے یعنی دل کا عمومی ذہن سے خاموشی اس پر شریعت میں اسلامی احکام جاری نہ ہوں گے۔ خیال پیسے کہ عمر میں ایک بلانہ زبان سے  
کوشش ہوتی پھر تازہ فتنہ ہے اور اسلام کے وقت بھی ضروری۔ ملے اس طرح کہ وہ آگ میں ہمیشہ نہ رہے گا یا آگ لگنے کے بعد دنیا کو نہ رہے گا  
گی کہ کوئی ایمان اور خداوند کے مقام میں کا تو تھیں تاب و نور ہوئے گی۔ رب فرماتا ہے۔ تَقْلِبْهُ عَلَى الْأَقْدَادِ یا رسول اللہ صاحب  
یہ ہے کہ جو کائنات میں وقت ایمان لائے اور کسی مل کا موقع نہ پائے اس کے لیے بشارت ہے بہر حال یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے۔ نہ  
دیکھو اور نہ کہ کوئی کوئی مل ہے یا نہیں ہو سکتا۔ ملے حضرت معاذ نے اس بشارت کی تبلیغ کی جانیت انکی معلوم کرنے کے لیے کہ کلمہ لکھیں  
اس میں سے ہے یا رسول اللہ میری شرمی علامہ کے لیے ہیں طریقہ کے سر راہیوں کے لیے۔ خیال ہے کہ عوام بشارت سن کر بے پرواہ  
ہو جائے ہیں مگر خواص بشارت پا کر زیادہ نیکیاں کرنے لگتے ہیں۔ رہنے اپنے حبیب نے فرمایا یَنْفَعُونَ لَكَ الْغَنَاءُ اَمْ تَوَسَّوْهُمَ لِيَا اَسْلَمَانِ

وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا كُنْتُ عَبْدًا لَكَ لَأَلَهُ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ وَإِنْ زَنَى

روایت ہے حضرت ابو ذرؓ سے فرماتے ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھے حضور پر چٹا سفید کپڑا تھا اور سو رہے تھے کچھ دیر بعد چمڑا کیا تو آپ ہاگ چکے تھے فرمایا کہ نہیں ہے کوئی بندہ جو کلام اللہ افسر کہے کہ پھر اسی پر مر جائے مگر جنت میں جائے گا پلہ میں نے عرض کیا اگرچہ زنا اور اجوری کی کسے فرمایا اگرچہ زنا اور چوری کر لے شے میں نے کہا اگرچہ زنا اور چوری کر لے نہ فرمایا اگرچہ

کیوں مشاغل غمی سے فرمایا تھا کہ جو پا کر دم جلیں ہو چکے تو ان کے اعمال اور یاد ہو گئے۔ یہ حدیث شریف میں ہے جو ہم چھپانے لے آگے کی کلام و حدیث سنگ آفران شریف میں بھی تم چھپانے کی برائیاں مذکور ہیں۔ سنا ہے کہ کچھ بولنے کو مجھے معذور نہ اس شدت سے ان متعین کیا تھا جب ان لوگ تو مسلم تھے۔ اور حدیث دانی کا حکم رکھتے تھے جب حالت بدل چکے ہیں۔ لوگ ذی شعور اور کھیل رہے ہیں یہ ہے اجتہاد مجھ۔ سنا آپ کا نام جناب ابیہ ونا وہ کینت ابو ذر ہے۔ قصیدہ نبی خدا سے ہے۔ آپ پانچویں مسلمان ہیں مگر مسلمانوں میں اگر مسلمان ہو سنا اور حضور کے حکم سے اپنی قوم میں پلے گئے، پھر غزوہ خندق کے بعد مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے اور حضور کے ساتھ تھے پھر مدینہ کیا لا دیں حکومت عثمانیہ سے۔ میں وفات پائی آپ بڑے زید و مابعد صحابی ہیں۔ مال جمع کرنے کے بڑے مخالف تھے اسلام سے پہلے بھی انہی کی مبادت کرتے تھے۔ سلام ایمان لانے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ گلیاں لانے کا عجیب و غریب واقعہ ہے جو کہ اور موقع پر بیان کیا جائے گا یہی کوئی اور عارضی مراد ہے دراصل ان کا زیادہ قوی ہے۔ سنا اس سے مراد اس کا مقصد اسلام کا بیان لینا ہے۔

جیسے کہ جانا ہے کہ ان میں احمد رضا و جیسے کہ میں ساری سورۃ یا اس وقت کہ پڑھنا ہی موسیٰ کی علامت تھی اس مطلب سے کہ ان کو ان فرشتے وقت کہ پڑھنا کہ میں جو جانا، سنا ان کا دل ہی سے گناہوں کی کچھ نہ پا کر ان شفاعت کے پانی سے صاف ہو کر ان کو موسیٰ کے لیے اور ان میں بیٹگی نہیں۔ شہابی انہیں ملامت جانتے ہوئے اپنے کو گناہدار نہ کہ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ان کو انسان کو اسلام سے نہیں نکالتے۔ دوسرے یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ تیسرے یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ چوتھے یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ پانچویں یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ چھٹے یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ ساتویں یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ آٹھویں یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ نوں یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔ دسویں یہ کہ ان کو یہودیوں سے نہیں نکالتے۔

سبحانہ کہ یہ ہے

وَإِنْ سَرَقْتُ قُلْتُ وَإِنْ زَنَيْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ قَالُوا وَإِنْ زَنَيْتُ وَإِنْ سَرَقْتُ عَلَى رَغِيمٍ  
أَلْفَ آيٍ ذَرَاوَكًا كَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا أَحْدَثَ يَهْدُ أَقَالَ وَإِنْ رَغِمَ أَلْفَ آيٍ  
ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ابْنُ مَرْثِيٍّ وَكَفَيْتِهِ

زنا اور چوری کرے میں نے کہا اگرچہ زنا و چوری کرے فرمایا اگرچہ زنا و چوری کرے۔ ابو ذرؓ کو ناک ٹرنے  
کے باوجود حضرت ابو ذرؓ جب بھی یہ حدیث بیان کرتے تو کہتے تھے کہ اگرچہ ابو ذرؓ کو ناک ٹر گئے ہوتے تھے  
مسلم بخاری روایت ہے حضرت ابوداؤد ابن ماجہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایسی حدیث کے بارے میں فرمایا کہ سوا  
کوئی اور نہیں کہے گا کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے اور رسول اللہ سے ہی سوائے اس حدیث کے ہندسے اور رسول اور

سوائے رُغْمِ رِقَام سے نہ ہے یعنی نبی اور ان کا عرب میں یہ لفظ پابندیدگی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ لیکن اگرچہ تم پابندیدگی کو نہ پور  
سوائی کہنے کرتے نہیں پناک بجا کر لکھو جب بھی یہ حکم ہے گاہ کہ حدیث کے الفاظ پورے منقول ہوں یا بتفاصلے ختمی کہ  
محبوب کا خطاب یا خطاب بجا و عاشق کو پیلا معلوم ہو رہا ہے۔ بار بار اسے یاد کر کے یا لطف حاصل کرنا ہے۔ خیال رہے کہ فاسق مومن اور کافر  
جنتی ہے بے دین اور بد مذہب پر جنت عوام ہے۔ اسی کے لیے دوزخ میں بھیجی ہے۔

سوائے بنی اعلیٰ اور رسول اکرمؐ کی حدیث سے اللہ کی ربوبیت پہلی اور جن کی رسالت دہلی کی الوہیت کا منظر ہوا ہے۔ لہذا ان کی  
بنیاد اللہ صمدی کی بندگی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور بندوں کو اس پر نمانہ ہے کہ ہلاک و نابالہ ہے۔ دست تعدد کو اس پر ناتوا ہے  
کیر سے بندے محمد رسول اللہؐ میں فرماتا ہے۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ وَهُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ  
کو حاجی کرنا چاہے فرماتا ہے۔ وَتَسْتَوِي لِقَابُكَ دُونَ قَاتِلِيهِ اور بندے کے کشتی اس میں پارنگی کو سوار ہونے جناب صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس  
کو جیسے جائز کے مسافر اور کشتی کو ہمارے مسافروں کی پارنگی ہے۔ اور کشتی ہمارے مسافروں کے لئے مسافر کر دے کہ ہمارے میں بیٹھے ہیں۔ اور  
کشتی تھوڑے کے سوا ایک ہے مگر سوائی کی قومیت میں فرق ہے لہذا حضورؐ کے غار کمر پڑھنے۔ حج و عمرہ و کعبہ اہمال کرنے کے دہرے سے  
ان اعمال کی محنت افزائی میں غور ہے کہ ہم غار کمر پڑھتے ہیں۔ غار کو غور ہے کہ حضورؐ نے مجھے پڑھا۔

الْقَاهِلِ إِلَى مَرْيَحٍ وَرُوحٍ قِنْتُهُ وَالْجَنَّةُ وَالْكَارِحُ اِذْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ النَّضَرِ قَالَ اَيَّدْتُ النَّبِيَّ

اس کی ہندی کے بیٹے نے اللہ کا کہی جو مریم میں ڈالا اللہ اور اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہے۔ اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا مطابق عمل کے کلمہ روایت ہے عمرو بن النضر اس سے کہہ فرماتے ہیں کہ میں

میں یہ فرمان نہایت جامع ہے۔ عیسائی جناب مسیح کو خدا کا بیٹا اور اللہ کا بیٹا کہتے تھے۔ یہودی جناب مسیح کی موت کے بعد ان کو اٹھ اٹھا اور پاکیزہ کر دیا اور جنت لے گئے تھے۔ اس ایک کلمہ میں ہندو کی نفیس تردید ہوگئی، زمانہ موجود کے تاویلی آپ کو یوسف بنار کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور حضرت مریم کا نکاح اس سے ثابت کرتے ہیں۔ اس میں اس کی بھی اعلیٰ تردید ہے کہ اگر جناب مسیح باپ کے بیٹے ہوتے تو اسی طرف آپ کی نسبت ہوتی قرآن نے بھی انہیں عیسیٰ بن مریم فرمایا۔ حالانکہ فرماتا ہے اَوَلَمْ نَكُنْ مَعَهُمْ سَاعَ مَرَاتٍ كَمْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهُ لَمَّا بَدَأْنَاهُمْ بِمَرْيَمَ فَكَانُوا بِعَذَابِنَا يَسْتَكْبِرُونَ خِیال رہے کہ جناب مسیح کا لقب کلمہ اللہ ہے یا اس لیے کہ آپ کی پیدائش کلمہ کی سے ہے۔ رب فرماتا ہے اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللّٰهِ الْخَلْقِ اَوَّلُ بَدَءٍ فَتَرْجِعُوْا اِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ صرف روح چھوٹا کلمہ کن سے رب فرماتا ہے مَا مَوْجِدُكُمْ فَتَنْفَعُكُمْ فِيْهِ مِنْ رُّوحِيْ ثُمَّ جَاءَ بِمَرْيَمَ وَحَمِلَ مِنْهَا وَلَدًا مُّسَوِّغًا لِّمَا كَانُوا فِيْهِ يَسْتَكْبِرُونَ۔ یا اس لیے کہ جناب مسیح از سر نو پیدائش کی عبت ہیں۔ گویا مراد کلمہ ہیں۔ یا اس لیے کہ آپ ایک کلمہ کے بنا دیں گے تندرست مردوں کو زندہ کرتے تھے (اس سے بڑی گویا کہ جہاد چھوٹا کلمہ ثابت ہوئی) یا اس لیے کہ آپ شہید ہوئے ہی کلمہ پڑھا کہ اِنِّیْ جَاءْتُ اللّٰهَ الْخَلْقِ اَوَّلُ بَدَءٍ فَتَرْجِعُوْا اِلَيْهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ یا اس لیے کہ آپ روح الامیں جبریل کی چھوٹک سے پیدا ہوئے یا اس لیے کہ آپ مردہ لوگوں کو روح ایمان بختے ہیں۔

اللہ کرا اعلیٰ درجہ کے متقی کو جنت کا اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا اور اونی متقی کو وہاں کا اونی مقام ہے ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں جنت کعب سے لئے جو دوسروں کے طفیل جنت میں جاؤں گے وہ ان کے ساتھ دیں گے۔ جیسے مسلمانوں کے شیر خواہ شیعہ اور یوں یا بعد حضرت ابراہیم ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادا زواج پاک جنت میں حضور کے ساتھ ہوں گے۔ خیال ہے کہ جنت میں داخل ایمان کی بنا ہوگا وہاں کے مراتب اعمال کے مطابق جنت کا داخلین کی طرح کا ہے کسی اور ہی عطا کی جی کا ذکر ہے نہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَبْطُ يَمِينَكَ فَلَا يَأْبَعُونَ فَبَسَطَ يَمِينَهُ فَقَضَتْ  
يَدِي فَقَالَ مَا لَكَ يَا عَمْرُو قُلْتُ ارْجُدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ قَالَ تَشْتَرِطُ مَاذَا قُلْتُ  
أَنْ يُعْفَرَ لِي قَالُوا أَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو أَنَّ الْإِسْلَامَ بِهِمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ  
الْهَجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَأَنَّ الْحَجَّ بِهِمْ مَا كَانَ قَبْلَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
وَالْحَدِيثُ لَكُمْ مَرْقِيَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّا أَعْنَى الشَّرِكَاءِ  
عَنِ الشِّرْكِ وَالْأَخْرَجَ الْكِتَابُ بِرِيَاءٍ رَدَّ آتَى سَنَدُكُمْ هَذَا فِي بَابِ الزِّيَّاءِ وَالْكِتَابِ

حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا کہ اپنا ہاتھ بڑھا دے تاکہ آپ کی بیعت کروں کہ آپ نے ہاتھ بڑھایا  
میں نے اپنا ہاتھ بیٹھا لیا کہ فرمایا اے عمرو یہ کیا میں نے عرض کیا کہ شرط لگانا چاہتا ہوں فرمایا کیا شرط لگانی  
عرض کیا کہ میری بخشش ہو جائے کہ فرمایا اے عمرو کیا تمہیں خبر نہیں کہ اسلام پچھلے گناہ دھوا دیتا ہے۔ اور  
ہجرت پچھلے گناہ دھوا دیتی ہے اور حج بھی پچھلے گناہ دھوا دیتا ہے یہ مسلم نے روایت کیا اور وہ دوسری میں جو حضرت زہری  
سے مروی ہیں۔ فرماتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ میں تمام شرکاء میں شرک سے معنی تر ہوں اور دوسری یہ کہ عظمت و بھاری میری  
چادر ہے ہم انہیں ریا اور کبر۔

۱۱۱۱ آپ عمرو بن العاص بھی کھڑی ہیں ستر میں خالد بن ولید نے اور عثمان ابن طلحہ کے ساتھ مدینہ میں اگر اسلام لائے حضرت نے  
نئے انہیں عمان کا گورنر مقرر فرمایا آپ حضرت عمرو عثمان و معاویہ رضی اللہ عنہم کے مابین سے۔ آپ ناخج مصر میں۔ مصری میں  
قرے سال کا کفر یا کہ ستر میں فحاش پائی (اکمال) ستر پر بیعت اسلام ہے صحابہ کرام اسلام لائے وقت حضور سے بیعت بھی کیا  
کیا کرتے تھے جی انتقام کا دودھ بیعت تو پر بیعت تقویٰ بیعت جہاد بیعت شہادت کسی خاص مسئلے پر بیعت اس کے علاوہ ہیں انہیں  
عام لعموم مخالف سے بیعت قوی یا تقویٰ ہوتی ہے۔ بیعت کے وقت بیعت کے ہاتھ میں ہاتھ دینا سنت ہے جیسا کہ اس حدیث معلوم  
ہوگا، ستر ہے ادنیٰ کے لیے نہیں بلکہ بلند قرار دینے سے، دیکھو بحث کام اللہ کا ہے اور شرط لگا ہے میں رسول اللہ  
سے ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم کو جنت عطا فرمائیے حضور ہیں حدیث سے نجات نصیب ہو۔ لکھ معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال سنان  
گناہ کا دوسری میں دہر فرماتا ہے۔ (۱) انتقامات بیعت اللہ تعالیٰ سے گناہ مٹنے میں نہ کہ متوق العباد تو مسلم اور کافر  
کوئی فرق بھی ادا کرے گا اور مرد و عورت بھی لکھنا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ یعنی یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ نہ دیکھیں غلام متحرک  
کو کوٹا، کے مل مارو، اور جس میں لکھنا حدیث پر کوئی اعتراض ہو یا اس معاف یہ ناممکن ہے۔

مذہب پر سال خضای میں



[illegible]

يَلْسَانَهُ فَقَالَ كَفَّ عَلَيْكَ هَذَا أَفَقُلْتَ يَا بَنِي أُمَّلَيْهِ وَإِنَّا لَمَوْأَجِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ  
قَالَ نَتَكَلَّمُ أَفْئَاكُ يَا مَعَاذُ وَهَلْ يَكُتِبُ الشَّكْسُ فِي الشَّكْرِ عَلَى وَجْهِهِمْ أَوْ عَلَى  
مَتَاجِرِهِمُ الْأَحْصَايِدُ السِّنِّيَّةُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْزَيْمِي وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ  
أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَ  
أَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَحْكَمَ الْإِيمَانَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

زبان مبارک پکڑ کر فرمایا کہ اسے روک کہ میں سے عز کیا کریا بنی اشتر کیا زبان کی گفتگو پر بھی ہماری پکڑ ہو گی کہ  
فرمایا ہمیں تمہاری ماں روئے اسے معاذتہ لوگوں کو دوسرے نہ آگے نہیں گرائی مگر زبان کی کنوٹی کہ یہ حد  
اعتدال کی این ماہر نے روایت کی روایت حضرت ابو داؤد نے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی  
اشتر کیے محبت و عداوت کرے اور اللہ کے لئے دے اور روکے کہ اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا یہ

لے کہ پہلے قول ہو جس میں بوز زبان کو حکام و دین کے لیے دو پادہ چلنے کے لئے پادہ ہیں۔ دیکھنے کے لیے وہ انکسین سنے کیلئے  
دو کان دینے کے لیے زبان صرف ایک دی کہ کلام کم کہ کلام زیادہ۔ سنا یعنی بات تو معمولی چیز ہے اس پر کیا پکڑ ہو جی تا  
قل وغیرہ جو ہم تو ان گرفت ہیں۔ مگر وہ زبان سے نہیں ہوتے۔ سنا عرب میں یہ لفظ دہان دوسرا محبت و پیار میں بھی کہا جاتا ہے۔  
جیسے بچوں سے ماں یاں میں کہتی ہیں۔ لے رہا نہیں آؤ پھر جانیں اعدا میں یا سے بنباس سے مٹ گئے وغیرہ میں گئے جاتے یا مرے  
اللہ میں مجھے دھوکہ دھوکہ سے یا یاد کرے سنا کیونکہ ہاتھ پاؤں سے اگر گناہ ہی ہوتے ہیں۔ مگر زبان سے کفر شرک۔ غیبت  
چیلن۔ جتنی سب کچھ ہوتے ہیں جو دفعہ میں دولت و خواری کے ساتھ پیچھے جانے کا اندیشہ ہیں۔ معاندانہ جگہ ہے جہاں کینت کا شکر  
سنا جاتا ہے یعنی گلیاں یا کوئی انسان کا یہ لفظ آٹا اعمال میں لگنا جاتا ہے۔ وہ فقر گو یا اس کا گلیاں ہے اٹھ آپ کا نام شریف  
مدنی کینت ابراہیم ہے۔ قید نما یا بد سے پر اللہ صریح پھر محقق میں قیام فرمایا اکثر سال کی عمر یا کرسٹس و محقق ہیں جنات دانی شام  
کے سب سے آخری سماج آپ ہی ہیں درتہا مصلحہ اگر مسلمان کا ہر کام اللہ کے لیے ہی جاسے مگر یہ کار کام اکثر نفس کیلئے ہوتے ہیں اسلئے  
ان کا خصوصیت سے نکر فرمایا۔ جب یہی کام اللہ کے لیے ہو گئے تو باقی اعمال سونا یا گناہوں اور پیچ رہنا وغیرہ سب اللہ کیلئے  
ہوں گے دیکھا یہ گیا ہے کہ اللہ کے لئے دینے والے تصور ہے نام خود میں خرچ کرنے والے زیادہ ہیں۔ دینے والے یہ مستحق  
نصیب کرے۔ کہ کوئی کمال ایمان اخلاص سے نصیب ہوتا ہے۔ محقق صدیقین کے خیر میں پہنچ جاتا ہے۔ اخلاص کی پہچان  
یہ ہے کہ اگر خدا و رحمن رسول بھی ہوں یا اللہ سے ہر خوشی کہ سگاد از خدا باشد خدا کے حکم میں سگاد از خدا باشد

وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ مَعَاذِ ابْنِ النَّسَمِ نَقْدِيهِمْ وَتَاخِيرُهُ فِيهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ  
إِسْنَانَهُ لَوْ كَانَ ذِي ذَرْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ  
الْأَعْمَالِ الْحُبُّ فِي اللَّهِ وَالْبُغْضُ فِي اللَّهِ رَوَاهُ الْبُؤَدُ أَحَدٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ  
مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ

حدیث ابو داؤد نے روایت کی ترمذی نے کچھ تقدیم و تاخیر سے حضرت معاذ ابن انس سے روایت نقل کی کہ  
بیشک اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا لہذا یہ ہے حضرت ابو ذر سے فرماتے ہیں۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بہترین عمل اللہ کے لئے محبت اور اللہ کے لئے عداوت ہے لہ (الاداء داؤد) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا مسلمان وہ جس کے زبان و ہاتھ سے مسلمان  
محفوظ رہیں لہ اور یہاں مومن وہ جس سے لوگ اپنے خون و مال میں مطمئن رہیں گے

لہ کیونکہ دوسرے اعمال ناقص ہیں اور اوستے میں اللہ اللہ کے لئے محبت و عداوت دل سے وہ بے جہاد میں ہے دل کی جہاد  
کیونکہ اللہ کے لئے محبت بھی ہوگی۔ جب اللہ سے محبت ہوگی۔ اور اللہ کی محبت اس کے تمام احکام کی محبت کا ذریعہ ہے نام نہانی  
فرماتے ہیں اگر کوئی شخص یاد دہی سے اس لئے محبت کرے کہ اس سے اچھا لکھا کیوں کہ فقر و کوہانے تو اللہ کے لئے محبت ہے اور  
اگر عالم دینی سے اس لئے محبت کرے کہ اس سے علم دین تسلیم کر دینا کسانے تو اللہ دینا کے لئے محبت ہے ہاں اللہ  
سے کہ نہ کسی کو بد و جہاد سے بچنے زمانہ کی بدلتی اور نصیحت کرے حق پر مارنا میں ہیں ہے۔ جیسے مجرم سے قصاص لینا ضرورت  
شرعی کی بنا پر نصیحت میں جہاد ہے۔ جیسے روایان حدیث کے جو بیان کرتا حدیث کی تحقیق کے لئے یہ مجرب و باس  
حدیث سے خارج ہیں۔

لہ یعنی اس کا برتاؤ ایسا اچھا ہو کہ لوگوں کو تدری طور پر اس کی طرف سے اطمینان ہو کر نہ ہمارے مال و مارے گناہ  
تکلیف دے گا یہ اطمینان مسلمان اللہ کی بڑی نعمت ہے۔ اسی لئے بزرگ فرماتے ہیں کہ کسی کی قوت ایمانی جاننے کے  
لئے اس کے چہرہ سبیل اور دوستوں سے پوچھنا اس حدیث سے اشارہ معلوم ہو رہا ہے کہ اسلام اسلام ایمان میں فرق ہے اسلام  
کا تعلق ظاہر اعظام سے ہے اور ایمان کا قلب سے۔

[illegible]

جاہانگیر شاہ نے کشتہ ابوبکر شاہ سے۔ انعامی جی سلی میں۔ مشہور معامی بہت بڑے قدرت

مُوجِبَتَكَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُوجِبَتَانِ قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ  
بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ  
مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قَعُودًا أَحْوَلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَمَعَنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي نَفَرٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا وَ

لازم کرنے والی ہیں نہ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ لازم کرنے والی کیا ہیں مفسر ایا جو اشرک کا شریک  
مانتا ہوا مر گیا نہ وہ آگ میں ہائے گا نہ اور جو اس طرح مرا کہ کسی کو اشرک کا شریک نہیں مانتا تھا  
تو وہ جنت میں ہائے گا نہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور صلی  
اللہ علیہ وسلم کے آس پاس بیٹھے تھے۔ ہمارے ساتھ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے نہ کہ  
اپنا ک ہمارے درمیان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ گئے واپسی میں دیر لگائی ہم ٹور گئے کہ

جہنمی ملی اشرک ہم کے ساتھ ۱۸ افراد و دلوں کا شریک رہے بد میں بھی ساتھ تھے آخر میں خاتم اور عرض کیا تم رہا نہ جانا ہو گئے  
تھے ۴۹ سال تک ہر سال میں وفات ہوئی جنت البقیع میں خزاں پر افواہ ہے آپ جنہ کے آخری مہمان ہیں ۔۔  
سہ اشرک کے افق سے کیونکہ اہل سنت کے نزدیک عمل بذات خود واجب نہیں کرتا بلکہ اللہ کا ارادہ یعنی انسان کی وہ صفیں ارادہ  
الہی مزا اور جزا دا جب کرتی ہیں۔ اہل کلمہ بیان آگے آتا ہے۔

تھے یعنی کفر کرتا تھا جس کی ایک قسم شرک بھی ہے۔ دیکھو ہر مومنہ ہندو، آریہ وغیرہ سب جہنمی ہیں، اگرچہ مشرک نہیں ایسے صفات  
میں شرک سے مراد کفر ہوتا ہے۔ اس کا مقابل ایمان ہے نہ کہ توحید۔  
تھے ہمیشہ کے لیے جیسے میٹھی کو ٹھہر۔

تھے عیسوی مسلمان ہو کر ذکر عرف مومنہ ہو کر وہ شیطان مشرک نہیں مومنہ ہے مگر مٹتی نہیں۔  
تھے ہول ہی سے کچھ سزا عہد کت کر۔

تھے جماعت صحابہ ہیں، دونوں بزرگ پیدا ہو رہے تھے۔ جیسے تاروں میں پاندہ دور تا اسی لیے اکثر جگہ ان کا ذکر خصوصیت سے ہوتا جو  
خیال رہے کہ صحابہ کے کچھ نہیں ہو کر عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ حدیث کے شخص بنواری وسم۔ فقہاء کے شخصیں امام ابو حنیفہ و ابو یوسف و شیخ شافعی  
محقق کے شخصیں برہنہ سینہ و ناما لہی ہیں۔

خَشِينَا أَنْ يُقْتَلَ دُونَنَا وَفَرَعْنَا نَفْسًا فَكُنْتُ أَقُولُ مَنْ فَرَعَ فَخَرَجْتُ ابْتِغَاءَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اتَّيْتُ حَائِطًا بِلَا نَصَارٍ لِيَنِي الشَّجَارَ فَرَدْتُ  
بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَلَمْ أَجِدْ فَإِذَا رَيْسٌ يَدْخُلُ فِي جُوفِ حَائِطٍ مِمَّنْ بِلَا خَارِجَةٍ  
وَالرَّيْسُ الْجَدُولُ قَالَ فَأَحْتَفِزْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَحْبِيَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا

مہاد حضور کو ہماری غیر مہر می کوئی ایذا پہنچے نہ ہم گھبرا کر اسے کھڑے ہوئے گھبرائے والا پہلا میں تھا میں حضور کو حضورؐ  
نکل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ انصار یعنی بنی ہاشم کے ایک باغ میں پہنچا باغ کے ارد گرد گھسوا کر کوئی دروازہ نہ ملے ملا  
ایک نالی تھی جو ہر دوئی کنوئیں سے باغ میں ماتی تھی فراتے ہیں کہ یہ سکوکرائی میں گیس کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدمت  
میں حاضر ہو گئے حضورؐ نے فرمایا کیا ابو ہریرہ ہیں؟ میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ حضورؐ فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟

سلا اس طرح کہ کم خدمت میں حاضر رہیں حضورؐ کہیں ایسے ہیں اور کوئی دشمن آپ کو ایذا پہنچائے کیونکہ عرب بھی حضورؐ کے بہت دشمن رہے  
گھبراہٹ کی سبب کے لحاظ سے سب سے دور آمد ہمیشہ حضورؐ کے ساتھ تھا۔

سلا نبی محمدؐ انصار کا ایک بڑا قبیلہ ہے، حائلہ باغ کہتا ہے جس کے اس پاس چھ بڑا مالک، اللہ بستی براغ کو کہہ سکتے ہیں یا اس کے چار بڑا مالک  
سلا اس لیے کہ ان کے سب سے مجھے پڑ گیا کہ حضورؐ اس باغ میں ہیں فیج عید الرحمن فرماتے ہیں کہ کعبہ جہان نے جسے محبوب عاشق کے دماغ  
محبت میں پہنچائی جیسے جسے یوسفی مصر سے کنعان پہنچ گئی، مگر وہ ق کے مال مختلف ہوتے ہیں، کبھی تھیں کبھی بس۔  
سلا معنی دہانہ موجود تھا مگر نظر دیا اور دھنکلی عشق محبوب کی وجہ سے۔

سلا وہ نظر آگئی یہاں سے حال زیادہ سے ہوتے ہیں ان کی کیفیات عقل سے دل میں دیکھو سب کی شان کہ دہانہ نظر نہ آیا اور نالی سب  
گئی یہ واردات ان لوگوں پر گرنی تھی جنہیں عشق سے جھٹھ ملا ہو۔

سلا معلوم ہوتا ہے کہ نالی بہت تنگ تھی جس میں حضرت ابو ہریرہؓ مختلف داخل ہوئے۔ خیال رہے کہ قیام عزت نالیوں کے ذریعہ  
کسی کے گھر یا باغ میں چلا جاتا اندرون سے تانوں نمونہ ہے مگر یہ عشق کا شرم تھا خود کو آتش خرویدیں وٹان بے تصور فرزند کو فروغ کرنا  
سب عشق کی جلوہ گری ہے۔ تانوں اس سے کوئی نہ ہے۔

سلا یہ سوال تعجب کی بنا پر ہے کہ وہاں ہوتے ہوئے نالی کے رستہ پہنچا دہانہ بند تھا اور آگئے۔

سلا یعنی پریشان کیوں ہو، پانپ کیوں ہے جو

شَأْنُكَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتُ فَأَبْطَأْتُ عَلَيْكَ فَخَشِينَا أَنْ تَقْطَعَ  
دُونَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَارِيطُ فَأَخْبَرْتُهُ كَمَا  
يَعْتَفِرُ الثَّلَبُ وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَأَيْتُ فَقَالَ يَا كَاهِنُ رَدِّعْ وَأَعْطِ فِي تَعْلِيهِ فَقَالَ  
إِذْ هَبْ بِنَعْلِي هَاكُنْ بَيْنَ كَمَنْ لَيْقِيكَ مِنْ ذُرَاةِ هَذَا الْحَارِيطُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
مُسْتَقِيمًا ذَهَابَ قَلْبُهُ بِبَشِيرَةِ الْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ

میں نے عرض کیا کہ حضور ہم میں تشریف فرما تھے اچانک اٹھ اٹھے اور واپس ہی میں دیر ہوئی ہم ٹہر گئے کہ مہربا  
حضور کہ چاروی غیر موجود گی میں ایذا پہنچے تو ہم گہرا گئے پہلے میں ہی گہرا گیا نہ تو اس باغ میں آیا اور میں وادی  
کی طرف سکو گیا یہ اور باقی یہ لوگ میرے پیچھے ہی ہیں تہ حضور نے فرمایا اسے ابوہریرہ اور مجھے اپنے  
نعلین خرمن عطا کئے گئے فرمایا ہمارے نعلین لے جاؤ جو تمہیں اس باغ کے پیچھے یقین دل سے یہ  
گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسے جنت کی بشارت دے دو وہ پہلے جن سے

سے اس میں اشد کی نعمت کا اظہار ہے ذکر فرمایا میں نے اشد نے حضور کا ایسا عشق دیا ہے کہ آپ کے پیچھے سر نہیں کر سکتا۔

سے اس میں اظہار مسرت ہے کہ حضور اس گہرا بیٹ میں آداب و بار بجا دے گا کہ بغیر ان کے ایسا سلام بھی کرنا ممکن نہیں تھا کہ بدو  
حکم قرآنی میں مگر ہوش میں جو نہ ہو یہ کیا نہ کرے۔

سے یعنی شعر نہ تھا میں دیر نہ دلاستم۔ انہی سے مجھ کو بشارت دست۔ ع۔ ایک میں ہی نہیں عالم ہے طلب گار نہ را۔

سے کہیں عطا کئے مائل تو رہ گئے ہیں کہ توفیق کے طور پر اگر معلوم ہو کہ حضور کے پیچھے ہوئے ہیں عاشق کہتے ہیں نہیں مہرباں ہے یہ  
ان کی ہر بات بغیر نشانی مافی باقی ہے۔ مثلاً یہ ہے کہ آگے صرف اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
اس کا سب سے جو جہاں کشف برادر ہوا اس میں تبلیغ فعل کے ساتھ تبلیغ عمل بھی ہے عشق کی تفسیر سے حدیث پر کوئی اعتراض درہا کشف  
برادری میں سانسے عقائد اعلان آگئے ان کا نعلین برادر یقیناً بنتی ہے۔ ع۔ بھان اللہ کی لطیف اخلاص ہے یعنی یہ بشارت  
برخلاف کو ذرا کم کر کوئی پر ملا نہ گئے کہ انہیں صرف جناب عمر کو تانا جو تمہیں اس باغ کے پیچھے ہی مل جائیں گے جو ہمارے ملا رہیں۔

سے یعنی ان سے کہہ دو کہ تم جنتی ہو یقیناً اس سے چند منٹے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کو ہر غرضی کہ حضرت ابوہریرہ کو پہلے حضرت  
عمر ہی میں گئے۔ دوسرے یہ کہ حضرت عمر یقیناً لازمی جنتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ حضور کو کوئی کسلاوت و شہادت کی خبر کی ہے جو تھے یہ کہ  
مسلمان کو زبان سے کہہ کر طبعاً رہنا ضروری ہے صرف عقیدہ کفایت ذکر سے زبان سے اقرار بھی کرے یا چاہیے یہ کہ اس قسم کی احادیث عوام  
تک بغیر غرض نہ پہنچائی جاویں وہی لئے حضور نے قید لگا دی کہ جو تمہیں اس باغ کے پیچھے مسلمان ملے صرف اسے بشارت دو۔



لَقَبْتُ عُمَرَ فَقَالَ مَا هَاتَانِ اللَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقَبْتُ يَشْهَدَانِ لَأَكْأَلَهُ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا قَالَا قُلْتُ بَشَرْتَهُ بِالْجَنَّةِ فَضَرَبَ عُمَرُ بِيْنِ شَدِيْقِي فَنُحِرْتُ لِاسْتَيْتِي فَقَالَ ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ وَرَكِبَنِي عُمَرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى اسْتَرْي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

طاعات ہماری وہ عزت کے لئے اے ابو ہریرہ یہ جو تھے کیسے ہیں میں نے کہا کہ یہ حضور کے نعین پاک ہیں مجھے یہ وحید حضور نے اس لئے بھیجا ہے کہ جو مجھے نعین دل سے گرا ہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اُسے جنت کی بشارت دے دوں۔ جناب عمر نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا ہے کہ میں جنت گر گیا اور فرمایا میں ابو ہریرہ سے ترمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت میں حاضر ہوا اور رو کر فرمایا وہ کی گتہ اور مجھ پر عزت سوار ہو گئی تھی ہے دیکھا تو وہ میرے پیچھے ہی تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا ظہور ہے کہ فرمایا تھا جو نعین اس کو مارے دیکھے طاعات حضرت عمر حضور کے نعمت کی تفسیر ہے۔

مگر یہاں حضور مضمون پر مشہد ہے یعنی مجھ سے فرمایا لوٹ پلو میں زمانا تب آپ نے مجھے ملا کہ ایک نعیر مجھ کے سنے ملنا عقل کے مختلف ہے امریکہ یا حضرت پر ہے کہ یہاں مان حضور نہ تھا بلکہ آگے جانے سے روکا اور دیکھ کر مجھ کو واپس کرنا تھا۔ حضرت ابو ہریرہؓ کو روک رہے تھے اس خصوص کی حرکت دینے سے کہ پڑے اور اگر مارا ہی جوت بھی حرکت نہیں کرے تب عمر حضرت ابو ہریرہؓ کے لیے حق استقامت کی طرح تھے۔

مگر خیال ہے کہ اس زمان میں حضور کے علم کی خلافت نہیں مقصد ہے کہ اس ابو ہریرہؓ تم قتل کر کے ہر دم میں قہیں لو گئی تھے مجھے فرمان سنا۔ حدیث اپنے انہ کو جمع کسی ایسی عام اشاعت کی ضرورت نہیں۔ خیال رکھو کہ حدیث کا بیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوتا ہے اور حدیث کا بھی مجتہدین۔ عوام پر لہذا حدیث رسول پر عمل نہ کروں بلکہ مجتہد سے کچھ کر لیں کہ یہ سب تمام قرآنی ہے۔ تفسیر اللہ استغفر اللہ فیستغفر اللہ حدیث وقرآن لبت وروائی کی دلائل میں کس مجتہد وروائی کے مشورے سے استعمال کرو ورنہ ماسے جاؤ گئے حدیث تفسیر اللہ کی قوی دلیل ہے۔

مگر میں نے حضور کی ایسی پناہ لی جیسے مجھ کو ہر دم میں کی۔ خیال ہے کہ ابو ہریرہؓ نہ پہلے مارے گئے وہاں زروٹے تھے کہو کہ ظلم فرماؤں گے کہ یہ کہنا ہے

ہے یہ عرب کا معاملہ ہے مجھے کہا جاتا ہے کہ نکال پرتن سوار ہو گیا۔ یعنی نابالغ کیا

وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَقِيتُ عُمَرَ فَخَبَرْتُهُ بِأَلَدِي بَعَثْتَنِي بِهِ  
فَضْرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ خُرُوفَ إِصْبَتِي فَقَالَ ارْجِعْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ لِمَ كُنْتَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمَّتٍ  
وَأُمِّي أَبْعَثْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُبْعَلِّقُكَ مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا  
بِهِمَا قَلْبُهُ بِبَشَرَةٍ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَبِئْسَ

نے فرمایا ابو ہریرہ کیا حال ہے میں نے کہا کہ میں جناب عمر سے ملا اور انہیں وہ ہی پیغام سنایا جو  
دے کر حضور نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے پر ایسا مارا کہ میں چت کر گیا اور فرمایا کہ کوڑو  
لے حضور نے فرمایا اسے عمر اس کام پر تھ نہیں کسی خیال نے ابھارا وہ عرض کرنے لگے میرے اہل باپ  
آپ پر قرآن یا رسول اللہ کیا آپ نے ابو ہریرہ کو انہیں پاک بیکر اس لئے بھیجا ہے کہ جو انہیں یقین دلانے پر گواہی  
دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسے جنت کی بشارت ملے یہی فرمایا ہاں کہ عرض کیا ایسا نہ کیجئے شے میں

ملے یعنی اس کام کے لیے یہاں سے آگے ذکر و خواہ حضور کی خدمت میں واپس چلویا اسلام کے لیے جاؤ۔

۱۱ ابو ہریرہؓ کو واپس کرنے پر مذکر انہیں مارنے پر جب کہ ان کے مضمون سے مسلم ہو گیا ہے اس فرمان سے ہوتا ہے کہ شکایات و غمرو  
میں اکثر ایک کی خبر جس پر کہہ کر حضور نے حضرت ابو ہریرہؓ سے گواہی مانگی اور مذکر جناب عمرؓ سے اقرار کیا صرف اسی لئے کہ وہ پوچھی  
۱۲ ۱۱ عرض معروض ہلاکہ نبی کے ادب میں سے ہے مذکر حضرت ابو ہریرہؓ پر بدگمانی کی بنا پر کہہ کر سارے صحابہ حاضر ہیں ان کی  
خبریں معتبر جب غیاب کا اندسے کے کسی کام پر بادشاہ سے عرض معروض کرنا ہو تو پہلے بادشاہ سے تصدیق کرنی ادب و دیباچے  
۱۳ خیال ہے کہ اس جگہ ایک چیز کا ذکر نہیں کیا یعنی اس بادشاہ کے پیچھے مسلم ہوتا ہے کہ جناب عمرؓ دائرہ غیر میں دلی ممانعت  
سے غمرو ہیں۔

۱۴ ۱۱ یعنی آئندہ حضرت ابو ہریرہؓ مذکور عام لوگوں سے یہ کلام کرنے کی اجازت دیں اس میں حضورؐ کی مانگا ویں ایک مشورہ کی  
پیش کشی ہے نہ کہ حضورؐ کے حکم سے سر تابی ربؐ فرمانا ہے و تبارک و تعالیٰ اذکر فی اسی حضورؐ نے اس موقع پر عتاب دیکر بلا کر ایک  
مشورہ جملہ کر لیا۔ اس سے یہ فہم نہیں آتا کہ جناب عمرؓ کی عقل و دانائی حضورؐ سے زیادہ ہے۔ اس حدیث کا مانر  
کچھ اور ہی ہے جو ہم پہلے عرض کر چکے کہ حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حکم اپنے موقع پر پہنچ چکا تفصیل ارشاد  
ہو چکا ہے۔

[illegible]

بَعْضُهُمْ يُؤْسِسُ قَالِ عُمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَعَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ  
وَسَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ فَاسْتَقْبَلَنِي عُمَرُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ أَقْبَلَا  
حَتَّى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيعًا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ أَنْ لَا تَدْرُعَ عَلَيَّ إِخِيكَ عُمَرُ سَلَّمَ  
قُلْتُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ عُمَرُ بَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالِ قُلْتُ وَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ  
أَنْكَ مَرَرْتُ وَلَا سَلَّمْتُ قَالِ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ عُمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذَلِكَ  
أَمْرٌ فَقُلْتُ أَجَلٌ قَالِ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللَّهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

قریب ہو گئے۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں بھی ان میں سے ایک میں بیٹھا تھا کہ عسر فاروقی گذرے  
مجھے سلام کہا لیکن مجھے مطلقاً شعور بھی نہ ہوا بلکہ جناب عمرؓ نے ابو بکرؓ سے میری شکایت کی کہ پھر وہ دونوں حضرات  
میرے پاس تشریف لائے اور دونوں نے مجھے سلام کیا ابو بکرؓ نے مجھ سے فرمایا کیا باعث ہوا کہ تم نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام  
کا جواب نہ دیا میں نے کہا کہ میں نے تو ایسا دنیا کی طرح نہیں کیا تم تم نے یہ کیا میں نے کہا خدا کی قسم مجھے نہ خبر کہ تم گذرے نہ  
یہ کہ تم نے مجھے سلام کیا۔ ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا عثمان! پکے ہیں اے عثمان! تمہیں کسی الجھن نے جھنسا لیا ہے اس  
سے بے خبر کر دیا میں نے کہا ہاں فرمایا وہ الجھن کیا ہے میں نے کہا کہ اشراف اس سے پہلے ہی اپنے ہی کو وفات دیدی

ہر شخص اگر مرنے نہیں۔ سہ یعنی نبیاتی تم کی وجہ سے وہم کی عین ہو گئی۔ حد کن گئی۔ عقل شکا نے زہری یا بدوسہ دل میں آنے لگا کہ اسلام  
کیسے باقی رہے گا اس کا حال یہ کیا۔ تاہل سالار و صنعت ہو گیا۔ ایسے فائدہ کیسے پہنچے گا۔ یہ تمام خیالات غیر اعتدالی تھے۔ خیال ہے کہ  
صورت کی وفات پر رنج و غم سنت صحابہؓ سے گزرتا تھا کہ کتنا غمناک ہے۔ سہ یعنی عزت و توق نے باطن بند سلام کیا اگر میرے کان میں  
ان کی آواز نہ پہنچی۔ زیادتی غم میں سامنے۔ دیکھی چیز نظر نہیں آتی۔ سہ کیونکہ آپؐ پر مجھے تھے کہ شہد حضرت عثمانؓ مجھ سے  
تلاش میں آئے تھے پہلے سے سلام کا جواب اتنا ہستہ دیا کہ میں دس سکا۔ یہ خیال دیکھا کہ جواب ہی نہ دیا کیونکہ جواب سلام فرض  
ہے اس سے معلوم ہوا کہ حاکم کے سامنے کسی کی شکایت کرنا خصوصاً انجس احادیث نبویہ بلکہ سنت صحابہؓ ہے۔

سہ جہاں ہر توڑنا نہ کی نیت سے آئے اور حضرت صدیقؓ اصلاح کے ارادے سے اسی سے معلوم ہوا کہ کسی کہ  
شکایت کن کر دیں یہ دیکھ لے بلکہ دودھ نہ کی کوشش کی جلتی اگر جہاں امت میں سے ایک کا سلام کرنا کافی ہوتا ہے  
لیکن یہاں موقع میں آیا تھا کہ وہ دونوں سے الگ الگ سلام کیا یہ دونوں حضرات آگے پیچھے مشن غنی کے پاس گئے ہوں گے۔  
سہ یعنی نہ خبر نہ گزرے نہ مجھے سلام کیا اور میں ان کے جواب میں کوتاہی کی یہ مجھ کو نہیں بلکہ اپنے ملک کی بنا پر ہے۔  
سہ یعنی تم کہ سوچ رہے تھے۔ جس کی وجہ سے دو کچھ سکے نہ اس کے تم دونوں پکے ہو۔

سَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقُمْتُ لِيَرَى  
وَقُلْتُ لَهُ يَا بَنِي آدَمَ إِنَّكَ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجَاةُ هَذَا الْأَمْرِ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِي عَرَضْتُ عَلَى عَمِّي فَرَدَّهَا  
فَمَنِّي لَهُ نَجَاةٌ

کہ ہم حضور سے اس چیز کی نجات کے متعلق پوچھیں کہ ابو بکر صدیق نے فرمایا کہ میں نے اس کے متعلق  
حضور سے پوچھ لیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں کھڑا ہو گیا کہ اور کہا کہ ابو بکر تم پر میرے اہل باپ نواہ تھا یہاں  
حق ہے کہ ابو بکر نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس چیز کی نجات کیسے ہوگی کہ حضور نے فرمایا جو میری وہ  
بات مان لے جو میں نے اپنے چچا پر پیش کی تھی کہ انہوں نے رد کر دی تھی ہے تو یہ بات

سہ چیز سے مراد یا تو دین ہے یعنی دین اسلام میں عذر سے نجات کا مدار کس چیز پر ہے اگرچہ عثمان غنی خود ہی سعادت فرما  
چکے ہیں۔ کہ نجات کا مدار کلام طیبہ ہے اس رنج و غم میں اپنی دعوت خود بھول گئے یا پھر سے مراد دوسرا شیطان ہے کہ میں ہمارے  
دلوں میں بڑے شراب خیالات آتے ہیں، ایسا کونسا عمل کیا جائے گا جس کی برکت سے یا تو دوسرے سے ہی نجات ملے یا اس کے  
تجربے سے ہی ظاہر ہے۔ سہ اور مجھے حضور کا جواب بھی یاد ہے۔

سہ یعنی خوشی کی وجہ سے صوم بڑا کر خوشی کی خبر سن کر کھڑا ہو جانا سنت ختمانی ہے۔ بلکہ خود ہی ملی اللہ میرے علم ناظرین کو دیکھ کر  
خوشی میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ لہذا میلاد شریف میں ذکر و لاہوت پر کھڑا ہو جانا سنت سے ثابت ہے یہ قیام فرحت دوسرے ہیں  
اس کا ماخذ ہے اسے حرام نہیں کہہ سکتے۔

سہ یعنی تم جیسے بزرگوں کے ہی لائق تھا کہ ایسی باتیں حضور سے پوچھ کر تم تک پہنچاتے کہو کہ تم علم پر پورے ہو۔ سہ حضور کے  
صاحب اسرار۔ سہ یعنی شیطان دوسرا اس کے تجربے سے ہم کہتے ہیں یا دینی چیزوں میں نجات کا مدار کس چیز پر ہے۔

سہ چچا ابوطالب پر ہمیشہ کلمہ طیبہ پیش فرمایا خصوصیت سے ان کی وفات کے وقت حضور نے فرمایا چچا اب  
خیال رہے کہ ابوطالب حضور کی حقانیت کے متعلق تھے۔ انہوں نے حضور کی بڑی خدمتیں کیں مگر زبان سے کلمہ نہ پڑھا اس  
لئے انہیں خیراً مسلمان نہیں کہا جاسکتا۔

سہ یعنی زبان سے نہ پڑھا تھا۔ اگرچہ دل سے پڑھا تھا ابوطالب کا کلمہ نہ پڑھنا حضور کی حفاظت کی ریت سے تھا اس وجہ سے کہ گذر  
کر یا ملائکہ کی اور میرے ملائکہ حضور کو دشمن ہیں اس کا تجربہ بڑا کہ ابوطالب کی زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوٹے پر مجبور رہے  
ان کی وفات کے بعد ہی ہجرت کرنا پڑی ایمان اپنی طالب کی بحث ہماری کتاب تفسیر نہیں میں دیکھو۔

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنِ ابْنِ الْقَدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرُوهُ وَلَا وَبَرٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةً الْإِسْلَامِ  
بِعِزِّ عَزِيذٍ وَذَلِيلٍ ذَلِيلٍ أَمَّا يَعِزُّهُمْ اللَّهُ فَيَجْعَلُهُمْ قَرْنِ أَهْلِهَا أَوْ يَدِينُهُمْ  
فَيَكُونُونَ لَهَا قَلْتُ فَيَكُونُ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنِ  
وَهْبِ ابْنِ مُنَبِّهٍ قِيلَ لَهُ أَلَيْسَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ قَالَ كَلَّا

اس کی نجات ہے (اللہ) روایت ہے حضرت مقداد سے کہ انہوں نے حضور کو فرماتے سنا کہ روئے  
زمین پر کوئی آدمی نہ ہوگا جو اللہ کے نام سے کہے گا کہ میں نے اسلام کا کلمہ پڑھا دے گا عزتِ اولیٰ  
کی عزت اور ذلیلوں کی ذلت کے ساتھ ملے یا تو اللہ انہیں عزت دے گا کہ انہیں کبر والا  
بنادے گا انہیں ذلیل کر دے گا وہ جن کی طاقت کرے گی میں نے وہی کہا کہ پھر تو پیارا دین اللہ کا ہی ہو گا اور ہدایت  
ہے حضرت وہب ابن منبہ سے کہ اس سے عرض کیا گیا کہ کیا کلمہ لا الہ الا اللہ شریعت کی چابی نہیں ہے فرمایا ہاں ہے

لے آپ کا نام مقداد ابن عمرو بن ثعلبہ کنزی ہے یہ شخص عربی مسلمان کے نام سے اس لئے کہ آپ اس وقت پودش برس آپ  
میل القدر کا بلور پچھتے ہوئے ہیں۔ قوتے سال کی عمر بلکہ سترہ میں مدینہ منورہ سے تھے یہی حد مقام حرف میں ذات پائی لوگ  
آپ کی میت شریف کو کندھوں پر اٹھا کر لے کر عزتِ البقیع میں دفن کیا۔ سب سے ظاہر ہے کہ کذب سے مراد عرب کی زمین ہے۔  
اونی گھر سے مراد جو یوں کے نیچے میں اودھنے گھر سے مراد عام گھر یوں کے کائنات میں عرب میں کوئی کائنات یا شہر یا مہم ہے گا جہاں  
اسلام داخل نہ ہوا۔ تھے خدا کے فضل سے یہ شہید گئی پوری پوری اور اگر ساری دنیا مراد ہو تو اس حدیث کا مفہوم قرب قیامت یعنی حضرت  
سک کے نزول اور امام مہدی کے ظہور پر ہوگا کہ سارے مسلمان بوجہ ہیں گئے۔

سب سے پہلی بعض لوگ بخوشی مسلمان ہوں گے وہ عزت پائیں گے اور بعض مجبوراً زبان سے کلمہ پڑھیں گے وہ ذلیل رہیں گے یہ مطلب  
ہے کہ بعض لوگ مسلمان ہو کر عزت پائیں گے اور بعض اسلام سے انکار کر کے مسلمانوں کے باوجود انہیں گناہ صورت میں پہلی جز  
کے کچھ اور معنی ہوں گے اس کی تفسیر میں اور بھی ملے گی ہیں۔

سب سے پہلی کنیت ابو عبد اللہ ہے وطن قادس قیام کا وہاں کا ملازم منعماء ہے آپ میل القدر تابع ہیں یمن کے تاحی سے سترہ  
میں ذات پائی، حضرت جابر اور ابن عباس سے طاعت اور سامعت ثابت ہے۔

سب سے پہلی میں ایک فرقہ میں تھا میں نے کئی ملک کی کوئی ضرورت تھی اس وقت کہ جبریل گناہ بھی بلا زحمت سے تمہاری ان میں  
سے کوئی حاتم اسرار ہے کہ جب کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کی اعمال کی کیا ضرورت ہے نہ

وَلَكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحُ الْإِسْلَامِ إِلَّا وَلَهُ أَسْنَانُ فَرَانٍ جِئْتُ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانُ فُتِحَ لَكَ  
وَالْأَلَمُ يُفْتَحُ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ سُلَامَةً  
فَكُلْ حَسَنَةً يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ  
وَكُلْ سَيِّئَةً يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَقْبَلَ اللَّهُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ  
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا اسْرَتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَإِنَّتَ مُؤْمِنٌ

یہی کوئی پر، دوزخ نہ غیر نہیں ہوتی لہٰذا اگر تم دوزخ والی جہان کے کراؤ گئے تو تمہارے لئے دروازہ کھلے گا اور  
نہ کھلے گا (۱) (اسی ترجمہ باب) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے جہنم میں سے کوئی اپنا اسلام ٹھیک کرے کہ تو جو نیکی بھی کرے گا وہ دس گن بھی جاوے  
گی سات سو گن تک اور ہر بڑی نیکی جو کرے گا وہ ایک گناہ ہی بھی جاوے گی شہ جہاں تک کہ رب  
سے دوسل دیکھارو روایت ہے حضرت ابو امامہ سے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ایمان کیا  
ہے لہٰذا دیکھ کہ جب نہیں اپنی نیکی خوش کرے اور اپنی برائی ٹھیک کرے تو تم کامل مومن ہو گئے

لہٰذا ایمان اشد کیا نفس شال ہے یعنی کلاضیر جہان کی دشمنی ہے اور اگر کان اسلام دوزخ نماز وغیرہ اس کے دوزخانے جیسے جہان میں  
داعی کی حرکت ہے ایسے ہی مسلمان کے لئے ایمان اور بدعتوں ہیں۔ مثلاً یعنی بدعت مسلمان اللہ جنت میں نہ ملے گا (۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰)  
اس کے حقیقی پیر ہو چکی مثلاً اس طرح کہ تمام عقائد اسلام کا دل سے اعتقاد رکھے زبان سے اقرار کرے دہب فرماتا ہے مَنْ أَشْهَمُ وَجْهًا  
يَشْهَدُ مُحَمَّدًا رَسُولًا لَمْ يَدْرُسْ كَانِيَادِهِ سَاعَتِ مَوْتِهِ جِئْتُ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانُ فَرَانٍ جِئْتُ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانُ فُتِحَ لَكَ  
وَالْأَلَمُ يُفْتَحُ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي تَرْجُمَةِ بَابٍ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ سُلَامَةً  
فَكُلْ حَسَنَةً يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضَعْفٍ وَكُلْ سَيِّئَةً يَعْمَلُهَا تَكْتُبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَقْبَلَ اللَّهُ مَتَّفِقٌ عَلَيْهِ  
وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ إِذَا اسْرَتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَإِنَّتَ مُؤْمِنٌ

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا الْإِلَاحُ قَالَ إِذَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ شَيْءٌ كَدَعَهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ مَعَكَ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ قَالَ حُزْوٌ عَبْدٌ قُلْتُ مَا الْإِسْلَامُ قَالَ طَيْبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الْقُعَاةِ قُلْتُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّامَحَةُ قُلْتُ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ

عوض کیا کہ یا رسول اللہؐ نہ کیا ہے۔ فرمایا جو چیز تمہارے دل میں جیسے اسے چھوڑ دو (لے) (احمد) روایت ہے حضرت عمرو بن جسرؓ سے کہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ حضور اسلام میں آپ کے ساتھ کون کون ہے فرمایا ایک غلام کیلے نسا دے گا میں نے عرض کیا کہ اسلام کیا ہے کہ فرمایا اچھی بات کرنا کھانا کھانا دے میں نے پوچھا ایمان کیا ہے کہ فرمایا صبر اور سخاوت کہ فرماتے ہیں میں نے پوچھا کون اسلام بہتر ہے فرمایا جس کی زبان و ہاتھ سے مسلمان

لکھنا بعض فحاشی و جبریل کو اچھا اور اللہ کو اپنی نفس سے برا سمجھے کہ کفر ہے یہاں وہ جو اس کے قلب کارنگ بدل گیا ہو نیکی پر ایسا غرض جو جیسے باوجود ثابت ہو گئی ہو مگر پر ایسا عقیدہ ہو جو سب سال دار وادار ہوا ہو گئے یہ حد بہت اعلیٰ ہے اور قریب کر کے ۴۰

سے یعنی لاکھوں کا دل پر لگا ہوا وہ میں غرق کرت ہے۔ جیسے نفس انسانی کوئی مہم نہیں کرتا کہ کتابچہ ایسے ہی نفس پرانی لگا ہوا ثابت نہیں کرتا یہ حد بہت ان لوگوں کے لیے ہے جو ان صحابی جیسے کافر مومن ہوں۔ یہ جیسے گنہگاروں کے لیے نہیں جو تو بہت دفعہ بدیوں کو نیکیاں کھیلتے ہیں۔ سچہ آپ کی گنیت البرہن ہے قبیلہ بنی سدر ہے۔ قدیم الاسلام صحابی ہیں چنانچہ آپ پورے مسلمان ہیں حضرت کے علم سے اپنی قوم پر اسلام میں رہے۔ خبر کے بعد مدینہ منورہ حاضر ہوئے اور میں قیام کیا۔ سچہ میں اب تک ابو بکر صدیق اور چار ایمان و چھ عین ہیں جو کہ حضرت علیؑ پہنچے تھے حضرت ضریر ہو کر ہی تھیں۔ اس لئے ان کا ذکر فرمایا یہ اس خطبے کا سہم میں فہم و اندازہ برقم کے رنگ و خطا میں، بہی سنی زیادہ قوی ہیں۔ سچہ میں مسلمان کی صفوں میں خلیفہ ہیں یا ان کا اسلام کیا ہے۔ سچہ یہ اسلامی اصطلاح ہیں۔ اجماع بات میں کھڑے ہیں ان کی جین لوگوں کو برائی سے سختی سے دکن نام کلام سب شامل اور کھلے سے یہاں فرائی مسافرین اور عربوں کو کامیٹ ہونا

بھون کر ان سب داخل ہیں۔

۱۱۱ یعنی ایمان کا نتیجہ اور اصل اور مومن کی علامت ہے۔

مذہب کی بہت تھیں ہیں۔ عبادت پر مبنی گناہ سے مبرا مصیبت میں مبرا یعنی، عیشہ عبادت کرنا کبھی گناہ، ذریعہ مصیبت میں کبھی انعام؟ ایسے ہی ہم کی سعادت مال کی سعادت ہیں کی سعادت سب اس میں شامل ہیں۔



وَكَيْدِهِ قَالَ قُلْتُ أَيْ الْإِيمَانِ أَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ أَيْ  
الْفَلُوحَةِ أَفْضَلُ قَالَ طَوْلُ الْقَنُوتِ قَالَ قُلْتُ أَيْ الْهَجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ  
أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْهَجَرِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عَقَرَ جَوَادَكَ وَ  
أَهْرَيْقَ دَمَهُ قَالَ قُلْتُ أَيْ السَّعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ

سلامت رہیں فرماتے ہیں میں نے پوچھا کہ ایسا افضل ہے فرمایا اچھے عادات ملے فرماتے ہیں پوچھا  
نہا کر کسی افضل ہے ملے فرمایا لیا قیام ملے فرماتے ہیں میں نے پوچھا ہجرت کو کسی بہتر ہے ملے فرمایا بیکر جو رب  
کو ناپسند ہو اُسے چھوڑ دو ملے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا کہ جہاد کو ناپسند ہے فرمایا جس کے گھوڑے کے پاؤں کا  
میںے ہاویل دلا سکا خون بہا دیا جائے فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کبھی کو کسی بہتر ہے فرمایا آخری رات کا درمیانِ سترہ (احمد)

ملے اچھے خلق اللہ کی خدمت میں ہے ہمارے سمنار کو بلور مجرہ ملا ہوئے رب فرماتا ہے۔ اَللّٰهُ تَعَالٰی خَلَقَ عَيْنًا مِّنْ مِّنْ مَّاءٍ  
ہے جسے خلق میں ماضی ہے مخلوق میں یعنی نفس کے معاملے میں دگر اور معانی دین کے معاملے میں سخت پکڑ ملے یعنی ناز کا کو ناسا کی  
یا کوئی ماضی و منت افضل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان کا نازا پس میں یکساں نہیں۔ ملے قنوت کے معنی المصطفیٰ۔ ماجزی۔ نازہ۔ نازہ غرض  
اور قیام ہے۔ یہاں یا ماجزی یا شوق مراد ہے۔ یا قیام دوسرے معنی نیا دہ ظاہر ہیں۔ خیال ہے کہ بعض کے نزدیک سجدہ افضل ہے  
اور بعض کے ہاں قیام افضل۔ بعض کے خیال میں رات کی نماز میں لیا قیام افضل اور دن کی نماز میں زیادہ سجدہ بہتر مگر امام صاحب  
یہاں لیا قیام بہتر ہے کیونکہ اس میں مشقت اور مدت زیادہ ہے یعنی اگر ایک گھنٹہ تو افضل پڑھنے میں تو بچا ہے چوٹی میں کہ سونے  
میں چادر کشیں پڑے یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے۔ جن دونوں میں زیادتی سجدہ کو افضل کہا گیا وہاں کوئی نام نہ نہیں ہے۔

ملے جہنم بہت ہی تم کی ہیں۔ مگر سے مشر کی طرف اکثر سے مینہ کی طرف کفرستان سے دارالاسلام کی طرف جہات کی جگہ  
سے علم کے خاتم کی طرف علم سکھنے کے لیے گزریں سے نیکی کی طرف کفر سے اسلام کی طرف (مرقاۃ) ملے علم کو نہ توحیدی  
مکروہ تنزیہی کہے ہو کہ اعلیٰ ہجرت ہے۔ خیال وہ ہے کہ جو حضور کو پسند نہ ہو خدا کو بھی پسند نہیں۔ ملے یعنی غازی میدان  
جہاد سے درجہاں سلامت ملے نہ مال فقیہ کا سلی ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جہاد میں جس قدر مشقت زیادہ اسی قدر ثواب زیادہ ملے یعنی نفس  
کے لیے کو ناسا وقت بہتر ہے۔ غرض نفس کے اوقات کا سوال نہیں ہے جیسا کہ جواب سے معلوم ہو رہا ہے۔ ملے یعنی خری نہاں رات کے  
نہیں سنے کہ اس کے دینیاتی معنی میں تجدید ہو گوارات کے چٹے حصے میں اس ہی وقت میں کما اور مایل مانگا بلکہ استغفار کا افضل ہے  
کیونکہ اس وقت رحمت الہی دنیا کی طرف زیادہ متوجہ ہوتا ہے اور اس وقت مانگا نفس پر شاق ہے۔ ملے

اچھی راتیں رحمت دینی گھر گھر کرے آوازہ !  
سوئے والیور رب رب کو کھلا ہے دوواڑہ !

وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
 مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لَا يَشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّيَ الْخُسَّ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ  
 لَهُ قُلْتُ أَفَلَا ابْشَرَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ دَعَهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ  
 وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْأَيَّامِ قَالَ لَنْ  
 تُحِبَّ وَتُبَعْضَ وَلَهُ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 قَالَ وَإِنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَتَذَكَّرَهُ لَهُمْ مَا تَذَكَّرُ  
 لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

روایت ہے حضرت معاذ ابن جبل سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو انسان  
 سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شرک نہ کرتا ہو بلکہ پانچوں نمازیں اور رمضان کے روزے ادا  
 کرتا ہو وہ بخشا جاوے گا۔ میں نے کہا کہ کیا میں لوگوں کو یہ بشارت دے دوں؟ وہ فرمایا: اگرچہ ہنسنے دو کرمل کرتے  
 ہیں بلکہ انہیں سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال ایمان کے متعلق ہم پر چھانفرمایا ہے کہ تم اللہ کے  
 لئے محبت و عداوت کرو اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو۔ عرض کیا اور کیا یا رسول اللہ؟  
 فرمایا کہ لوگوں کے لئے وہ ہی پسند کرو جو اپنے لئے چاہتے ہو اور ان کے لئے وہ ناپسند  
 کرو جو اپنے لئے ناپسند کرتے ہو۔ (صحیح)

مسئلہ میں اس مسئلہ عقائد اسلام کے ملکت ہو نہایت کے لیے صرف مقدمہ توحید کافی نہیں درغیباں میں مقصد ہے ہرکے متفق پہلے کی جہاں ہو  
 کو ایسی چیزیں خصوص میں شرک سے مراد کفر ہے۔ مسئلہ اول ہی سے یاد آ کر چاروں اسی وقت تک جہاں نہ کو آج فرض نہ ہونے سے باہر  
 شخص ان کے قابل نہیں لہذا ان کا ذکر نہیں ہوا بخشش سے مراد گناہ معذرت کی بخشش ہے۔ دیکھو کہ بغیر توبہ و توبہ متعلق الیہا و بغیر  
 ادا صاف نہیں ہوتے۔ (۱) اَلَا اَنْتَ دَاوُدُ عَلَیْہِ السَّلَامُ مسئلہ یعنی عوام میں جو محض حدیث سے پھیلو کہ وہ اس کا مطلب سمجھیں نہیں اور عمل میں  
 کو شش چھوڑ دیں گے۔ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ ان احادیث کا بعد میں اشاعت نہاں اس لئے تھا کہ ہم دین چھپانے کا جوہر نہ  
 مانہ ہو جائے نیز ایسی حدیثیں جنہیں کہ نہ دین میں اس کے لیے مفید ہے۔ مسئلہ یعنی عوام کو کوفہ حال اور کوئی مصلحت بہتر ہے جیسا کہ  
 جواب سے معلوم ہو رہا ہے۔ - - - - - تاکہ دیکھیں کہ کوئی زبان تک پہنچے اور اس سے ایمان کو قوت حاصل ہو جو زبان ذکر اللہ سے  
 تسبیح کی۔ وہ انشاء اللہ دوزخ کی آگ سے نہ جلیے گا۔

٢- يَابُ الْكِبَايَرِ وَعَلَامَاتُ التَّفَاقُقِ  
الفصل الأول

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ قَالَ أَنْ تَدْعُو إِلَيْهِ يَدًا أَوْ حَوْضًا قَالَ ثُمَّ  
أَيُّ قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةً أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ أَنْ

بڑے گناہوں اور خفا کی علامتوں کا باب ہے

چہلی فضل

روایت ہے عبداللہ ابن مسعود سے کہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا حضور کن ساگنہ ملے بیت بڑا ہے اشک کے پاں۔ فرمایا یہ کہ تم اشک کا شریک علمدارو۔ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے عرض کیا پھر کن ساگنہ۔ فرمایا یہ کہ اپنی اولاد اس قدر سے ارڈاؤ کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے ہے عرض کیا پھر کن ساگنہ فرمایا

سلطہ گناہ کبیرہ و اقوام ہے جس کی عظمت و منزلت عقلی سے ثابت ہو یا حد جس پر کثرت نے کچھ نہ اس قدر کی ہو یا دوسرے وہ جس کی فروعی ہو یا باریگناہ جھوٹے گناہ کے لحاظ سے کبیرہ ہے یا جس جھوٹے گناہ پر پیدائش کی جائے وہ کبیرہ ہے یا ایک ہی گناہ ایک کے لئے صغیرہ اور دوسرے کے لئے کبیرہ۔ حقائق و کتب اثبات الثبوتین یا ایک کے لحاظ سے صغیرہ دوسرے کے لحاظ سے کبیرہ مسلمان کی توہین گناہ، صغیرہ ہے علامہ مشائخ کی توہین گناہ کبیرہ یعنی یا قرآن یا کعبہ کی توہین گناہ کبیرہ اور افعال کی علامت میں عدم جہد و جہد ہے۔ سلطہ آپ کی کنیت ابو عبد الرحمن اور ابن ام جہد ہے۔ تجدید بنی حزیل سے میں تنبیہ الاسلام بعد میں القدر صوابی ہیں۔ عمر فاروق سے پہلے اسلام لائے صاحب پھر تین دن کو اقل بدشہ کی طرف بعد پھر حیدر پاک کی جانب ہجرت کی بعد اور تمام عورتوں میں حضور کے فعلین پر مدار اور صاحب اسرار سے مغربی حضور کی مسواک اور پانی کو لیا آپ کے ساتھ جاتا تھا عہد امداد قریں کو فرما کہ تاجی نبی صبر خدائی میں مدینہ پاک آگئے ساتھ ساتھ زید و عمر پانی مستطہ میں مدینہ پاک میں وفات ہوئی جنت البقیع میں دفن ہوئے خلفاء و اشدین کے بعد پڑے فقیر اور عام صوابی آپ ہیں امام ابوحنیفہ اکثر آپ ہی کی پیروی کرتے ہیں مدنی اشد اشد انصاف شرعاً بری چیز لانا آگناہ ہے اس کی پکڑائیں ہیں ایک وہ جو بیعت کو بے حلف نہ ہو جیسے کوفہ و حرک دوسرے وہ جو نیک اعمال کی رکت میں صاف نہ جاتے جیسے گناہ معاف نہ کرے وہ کچھ غیر قریہ صاف نہ کہنے کی بھی امید ہو جیسے متعلق اشد کے کبیرہ گناہ کبیرہ کہ کچھ کی صفائی کیلئے قید کرنا نہ ملحق کو بھی راضی کرنا پڑے جیسے متعلق عباد اور باقی سب میں شرک و کفر نہ کرنا کرنا پڑے جیسے عباد کرب میں

تَزْفِي حَلِيلَةٍ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ  
 إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَزَمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ  
 الْآيَةَ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 سَلَّمَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاقُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينِ  
 الْغَمُوسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى وَشَهَادَةُ الذَّوْبِ بِذَلِّ الْيَمِينِ

یہ کہ اپنے پڑوسی سے زنا کر لے تب اشر نے اس کی تصدیق میں یہ آیت ہماری (اور وہ جو خدا کے  
 ساتھ دوسرے سمجھ کر نہیں پڑھے اور نہ اس جان کو ناحق قتل کرے جسے اشر نے حرام کیا ہے اور نہ  
 زنا کرے) روایت ہے جسداشر ان مرد سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اشر علیہ السلام  
 نے کہ شرک باشر ماں باپ کی نافرمانی ہے جان کا قتل، جھوٹی قسم لے بڑے گناہ ہیں  
 اسے بخدا نے روایت کیا حضرت انس کی روایت میں بجائے جھوٹی قسم کے جھوٹی گواہی ہے

دوسرا کہ اگر یہ لوگ فرج کے خوف سے بیٹے اور بیٹوں دونوں کو قتل کر دیے تھے۔ چونکہ اس میں سب سے بڑا گناہ قتل کرنا اور اپنے بڑے  
 پر ظلم کرنا اور خدا کی ممانعت پر امتداد کرنا تھیں۔ ان میں سے اس لئے اس کا درجہ کفر و شرک کے حدود تک گیا۔  
 لے کہ نہ خود گناہ کبیرہ جسے عوام میں پڑوسی کے حق کا بر باد کرنا ہے۔ کیونکہ ہر شخص اپنے پڑوسی پر امتداد کرتا ہے اور اس کے باوجود  
 مال کبرہ کی مخالفت کو اپنا فرض سمجھتا ہے خیال ہے کہ یہاں گناہ کبیرہ صرف چار بیان فرمائے گئے۔ ضرورت اور عود کے لحاظ سے بیشتر  
 ان میں سے فرماتے ہیں کہ گناہ کبیرہ ۷۰ ہیں اور سید ابن جریر فرماتے ہیں کہ ۷۰۰ ہیں (معاذ اللہ) یعنی گناہ کبیرہ کی افراط ۷۰۰ اور افراط ۷۰۰۔

سے اس وقت میں چشم اشر سے مرد و عورت کا فرقی اور مستان میں الا با محرم میں ان برسوں کی طرف اشارہ ہے جس کی سزا قتل ہے۔  
 جیسے مرتد جو جانی یا باطل قتل ہو اگر مومن ان تین میں سے کوئی برہم کرے گا۔ قتل کیا جائے گا۔

سے یعنی ان کے حقوق اور حکمنا یا ان کے جائز محکم کی مخالفت کرنا یاں باپ کے حکم میں مادامدی اوستا نانی بھی ہیں۔ اس تعقیب سے  
 معلوم ہوا کہ ان باپ کی نافرمانی بدین جہم کے شرک کے بعد اس کا ذکر فرمایا گیا۔ اسی لئے دین نے اپنی عبادت کے ساتھ  
 ان باپ کی اطاعت کا ذکر کیا کہ فرمایا اَنْ لَا تَعْبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ ذُو الْاَيْدِيَنِ اِحْسَانًا۔

لے مخصوص قوم وہ ہے جو دین و دنیا کو نہشتہ واقعہ جھوٹی کمالی جائے اس میں گناہ ہے۔ کفارہ نہیں یہ رقم انسان کو گناہ میں ڈبو  
 دیتی ہے اس لئے اسے غم میں کہتے ہیں۔ چونکہ جھوٹ اور جھوٹی قسم ہزار ہا گناہوں کی جڑ ہے۔ اس لیے یہ گناہ کبیرہ ہے۔ خیال ہے  
 کہ حضور کے جوابات مسائیل کے حالات کے لحاظ سے ہوتے ہیں۔

الْعَبُوسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُؤْبَقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسَّحَرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ الرَّبُّ الْحَقِّ وَكُلُّ الذِّلَّةِ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالنَّسْوَى يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْفَاحِشَاتِ

بخاری۔ مسلم۔ روایت ہے حضرت ابو مسرور سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بڑی بات کی، جو بھروسہ سے بھوک۔ لوگوں نے پوچھا حضور، کیا ہیں فرمایا اللہ کے ساتھ شریک نہ جادو، اور ناحق اس جان کر ہلاک کرنا جو اللہ نے حرام کی اور مود خوری سے یتیم کا مال کھانا، بھاد کے دن پیٹھ دکھانا، شہ پاکدامن مومنہ کے بھروسہ بیویوں کو بہتان لگانا،

اللہ میں ملحق کرنا، کوئی کفر نہ، صغیرہ نہیں سب کچھ ہیں۔

اللہ میں جادو کرنا یا جادو فروغ، جادو کیسے نہیں دے کہ جادو دانے کے لیے جادو کیسے جادو کرنا یا جادو کرنا ہے اگر جادو میں اختلاف کفر میں تو جادو کرنا بدعت ہے۔ اور فقط مسند و فروع میں کہ جادو گواہی اٹھاتی ہے۔ پہلا تلو اور فاعلی اور جبر سے اور دوسرا فقط فاعلی بنا پر (انما تحت اللغات) اللہ میں خود لینا خواہ کھانے خواہ پہنے یا کسی اور کام میں لائے۔ اس سے مسلم پہلی کہ خود لینا گناہ کبیرہ ہے ذکر دینا۔ اللہ میں فلاح اس کا مال مانا کیونکہ یتیم رحم کے قابل ہے اسی ظلم بدترین گناہ ہے۔ اللہ میں کفار کے مقابلے سے بھاگ جانا کیونکہ اس میں فلاحی کو نقصان پہنچاتا ہے اور اسلام کی توحید۔ خیال رہے کہ جادو سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے، کیونکہ اللہ سے بھاگنا کفار کا جادو بڑھ جانے سے مجبوراً مود پر چھوڑنا پڑے تو اس کا یہ حکم نہیں ایسے موقع پر ٹوٹ جانا اور تنہید ہو جانا افضل ہے لیکن پیچھے چھوڑنا گناہ کبیرہ نہیں تدبیر جنگی کی بنا پر یہ بھی بھنا ثواب ہے۔ اللہ نہ مانا یعنی جو ایک بدعت نہ کہ جاتی ہیں دونوں انہیں جہنم لگانا مود نہ مانا کی عورت کو غصہ میں نہانے یا بدعاشی کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ خیال رہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کو بھی نہ کی جہنم لگانا گناہ ہے مگر نہ مانا مود کو جہنم لگانا بہت زیادہ گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں امتی کوٹے اور آخرت میں سخت مذاب۔

مُتَّفَقٌ

مرقاۃ میں ہے کہ اگر کبیرہ بہت سخت ہیں جادو کے (و شریک و کفر) لگانا بھروسہ کی نیت۔ (۱۳) اللہ کی رحمت سے دیکھو (۱۴) مذاب پر اسی جادو زبان میں (۱۵) جھوٹی گواہی (۱۶) پاک (۱۷) اس کی جہنم (۱۸) جھوٹی قسم (۱۹) جادو میں پیٹ کے لگانا (۲۰) قسم کا لگانا (۲۱) شراب پینا۔ مود خرم گاہ کے (۲۲) زنا و زنا و زنا و زنا۔ مود خرم کے (۲۳) چوری (۲۴) ناحق قتل ایک پھل کی (۲۵) سیدنی جہاد سے بھاگ جانا (۲۶) ایک سارے بدن کا (۲۷) یعنی والدین کی نافرمانی :

میان  
مکان  
مکرم  
مکرم

مکرم  
مکرم  
مکرم  
مکرم

جادو

سلفہ ان تمام شکات میں یا تو کمال ایمان مواد ہے یا فدا ایمان یعنی ننگ ہوں کے تحت مجھ سے فدا ایمان نکال جاتا ہے ورنہ یہ ننگ کا نہیں  
 دانکا ہو کر بے مرتد۔ اگر کسی حالت میں ملا جائے تو وہ کافر نہ ہوگا۔ حدیث فرمائی ہے کہ کوئی ننگ نہ ہوگا جو کسی فاسق کی حدیث میں امر ہو  
 سلفہ اس کا کوئی ظاہر بخیر یا مال فوٹ سے اور ایک دفعہ برتاؤ نہ دہل یا اپنے مال کو کسی حدیث جبری ننگ کہیں سے نہ کہیں گے۔ ان کا  
 اتنے بہادر مال دیل دیں۔ گنتی میں تین سو سو ہو گئے۔ غیر کے مال پر نہا جائز تفسیر، نا بخیر و دوسرے کا چین لینا دل کی سنجی کو گلوں کی  
 حسرت اور وہ کیا پریشان نہ کھلے۔ لہذا یہ ننگ ہوں کا مجموعہ جوئی ملک کی شان کے خلاف ہے۔ سلفہ فوٹ ان قیمت میں خیانت  
 کرنے کو کہتے ہیں کہیں سلفہ خیانت پر عمل کیا جاتا ہے یہاں دوسرے معنی یا فدا ایمان میں سلفہ فوٹ سے مراد ظلم و غلامی ہے۔ لہذا حدیث واضح  
 ہے کہ ہم کو کبھی مل کر نہ جادے۔ یہ کہہ کر ہی (الرحمن) نہیں ہیں۔ بلکہ یہاں نہ ان ملک کے خلاف غلام آپ کے غم اور تیری رشتہ میں سلفہ فوٹ ایمانی کو  
 کھنگد و رشتہ ایسے راز کی برآ ہے جیسے گنتی ہوئی ملک کی گنتی ہوں کے وقت وہ جو فدا ایمان یا باکل نکل جاتے ہیں۔

[illegible]

الفصل الثاني

عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودَىٰ لَصَاحِبِهِ إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَىٰ هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيًّا إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ أَرْبَعُ أَعْيُنٍ فَاتَّبَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَاهُ عَنْ آيَاتِ بَيْنَاتٍ فَقَالَ رَسُولُ

جب دعوہ کرے تو خلاف کرے جب اسے تو گالیاں بکے نہ روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منافق اس بچہ کی طرح ہے جو دو بکروں کے درمیان گھومتے (بکرتھکائے) کبھی اس بکرے کے پاس پہنچ جاتے کبھی اس بکرے کے پاس ۔

## دوسری فصل

روایت ہے حضرت صفوان ابن عیالؓ کہے فرماتے ہیں کہ یہودی اپنے ساتھی سے بولا کہ مجھے ان بنی کے پاس ملے جلے ساتھی بولا کہ انہیں بنی نہ کہہ کر اگر وہ میں سے لیں گے تو ان کی چار شاخیں کھس بہ جائیں گی شے پھر وہ دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے مکمل نشانیوں کے بارے میں پوچھا نہ بنی صلیہ اشترلیہ وسلم نے فرمایا



چو عسا  
چلتو پھرتو

۱۰؎ علامہؒ سے کہ پاؤں شریف پر ایسی ننگ لگا کر بوسہ دیا معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قدم چومنا جائز نہیں۔ اور پا بوسی کے لیے جتنا  
 ۱۱؎ سجدہ ہے نہ مٹو نہ حد مفروضہ الشکم انہیں منع فرمادیتے۔ خیال ہے کہ قرآن کریم۔ سنگ اسود بزرگوں کے ہاتھ  
 ۱۲؎ پاؤں والدین کے ہاتھ پاؤں چومنا ثواب بھی بے شمار ہوتا ہے۔ بعض بزرگ تو اپنے شاخ کے تبرکات چوستے ہیں۔  
 ۱۳؎ حضرت ابن عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرجوستے تھے بوسہ کی بحث اور امس کی تمہیں ہمارے جادا الحسن و زین العابدین  
 ۱۴؎ میں دیکھو۔

ہم کہہ دیں کہ آپ جسے بھی چاہیں حضرت نے جہاد پر آمادگی پر پوری سے کون چھوڑ دیتی ہے وہ کہہ کر داؤد علیہ السلام نے ربک دعا کی تھی کہ اے میری اولاد میں خیرت ہے جسے کہہ لو اگر ہم اپنی چھڑی کو زمین کو تو بہ کر دیں تو ہمیں گے (داؤد داؤد و نسائی روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں سچہ قول اللہ اللہ اللہ کہے اس سے زبان روکن سچہ عین غض گناہ سے اُسے کا قرض کہے نہ اور اسے اسلام

سلسلہ کو گزرائی کا یہ نام سلسلہ کبیرہ ہے۔ خیال رہے کہ یہ گواہی جاننے سے پہلے ختم کے معنی میں ہے یعنی ہم سلسلہ کو جان لیا کہ آپ نبویوں کے بعد اوصاف غلط  
 سے مومن نہ بنے اس لیے حضرت مولانا کا اکلہا سوال بھی درست ہوا۔ سلسلہ یعنی جسی تم نے مجھے نبی جان لیا۔ پھر ان کیسے نہیں جانتے۔ اور سلسلہ کو جان  
 نہیں جو جانتے۔ سلسلہ ان کی یہ دعا قبول ہے اور آپ ان کے اولاد میں نہیں گودہ بنی اسرائیل تھے آپ نبی امین علیہ السلام کا خالص ازواج و خا  
 سارہ سے نہیں نہ ہمارے حضور کی پیش گوئی کہ : **وَاُولَئِكَ اَشْهَدُ بِكُمْ** یہ دعا کہیں مانگ سکتے تھے۔ قیوم ہے کہ یہ دونوں ابھی تو معصوم کی تصدیق کر  
 چکے اور اب یہ بہتان باندھ رہے ہیں۔ یعنی پیورہ بھی کہتے تھے کہ حضور فقط مشرکین عرب کے نبی ہیں، ہمارے نہیں۔ شاید ان کا یہ مقصد ہو، اولاد  
 یہ بھی غلط تھا۔ قرابت و ملاقات میں غرضی کہ محمد مصطفیٰ کا سلسلہ عالم کے نبی ہوں گے تمام مشرکوں کے تاریخ سلسلہ یعنی جس پر ایمان کی عبادت  
 قائم ہے۔ جی کے غیر انسان مومن نہیں ہو سکتا۔ **وَاللّٰهُ اَعْلَمُ** اسے کافر نہ کہنا۔ مگر پڑھنے سے مراد اس کے معنی عقائد کا فنا ہے جس کا ہم پر ایمان  
 عرض کیے کہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ ہم اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے اس کا بھی یہی مطلب ہے یعنی کافر پڑھ کر کبھی کبھی طرف نہ کرنا ایمان کے  
 لئے کافی نہیں۔ مانتین یہ دونوں کام کرتے تھے مگر کافر تھے معصوم نے فرمایا کہ میری امت کے مخالف فریق ہوں گے اگر کسی صاحبِ مہجرت  
 غور کرے کہ غرضی کہ جسے غازی اور قرآن نبوی ہوں گے گزریں گے ایسے درجہ ہوں گے جسے معصوم کا تائید کرنا اس سے انہی سرکاری تائید اعلیٰ  
 معصوم سے برتری ہے۔ سلسلہ اس میں غور کر کے تدبیر ہے بلکہ کبیر و کو کفر اور گناہ کو کافر کہنے میں یہ مرد پچھلے معصوم کی تفسیر سے یعنی  
 گناہ بدعتی ہے کفر نہیں۔ خیال رہے کہ کہیں گناہ و حدیث کفر ہے اس لئے فقہاء انہیں کفر قرار دیتے ہیں۔ جیسے زنا باہم دستا۔ بت کو کعبہ  
 کا قرآن کو کفر کو گندگی میں پھینکنا، حضور کی کسی چیز کا ناقص اٹھانا یا بے ادبی کہنے ہوئے حضور کی آواز پر ایمان نہ رکھ کر کفر فرمنا ہے۔ **لَا**  
**تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَفِظَ اللّٰهُ لَهَا كَظَمُوا لَهَا وَهِيَ كَانَتْ تَحْتُ حِفْظِهِمْ** اور فرماتا ہے **وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَفِظَ اللّٰهُ لَهَا كَظَمُوا لَهَا وَهِيَ كَانَتْ تَحْتُ حِفْظِهِمْ** اور فرماتا ہے  
 اس کے کوئی نہ کفر کی ملائیں ہیں۔ جہذا حدیث قرآن متعارض نہیں۔

الْإِسْلَامِ بِعَمَلٍ وَالْجِهَادِ مَا حَضَرْتَنِي اللَّهُ إِلَى أَنْ يُقَاتِلَ أَخِرُهُ هَذِهِ  
الْأُمَّةُ الدَّجَالُ لَا يُطْلَعُ جَوْرًا جَائِدٌ وَلَا عَدْلٌ عَادِلٌ وَالْإِيمَانُ بِالْأَقْدَارِ  
لِوَاةِ الْبُودَاوِدِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا رَأَى الْعَبْدُ كُنْزَ مِثْلِهِ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظُّلَّةِ فَكَذَا أَخْرَجَ مِنْ  
ذَلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ الْإِيمَانُ رَوَاةِ التَّوْمِذِيِّ وَالْبُودَاوِدِ -

سے غائب ہونے کی حالت میں اور جہاد جاری ہے جب تک کہ یہ بھیجا نہ ہو کہ اس امت کی آخری جماعت یہاں سے جہاد  
کو کرے کہ جہاد کو ظالم کا ظلم ختم کرنے کا انتقام نہیں کر سکتا کہ اور تقدیر پر یہ ایمان ہے روایت ہے  
حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی بندہ زندہ نہ رہتا ہے تو اس سے ایمان نکل  
جاتا ہے اس کے سر پر شایانہ کی طرح ہوتا ہے پھر جب بڑا اس بلبل سے ٹکڑا ہوا ہے تو ایمان اس کی طرف لوٹ آتا ہے یہ

اسلام میں مقرر کیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ کبیرہ دلائل سے یہ ثابت ہے کہ اگر جگہ ختم ہے۔ حالانکہ جو اسلام کے درمیان کوئی دہر نہیں۔  
اس میں دین حق کی طرف کیونکہ جہاد سے پہلے جہاد حق نہ تھا۔ اس میں حضرت مہدی اہل امام جہاد مسلمانوں کے ساتھ دجال اور اس کے  
جماعت پر تلوار کا جہاد کریں گے۔ کیونکہ یہی اللہ کا دستور ہے امتی ہوں گے جو کہ دجال کے بعد تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی۔ کوئی  
کار فرما ہے کہ اگر حضرت مہدی عالم جہاد کی وفات کے کچھ عرصہ بعد دینی کفر ہی ہوگا کوئی مومن نہ رہے گا اس لیے یہ جہاد آخری ہوگا اس کے  
بعد کوئی جہاد نہ ہوگا خیال ہے کہ اگر بعض کچھ فریقوں میں بھی جہاد تھا مگر اس جہاد اور اس کے حق میں حضور کے شروع ہو کر حق و باطل  
رہیں گے۔ لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس میں ہر شخص اور ظالم بادشاہ کے ساتھ مل کر کفار پر جہاد کرو اس میں اخلاقی دوستی  
بنا کر لے کر یہ کہ جہاد کے لیے سلطان اسلم یا امیر مسلمین شروع ہو جائے۔ دوسرے یہ کہ ناسق نا جہاد و فساد کے ممانعت بھی کفار سے  
جہاد لازم ہے۔ صحابہ کرام نے جماعت ابن یوسف جیسے ناسق ملک کے ساتھ کفار پر جہاد کئے ہیں۔ اس میں تادیب نہیں کی تادیب ہے جو کہتے ہیں  
کہ روزانہ دینی نہ جہاد و فساد نہ ہو۔ جہاد ناسق کی طرح حکم اور ناسق کی طرح جہاد ہے۔ جہاد کے بغیر کوئی قوم فساد نہیں کر سکتی۔ مسلمانان  
ہے وہ کفر و فتنہ جس حیات۔ اس تقدیر کی پوری محنت ہماری کتاب تفسیر نہیں پارہ سوم میں ملے گا کہ وہاں صرف آیت ہی سمجھو  
کہ جو کچھ کہا ہے۔ اللہ کے علم اور اس کے ارادے سے ہم اپنے اعمال کے لاسب ہیں۔ ناسق نہیں۔ لہذا ہم کسب میں حق اور جہاد میں جو  
ہیں وہ خود ملحق و مجرب ہیں جس میں جہاد و فتنہ ہے اس کی تفسیر ہر جگہ کریں کہ یہاں دین و فتنہ ایمانی نظام اس کے دیکھ کر  
کاظم ہوا۔ اس میں جب فتنہ کریں گے تو یہ کہہ کر اس سے ایمان کا فساد و فتنہ ٹوٹ آئے ہیں۔

### الفصل الثالث

عَنْ مَعَاذٍ قَالَ أَوْصَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرٍ كُلِّ مِائَةٍ  
قَالَ لَا تَشْرِكْ بِاللَّهِ شَيْئًا وَإِنْ قَتَلْتَ وَحِقَّتْ وَلَا تَعْقَنْ وَآلِدَيْكَ وَإِنْ  
أَمَرَكَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا  
فَكَانَ مَنْ تَرَكَ صَلَوةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَلَا  
تَشْرِبَنَّ خُمْرًا فَإِنَّهُ رَأْسُ كُلِّ فَا حِشَّةٍ وَإِيَّاكَ وَالْمُعْصِيَةَ فَإِنَّهَا رَأْسُ كُلِّ عِصْيَةٍ

#### تیسری فصل

روایت ہے حضرت معاذ سے فرماتے ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس چیزوں کی وصیت فرمائی ہے  
فرمایا اب کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانو اگرچہ ماروے جاؤ یا ہلا دیے جاؤ نہ اپنے ماں باپ کی نافرمانی  
نہ کرو اگرچہ وہ تمہیں اپنے گھر بار و مال سے نکل جانے کا حکم کریں گے فرض نماز عبادا ہرگز نہ چھوڑو  
کیونکہ جو کوئی دانستہ نماز چھوڑ دے اس سے اللہ کا زور و ضمان ہٹا دیا جائے شراب ہرگز نہ پیو کیونکہ ہر  
بدکاری کا سر ہے شکر ہے اپنے کو بھلاؤ کیونکہ شکر کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی نازل

نہے یعنی نہ کسی حکم یا عہد میں تاکید کی گئی ہو نہ وصیت کیا جاتا ہے۔ سب فرماتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
جان دے دو گردن سے کفر و شرک و کفر کی مخالفت میں جان نہیں ڈھرو جان کے وقت زبان سے کفر نہ کہنا نہ بیحدیوں میں ایمان ہو جائز  
ہے سب فرماتا ہے اَلَا تَعْلَمُ اَكْبَرُ وَتَقْبَلُكَ مُطَهَّرًا بِالْاِيْمَانِ یہاں دلی گواہ ہے۔ لہذا یہ حدیث اس وقت کے خلف نہیں خیر جو  
کوئی جانی دے دے اللہ کو کفر دیکھ کر برا کا مستحق ہے۔ جان دے دینا عزیمت ہے اور ایمان بچانا رخصت اگر حدیث کا یہ مطلب ہو  
تو حضور نے حضرت معاذ کو عزیمت کا حکم دیا۔ مسئلہ یہ حکم اتنا ہی ہے۔ والدین کے حکم کی پیروی کو طلاق و عین امتحان اس میں جرات نہ ہونے  
حضرت ابوبکر کا اشارہ یا طلاق دیدی، سب پر عمل تھا مگر اب کے حکم سے بچو! یہی پیغمبر کا ذکر ہے کہ علم سے بچنا اللہ پر عمل کا حکم ہے انکا  
حکم ماں باپ کے حکم پر مقدم ہے یا اگر ماں باپ کفر یا عصیت کا حکم دیں تو دمانے اور نہ مانا ہے۔ قرآن چاہے اللہ کی نافرمانی کی گواہی دے  
نہیں کہ اللہ کی نافرمانی نہ تھا مسئلہ یہی ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں نہیں دینا غنائی بکت سے انسان دینا میں آفتوں سے بڑھ کر بڑھ کر غافل سے  
قریبی میں ہونے سے غریب میں مبتلی سے بغض و احم میں رہنا جو سوزنا اور ملنے کی کوئی چیز ہے عیادت تو یہی ہے کہ نامہ سے حاصل کرنے کے لئے  
پابندی نہ کرو کی ہے شیخ درمیدین کو کہ شراب سے زیادہ ہر شے ہالی چیز ہے۔ کیونکہ شے سے ملنے ہی جاتی ہے تو باری بھلا کون بدلتے شرابی نہ

حَلَّ سَخَطُ اللَّهِ وَإِيَّاكَ وَالْفِدَارِ مِنَ الرَّحْمَنِ وَإِنْ هَلَكَ النَّاسُ وَإِذَا أَصَابَ  
النَّاسُ مَوْتُ وَأَنْتَ فِيهِمْ قَائِمٌ وَأَنْفَقَ عَلَى عِبَائِكَ مِنْ طَوْلِكَ وَلَمْ تَرْفَعْ  
عَنْهُمْ عَصَاكَ أَدْبَاؤَ أَخْفَهُمْ فِي اللَّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ  
إِنَّمَا التَّيْقَانُ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا الْيَوْمُ فَإِنَّمَا  
هُوَ الْكُفْرُ وَالْإِنْيَانُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ہوئی ہے نہ جہاد سے بھاگ جانے سے بھوگرپہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور جب لوگوں کو وہابی مت پیچھے اترم ان میں ہو تو ثبات قدم رہو! اپنے بال بچوں پر اپنی کائی سے خرچ کرو گے اپنی تربیت کی فہمی ان سے نہ ہٹاؤ گے انہیں اشرے سے ڈراتے رہو۔ (احمد اویات ہے حضرت مزید سے فرمانے ہیں کہ کفراف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا لیکن آج یا کفر ہے یا ایمان ہے (بخاری)

پیشاب پا عازم تک کھانچا لیجئے۔ خیال رہے کہ بچہ اپنی لاشوں اور چیز مسطاً حرام ہے۔ خراب الکوی قطعاً حرام اور مرد و گیش میں نخی نمونہ جنگ  
تک اور فوسے سے قوام ہے۔ سلسلہ خیال جسے کہہ سکوے گند کو جھوٹا سمجھ کر است کر لی جھوٹی نیک کو حق ہو جان کر جو ذمیت دے۔ جھوٹا مانگہ و چھوٹی کی  
سرس ہے جو کسی مکان جلا وطن ہے۔ مولیٰ نئی مختصہ پانی کی طرح ہے جو کسی مکان پیمان ہے شیعلاں پہلے جھوٹے گندہ کرانا ہے جو شرس  
چکر کنٹر کر جموں گاہ۔ یہی سبکی سے پرائی جاتا ہے لہذا حدیث ہکمل رکھے ہے ہلال ہر گاہ واجب ہے کہ وہ نافی الخی کا سبب ہے بالواسطہ یا بلا واسطہ  
سلسلہ یہ علم بھی امتحانی ہے اگر کوئی غلطی ایسے تو غیر دو نام ہے اور شہید ہو جائے۔ تو قواب پائے گا کہ اور اگر مبالغہ جائے تو گندہ و گندہ  
رب فرما نام ہے اَللّٰہُ خَفَعَ الْعِشْکَ (موتیات) لہذا جنگ احد میں جن صحابہ کے قدم اکسر گئے وہ گندہ گندہ تھے حنظل سے مونی  
جو وہ جھوٹ گئے قرآن نے ان کی مائی کا اعلان کر دیا۔ سلسلہ یعنی یہاں تم جو وہاں قانون وغیرہ کوئی بیادہ نہیں ہائے تو وہاں جگہ گشت  
ناکر وہاں کھڑے رہے گورو کو کھن اور بیادہ پہلے یا وہ دو گارڈ ہو جائیں اور یہاں نہیں ہو وہاں جلاوت رب فرما نام ہے اَللّٰہُ خَفَعَ الْعِشْکَ  
اَللّٰہُ خَفَعَ الْعِشْکَ۔ سلسلہ معلوم ہو گا کہ زون و فرزند پائے کے لیے کافی کرنا بھی مبادت ہے۔ اسلام ترک دنیا نہیں سمجھاتا۔  
سلسلہ یعنی بروی جھوٹ کے عادت پر نگاہ رکھو ان کی اصلاح کے لیے جو جھوٹے ہیں سچے کو تو رہے۔ اور چھوٹی کی زبانی دھنڈے ڈھنڈے سے  
سے قیمت میں تم سے ان کا بھی سوال ہو گا۔ رب فرما نام ہے۔ قُواْ اَنْفُسَكُمْ وَاٰیٰتِہٖ تَخْوٰتٰہَا۔ سلسلہ آپ کا نام خیرین عزیز  
کنیت ابو محمد احمد می ہے۔ آپ کے والد علیہ السلام کا لقب بیان ہے آپ کا حضور کے صاحب سراہیں حضرت میں خداتہ مشائخ  
کے چاہیں دن بعد ان میں آپ کی امتحان ہو رہی ہیں آپ کا نام از فرما رہے ہے:

## بَابُ فِي الْوَسْوَسةِ

### الفصل الأول

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ عَنْ  
أُمَّتِي مَا وَصَوَّسَتْ بِهِ صُدُورُهُمَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَتَكَلَّمْ مُشْفِقٌ عَلَيَّ وَعَنْ  
قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسُوا لَهُ أَنَا نَحْنُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظِمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ قَالَ

دوسرے (بے خیالات) کا باب پہلے فصل۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
اشد تعالٰی علی میری امت کی کہ ان شیطانی اور گمراہ فریادی کے جو کلام کو اس پر کلامِ اکلام نہ کریں کہ کہہ کر ہی ان کی روایت ہے  
انہیں سے فرماتے ہیں کہ حضور کے پاس ہیں کہ یہ حضرت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے  
پوچھنے لگے کہ ہم اپنے دلوں میں ایسے خیالات محسوس کرتے ہیں کہ انہیں بیان کرنا بہت

شے یعنی حضور کے زمانہ میں وقتی مسلمانوں کے ماتحت منافقوں کو قتل نہ کیا گیا اگرچہ ان سے علاماتِ کفر ظاہر ہوئیں تاکہ اللہ تعالیٰ ہماری عافیت  
سے فائدہ نہ اٹھائیں اس زمانہ میں میں قسم کے لوگ سامنے گئے کہ فرمویں اور منافق حضور کے بعد فتناء کو پھیل نہیں پائے یا اسلام اگر کسی  
سے علاماتِ کفر دیکھیں گے تو قتل کیا جائے گا کھنڈ کا فریضی قتل ہو گا چھپا بھی کرے کہ وہ مرتد ہے (نعمات و مروت و غیرہ)  
لے دوسرے نفی میں ہیں کہ آدمی اگر اس پر خیالات فاسد فکر کو دوسرے کہتے ہیں اور اچھے خیالات کو اہل ایمان دوسرے شیطان  
کی طرف سے ہونا بے اہم رب کی طرف سے حق ہے کہ غیر نبی کا اہم شرعی نکتہ نہیں کیونکہ مشتبہ ہے کہ شیطان  
دوسرے امور امرات و اشباح (الطعامات) سے یعنی بڑے خیالات پر پکڑ نہیں پائے اس امت کی خصوصیت ہے۔  
پچھلے اکتوں میں اس پر بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ بڑے خیالات اہل ایمان میں بڑا ارادہ کچھ اور بڑے ارادے پر پکڑ ہے  
حق کی طرف کو کھینچ کر ہے۔ شیخ عبدالحق فرماتے ہیں کہ جو بڑے خیالات دل میں بے اختیار راجا پاک جھاتا ہے اسے ایسی کہتے ہیں  
یہ آئی فانی فرماتا ہے۔ آیا اور گیا ہے پچھلے اکتوں پر یہی معاف تمام کو یہی معاف۔ لیکن جو دل میں جاتی ہے وہ ہم پر معاف ہے ان پر معاف  
ہے خدا اور اگر خدا تعالیٰ میں نکتہ افشاد ہو گیا ہے تو کہا جاتا ہے اس پر بھی پکڑ نہیں پوگا اگر کھنڈ کا فریضی قتل ہو گا تو وہ عرصہ ہے اس پر پکڑ  
ہے۔ خیال رہے کہ کھنڈ کا فریضی قتل ہو گا تو وہ عرصہ ہے اس پر پکڑ نہیں۔ ارادہ نہ گناہ ہے مگر نہ انہیں سے یعنی قوی

سے بھابھ کے کمال اسی کی دلیل ہے کہ دوسرے پرل کرنا تو کیا معنی ہے؟ نہ ہی ہلاتے ہیں گھبراتے ہیں نہ دوسرے کے بڑا کرنا جتنا سہل ہے دوسرے کو آنا کمال ہی ان کی دلیل ہے کہ جو کہ دوسرے کے گھر میں ہی جائے گا اور شیطان کو وہی کی گھر میں زندہ رہتا ہے جس کی مرضی فرماتے ہیں کہ جو نہ دوسرے کا بیرون نماز و بیورو نہ صبا کی ہے نہ رات کو اٹھو نہ کوئی کھانا کھیں یہاں ہے کہ یہ کہافر تو نہیں تھا چھوڑ کر اس پر ایمان لے کر آئے ہیں بلکہ یہ کہ فرما کہ وہ تمام دنیا نظر کرتا ہے اور اب یہی بڑا کرنا ہے۔ چنانچہ تو یہ ایک انسان کا ایک شیطان ہے اور حقوق کے ساتھ چاہے بڑا انسان ہو یہی نہیں کہ کے کوئی کو یہ کہانے کے ملکہ کو یہ پیران چیز کی ہے جو باہر سے بھی ہو سکے رب تعالیٰ واجب الوجود ہے کہ کوئی پیدا کرے عز و جل کی امتیاز ذاتی پر ہے تمام تاسے سوچے جسے شیطان کی سرکسج ہے جس کی پیش کش ہے میں اس کا جواب سوچنے کی کوشش میں مت کرو ورنہ شیطان اصول و ضوابط کرے گا۔

آؤ دیکھ کر اسے بڑا کر دو ہر حال کا جواب نہیں دیا جاتا۔ رتبہ نے شیطان کے نبیہ نہ کرنے پر اس کے، اللہ تعالیٰ کا جواب نہ دیا۔ بلکہ فرمایا: فَاَجْزِئْ جِئْ مَا شَاءَ خِیَال رہے کہ آؤ دیکھو اللہ دفع شیطان کے لئے اکیر ہے شے جیسا کہ آج خدا کے منکر دہریے کہتے ہیں۔

قرآن حاذی اس عالم غریب رسول کے۔ جنہوں نے قیامت تک مہوئے دے واقعات کی خبر دے دی مجھے ہے کراچی میں بیہوش

یہ سوال ایک شخص نے کیا تھا۔ میرے منہ سے نکلا صدقاً رَسُولُ اللّٰہِ یعنی بلا دلیل عقلی اس کی ذات و صفات۔ و

۱۔ میں ہر مائل بالغ انسان کیساتھ وسوسہ دلانے کیلئے ایک شیطان اور لہجہ کیلئے ایک فرشتہ برحق رب تبارک و تعالیٰ کے حکم سے مقرر کیا گیا ہے کہ جب کوئی انسان کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے ساتھی ایلیس کے ایک شیطان پیدا ہوتا ہے جیسے غلامی میں مجبور غلامی میں دوسری کتے میں ظاہر ہے کہ ایلیس کے ہرگز ان سیکڑوں بچے پیدا ہوتے رہتے ہیں مطلق تعدد اولاد انسان سے محض اس کی سلفی وقت بیک وقت ہر آدمی کے جن سے خلق کی طرح ہر آدمی کے دینے بستے ہیں کہ ایک فرشتہ مقرر ہے ہم اور ایک شیطان کے ظاہر ہے کہ یہیں اسلام سے اور ایمانی ہے مگر کلامت میں حضرت علیؑ کی وجہ کی خصوصیت ہے کہ آپ کا شیطان بکلی فطرت میں کفر داخل ہے وہ بھی وہاں سے آیا معلوم ہوا کہ اگر ملازم سے قطریں بدل جاتی ہیں مرقاۃ میں ہے کہ ہمارے ایلیس نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ قبل از اجل کے وقت میں موجود تھا سارے انبیاء کے ساتھ رہا ہوں آپ مجھے کچھ قرآن سکھائیے آپ نے اسے سورۃ واقعہ، مرسلات، نبا، اخلاص، قلق اور ناس، سیکھائیں۔ حیات کا حضور پر ایمان لانا تو قرآن کی سورۃ بھن میں مذکور ہے حالانکہ سارے جن ایلیس کی اولاد میں رب فرمایا ہے کہ لا تاتوا فی الجحیم فتنکوہ علیہم اشد مرہما ہذا کچھ الہی اس حدیث پر اعتراض نہیں کر سکتے، سنہ یا تو خود ایلیس اور فریاد شیطان جو کہ وہ آفتی ہے۔ اس لیے بلا تکلف انسان کے رنگ و بے میں سرایت کر جاتا ہے اور تفرق



سہ مین حضرت آدم و حوا کو شیطان منہ دکر کایک دگر دھکی زود نہیں میں ملے اس سے بہانہ بنی علی التعلیل و سلم مستثنیٰ میں ایسے مقام پر کہ کھڑے ہوئے  
ہوتا ہے تحقیق سے ثابت ہے کہ حضورؐ سے جسے پہلا نہ ہوئے زنا سے اشد اذیت ملے مین علیؑ کو اس میں اسی وقت میں بڑوں کو شیطان نے چھوڑ کاسیہ کہ  
جاری شریف میں ہے کہ پہلا زنا کے وقت شیطان نے بچے کو کھوس دیا تھا ہے جسکی تکلیف سے بچہ مرنا ہے ان دونوں دونوں کہ پہلا زنا کے وقت میں شیطان  
نے یہ حرکت کی مگر اس کی انگلی جہاں ہلکی چوبہ نہ ان کے اور اس کے درمیان میں پیدا کر دیا تھا۔ اس سلسلہ میں کہ تاہم قرآن پاک کی اس آیت سے ہے  
قَالَ شَرِئْتُ لَكَ بِهَا نَفْسِي وَكَذَّبْتُ بِكَ كَاذِبًا اَلَيْسَ لَكَ اَلْبَتَّةُ بِمَا كُنْتَ تَكْفُرُ اور اس کی تکلیف سے یہ ہوتا ہے اسی پہلے  
سنت ہے کہ یہ پیدا ہوئے اس کو ملے کہ روئے کھل میں لذت اور اس میں بیکار کرمانے تاکہ شیطان فخر پر کو لذت کی آواز سے شیطان جگالت ہے بعض کلمہ  
گورہ ان ساری شکاکا کرتے ہیں کہ ان کا قصہ نقل میں نہیں آئی شاید وہ بچے کا نام میں ان کا بھی انکار کرتے ہوئے تو جب ہے کہ اگر کم سرد ہوا کچھ پر شر کر کے  
اور بچہ اسکی تکلیف سے روئے کہ مگر شیطان جو ہوا سے زیادہ لطیف ہے اس کا اثر ان کی سمجھ میں نہ آئے۔ یہ جو شے ان کی عقلیں کس کی عقل  
المتصل التعلیل و سلم پہچ خیال ہے کہ شیطان کی یہ حرکتیں بچے پر ہمیں سے قبضہ جانے کے لیے میں اس کے اپنے خیال میں  
وزن میں کا ہوش منہ مانے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ ۲۵ روزانہ صبح کے وقت سمندر پر جب اپنا کاروبار  
شروع کرتا ہے۔ مگر اس کا تخت سمندر میں ڈوبتا نہیں کہ وہ خود بھی آتشی ہے اس کا تخت بھی آتشی، آج  
کشتیاں اور جہاز ڈوبنے سے محفوظ میں ملے سراپا سر یہ کی جمع ہے۔ یعنی چھوٹی فوج جسکی تعداد پانچ افراد سے جا رہی

قَادَتْهُمْ مِنْهُ مَنَازِلَهُ اَعْلَنَهُ لِهَمُ قِنْدَةَ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا  
فَيَقُوْلُ مَا سَنَعْتُ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْت  
بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيَكْذِبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ اَنْتَ قَالَ اَلَا عَمْسُ اُمَّا  
قَالَ فَيَكْذِبُوْنَ مَا وَاَهْ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ  
اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَبَسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَكَ الْمُبْسَلُوْنَ فِيْ جَزِيْرَةٍ اِلَـ رَبِّ

ان میں قریب تر دیر والا وہ ہوتا ہے جو دنیا فتنہ گر ہو لے ان میں سے اگر ایک کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں  
فتنہ پھیلایا۔ ابلیس کہتا ہے کچھ نہیں پھر اور دوسرا اگر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو اس وقت تک چھوڑا جب تک  
کہ میں اس اور اس کی بیوی میں جدائی نہ ڈال دی نہ فرمایا! ابلیس اسے پاس بٹھاتا ہے اور کہتا ہے تو بہت ہی  
اچھا ہے! عشر خزانے میں مجھے خیال ہے کہ فرمایا اسے چاہیے (مسلم) اور جانتے ہیں کہ اسے فرماتے ہیں  
فرمایا اے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان اس سے تو بایں ہو چکا کہ عرب کے مذہبی اسے بولیں گے مگر

تک یہودیت شیطان کی مختلف چار امتیں ہیں کہ تمام اسلام گاہک ہیں چنانچہ ضروری ہے کہ ان جماعت کا نام دیا جائے ہے اور نمازیں وہ  
نفلانہ والی جماعت کام خرب ہے۔ ایسا کہ مسجد میں بارہوں میں شرب غلوں میں سے کسی ایک گاہک نہیں جتنی ہی۔  
سلف یعنی ابلیس اپنی فطرت میں سے اُسے اپنا قریب خصوصی محض ہے جو دوسروں میں بڑی گری یا فتنہ پیدا کر آئے۔

سلف اس طرح کہ طلاق واقع کر دی طلاق اگرچہ باج چیز ہے مگر اکثر بہت فسادات کی جڑ بن جاتی ہے اس لئے ابلیس اس پھوٹن ہوتا ہے اس لئے  
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْقَضَاءُ اَلْخُلَّاءُ فِیْ سَخِیِّ اَلْمَسْکٰنِ اس سے چمنا بہتر ہے۔ یا مطلب ہے کہ میں نے عفا وغیرہ  
میں جدائی کر دی کہ غلوں کے امت کو طلاق دینا بہتر ہے۔ بہت جرم ہے۔ یہ فرمایا فَنَکَّاحُ دُوْهُمَا لَعَلَّکُمْ مِّنْ حُصْنٍ مِّنْ  
حِصْنِ اَبْلِکَ وَاجِبٌ ہے سلف اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ جو شخص باقی زندگی میں جدائی کی کوشش کرے وہ ابلیس کی طرح مجرم  
ہے اس سے وہ عامل لوگ عبرت حاصل کریں جو تفریق زندگی کے لئے تو غرضیات کرتے ہیں وہ دوسرے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ سلفیں  
وغیرہ کوئی چیز نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ حضور و شاہد و ملاحظہ فرما کر یہ سب کچھ فرما رہے ہیں سلف یعنی عرب کے عام مسلمان  
اعمال شرک نہ کریں گے یا علی العموم مرتد نہ ہوں گے ایک آئندہ آدمی کا بھی مرتد ہو جائے اس کے خلاف نہیں عرب کو جزیرہ اس لئے  
فرمایا کہ اسے بھرتا رہے وہ دم اور مدد و فرات نے گھیر لے عرب کی لمبائی عدل سے شام تک ہے، جو شمالی مہار سے ریف عراق  
تک۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صلوة و سلام اور مولود شریف عرس فاتحہ ختم حضور سے مدد  
مانگا وغیرہ شرک نہیں کیونکہ یہ تمام چیزیں عام مسلمانان عرب کا ہمیشہ سے دستور ہیں اگر ان میں سے کوئی چیز شرک ہو تو

وَلَكِنْ فِي التَّخْرِيشِ بَيْنَهُمْ رَوَاكَ مُسْلِمٌ

## الفصل الثاني

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي أُحَدِّثُ  
تَفْسِيحِي بِالشَّيْءِ لَأَنْ أَكُونَ حَمَةً أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكَلَمَهُ بِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَاسَةِ رَوَاهُ الْبُؤْدَا وَدَوَّعْنُ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَةً  
فَأَمَّا لَمَةُ الشَّيْطَانِ فَأَيُّهَا دُيُوبُ الشَّرِّ وَتَكْذِيبُ الْحَقِّ وَأَمَّا لَمَةُ الْمَلِكِ فَأَيُّهَا

انہیں کہیں میں ہر کا غم میں مشغول ہے نہ مسلم (دوسری فصل۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ حضور ربی  
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور بولا کہ میں اپنے دل میں ایسی خیالات محسوس کرتا ہوں  
کہ وہ بڑے بڑے گناہوں کو مجھ پر ابھارتا ہے نہ پسند ہے نہ فریاد کا شکر ہے جس نے ان خیالات کو دوسرے  
جناہ (الہودافہ) روایت ہے حضرت ابی مسعود سے فرماتے ہیں فیما بین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انسان  
شیطان کا بھی اثر ہے نہ اور فرشتہ کا بھی شیطان کا اثر تو مصیبت سے ڈرنا اور حق کا بھٹانا ہے نہ نیکوں  
فرشتہ کا اثر خیر کا وعدہ کرنا اور حق کی

عرب شریف کے مسلمانوں میں بھی مروج نہ ہوئی تھی معلوم ہوا کہ عجم کی طرح کفر و شر میں  
کے مسلمان نہیں رہ سکتے خیال ہے کہ اگرچہ مسلمہ کتب نے عرب کے بہت مسلمانوں کو بتایا کہ انہوں نے گمراہی میں آکر اللہ تعالیٰ سے انکار کیا تھا لیکن یہ تو  
سے یعنی عرب کو آپس میں لڑنا بھڑکانا دیکھا گیا چنانچہ آفریقا و عراقی سے جو اختلاف شروع ہوا ان آج تک ختم نہیں ہوا اگرچہ ان کا عرب کے خلاف  
لگائے جا رہے ہیں مگر اس حقیقت سے منقود ہے کہ یہی عقائد اسلام و صفات الہی و امامہ و صفی علیہ السلام کے متعلق ایسے ہیں  
شیائے تہذیب کے لیے ان کا قبول کرنا تو کیا اساتذہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ کون کون سے امور پر غور کا لیں منظور ہیں یا نہیں ان سے یہ واضح رہا جو  
حضور کی محبت کی برکت سے صحابہ کو نصیب ہوا یہ خوف الہی کی دلیل ہے کہ یہی سب نے ایسے خیالات کو دوسری دھڑل فرمایا جن پر کوئی جواز نہیں دیکھ کر  
ہنس کر کہی ہوئی و مفسوسہ ہونا تھا کہ یہاں شیطان سے مراد یا تو ابلیس ہے یا انسان کا قرین جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتا ہے جس کا ذکر یہاں  
چکا دوسرا احتمال زیادہ قوی ہے اس کا اثر قرینا سارے انسانوں پر ہوتا ہے کسی پر کم کسی پر زیادہ ہے اس طرح کہ وہ غیب سے  
بلا تھیں کو خوش بیان اور نیکوں کو مصیبت بنا کر دکھاتا ہے۔ خیرات کے ارادہ پر فقر سے ڈراتا ہے ناجائز

بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقِي بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ قَلِيلٌ مُحَمَّدٌ  
اللَّهُ وَمَنْ وَجَدَ الْآخَرَى فَلْيَتَّعِزْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ تَرَى الشَّيْطَانَ  
يَعِدُّ لَكُمْ الْفُتُورَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاكَ السَّيِّئُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ هَذَا حَدِيثٌ مُتَوَاتِرٌ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ الْمَسَاسُ  
يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ فَإِذَا تَأَمَّلُوا ذَلِكَ  
فَقُولُوا اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الْقَهْدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ

تصدیق کرتا ہے نہ جو یہ آخری بات محسوس کرے وہ جان لے کہ یہ رب کی طرف سے ہے خدا کا شکر کرے کہ  
اور جو دوسری چیز محسوس کرے وہ مردود و شیطانی ہے اللہ کی پناہ ملے کہ پھر یہ تلاوت کی کہ شیطان نہیں  
غیر سے ڈرنا کہ وہ بے حیال کا مشورہ دیتا ہے قرآن کی روایت کی اور فرمایا اے نبی سے یہ روایت ہے  
حضرت ابوہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں فرمایا لوگ پوچھ گچھ کرتے رہیں گے  
صحیح کہ یہ کہا جاوے گا کہ مخلوق کو خدا نے پیدا کیا تو خدا کو کس نے پیدا کیا ہے یہ کہیں تو کہہ دینا  
اللہ کیسے ہے یہ کیا ہے نہ جانا نہ جانی اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے

فرشتوں کے مقبرہ نامی کلاں دیتا ہے بہت دفعہ دیکھا گیا ہے کہ اگر مسلمان حق و حقیقت سے گہرا ہے یہ بھی شادی یا اسکے ہم پر کچھ بد دل کوئی کہ  
شرح کرتے ہیں یہ اس کا شہرہ رہ فرماتا ہے الشَّيْطَانُ يُعِدُّ لَكُمْ الْفُتُورَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ اِس کا یہ مطلب ہے۔

اس طرح کہ اگر موقع اور غیرت سے نفس گہرا ہے اور شیطان فقرے ڈرنے تو فرشتہ دل میں آواز دیتا ہے کہ مت کہ صدقہ صلہ فرماتا ہے  
گفتہ نہیں اور انصاف یہ آیت سامنے آتی ہے فَيُخَيِّدُ اللَّهُ ذُنُوبَهُمْ فِي الْعَصَاةَاتِ بِاس فرشتہ کا یہ کام ہے جو شخص میں آواز دے کہان دھر رہا ہے گا  
وہی آواز نبی مومن رہے گا اور دوسری آواز دھرم، بعض اولیاء سے شیطان مایوس ہو کر نہیں رہتا نامی چھوڑ دیتا ہے مثلاً کہ کوئی ایک اللہ اور اچھے  
شکلات میں اللہ کی نعمت میں شک ہے نعمت بڑھتی ہے نیز ایک اللہ کو جلد پر کرے کہ چڑھیں یہ جو قہر اللہ نے نہ کرے کہ کوئی اللہ کوئی سے  
شیطان مبالغہ ہے، سو فیائے کام فرماتے ہیں کہ جو تکلیف صبح شام ۲۱ بار احوال شریف پانی پر دم کر کے یا کرے تو شفاء اور وہ شیطان سے بہت  
حد تک اس میں رہے گا مثلاً میں پر مردہ کوئی موجد یا بیٹے اور اللہ میں موجود ہے لہذا اس کا موجد میں ہونا چاہیے شیطان  
و سوسہ ہے، خیال رہے کہ شیطان عالموں کے دل میں مائلانہ و سوسے، اور صوفیوں کے دل میں عاشقانہ و سوسے، عوام  
کے دل میں عامیہ و سوسے ڈالتا ہے، مہیا شکار و مہیا ہاں بہت دفعہ انسان گناہ کو عبادت سمجھ لیتا ہے ۵ سبحان اللہ کہتے نہیں  
منطق و لائل میں اولاد کے لئے ہر شرطیں ہیں ایک یہ کہ صاحب اولاد میں دونی ہو سکے کہ کوئی اولاد باپ کے ساتھ نہ لایا اور نہ



صَلَاتِي وَبَيْنَ قِرَاءَتِي يَلْتَسِمُ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خُنْزَيْقٌ فَإِذَا أَحْسَسْتَهُ فَنَعَوْذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَانْقُلْ عَلَى يَسَارِكَ ثَلَاثًا فَفَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْهَبَهُ اللَّهُ عَنِّي رَأَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ الْقَائِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَهْمُ فِي صَلَاتِي فَيَكْثُرُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقَالَ لَهُ ائْمِنْ فِي صَلَاتِكَ فَإِنَّ لَنَ يَذْهَبَ ذَلِكَ عَنْكَ حَتَّى تَعْرِفَ وَذَلِكَ أَنْتَ تَقُولُ مَا أَتَمَمْتَ صَلَاتِي رَأَاهُ مُلِكٌ

میری نماز اور تلاوت میں حال جو گیا نماز میں تکرار نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شیطان کو خنزب کہا جاتا ہے نہ جب کبھی تم اسے محسوس کرو تو اس سے اللہ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف تین بار کھٹکا دو تو میں نے یہ بھی کیا تو اللہ نے اسے دفن فرما دیا کہ مسلم اور ابوبکر سے حضرت قاسم ابن محمد سے کہ کل کے شیخ جس نے پوچھا عرض کیا ہمیں اپنی نماز میں یہ تم کیا کرتا ہوں اور یہ روایات مجھ پر بہت جوتی رہتی ہے فرمایا اپنی نماز پڑھ کر گھومو کہ جو کچھ تم تو جانتے گناہیں حتیٰ کہ تم یہ کہتے ہو جسے نماز ختم کرو گے کہ میری نماز مکمل نہ ہوئی نہ (ماک)

نے آپ کو طائف کا حکم دیا چنانچہ آپ بعد قارون تک وہیں کے حکم سے حج پر حضرت فاروق اعظم نے اپنی خلافت کے تیسرے سال وہاں کی حکومت معزول کر کے وہاں دوسری کا حکم دیا ستر ہجری میں جب دوسری خلیفہ حضور کی خدمت میں ایمان لائے کیلئے حاضر ہوئے تو اس کی آپ بھی تھے اس وقت آپ کی عمر ۶۹ سال تھی آخری عمر میں بصورت قیام کا وہ رہا ششم میں وہیں وفات پائی نہ سال ہجرت تھی ہوئی حضور کی وفات کے بعد حسب بنی خلیفہ عمر بن خطاب نے آپ کو آپ نے فرمایا اسے قوم تم آخری مومن ہو اب انہیں مرتدین کو بولتے ہو؟

اس طرح کہ نہ بھڑکے ہوئی نہ کہیں بولیں اور نہ کہ کر کہتے اولیٰ کہا پڑھا تھا معلوم ہوا کہ ان میں جو سے بڑوں کو بھی ہر مانتے ہیں سارے خنزب خ کے کہو یا فتح اور نہ کہ فتح سے بھنے سارے ہو گوشت یا داتیم جرم و تقصیر یا شیطان کی اس ذریت کا ہم حج و نماز میں نہ بداشتہ کرنا ہے سارے نماز شروع کرتے وقت تکیر تحریر سے قبل تحریر چکے ہو تحریر سے پہلے اس طرح کہتے کہ رسول خیرین فرمے کہ تحریر کر کے دو گنا نماز میں نیکو کی حفاظت کر کے قیام میں نکلو گاہ کو گاہ میں پشت قدم سے ہٹا کر کہ ہٹے ہٹنے میں گویں کہ تو خدا تعالیٰ میں حضور خیرین ہوا گناہ یعنی یہ حدیث میری تحریر بھی ہے خود میں نے نزدیک تحریر کی تا کہ سے حدیث قوی ہو جائے کہ جو کہ ہادی کتاب جلد اول صفحہ ۵۷۵ آپ حضرت ابو بکر صدیق کی کہ نہ بھڑکے ہوئی نہ کہیں بولیں اور نہ کہ کر کہتے اولیٰ کہا پڑھا تھا معلوم ہوا کہ ان میں جو سے بڑوں کو بھی ہر مانتے ہیں سارے خنزب خ کے کہو یا فتح اور نہ کہ فتح سے بھنے سارے ہو گوشت یا داتیم جرم و تقصیر یا شیطان کی اس ذریت کا ہم حج و نماز میں نہ بداشتہ کرنا ہے سارے نماز شروع کرتے وقت تکیر تحریر سے قبل تحریر چکے ہو تحریر سے پہلے اس طرح کہتے کہ رسول خیرین فرمے کہ تحریر کر کے دو گنا نماز میں نیکو کی حفاظت کر کے قیام میں نکلو گاہ کو گاہ میں پشت قدم سے ہٹا کر کہ ہٹے ہٹنے میں گویں کہ تو خدا تعالیٰ میں حضور خیرین ہوا گناہ یعنی یہ حدیث میری تحریر بھی ہے خود میں نے نزدیک تحریر کی تا کہ سے حدیث قوی ہو جائے کہ جو کہ ہادی کتاب جلد اول صفحہ ۵۷۵ آپ حضرت ابو بکر صدیق کی کہ نہ بھڑکے ہوئی نہ کہیں بولیں اور نہ کہ کر کہتے اولیٰ کہا پڑھا تھا معلوم ہوا کہ ان میں جو سے بڑوں کو بھی ہر مانتے ہیں سارے خنزب خ کے کہو یا فتح اور نہ کہ فتح سے بھنے سارے ہو گوشت یا داتیم جرم و تقصیر یا شیطان کی اس ذریت کا ہم حج و نماز میں نہ بداشتہ کرنا ہے سارے نماز شروع کرتے وقت تکیر تحریر سے قبل تحریر چکے ہو تحریر سے پہلے اس طرح کہتے کہ رسول خیرین فرمے کہ تحریر کر کے دو گنا نماز میں نیکو کی حفاظت کر کے قیام میں نکلو گاہ کو گاہ میں پشت قدم سے ہٹا کر کہ ہٹے ہٹنے میں گویں کہ تو خدا تعالیٰ میں حضور خیرین ہوا گناہ یعنی یہ حدیث میری تحریر بھی ہے خود میں نے نزدیک تحریر کی تا کہ سے حدیث قوی ہو جائے کہ جو کہ ہادی کتاب جلد اول صفحہ ۵۷۵

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدِيرِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ  
الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِمِائَتِينَ أَلْفَ سَعَةٍ قَالَ وَكَانَ عَرْشُهُ  
عَلَى الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ  
شَيْءٍ يُقَدَّرُ بِحَاشِي الْعَجْرِ وَالْكَبِيسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

تقدیر پر ایمان لانے کا باب ۱۷ پہلی فصل۔ روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے ہزار برس پہلے لکھیں گے فرماتے ہیں کہ اس کا عرش پانی پر تھا کہ مسلم روایت ہے حضرت ابی عمرؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز خدا نے ہے یہ بالانکہ کہ عاجز کی اور عقلمندی کے مسلم روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی

چوتروں کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ جب تم شیطان کی حرکت سے باز نہیں آتے تو تم نہ دیکھیں چہرے پر کچھ نہ کہنا نہیں چہرہ اس کا تم شک کے بندے ہو۔  
کہندے ہیں وہ لگے گا وہ لگے گا تم پر یہ جلاوس صیحت سے معلوم کرو کہ ان کو کتنے شہر کا وہ کام نہیں ان کو یہ کام ناخیاں کر کے انہار پڑے جائے۔  
مسلمہ عام کے بعض خاص کار بار ہے ایمان میں اگرچہ تقدیر میں اتنی تھیں چونکہ کھلنے تقدیر سبب ناکام ہے اور اس میں جبر ہے اور تقدیر کے بہت اختلافات  
ہو چکے ہیں اور یہ معلوم کہ نقل سے وہ ہے ایسے اس کا علم وہاں تقدیر کے نفی میں ہے لہذا کہ ہمیں رب تعالیٰ فرماتا ہے کُلُّ شَيْءٍ حَتَّىٰ يَخْلُقَ الشَّيْءَ لَا يَخْتَارُ یعنی خدا اور فیصلہ جاتی ہے اصطلاح میں اس انڈازے اور فیصلہ کا نام تقدیر ہے اور جب کسی طرف سے اپنی مخلوق کے  
مشتاق تحریر میں چچا کا تقدیر میں قسم کے ہے جبر، مشابہہ، مقرر، مشتاق پہلی قسم میں تبدیلی ناکامی ہے اور دوسری خاص جبروں کے دعوے  
بدلت جاتی ہے اور تیسری عام دعاؤں اور نیک اعمال سے بدلت رہتی ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے يَخْتَارُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُخَيِّرُ وَيُؤْتِي مَا يَشَاءُ وَيُؤْتِي مَا يَشَاءُ وَيُؤْتِي مَا يَشَاءُ  
اور یہ علم اسلام کو قلم کو کھینچنے دعا کرنے سے دیکھ دیا گیا کیونکہ ان پندرہ غلاب کا فیصلہ مجرم ہو چکا تھا کہ علیہ اسلام کی دعا سے وفور  
علیہ السلام کی عمر بڑھانے ساتھ کہ سو سال ہو گئی وہ خدا مریم قسم میں مشتاق نہیں ہے کہ تقدیر کا وجہ سے انسان تقدیر کو طرح مجبور نہ ہو گیا وہ  
فائق پناہی دیا اور جو کہ ہاتھ رکھنے کیونکہ رب تعالیٰ کے علم میں یہ آپ کا کارخانہ اپنے اختیار سے ہر حرکت کرے گا دعائیں و دعائیں ہماری  
تعمیر کرے گا اور اختیارات سب تقدیر میں داخل ہیں اسکی پوری تحقیق ہماری تفسیر نبی پھر موسم میں دیکھو مثلاً میں تم نے نوح محفوظ پر حکم الہی  
واقعات عالم سے ہے ایک مذکرہ ذرا قہر و قہر لکھ دیا خیال ہے کہ یہ تحریر اس لیے نہ تھی کہ رب کو مقبول ہانے کا شرط تھا بلکہ اس  
لے لافزار فرشتوں اور بعض محبوب انسانوں کو اس پر مطلع کرنا تھا اور مزقہ (اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَهُ اَدَمُ وَ مُوسٰى عِندَ رَبِّهِمَا فَحَبَّرَ اَدَمُ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى اَنْتَ  
اَدَمُ اَلَا نَحْنٰ فِى خَلْقِكَ اَللّٰهُ بَيِّنٌ ۙ وَ تَفَخَّرَ فَيْدِكَ مِنْ رُوحِهِ وَ اسْتَجَدَّ لَكَ مَلَكَ شَكْتَمُ  
وَ اسْتَكْنَكَ فِى جَنَّتِهِ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِطُغْيَانِكَ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ اَدَمُ اَنْتَ

اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم و موسیٰ کے نزدیک نہ مانا تو آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ پر غلبہ  
بجے حضرت موسیٰ نے فرمایا اگر آپ وہاں ہیں جنہیں اللہ اپنے حست قدر رکھتا ہے کیا آپ یہاں بھی درج ہو سکتے ہیں اور اپنے  
فرشتوں آپ کو سجدہ کرے یا آپ کو جنت میں رکھتا ہے اگر آپ نے اپنی غرض کی کوئی چیز کو کوئی چیز حاصل کرنا چاہتا ہے تو آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنا چاہیے

بعض علماء سادہ و ذالعات عالم پر خبر رکھتے ہیں و درجہ قرعہ کے مطابق روح محفوظ کو قرآن کریم کے کتاب میں فرمایا ہے ظاہر کفر علی کتاب  
اگر روح محفوظ سب کی نگاہوں سے چھپی ہوئی تو میں نہ ہوتی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی آسمانی زمین و فروع سے چھپا ہوا عرش کے پانی پر  
ہوئے گا۔ یہ مطلب ہے کہ ان دونوں کے بیچ میں کوئی تکرار نہ تھی نہ یہ کہ پانی پر رکھا ہوا تھا۔ ورنہ عرش تمام اجسام سے بہت بڑا ہے (اشد)  
اس حدیث کی تفسیر وہ آیت ہے کہ تَخَلَّقْنَا وَ يَخْلُقُ الذِّنُّ اِنْسَانًا کَاٰبَاۤءِہِمْ عَلٰۤی اَھْلِہِمْ حٰیثُ اَلَمَّا سَبَّہُ سَبَّہُ مَعْرُوۡجٌ ۙ

یہ تو عالم ارواح میں یا موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں آدم علیہ السلام کو زندہ فرما کر ان سے ملاقات کر کے یا اس طرح کہ ان  
قدس میں انکی ملاقات ہوئی مرقاۃ میں چکر انبیاء کے نام اپنی قروں میں زندہ ہیں انہی میں بڑے ہیں و کمبو ہمارے حضور نے معراج میں تمام  
نبیوں سے ملاقات کی اور انہیں نماز پڑھائی اس سے معلوم ہوا کہ حضور کے نگاہ عالم ارواح پر مبنی ہے کہ وہ ان کے حالات کا ملاحظہ فرماتے اور  
لوگوں کو سناتے ہیں انکو نگاہ چھپی ہے کہ حضور یہ دیکھا ہوا واقعہ بیان فرما رہے ہیں مکہ میں آپ کا جیم شریف بلو اسطر فرشتہ اور بغیر توسل  
میں باپ دست قدرت سے بنایا اور اپنے تمام کمالات کا مظہر کیا اور اپنی پیدائش کوئی روح آپ کے جسم میں جاری فرمائی یہاں اضافت  
شرف کی ہے ورنہ خدا نے تعالیٰ خود روح سے پاک ہے حقیقت روح رب ہی حلقہ مکر معلوم ہوتا ہے کہ وہ چھوٹے کے قابل چیز کے بزرگ  
ہو گیا اس کے لئے چھوٹے کا نظریہ اس سے اولیاء اللہ کا چھوٹے کا جیسا حدیث ان جیسی احادیث اور آیات سے ماخوذ ہے کہ سادہ فرشتوں  
سے مغربی ہوں یا مرتبہ امر زمین کے ہوں یا آسمان کے نظریہ سجدہ زمین پر پیشانی ٹکھ کر نہ فقط کوٹ اور نہ صرف ٹھکانا، یہ تعالیٰ  
فرمایا ہے فَقَعُوۡا اَنۡفُسَکُمْ جِدۡوۡنَہُ یٰۤہِجۡرۡہُ مَعَادَتَہُ تَعَاۡکُرُ خَدَّوۡہِزۡنَا اَدَمُ عَلٰیہِ السَّلَامُ قبلہ ہوتے جیسا کہ لطف کے لام سے معلوم  
ہوا ورنہ شیطان بھی اس سے انکار کرتا تھے عارضی طور پر تبت دینے کے لئے تاکہ زمین کو اس طرح آباد کریں ورنہ آپ  
کی پیداؤش زمین کی خلافت کیلئے تھی اسکی تحقیق ہماری تفسیر نہیں میں دیکھو کہ یعنی خطاب اجنبی اور مقبول  
سے گندم کھایا جس کی وجہ سے آپ زمین پر تشریف لائے۔ اور نسل بیان چلی، اگر آپ وہی دیتے تو ہم سب  
وہیں پیدا ہوتے لطیفہ ایک گستاخ نے کسی عالم سے کہا کہ دادا کا گناہ ہم بھگت رہے ہیں گندم انہوں نے  
کھایا سزا میں لی وہ ہمیں نیچے اتار لائے، عالم نے کہا قلعہ بلکہ تھو جیسے مردودوں نے نہیں نیچے اتارنا چاہتا تھا



مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَاعْطَاكَ الْوَحْيَ فِيهِ بَيِّنَاتٌ  
لِّكُلِّ شَيْءٍ وَذَكَرَ بَآئِحًا فِيكُمْ وَجَدْتُمْ اللهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ يُوسَى  
يَا رَبِّعَيْنِ عَامًا قَالَ اذْمُ فَهَلْ وَجَدْتُمْ فِيهَا وَعَصَى اذْمُ رَبَّهُ فَعَوَّى قَالَ نَعَمْ قَالَ

وہاں میں جنہیں اللہ اپنے پیغمبر کی اور رسول کے لیے چنا نہ اور آپ کو اختیار بخشا جس میں ہر صحیح کا کھلا یہاں ہے اسے وہ آپ  
کو خصوصاً ہی بلائی سے خوب بخشنا فرمایا کہ آپ کی پیدائش سے کتنے پہلے تو رب کو آپ کا رکھنے کا کھڑا تھا حضرت موسیٰ  
نے فرمایا یہ سال پہلے ستر آدم کو آیا تو کیا آپ نے تو یہ میں یہ دیکھا کہ آدم نے اپنے سبک فدا دیا کہ اسے خوشی کی تو کھانا کھا  
کہ اس کی پشت میں کچھ جیسے پتھر یا ان میں ہی حکم دیا کہ اسے آدم ان خلیفوں کو زمین پر بیٹھا کہ آدم و اس کے چھ واپس آجا ناموسی علیہ السلام کے  
عرض و معروض گستاخی کے طور پر نہیں انبیاء و اجداد محمد کی گستاخی سے محصور ہیں ؟

سنت نبوی پر یہ کہ ملا و اسطے فرشتہ رب تعالیٰ سے کلام ناموسی علیہ السلام کی خصوصیت ہے اس لیے آپ کا لقب کلم اللہ ہے لا سلام میں پہنچ کر  
کا دیوار اوس اس سے کلام ہمارے حضور کا خصوصیت ہے کہ کوکہ آپ حبیب اللہ ہیں یعنی تورات شریف جبریل علیہ السلام پر رکھی ہوئی عطا  
فرمائی گئی اس میں احکام شریعہ اور سارے علوم غیبیہ کا کھلا بیان تھا خیال رہے کہ بوقت عطا تورت میں ہدایت بھی تھی اور ہر چیز کا بیان  
بھی مگر حبیب موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قوم کی بچھڑا پرستی پر غصہ کی وجہ سے نہیں پر گزریں۔ تو ہدایت و رحمت تورہ گئی تثنیہ ان  
کُلِّ شَيْءٍ اِسْمِیْنَ سے اٹھائی گئی رب تعالیٰ فرماتا ہے فَلَمَّا سَكَتَ عَنْ مُوسَى الْفَخْطُ أَخَذَ اِلٰهُ نُوَامٌ وَفِي سَفْحَةٍ مِّنْهُ هُدًى وَ  
ذِكْرٌ لِّلَّذِينَ يَرْجُوْنَ رَبَّهُمْ كَيَوْمَئِذٍ يَجْعَلُنَّ اِلٰهًا مِّنْ دُونِ رَبِّهِمْ لَعْنَةُ اِلٰهِ الْفٰسِقِيْنَ  
سارے علوم غیبیہ تھے بھی اور باقی بھی رہے وہ رب تعالیٰ فرماتا ہے نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تَبْيٰٓحًا لِّاٰتِیِّنَا نَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ  
ہمارے حضور کے بار میں ہوسکتا مثلاً یعنی آپ کو تو خبر ہے کہ میری پیدائش سے کتنا عرصہ پہلے تورت شریف لوح محفوظ میں یا فرشتوں کے مصاف میں  
یا ان شخصوں میں گھسی ماچکے تھے تیسرے معنی زیادہ ظاہری اس سے معلوم ہوتا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نگاہ اس عالم کی پیدائش سے پہلے  
واقعات کو بھی دیکھتی ہے کہ جو واقعہ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے قبل ہو چکا وہ موسیٰ علیہ السلام کی نگاہ میں ہے جیسا کہ وَجَدْتُمْ اللهُ  
ہے مثلاً اگر خلیفوں میں کتنا عرصہ تو سال سے اس دنیا کے مل مار رہے اور اگر وہ محفوظ میں لکھا ملا رہے تو رب تعالیٰ کے سال مرادوں کے نزدیک  
سال بیان کے ہزار سال سے بھی زیادہ ہے لہذا یہ حدیث پچھل حدیث کے خلاف نہیں کہ لوح محفوظ کی تحریر آسمان زمین کی پیدائش سے  
بچاس ہزار سال پہلے ہوئی اور انا شہد و مرآۃ کا خیال رہے کہ تورت کلام الہی قدیم ہے اس کے نفوش کا کھلا ہوا اس کا میں ذکر رہے  
یعنی غلط نہیں ہے جس مقصد کے لیے گندم کھائی تھا انہیں وہ حاصل نہ ہوا جیسا کہ اس وقت سے پہلے ماہا خیال رہے کہ انبیاء لکرام نبوت  
سے پہلے اور بعد نگاہ معصومہ اور کثیر سبب سے مصدق ہیں و مرآۃ : ہاں خطا لغزش جتنی ہوا غلطی ہو سکتی ہے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی لغزشوں پر  
بھروسہ اس میں جزر و محکمیتیں ہوتی ہیں لہذا یہاں سے غصے اور غلوئے کے وہی منتضیٰ میں جو فقیر نے عرض کیے ؟

أَفْتَلَوْا مِنِّي عَلَى أَن عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَن أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَمْرِ بَعْضِنَا  
سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَبِّرْ أَدَمَ مُوسَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ  
إِبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ  
أَن جَلَنِي أَحَدُكُمْ يُجْعَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نَظْفَةً ثُمَّ يَكُونُ عَاقِبَةً مِّثْلَ  
ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ مُصْعَةً مِّثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ إِلَيْكَ مَلَكَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ عَلَيْكَ

قرآن ہاں آپ نے قرآن کو کیا آپ اس غرض پر ملامت کرتے ہیں جس کا کرنا میرے مقدس میری پیدائش سے  
چالیس سال پہلے لکھا جانے کا تھا قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدمؑ کو فرمائی سلام پر غالب رہے تے  
اسلام اور سب سے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ اسے مصدوق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی کلمہ کر تم میں سے  
ہر ایک کا لکھ پیدائش میں کہ پیت میں چالیس دن نظفہ و غسل ہے پھر اس قدر خون کی چٹک پھر اس قدر رطوبت  
تھ پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے کہ وہ فرشتہ اس کے کام

میں یعنی ملامت کے اندر میں گفتگو کہ ہے پروردگار موعی علیہ السلام آپ کو ملامت کر سکتے تھے شکی لایق کو آپ پر ضرور مانتی باب پر شاگرد کو سنا  
پر ملامت کرنے کا حق نہیں ہے اور رب تعالیٰ نے بھی اسکی معافی کا اعلان فرمایا انہی اسے کہ یہاں موعی علیہ السلام کی نظر ظاہر پرستی اور آدم  
علیہ السلام کا جواب حقیقت پر مبنی ہے آج ہم جیسے گنہگار تقدیر کی آڑ لیکر اپنے گناہوں سے بری نہیں ہو سکتے یعنی اعمدہ میری یہ خطا اللہ  
جنت سے نہیں پرآئی ہیں باغ و بہار کا حسب رب تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی مرضی سے تھا جس میں ہزاروں سال پر ختم تمام صواب امور پر  
نہر سے یہ سوال کیوں کرتے ہو؟ کہ چونکہ حضرت موعی کا سوال شریعت پر ان حضرت آدم کا جواب حقیقت پر مبنی ہے حقیقت غالب بنتی ہے،  
حقیقت دلت خضر علیہ السلام نے بچے کو لڑکھائے قتل کروا دیں اور ان پر کوئی تیری ہمارے شہر اسلئے صادق وہ جس کے سامنے تواری پتے ہوں مصدوق  
جس کے سامنے اعمال پتے ہوں یا صادق وہ جو ہوش مند حال کر کے بولے اور مصدوق وہ جو پہچانی سے سہا ہوا صادق وہ جو واقع کے مطابق خبر دے  
اور مصدوق وہ جو ہوا واپس نہ آئے ہمارے سے کہہ دے اور اگلے مطابق ہو چلے حضور میں یہ سامنے اور اس میں جیسے عینی میں کے رحم میں منی  
چالیس دن تک اسی حالت میں سفید رنگ کی رہتی ہے۔ پھر شرع رنگ کا بنو بن جاتی ہے، پھر چالیس روز  
کے بعد جم کر گوشت، صوفیا نے کرام فرماتے ہیں چونکہ آدم علیہ السلام کا خیر چالیس سال اور موسیٰ علیہ السلام  
کا قیام طوں پر چالیس دن رہا اس لئے نظفہ پر ہر چلے کے بعد انقلاب آتا ہے۔ پھر بعد پیدائش نفاس کی مدت چالیس  
دن ہے کمال عقل چالیس سال میں ہو تا ہے، یہ حدیث صوفیا کے چلوں کی دلیل ہے، اہل سنت حجت کا چالیسواں ہی بنا پر کرتے ہیں  
کہ چالیس میں انقلاب ہے مٹے یعنی کا تہر تقدیر فرشتہ جو حق پر مبنی ہے ایک ہی فرشتہ چھ سو سالے عالم کی حاملہ ہو توں

اس کی موت اس کا رزق اور بخت ہے یا نیک بخت ہے سب کو کہہ رہا ہے پھر اس میں دین بھونک جاتا ہے تو اس کی قبر میں کے سو کوئی مسود نہیں کرتی بعض جتنیوں کے کا گرتے اہستے میں یہاں تک کہ میں حاجت میں میری نیک یا خفا سے رہتا ہے کہ یہاں نوشہرہ قدیرا کے سامنے آئے اور درخیزوں کے کا گرتا ہے پھر وہاں پہنچتا ہے اور درخیزوں کے درخیزوں کے کا گرتے میں یہاں تک کہ میں اور درخیز میں صرف ایک بات رہ جاتا ہے کہ اس کا نوشہرہ سامنے آئے اور جتنیوں کے کا گرتے پھر میں داخل ہو جاتا ہے کہ اسلم بخاری ہوا بیت ہے میں میں مسدود فرماتے میں فریادیں اور شہر علیٰ شہر علیہ وسلم کے احسن بندے کے توت اور درخیزوں کے کے گرتے میں کن کن میں جنتی درخیزوں میں مل جوتیوں کے کے گرتے

کاغذ پر ہے، معلوم ہوا کہ وہ حاضر و ناظر ہے۔

[illegible]

إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنَّوَارِثِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُورٍ مِنْ عَصَافِ الْجَنَّةِ لَمْ يَحْمِلِ الشَّوْعَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ فَقَالَ أَوْعِيزْ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ

لیکن جوئے میں دوزخی ملل کا تھپڑ مارنا ہم سے ہے دُلم بھاری اورایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف میں یہ کچھ لکھا ہے کہ وہ کم کو ایک انصاری کی طرح کے جہانم کے دعوت دی گئیں غرض کہ ان کے لئے دوزخی ہو کر وہ جنت کی چیزیں دین میں سے ایک چیز بن گئے جس نے دو گنا ہو گیا دگنا کا وقت ہایا فرمایا اسے عائشہ اس کے سوا کسی ہو سکتا ہے شہر نے کچھ جنت والے پیدا کیے مریح جنہیں ان کے آپ کی بیٹھوں میں جنت کے لئے بنایا گیا اگر واسطہ پیدا کیے جنہیں ان کے آپ کی بیٹھوں میں دوزخ کے لئے بنایا (مسلم) اورایت ہے

سلسلہ معنی مرتے وقت حبیب اکرام برگزیدہ ایسی اہم ہوگا لہذا چاہیے کہ بندہ ہر وقت ہی نیک کام کرے کہ شاید وہی اس کا آخری وقت ہو۔  
 سے ائمہ علموں میں ہیں البتہ صدیق کی صاحبزادی آپ کی والدہ اہم و اہم بنت عالم ربی ہو میری نبوت کے دوسری سال شوال  
 کے مہینہ میں ہجرت سے تین سال قبل حضور کی نوجیت میں آئیں سات برس کی عمر میں ہجرت سے ۱۸ سالہ کے بعد شوال کے مہینہ  
 میں نوسال کی عمر میں رخصت ہوئی، نوسال تک حضور کے ساتھ رہیں حضور کی وفات کے وقت آپ کی عمر شریفہ اٹھارہ سال کی تھی  
 حضور نے آپ کے سوا کسی گھوڑی بڑی سے نکاح نہیں فرمایا آپ فقیرہ فقیہہ حدیث کی حافظہ قرآن کی بہترین مفسرہ تھیں حضور نے آپ کے  
 سینہ پر وفات پائی اور آپ کے حجرہ میں دفن ہوئے جب آپ کو موت لگائی تو آپ کی برتہ میں ۱۹ آیات ناریہ شعر یعنی ہے سورۃ نوحہ  
 کی گواہی تھی کہ تم ضرورت پر لاگوں سلام۔ آپ سے ۱۲۰ احادیث مروی ہیں آپ سے اربعہ اصناف منسلک کی شب شب پھر میری ۵۰۰ سال  
 کی عمر کی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شہادت میں وفات پائی حضرت ابو ہریرہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی بخت البقیع میں دفن  
 میں بغیر نعش قرار رکھ کر نہایت کچے سے تلے کھجواں چاہے وہ اس کے باغات میں میرے شہد کی طرح تلے میں اس کے بیج ہونے نہیں ہوتا ہے  
 کہ یہ اس کی چیز کے بیج پھول گیا سو خیال رہے کہ حدیث اس آیت سے مخرج ہے وَالْعَنَّا كَرِيمًا وَنُحْمًا اَوَّيۡہَ مَسْلٰوۡنَہٗ  
 بچے اپنے میں باپ کے ساتھ ہی رہیں گے کفار کے بچوں میں اختلاف ہے اس کی تحقیق کیلئے ہمارا حاشیہ القرآن دیکھو کہ میں جو  
 جہاں کے بیج بنایا گیا ہے وہیں اپنے کا عمل کرے یا نہ کرے اس کے متعلق ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ بغیر عمل جنت عطا ئی  
 یا وہی طریقہ سے بھی مل جائے گی مگر اللہ کے فضل و کرم سے ہر بعدہ کہ اگر بغیر گناہ کو کسی جہنم میں بھیجے، فرما تا ہے

عَلَى رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا  
وَقَدْ كُتِبَ مَقْعُدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعُدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْجِيهِ  
عَلَى كُنَائِنَا وَنَدْعُ أَعْمَلُ قَالَ لاَ عَمَلُ أَفْكَرُ مُيَسَّرَ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَمَّا مَنْ كَانَ أَهْلَ  
السَّعَادَةِ فَسَيُسَرُّ لِمَا السَّعَادَةُ وَأَمَّا مَنْ أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَسَيُسَرُّ لِمَا الْعَمَلِ

حضرت علیؑ نے جسے فرمایا تھا اصل مائدہ علیہ کو سلم نے کھڑے کر دیا۔ ایسا کوئی نہیں جس کا ایک ٹھکانہ دوزخ شیخ اور ایک ٹھکانہ جنت میں نہ لکھا ہو۔ جو لوگ نے دوزخ کی یاد رکھی یا رسول اللہؐ انہی پر یہ جو کوسوں کے درکریں اور اعلیٰ جو کوسوں کے دریاں مل کر یہاں پہنچ کر ایک کوہ کی اعلیٰ آسمان پہنچ گئے جس کے نیچے پیدا ہو کر ان کو شعلہ عیبوں سے ہے تو اسے شعلہ عیبوں کے اعلیٰ آسمان پہنچ گئے اور اگر دیکھیں تو اسے

وَمَا تَجْزِيهِ فَاِنَّ الْاَمَانَ كُنْتُمْ تَتَعَلَّكُونَ اِن جھڑتے ہیں کہ اسلام نہ لیں گے حتیٰ کو نہ ہر جماعہ سے انکار ہو گا یا حتیٰ کو ہی اس کے بعد یہ حدیث خریف ہے  
 سلف آپ کا نام شریف علی بن ابی طالب کنیت ابوالمحسن اور ابو تراب لقب حیدر کر کے ہے قرشی ہیں ہاشمی ہیں مطلبی ہیں اسلام کے خلیفہ چہارم  
 ہیں اور پنجویں میں سب سے پہلے ایمان الٰہی ہوا ہے کہ آٹھ یا دس سال کی عمر میں ایمان لائے حضور کے ساتھ سوا غزوہ تبوک کے باقی  
 تمام غزوں میں شریک ہوئے، آپ کے فضائل حدو شہادت زیادہ ہیں آپ ہی نسل جناب مصطفیٰ کی اصل ہیں اسی رسول خدا  
 متوالی ہیں یعنی آپ کا ایک ہاتھ چار یار میں ہے دوسرا پنجویں پاک میں شاہ خیر فکس میں شعبہ شیر شیرین شاہ خیر فکس پر توحید قدرت ہے  
 انکوں سلام آپ ۱۸ اسی کچھ شہادت روز جمعہ میں عین شہادت عثمان کے دن خلیفہ ہوئے چار سال نو مینہ خلافت کی اور ۱۲ سال کی عمر کو  
 رضوان شکر جمعہ کے دن کو فکری جامع مسجد میں شہید کیے گئے عبدالرحمن بن ابی بکر محمد بن ابی بکر حضرت عثمان غنی کے عقیق میں بیکار ہو گئے کہ  
 بکھرے شہید کیا۔ شہادت سے عیسے دن وفات پائی امام حسن وحسین و عبداللہ ابن جعفر نے آپ کو غسل دیا امام حسن  
 نے نماز پڑھائی کو فکری کے قبرستان نجف میں دفن ہوئے، قبر انور زیارت کا و علق جعفر نے بھی زیارت کی ہے،  
 آپ کی نویں بیاں ہوئی۔ فاطمہ زہرا ام حبیبہ، زینب بنت مسعود، اسماء بنت امیہ، ام سلمہ بنت ابی العاص، و خولہ بنت جعفر  
 و شہاب بنت ربیعہ، ام شعیبہ بنت عروہ، حمیاد بنت اسرو القیس ان بیویوں سے ۱۲ بیٹے اور نو لڑکیاں ہو گئی  
 جن میں سے حسن حسین نرنب ام کلثوم حضرت فاطمہ زہرا سے ہیں سب بیاں و جعفری آؤ بے یعنی لوح محفوظ  
 میں ہر شخص کے متعلق پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ جنتی ہے یا دوزخی، جنتی ہے تو کس درجہ کا اور دوزخی ہے تو  
 کس طبقہ کا، جن میں پہلی مراد ہے جیسا کہ آگے مضمون سے واضح ہے سب کی سب کو جگہ جگہ جا چکا ہے اعلیٰ نوا کیسے ہو کر  
 فیصلہ لائی نہیں بدلتا ہے یعنی دنیا میں اعمال اور انہماک کی علامتیں ہیں جنتی کو نیکیاں آسانی اور گناہ جہاد معلوم ہوتے ہیں  
 دوزخی کو اس کا انکار، مگر یہ قاعدہ اکثریت ہے غلیظ نہیں، کبھی مریجہ کا ٹبرم جنتی ہو کر مرے گا اب کوئی اسکے برعکس بھی لہذا یہ

الشَّاهِدَةُ ثُمَّ قَرَأَ قَامًا مَنْ عَطَىٰ وَآتَىٰ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ إِلَٰهِي مُتَّقِنٌ عَلَيْكَ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى  
إِبْنِ آدَمَ مَحَضَةً مِنَ الزَّيْنَةِ ذِيكَ لِأَحْلَافَةِ فِرْزَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزَنَا الْإِسْطَانِ  
الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمْتَلِي وَتَشْتَهِي وَالْقَرْبُ يُصَدِّقُ ذِيكَ وَيَكْذِبُ بِهِ مُتَّقِنٌ عَلَيْكَ  
وَفِي رَوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كَتَبَ عَلَى إِبْنِ آدَمَ نَصِيحَتَيْنِ مِنَ الزَّيْنَةِ ذِيكَ لَا  
لِحَالَةِ الْعَيْنَانِ زَنَا هُمَا النَّظَرُ وَالْأُذُنَانِ زَنَا هُمَا الْإِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زَنَا هُمَا الْكَلَامُ

یہ بھی کسی کے اعمال پر عمل گئے نہ پھر حضرت نے اسے تلافی دل دی کہ جو چیز تیرے کہے سے اور پرہیز گار اور ایماندار ہو کر اور مجھے (مسلم بخاری) اور اہل بیت سے حضرت ابوبکر سے فرماتے ہیں فیما یروى عنہ انہ علیہ السلام کہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے آدمی پر اس کا نانا کا کھد کھد کیا ہے جسے وہ یقیناً پائے گا لہذا آئندہ کا نانا نظر دے کہ وہ اور زبان کا زنگنه ہو جائے۔  
دل تنہا اور خواہش کرے کہ شرمگاہ میں خواہش کو سمجھا جو کہ تیرے (مسلم بخاری) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ولاد آدم پر نانا کا کھد کھد کیا جا چکا ہے جسے وہ یقیناً پائے گا۔ آئندہ انھوں کا نانا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنگنه سناتے اور زبان کا زنگنه گوئے۔

حدیث گذشتہ حدیث پہلی ابن سعد کے خلاف نہیں ہے :

سے یہ اصول غور و فکر میں کام لے کر احکام دینوں گے۔ چاہے کسی کے گناہوں میں کیاں کر کے اس جنت میں جائے گا اور فلاں گنہگار کو کفر و کفر کا بندہ جتنی ہوگا۔ بندوں پر رب تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے نہ کہ غیر کی اطاعت و دشمنی اور ستمی کرنے پر مجبور نہیں بلکہ یہ آیت اگرچہ اولیٰ کو مدعی کے ایمان اور خلافت کے متعلق نازل ہوئی لیکن چونکہ حالات عام ہے اس لیے ہرگز مذکورہ سبب پر کسی کے لیے یہ سبب امر نہ ہوگی۔ یہ عام امر ہے جس سے کسی میں بھی قوت پہنچانے والے بچے خاص اور یا دراصل عام خیال ہے کہ عام خصوصاً مذکورہ علیہ السلام علیہ السلام میں جو حضرت انبیاء کو اس میں داخل بنانے وہ ہے دین ہے مطلب یہ ہے کہ ہم ان میں ان کی مقدسیت نہ مانیں جتنے کہ رب تعالیٰ کا فضل ہے کہ خدا کی غیر امتدادی و متحرک اور گنہگار خدایات پر جو کچھ نہیں فرماتا، حضرت شیخ نے شعبہ فرمایا کہ گناہ کے تحت ہے امر و اسباب نہ تائیں اس طرح کہ انسان میں شہرت و عظمت کی طرف سے ملان قدرتی طور پر ایک گناہ ہے مگر جہاں اسے اس سے بچانے خیال ہے کہ یہ علیہ السلام کے قلب پاک میں اس خاص موقع پر زندگی کی طرف سے ملان بھی نہ پڑا اور اب تعالیٰ فرماتا ہے، حکم کرنا کہ ان کو آواز دے اور وہ جھکا کر سجدے میں آئے وہیں نال ہو جائے کہ رب کی دلیل نہ دیکھ لیتے تھے غیر عفو و تغیر شہرت سے، خیال ہے کہ ایک ایک کا مدافع ہے خدا دیکھنے پر کچھ ہے یہاں دوسری نظر راو ہے۔ جہے جہی صورتوں کے حسن و جمال کی تعریف زبان کا ناتا ہے اسے شوق سے سنا مذمت کے لیے کان کا ناتا ہے۔ بعض عوام میں اپنے خاندانوں سے دوسری صورتوں کا حسن و جمال کی تعریف زبان کا ناتا ہے اسے شوق سے سنا

وَالْيَدُ زَيْتَانَا وَالْجَدُّ زَيْتَا هَا الْخَطِيءُ وَالْقَلْبُ يَهُوْحَى وَيَمَمَتْنَى وَيُصَدِّقْنَى  
 ذَلِكَ الْقَرِيبُ وَيَكْتَبُهُ وَعَنْ جَبْرَانَ ابْنِ حَصِينٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ  
 قَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْنَا أَنْ يَعْمَلَ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكُنْ حُوقَ فِينَهُ أَشْيٌ قُضِيَ  
 عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدْ رَسَبَ أَوْ فِيمَا يَسْتَقْبِلُونَ بِهِ مِمَّا أَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَتَكُنْ  
 الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدِّقُنِي ذَلِكَ فِي كِتَابِ  
 اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا قَالَهُمَا فَجُورَهَا وَتَقْوَاهَا رَدَا لَمْ يُسَلِّ

ہاتھ کا زنا چھوڑنا چھوڑنا پاؤں کا زنا قائم سے چلنا دل چاہتا ہے اس دن کا سب سے خرم گاہ اسے سچا ہونا اور دیکھنا  
 کہ دعا ہے حضرت مرثیہ ابن حصین سے کہ کہ مرثیہ کے دو شخصوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ فرمائیے تو کہ تو کہ  
 کچھ لوگ آج مل کر رہے ہیں اور ہمیں مشغول ہیں کیا یہ ایسی چیز ہے جس کا ان پر فیصلہ ہو چکا ہے اور جس چیز کی  
 تقدیر ابھی کر دی ہے یا اس میں ہے جسے آئندہ کر دیے گا جو ان کے پاس پہنچنے والے جو دلیل ان پر قائم ہو چکی ہے حضور  
 نے فرمایا نہیں بلکہ میں نے چاہتا ہوں کہ ان پر فیصلہ ہو چکا اور تقدیر کر چکی ہے اس کا تائید اللہ کی کتاب میں  
 بھی موجود ہے۔ قسم یہاں کہ ادا کے روز تفرقات کی اور اس کی کہ کے دلائل قرآن دی گئی ہیں اور یہ کہ گواہی کہ مسلم

اسی لیے یہاں استماع باب انفصال سے فرمایا گیا:

لے خلاصہ یہ کہ ایک زناہیت سے چھوٹے چھوٹے نازوں کا مجموعہ ہے، ہر عضو کا زنا علیحدہ ہے مثلاً بوقبہ زنا، اکھڑا کا، انہیں ہاتھ پاؤں  
 شرمگاہ سب ہی کا زنا کرتا ہے اسی لیے شگسٹا کر کہا جاتا ہے حرف مفتی نہیں کیا جاتا ہے لہذا انسان کو چاہیے کہ تصدیق خدا سے سچی ہے، سنبھرا،  
 مرتجہ رہے، غرض کیوں کی نشرو شاعت کا انجام دیکھنا ہمارا ہے، مرقعات میں ہے کہ اس جنیبیہ صورت کو نہا کر وضو لکھنا یا پینا نا آدم کر لکھنا جیسا کہ اللہ نے  
 کتاب اللہ کے نام میں لکھا آپ کی توحید پر مجید ہے، خواہی ہیں ہمیں خبر کے ساتھ حضرت ابوہریرہ کے ساتھ ایمان لکھنے، ہر وہی قیام رہا، شرمگاہ  
 دوش انتقال ہوا، اہل اللہ صحابی کی ملک، مسلمان ہمارے، انسان نے آپ کو فرشتے ملا کر نہ آتے تھے مرقعات و اشعار کے خلاصہ رسول ہے  
 کہ آیا تحریر ہے، اور تفسیر ہر دین یا اس کا کسی کہ پہلے ہم فراموش کر گئے ہیں پھر آئندہ لکھا جائے، تحریر سے مراد تحریر تقدیر ہے نہ کہ نامہ  
 اعمال کی تحریر کہ یہ کھان کی توفیقاً عمل کر لینے کے بعد ہی ہوتی ہے، خیال رہے کہ تقدیر کا مفہوم یہ ہے کہ قضا و قدر  
 کچھ چیز نہیں، پہلے کچھ لکھا گیا ہے ہم مستقل قادر مطلق ہو کر اعمال کرتے ہیں پھر ان کی تحریر ہوتی ہے یہ محنت  
 ہے دینی ہے شے یعنی ہمارے اعمال ہم تحریر و تقدیر کے بعد اس کے مطابق ہیں اس کا عکس نہیں یہی مذہب اہلسنت  
 ہے ملکہ وجہ استدلال یہ ہے کہ یہاں اَلْقَدَرُ ماضی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایسا عمل ہے کہیں پہلے ہو چکا ہے یا

میں دعا کرتا ہے ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ میں جو آدمی ہوں اور اپنے نفس پر ہزندنے  
دونا ہوں اور نکاح کرنے کا قدرت نہیں پاتا ہے ہوں شاید وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت چاہتے تھے فرماتے ہیں کہ  
حضور خاموش رہے میں نے پھر وہی کہا کہ آپ پھر خاموش رہے میں نے پھر وہی کہا کہ آپ خاموش رہے میں نے پھر  
اسی طرح کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے ابو ہریرہ وہ ظلم قدرت و جبر لکھ کر سو کہ بھی چکا جو تمہارے  
واسے پڑھا وہ اب جھٹی ہو یا بدھنہ و تار بخار کی اور قیامت ہے عبد اللہ بن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ  
وسلم نے کہ لوگوں کے سامنے دلی شہ اللہ کی انگلیوں میں بھی دو انگلیوں کے درمیان میں ہے

[illegible]



لے بلال ابلا لکائی طرف کہ بندہ اپنے ارادہ سے اچھے یا بُرے کام کرنے لگتا ہے لہذا جندہ مجبور نہیں کام ارادہ سے ہی ارادہ صحت کی طرف سے، ورنہ سزا جزا کا مستحق نہ ہوتا اور اختیار ہی اور غیر اختیار کی مثال میں فرق نہ ہوتا۔ دھرم میں ہاتھ بے اختیار ہوتا ہے اور لکھتے وقت اختیار ہے، لکھنے کو پتہ نہ ہوتا تھا تبیں کا کتاب ہے نہ کہ پتہ کو، حالانکہ لکھتا پتہ ہے کیونکہ وہ جاننا ہے کہ پتہ پتہ مختار ہے مگر نہ والا اختیار ہے، اگر پتہ کو پتہ کو پتہ مجبور نہیں تو جانور ہے پتہ کو کہ بے وقوف ہی، ہر حال اس حدیث سے جو صحت نہیں ہوتا ہے یہ وہاں کہ وہ موسیٰ نیک کار و بدکار سب ہی کیلئے ہے یعنی بدکاروں کے دل نیک کی طرف پھیر دے اور نیک کاروں کے دل نیک پر قائم رکھ دے خیال رہے کہ یہ وعدہ حقیقت دوسروں کیلئے ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سید المصومین ہیں ان سے لگتا تا ممکن ہے، ان کے لیے ہدایت رب تعالیٰ نے اسی لازم کر دی ہے جیسے سورج کیلئے روشنی یا آگ کے لیے گرمی، ان کی شانِ تربیت بلند ہے، ان کے خاص غلاموں سے ہدایت اور تقویٰ لازم ہے، رب تعالیٰ صحابہ کرام کے ہاں سے میں فرماتا ہے **وَالْوَلَدَةُ تَحْمِلُ حَقَّ الشَّعْوَى**۔ حقیقت انہیاری بحث ہماری کتاب حلال حق اور عظمت صحابہ کی بحث ہماری کتاب غیر معلومہ میں دیکھو، سٹہ بچے سے مراد انسان کا بچہ ہے جیسا کہ اگلے سطروں سے ظاہر ہے، فطرت کے منتفی معنی میں چہرہ اور اویا اور کرنا، یہاں اصل اور پیدائشی حالت مراد ہے یعنی ہر انسان ایمان پر پیدا ہوتا ہے، عالم ادباج میں رب تعالیٰ نے تمام بدھوں سے اپنی ربوبیت کا اقرار کیا سب نے یہی کہا کہ اگر کرنا کہ اس اقرار پر قائم رہتے ہوئے دنیا میں آئے یہ اقرار ایمان سب کا فطری اور پیدائشی دین ہے سٹہ یعنی پتہ ہوش بھٹلنے تک دین فطرت جو حیدر ایمان پر قائم رہتا ہے ہوش بھٹلنے پر جیسا کہ پٹھان باپ اور ساتھیوں کو دیکھتا ہے ویسا ہی ہر جاننا ہے، ماں باپ بچے کے پہلے استنبویں ان کی صحبت بچے کی طبیعت کے لیے سانچہ ہے، اسی لیے غروی ہے کہ اپنی پہلوں کے لیے اچھے خاوند اور ملاؤں کیلئے دیندہ نیک جو یاں تلاش کرو تا کہ بچے نیک ہوں، اس لیے ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ظاہر ہوئی کہ حضور پرستوں اور علموں میں رہے مگر انہیں بھٹلا ان خود گمراہ، معلوم ہوا کہ طبیعت محمد پرستوں اور علما، سیدوں، متقی، خدایا، دے کے سالار سب درست

فِيهَا مِنْ جَرَّاءَ ثُمَّ يَقُولُ فَطَرَكَ اللَّهُ الْغِي فَكُفَّ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ  
ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كَمَا نَحْنُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَتَبَغَّى لَهُ أَنْ يَنَامَ يُخَفِّصُ  
الْقِسْطَ وَيَرْفَعُ يَرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ الْبَلِيلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ  
حِجَابُهُ النُّورُ لَوْ كُشِفَ لَأَخْرَجَتْ سُبْحَاتُ وَجْهِهِ مَا أَتَتْهُ إِلَى بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ

ناک کان کا پاتے ہوئے پھر فرماتے تھے کہ انشک پیدائش ہے جس پر لوگوں کو پیدا فرمایا انشک مطلق میں تبدیلی نہیں  
ہے یہی سیدھا دین ہے مسلم و مجاہد اور اسی سے حضرت ابو موسیٰ سے فرماتے ہیں کہ ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
نہایت پر حیرت میں تھے کہ تو قیام فرمایا کہ لیتھ انشک سے نہ سوتا ہے نہ سوتا اس کے لائق ہے کہ پلے باز نہ  
جھکاتا یا مٹاتا ہے وہ اس کی بارگاہ میں رات کے اعمال دن کے اعمال سے پہلے اور دن کے اعمال رات کے  
اعمال سے پہلے پیش ہو جاتے ہیں اس کا پردہ نور ہے اگر یہ وہ کھول دے تو اس کی ذات کی شامیں انجیل احمد نظر  
مطلق کو جلا رہی

اور نصرا نیت سے مراد یہ مجلے ہوئے دین ہیں حکم ملی وہ تو اپنے وقت میں عین ہدایت تھے ۲

سلاہ و دعائیت کو ہماری نیت سے تقسیم کر رہا تھا یہ کہ جیسے عام طور پر جانوروں کے بچے سمجھ اذغوا پیدا ہو سکتی ہیں جس جانی پرانی میں  
مبتلا ہو سکتی ہیں ایسے انسانی ادراج کا حال ہے سلاہ یعنی قانون ہے کہ ہر انسان ایمان اور عقیدہ کو حیر پر پیدا ہوا ہے کہی نہیں ہو سکتا کہ کوئی  
بچہ پیشانی کے اتر کو توڑ کر کافر ہو کر پیدا ہو لہذا آیت پر کوئی اعتراض نہیں خیال رہے کلینثاقی ایمان شرعاً معتبر نہیں مگر ایسے کا کافر  
کافر نام لیا کہ نہ اس کی نماز خزانہ ہو نہ اسلامی گفتی و فتن اور نہ انھیں بعد میں ترک کا ہلئے جس پر کو حیر علیہ السلام نے نقل کیا اور  
فرمایا اِنَّهُ خَلِيعٌ كَا فَرَا اور اِس مراء ہے فخر و کجلی میں ہوش منہ حال کافر ہونا اس کے معتقد میں پہنچا جہل نہ یہ حدیث اس آیت کے  
خلاف نہیں اور نہ آیات میں تلامذہ سے بلکہ نبی آپ و عطف کے لیے کمرے ہوئے اور عظمیٰ سے پانچ چیزیں بیان فرمیں و عطف اور عطف  
کھڑے ہو کر کرا نیت سے عطف خراجہ کا ہونا کراچ کا یا کوئی اور کتب لقمہ سلاہ کو کرا کر ایک حکم موت ہے اسی عینت و نزع میں پیدائش ہوگی  
رب تعالیٰ موت سے جان پہنیز نہ ہو سکتا نہ وہ کرا سلاہ کے لئے کہ ہے ہونا کرا سلاہ سے کرا کہ سلاہ فرما ہے و مَا مَسْتَكِينٌ تُكْفِي اِس مراء  
مرا کہیں کارہ ہے جو کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ دنیا بنا کر رنگ گیا اب دنیا کا کام ہمارے بت چلا ہے میں مالا اللہ صرف تسط کے نفوی سننے میں  
حیرت مند کو کبھی قسط کہتے ہیں اور توفیق کے پنے کو کبھی کرا سلاہ کے پنے سے مراء ہے اور لا و میں بھی کرا ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے و لَوْ كُنَّا  
بِالْقِسْطِ اَسِ الْمُسْتَقِيمِ لَمْ يَكُنْ لَكُنْ اِس مراء و مراء ہے اور کسی کو کہ ایک ہی نفس کبھی غروب ہوتا ہے کبھی میرا کبھی کسی کو کرا کبھی کسی  
کبھی ناجز ایسے ہی ایک قوم کبھی غلاب کبھی مغلوب سلاہ کہ اعمال کھنے والے فرشتے دنیا سے ہر اعمال دو وقت پیش کرتے رہتے ہیں۔

[illegible][illegible]

دوسری فصل: روایات کے تحت جہاد اور مسامت سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رب کے لئے جو چیزیں پسند کیا وہ قلم و خالہ پھر فرمایا اس کو کھلو بلائی انھوں نے فرمایا تقدیر نہ کرے کہ تیرے لئے جو کچھ ہو چکا اور جو بیشک ہوگا کھلے دیات (ترمذی احمدی نے فرمایا یہ حدیث مسنداً قریب ہے روایت ہے مسلم ابن یوسف سے کہ فرماتے ہیں کہ اگر ان انتخاب سے آیت کے متعلق پوچھا گیا جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پیشگوئی سے انکار کر دیا نکال دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے یہ ہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدم کو یہ بھی فرمایا اے ابراہیم ان کی پیروی کو

[illegible][illegible]

بِیَمِينِهِ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ الْجَنَّةَ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ  
يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَخَّرَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ النَّارِ وَيَعْمَلُ  
أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ فَيَقِيمُ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ يَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ  
عَلَى عَمَلٍ مِّنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ فِيهَا الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ  
يَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِّنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ فِيهَا

اپنے ہاتھ سے ملائے تو اس سے ان کی اولاد نکلے تو فرمایا اگر انہیں میں سے جنت کے لیے بنایا جائے جنتیوں کے کام  
کریں گے مگر ان کی پشت کی پشت کی تو فرمایا انہیں میں سے آگ کے لیے بنایا جائے تو گ دوزخیوں  
کے کام کریں گے شاید شخص بولا پھر عمل کلمہ ہے میرا یا رسول اللہ نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت  
اللہ جس کے جو جنت کے لیے پیدا فرمایا ہے تو اس سے جنتیوں کے کام لیتا ہے یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے  
اعمال میں سے کسی عمل پر جتا ہے اس بنا پر اسے داخل فرمایا ہے جنت میں ہے اور جب جسے کو دوزخ کے لیے  
پیدا فرمایا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام لیتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر جتا ہے  
جس کی وجہ سے اسے دوزخ میں داخل

ملے یہ مدت عشا بہات میں سے چھ مہینوں کی پشت مہلک پر جو جنت لڑائی و سڑب ہاتھ کے ظہری جھٹکے اور اپنے ہاتھ سے پاک ہے انظار و ک  
بہتیں و جتا ہے اس لیے تو جنت بہت طویل ہے اس طرح کہ ہر دنگے کی جڑ سے پسینہ کھنکھائی کی طرح ظاہر ہوئی یہ واقعہ آدم علیہ السلام کے جنت میں ہانے  
سے پہلے ہوں یہاں پر رب عزوجل شریف بنا کھنکھائی کی طرح ظاہر ہوا بعض نے فرمایا کہ جنت کے شریف ہانے کے بعد ہوا اور یہ میں سفید رنگ  
کی تھیں کہ میں اپنی خوشی و لذت سے نہ کیا ہوا کہ وہ یہاں پر نہ گئے جنت میں بلکہ یہاں لوگ ان اعمال میں مجبور ہیں یہاں رہے کہ یہاں جنت کی  
مراہے وہی اعطائی طور پر ان اعمال میں جنت میں جیسے مسلمانوں کے جوتے پتے یا مرثیہ وقت ایمان قبول کرنا لڑا لڑا مہادہ لڑا لڑا کہ وہ میں جنت  
شہ اس طرح کہ کفر پر نہ گئے لڑا لڑا کہ کفر پر نہ گئے ہو یا ایمان میں ہو یا حدیث سے مسلم ہو کہ آدم علیہ السلام کو اور حاضرین فرشتوں کو تمام جنتیوں اور  
دوزخیوں کو دکھائے گئے تباریہ گئے اپنی کوتاہی کے لیے یہ واقعہ کیا گیا ہمارے حضور کا علم آدم علیہ السلام سے کہیں نہ ہوا ہے نہ حضور ہم پر کیا کا  
انہما اور سعادت و شقاوت ساتھ میں جلوہ سب سے پہلے کھنکھائی میں سلام ہو کہ آدم علیہ السلام کی پشت میں ہی تمام اللہ کی رحمتیں ہوں گے کہ جو دوزخیوں پر  
بے نیکی و بدعت میں ہے کہ دوزخیوں کی رحمتیں سفید تھیں انبیاء کی رحمتیں نہایت چمکدار تھیں کیونکہ اگر جنتیوں میں سے ہیں تو کو کچھ بھی کر ہی جنت ہی پائی  
گئے جنتی دوزخی ہونا جبر ہی ہوئی نہ کہ اختیار ہی ہے یہ قاعدہ اکثر یہ ہے کہ بدعتیں ہیں پہلے گروہ کا بعض لوگ عمر عمر دوزخیوں کے  
کے کام کرتے ہیں مرنے وقت نیک اعمال کر کے مرنے میں شہ کام لیتے کے معنی یہ ہیں کہ بندے کے دل

فرمایا ہے: (ملک ترمذی، ابو داؤد) اے ایسا ہے عبد اللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے کر دست اقدس میں دو کتابیں تھیں کہ فرمایا کہ یہ کتابتے ہو یہ کیا کہیں میں تم سے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کے بغیر بتائے نہیں جانتے کہ تو داہنے ہاتھ کی کتاب کے بارے میں فرمایا کہ یہ کتاب رب اعظم کے پاس رکھی ہے جس میں تمام جنتیوں کے نام لکھے ہیں اور بائیں ہاتھ کی کتاب کے بارے میں پھر عرض کیا کہ یہ کتاب اللہ کے پاس رکھی ہے جس میں تمام جہنمیوں کے نام لکھے ہیں اور دونوں کتاب کے استحقاق فرمایا کہ یہ کتاب اللہ رب اعظم کے پاس رکھی ہے اس میں دونوں احوال کے باپ دادا اور قبیلوں کے امیہ پھر عرض کیا کہ ان دونوں کتابوں کے

اگرچہ ان کے لئے ایک طرف ہوتا ہے جس سے وہ اپنی خوش رائے اختیار کرے بلکہ ان کے لئے یہ ہذا ایسا شخص ہے کہ جو کہیں سے ہمارا دوستی حاصل نہ کرے  
ہذا ہمیشہ شکیانہ کر کے خوشی اور ملکہ یعنی ایک دلائل ہذا میں اور دوسری باتیں ہیں جن میں ہے کہ کتابیں جو تیس جن میں صاحب کرم دیکھ رہے تھے  
کو فقط غلامی اور وہی جیسے ارضی نعمت کے ہر طرفہ و شصت اعمالت (اگلی ہجرت سے بھی یہی ظاہر ہے کہ یعنی یہ دونوں کتابیں جو تیس ہجرت ہذا میں  
دیکھ رہے تھے کہیں مضمون کی ہیں اور ان میں کیا لکھا ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کتابیں نظر کرتے ہی نہ ہر ان سے استفادہ فرمایا جہاں نیز ہر صاحب  
جو چھتہ کہ حضور کو کسی کتاب میں اور وہ کہہ دینے ہر کتاب میں تو دیکھ رہے ہیں مگر اس کے مضمون سے بغیر ہر ایک آپ علامہ بخشنی تو خبر ہر وہاں سے معلوم  
ہو کہ حضور کتابوں کو بھی دیکھ رہے ہیں اور ان کی کتابوں کے تفصیل معلوم بھی ہیں اور لوگوں کو وہ کتابیں ہذا ہذا دے رہے ہیں کہ جس میں یہی صاحب کا مقصد تھا تھا جن  
میں یہ کتابیں کے خصوصی علم کا اعتبار ہے نہ اس طرح کہ دوسری کتاب میں جتنیوں کے نام پڑے نام تو فرست میں ہیں اور آخر میں تو ان کی کتاب تھے اس  
حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر حق و ہر حقیقی کا تفصیل علم بخشا ان کے ہر باب و اصول و قبولی اور اعمال پر مطلع کیا  
اس حدیث حضور کے علم کی پابند و دلیل ہے جس میں کوئی تاویل نہیں ہو سکتی یہی نبی سے اس قدر تقدیر ہر کتاب کی تفصیل فرمائی ہے اور مجھے اس کا علم  
فرماتا ہے تقدیر مطلق اور وہ شایع مطلق میں ہذا دقت کی ممکن ہے خیال ہے کہ کون کون سے مضمون میں عجوبات کی تحریر بھی ہے اور اسم کتاب میں صرف  
نفسائے مہر کی باتوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم پہنچا ہے اگر میرے حضور کا علم تمام کتاب تک ہے وہ وقتوں میں ان صاحب کرم کو جملہ امور پر بتایا گیا

فَلَا يَزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقُصُ مِنْهُمْ أَبَدًا فَقَالَ أَصْحَابُهُ فَيُفِيمَا الْعَمَلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
إِنْ كَانَ أَمْرٌ قَدْ فُرِعَ مِنْهُ فَقَالَ سَدُّوا وَقَارِبُوا فَإِنْ صَاحِبُ الْجَنَّةِ يُفْتَحُ لَهُ  
بِعَمَلِهِ هَذِهِ الْجَنَّةُ وَإِنْ عَمِلَ شَيْءًا مِنْ عَمَلِ إِنْ صَاحِبِ النَّارِ يُفْتَحُ لَهُ بِعَمَلِهِ هَذِهِ النَّارُ وَإِنْ عَمِلَ شَيْءًا  
عَمِلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدُو قَنَدًا هُمْ ثُمَّ قَالَ فُرِعَ مِنْكُمْ مِنَ الْعِبَادِ  
فِيهِمْ فِي الْجَنَّةِ وَفِيهِمْ فِي السَّعِيرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي خُزَّامَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رُفِي لَسْتَرُ قَبْهَا وَدَوَّاءُ تَنَدَّ أَوْحَى وَتَقَاةُ تَقِيهِ رَاهِلُ تَرَدُّ  
مَنْ قَدْ رَأَى اللَّهَ شَيْبًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدْ رَأَى اللَّهَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ كَلْبٍ

اب انہیں کبھی یاد نہ آئی کہ انہیں بروہا کی خدمت میں بھیجا گیا تھا کہ انہیں رسول اللہ کے پاس معاملاً سے فراغت ہو چکی تھی۔ فرمایا سیدھے رہو قرب الہی حاصل کرو کہ کوئی خوشی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کوئی بھی کام کہے اس پر یقیناً روز قی کا خاتمہ اور رزقوں کے کام پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کوئی عمل کرے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے اشارہ فرما کر انہیں جہاد یاد کیا پھر فرمایا کہ تمہارا رب ہندوؤں سے خدا رخ جو سیکار کولہ جنتی اور دوسرا کولہ روز جنتی ہے خدا ترندی اور عافیت ہے اور خزاں سے وہ اپنے والد سے ملو گی نہ فرماتے میں نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو رزق ہم کہتے ہیں وہ جو دوائیں اور پیر پر ہمارا استعمال میں آتے ہیں کیا یہ اللہ کا تقدیر ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ خود اللہ کا تقدیر ہے میں نے (اللہ عزوجل کی بارگاہ)

۱۰۰  
۱۰۱  
۱۰۲  
۱۰۳  
۱۰۴  
۱۰۵  
۱۰۶  
۱۰۷  
۱۰۸  
۱۰۹  
۱۱۰  
۱۱۱  
۱۱۲  
۱۱۳  
۱۱۴  
۱۱۵  
۱۱۶  
۱۱۷  
۱۱۸  
۱۱۹  
۱۲۰  
۱۲۱  
۱۲۲  
۱۲۳  
۱۲۴  
۱۲۵  
۱۲۶  
۱۲۷  
۱۲۸  
۱۲۹  
۱۳۰  
۱۳۱  
۱۳۲  
۱۳۳  
۱۳۴  
۱۳۵  
۱۳۶  
۱۳۷  
۱۳۸  
۱۳۹  
۱۴۰  
۱۴۱  
۱۴۲  
۱۴۳  
۱۴۴  
۱۴۵  
۱۴۶  
۱۴۷  
۱۴۸  
۱۴۹  
۱۵۰  
۱۵۱  
۱۵۲  
۱۵۳  
۱۵۴  
۱۵۵  
۱۵۶  
۱۵۷  
۱۵۸  
۱۵۹  
۱۶۰  
۱۶۱  
۱۶۲  
۱۶۳  
۱۶۴  
۱۶۵  
۱۶۶  
۱۶۷  
۱۶۸  
۱۶۹  
۱۷۰  
۱۷۱  
۱۷۲  
۱۷۳  
۱۷۴  
۱۷۵  
۱۷۶  
۱۷۷  
۱۷۸  
۱۷۹  
۱۸۰  
۱۸۱  
۱۸۲  
۱۸۳  
۱۸۴  
۱۸۵  
۱۸۶  
۱۸۷  
۱۸۸  
۱۸۹  
۱۹۰  
۱۹۱  
۱۹۲  
۱۹۳  
۱۹۴  
۱۹۵  
۱۹۶  
۱۹۷  
۱۹۸  
۱۹۹  
۲۰۰

تفسیر میں  
لکھتے ہوئے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدْرِ فَعُصِبَ حَتَّى أَحْمَرَتْ وَجْهَهُ حَتَّى كَانَمَا لِقَىٰ وَجْنَتَيْهِ حَبَّ الرَّمَانِ فَقَالَ أَيُّهُمَا أَمْرُكُمْ أَمْ بِهِذَا أُرْسِلْتُ إِلَيْكُمْ أَمَا هَلَاكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِينَ تَتَنَازَعُونَ فِي هَذَا الْأَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَتَنَازَعُوا فِيهِ سَأَوَاكَ اللَّهُ يَذِي قِي وَذُو ابْنِ مَاجَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پاس تشریف لائے مالا محرم سے، تقدیر پر جھگڑ رہے تھے کہ تو آپ راہ میں ہوئے حتیٰ کہ چہرہ خون سرخ ہو گیا گویا کہ رخساروں میں انار کے دانے پھوڑ دیئے گئے ہیں، اور زبانیں انہیں اس کا حکم دیا گیا ہے یا میں اس کے ساتھ تہاڑی طرف بھیجا گیا کہ تم سے پہلے لوگوں نے غیب اس مسئلہ میں جھگڑے کیے تو بالکل ہی ہو گئے تھے میں تم پر لازم کرنا ہوں لازم کن ہوں کہ اس مسئلہ میں جھگڑو نہ اور تم نہ اس کی مثل ابن ماجرہ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بیان کیا کہ اس سے روایت کی گئی

اور مصیبت اس جہاں پہنچ کر یا اس جہاں سے رونے ہو گیا، یا مصیبتوں کا آنا اور ان کے نہ ہونے کا سبب مقدمہ مثال ہے تقدیر تقدیر کے خلاف، یہی اس سے معلوم ہوا کہ اگر تقدیر تو یہ تھا تو یہ کون کون سا عمل ہے اس عاجز میں کہ شیعہ صاحب اور سنت والہ صاحب اس کا پورا ایک باب لکھتے ہیں کہ اگر تقدیر ہے تو یہ کیسی چیز ہے کہ تم نے یہی مادہ ابھی سے کہہ دیا، تو ہم مجبور ہوئے، پھر اس پر ثواب اور عذاب کیسے، وغیرہ آج کل کی عام گفتگو میں ہے یعنی غضب کے آثار پھر سے پھر ہو رہے گئے، حضور علیہ السلام کا بغض نفس کیلئے نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ کیلئے اور صاحب کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا، بغیر عبادت ہے جس پر ثواب ہے اس سے معلوم ہوا کہ مستواں شاد روں پر اور سر پر مریدوں پر ناراض ہو سکتا ہے کہ میں نے جو چیزیں کی تھیں ضرورت ہے، اور جو کال سوال تم سے قبول فرمیں، ہو گا ان کے حاصل کرنے کی کوشش، اور مسئلہ تقدیر میں بحث کر کے تم متکلف نہیں ہو، تم سے اس کا سوال ہو گا کہ یہ وہ نقصان کی بعض چیزیں یا دیگر انبیاء کی امتیں جو مسئلہ خداوندیہ کی تحقیق کر کے ایمان کو بیٹھے اور غراب الہی آگیا، اس سے معلوم ہوا کہ مسئلہ تقدیر میں بے سمجھ ہو جائے کہ جہاں کرنا اور وہاں سے کد میں اس کے متعلق شبہات پیدا کرنا لازم ہے، ایسے ہی ناجو لوگوں کا اس میں زیادہ غور و فکر کرنا بھی منع، لیکن اس مسئلے کی حیثیت پر لائن قائم کرنا، مغرضین کے شبہات دور کرنا منافعت نہیں بلکہ تبلیغ ہے، مگر یہ علم کا کام ہے عوام نہیں، لہذا علم کلام میں مسئلہ تقدیر کی بحث اس زمین میں نہیں آتی ہے خیال ہے کہ ان کی استدلال اس مسئلہ کے جو کہ ان کا سبب ہے، عمرو بن شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص، عبد اللہ بن عمرو صحابی ہیں، شعیب نے ان سے ملنا نہ نہیں کی جوقہ کی غیر شعیب کی طرف لکھی ہے، بعض نے فرمایا کہ اس میں ارسال نہیں ہے اور شعیب نے اپنے دادا عمر ابن عاص سے ملاقات کی ہے



وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ  
 آدَمَ مِنْ قُبْضَةٍ قَبْضَتُهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدَرِ الْأَرْضِ مِنْهُمْ  
 الْأَسْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَرْبُ وَالْحَبِيبُ وَالطَّيِّبُ  
 سَرَاةً وَأَسْحَدُ وَالْقَوِيُّ وَالرَّقِيقُ وَالْبُودُ الْأَوْدُ. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْرُوفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ثُلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ نُورِهِ

روایت ہے حضرت ابو موسیٰ سے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ  
 نے آدم علیہ السلام کو ایک شخص سے پیدا کیا جو تمام روئے زمین سے لی گئی نہ لہذا اولاد آدم زمین کے ہر  
 پرانی نہ ان میں سرخ سید اور کانے اور دیر مینے تے اور نرم و سخت پیدا ہو چکا میں اسے احمد و خریذی اور  
 ابور او نے روایت کیا روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے  
 سنا کہ اللہ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا کی تھ پھر ان پر اپنی شعاع نور ڈالی تھ

اس طرح کہ حضرت عمر اسی علیہ السلام نے ہر قسم کی زمین سے تھوڑی تھوڑی مٹی حاصل کی اور اس کو ہر قسم کے پانی میں گوندھا پھر حضرت عزرائیل  
 نے یہی مٹی اٹھائی تھی اس لیے جان نکالنے کا ہمیں انہیں کے پر کیا ہاں اگر زمین کی ملکیت دی جائے گی کہ اس سے معلوم ہو کہ رب تعالیٰ کے بندوں  
 کے کام کی طرف مائل ہوئے ہیں اور کچھ مٹی جمع کرنے والے حضرت ملک الموت میں مگر فرمایا کہ رب تعالیٰ نے جمع فرمائیں اس کی پوری تحقیق ہو گیا  
 نفس نہیں میں دیکھنے تھ یعنی چونکہ مٹیوں مختلف تھیں لہذا انسانوں کی صورتیں اور سیرتیں بھی مختلف ہوئیں جیسے اگر ان کے صفوں سے ظاہر ہے اس سے معلوم  
 ہوا کہ تمام انسانوں کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہیں جیسے تمام کی درمیان آپ کی پشت میں تھیں انہیں کے کلام کا مٹی ہر جزو اپنی جگہ پر  
 کے ظلال کی حضور علیہ صلوٰۃ والسلام کو نو ذائقہ اس واسطے کہا جاتا ہے کہ آپ کی روح بھی نور ہے اور جسم بھی نورانی ہے ہر جزو اپنی جگہ پر  
 تھ جس سانولہ یا سفیدی سرخی سے مخلوق طبعی جس کی خلقت میں سفید و سرخی کے اجزاء خاصہ کے گوندھے ہوئے کمال مٹی کے اجزاء ہیں غائب  
 آئے وہ کانے جہاں دونوں برابر ہے وہ سانولہ یا سرخ سفید کچھ جیسے انسان کی مختلف صورتیں مختلف مٹیوں کی وجہ سے جیسے ایسے ہی ان کی  
 سیرتیں بھی مختلف مٹیوں کے اثرات سے مختلف ہیں کچھ مٹی کی اجزاء غائب ہیں ان کی طبیعت نرم ہے اور سخت مٹی والوں کی طبیعت بھی سخت ہے چونکہ مٹی  
 سے بنے وہ طبیعت کے گوندھے ہیں پاکستانی کانے طبیعت کے پاک صاف خیال ہے کہ جیسے جسم کا اصلی رنگ بین بدلتا ہے جیسے انسان کی اصلی فطرت نہیں  
 بدلتی اور جب یہ پورے سیاسی کا عارضی رنگ اختیار کرتا ہے ایسے ہی طبیعت کی عارضی حالتیں تبدیل ہو جاتی ہیں البتہ کانے اصل اتحاد اصل مسکا ہر  
 خلاق کا عارضہ ایک رنگ و صیقل ہے مگر جو کچھ گوندھے ہیں جن دنوں نہ کہ گوندھے ہیں دنوں فریق فریق ہوا پیش کی صورت انسانی اور شہوانی اندھیرائی  
 میں تھ تھ یعنی ایمان اور معرفت کی روشنی معلوم ہوا کہ تاریکی ہماری اصلی حالت ہے روشنی رب کا کلام گوندھا ہے خود نمود کرنے میں بھی

فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ الثُّورُ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَأَ هَضَبًا قَلْبًا لَكَ أَقُولُ جَفَّ  
الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَإِذَا أَحْمَدُ وَالتَّوْمِيذِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْثُرُ أَنْ يَقُولَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَكُلْتُ يَا  
يَسَى اللَّهُ أَمَّا لَكَ وَمَا جِئْتَ بِهِ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ الْقُلُوبَ بَيْنِي  
وَأَسْبَغِينَ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَاءُ وَإِنَّ التَّوْمِيذِيَّ وَابْنَ مَاجَةَ وَعَنْ  
أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ لِقَلْبٍ كَرِهَتْهُ بَارِئُ  
فَلَا يَقْبَلُهَا إِلَّا بِرِيَاءٍ كُلُّهَا بَطْنِي وَإِذَا أَحْمَدُ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جیسے اس نوے کے پہلے نیا وہ ملا ہے یا کیا نہ جو اس سے روایا گراہ ہو گئے۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ قلم اللہ کے علم پر سو کر چکا نہ۔ احمد و ترمذی روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے اے دونوں کے پیچھے نہ لے میرا دل اپنے بن پر ثابت رکھے نہ میں نے عرض کیا یا بنی اللہ ہم آپ پر لا آپ کی تمام لائق سولی چروں پر یہاں لاکچے تو کیا جب آپ ہم پر ادریشناں میں عہ فرمایا ہاں لوگوں کے دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے نیچے میں جہد و جہاد ہے پھر دے نہ ترمذی و ابن ماجہ روایت ہے ابو موسیٰ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دل کی مثال اس پر کہ کسی سے حمید دل زمین میں ہو جسے سوا اس غبار باطن میں نہیں پائیں عہ احمد و ترمذی و ابن ماجہ روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول

[illegible]

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ  
بِالْقَدَرِ وَأَنَّ التَّرْمِذِيَّ وَابْنَ مَاجَةَ وَكَعْنُ عُبَايَسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَانِ مَنْ أَتَيْتَنِي لَيْسَ لَهْمَا فِي الْإِسْلَامِ تَصْدِيقُ الْمَرْجِيَّةِ وَالْقَدَرِ رِوَاةُ  
التَّرْمِذِيَّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ جِدَّتِ غَرِيبٍ وَعَنِ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خُصْفٌ وَمَسْخٌ وَذَلِكَ فِي الْمَكْدِيِّ سِتْنِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک چار باتوں پر ایمان نہ لائے گواہی دے  
کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں مجھے اللہ نے حق سے راستہ عجا اور مرے بعد لائے  
اور تقدیر پر ایمان لائے نہ ترمذی و ابن ماجہ اور ابی نعیم سے حضرت عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے دو گروہ ہیں کہ جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہا اور تقدیر کے اسے ترمذی نے نقل  
کیا اور فرمایا حدیث غریبہ سے روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
فرماتے سنا کہ میری امت میں دو خنث اور دو مسخ اور دو سبتیں ہوں گا اور یہ

خمسہ ذلک لو یأتیہ دنیا فلو سیئہ اور سبتیں تیر ہزار ہیں اگرچہ کئی بھاری پتھر کے نیچے آجائے تو ہزاروں کی زندگی محفوظ رہتا ہے اگر ہم انبار کسی شے کی پتلا  
میں آجائیں تو نشانہ اللہ ہے دینی سے غفلت دینی کے معیت مرشد کا یہ ہی خشار ہے

اسے موت میں دیر ہو یا کارے کہ وہ شخصی موت کے تو قاتل ہیں مگر عالم کی عمومی موت کے قاتل نہیں ہوا انھیں میں مکاری قیامت لائے ہے جن میں ہمیں کہ  
سادہ عالم کو خدا ہے اور یہ بھی کہ بدعت سزاوارتہ کے ہے اللہ ہے اور وہ کسی بے اہمیت سے اور شخصی موت کو انھیں سے بڑھیں انھیں لائے کہ جبر ہے یا کہ  
انسان کو خود مرض مانے اور قدر ہے یا تقدیر کا شکار ہے اور اپنے تقدیر طعن جانے کے امت سے ملو اور امت بدعت موت ہے جس میں کافر میں شامل ہیں  
یا امتیج احباب یعنی کھر گروہ جن میں قوی حیثیت سے مسلمان کہا جاتا ہے دیکھو کفر کے نہ تار غفلت توئی مسلمان ہی اندک غفلت غایب ہو جائیں مسلمان اور  
غریب باقی ابدا حدیث پر اعتراض نہیں کہ کافر گروہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امت کیوں فرمایا کہ مرید کہتے ہیں کہ جیسے کافر کوئی نیکی  
مندی نہیں ایسے مسلمان کوئی گنہگار نہ ہو مگر یہ جو چاہے کرے اس مذمہ کے ذریعہ شایع اور بعض مباحی یا دگر میں جن کا عقیدہ ہے کہ قدر شاہ  
کوئی پیدا ہو کر میں مدیٹ لے لے جو چاہے ہو یا قدر کہتے ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہم اپنے اعمال کے طاق اور غفلت میں اس حدیث سے  
معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں فرسے بالکل کافر ہیں مگر علماء فرماتے ہیں کہ ان کا کفر لڑی ہے ذکر استلزامی، لہذا ان کی تکفیر میں احتیاط لیا جائے  
کیونکہ کثرت کفر کے لیے دلیل قطعی چاہیے یہ حدیث قطعی نہیں:

بہارِ خیر و برکت  
میں سے مل جاوے  
مغفرت

تقدیر کے متعلق پر ہو گا کہ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ترمذی کی روایت اس کی مثل ہے روایت بڑے سنی  
 صحفہ نے میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تقدیر پر فرق اسامت کا ہوگی ٹولہ پیش اگر ہمارا چاہی تو اس کی  
 مزاج پر کسی کو دوا اور اگر ہم واپس لوٹنے کے لئے دوا ہے ابوداؤد روایت صحیحہ صحیحہ فرماتے ہیں فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقدیر کو اس لئے تھست ورنہ نہایت درگزر کرتے کہ ان کے کلام کی اس کو کہو دوا دواؤ دوا  
 ہے حضرت عائشہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم نے جو کچھ دیکھا ہے میں اس میں سے نہ لے لو انکھ منعت کہ نہ اور نہ

نے ظاہر ہے کہ کربلا خس اور مسخ کے تحقیقی معنی ہیں اور یہی، اور واقعی کفر خدا میں بعض منکر یہ تدریس تاروں کی طرح نہیں ہیں، و حسانے ہمیں گئے اور  
 بعض ایدہ والوں کی طرح بدنام و مشہور ہوئے۔ خیال رہے کہ بعض علیہ الصلاة والسلام کی تشریف آوری کے بعد اس قسم کے عام مذہب اتنا قیمت بند ہو گیا  
 موصیٰ علیہ السلام کی گئے، لہذا یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں کہ لا تَقُولُوا لِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ کہ وہاں عمومی مذہب کی نفی ہے اور یہاں خصوصی کا ثبوت بعض غفلتوں یا  
 کسی حدیث کا مطلب ہے کہ اگر کسی کی اہمیت میں مسخ اور خس ہو تو قدرتی طور پر ہونا اس حالت بعض غفلت یا کفر تدبیروں کے مذہب قیمت میں ہر گاہ کہ  
 میلان مشریش ان کے ساتھ لائے ہوں گے اور ہر شرط سے اگر اگر کہ جن میں و حسانے کے وسیلے کے ذریعہ کے بعض نے یہ قوی بھی ملے کہ آیت سے مراد اس مذہب و ملت  
 میں کفر اور بھی اور تو فی مسلمان اور جو اس کا تعلق ہے کہ عظیم کے خالق یعنی خیر خالق پر ایمان اور شر کا اس میں بھی شک و شبہ کی ایسی ہی تدریس اپنے اپنے اعمال کا  
 عقائد یا تہذیبی اور دینی کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں  
 مذہب متعلقہ اور یہی ہیں کہ ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں  
 ہے جو ان کا پانا ہے تو سنا ہے کہ ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں  
 بل لاپ کے طور پر تبلیغ یا متعلقہ کے یہ بھی ملے کہ ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں و حسانے یعنی ان کے ہر فرقہ کے ہر فرقہ میں  
 سب کا یہی حکم ہے اگر مسلمان اس حدیث پر عمل کرتے تو یہی ہیں پچھلے ہیں، اور یہ تھا ان فرما ہے فَلَا تَقْعُدُوا عَنِ الصَّلَاةِ اِنَّهَا رُكْنٌ مِّنْ رُّكْنِهَا  
 اِنَّهَا رُكْنٌ مِّنْ رُّكْنِهَا فَلَا تَقْعُدُوا عَنْهَا اِنَّهَا رُكْنٌ مِّنْ رُّكْنِهَا فَلَا تَقْعُدُوا عَنْهَا اِنَّهَا رُكْنٌ مِّنْ رُّكْنِهَا فَلَا تَقْعُدُوا عَنْهَا اِنَّهَا رُكْنٌ مِّنْ رُّكْنِهَا  
 اور متعلقہ وغیرہ کی اجراء نہ کرو تا کہ عقیدہ نہ ہو، اس سے تہہ لگا کہ بیداروں کے جلسوں میں ہمارا ان کی کتب کا سنا کرنا اور ان میں دعویٰ کھانا

منقول الدعاء ہے فضی کی کتاب میں فرماتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر کا انکار ہے جبر و قضا کے ماننے والے انکار نہیں فرماتے اور دلیل کہ ہے حبیب اللہ نے غزوہ ٔ اور انہیں عزت سے نہیں اللہ نے دلیل کیا کہ اللہ کے حرام کو حلال سمجھنے والوں اور میری کمال کے متعلق یہ باتیں حلال سمجھنے والا نہیں اللہ نے حرام کیا کہ اللہ اور میری مذمت کو چھوڑنے والا روایت مطہرین عکاس سے ہے فرماتے ہیں فرمایا اے حبیب اللہ نے غزوہ ٔ اور انہیں عزت سے نہیں اللہ نے دلیل کیا کہ اللہ کے حرام کو حلال سمجھنے والوں اور میری کمال کے متعلق یہ باتیں حلال سمجھنے والا نہیں اللہ نے حرام کیا کہ اللہ اور میری مذمت کو چھوڑنے والا

[illegible]

جنگل کے متعلق کسی ذمہ داری میں نہ ملنے کا یہ مسئلہ فرما دیتا ہے تو اس کے بیٹے وہاں ضروری کام کو ادا دیتے ہیں اور ضروری  
 روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فقہا کا میں سے بعض کیا یا رسول اللہ! میں لوں کے پیچھے کہیں یا نہیں  
 فرمایا وہ اپنے باپ دادوں سے میں تو میں بول یا رسول اللہ! میں عمل فرمایا اللہ جانتا ہے وہ کیا کرتے ہیں میں عرض کیا تو  
 نکاح کے پیچھے فرمایا وہ اپنے باپ دادوں سے میں تو میں بول یا رسول اللہ! میں عمل فرمایا اللہ جانتا ہے وہ کیا کرتے ہیں میں عرض کیا تو  
 روایت ہے حضرت امیہ سمود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندہ دفن کرنے کی ملامت اوری وہ  
 دفن کا جوئی بھی دونوں روز میں میں (ابوداؤد)

اور قطعاً کفر ہے نہ کہ ایمان۔ چنانچہ خدا و اوصیاء ایک شفاعت سے محروم ہے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا شمار ہے آپ سے  
صرف ہی ایک حدیث مروی ہے، آپ کی حمایت میں اختلاف ہے، حق یہ ہے کہ آپ محض ہیں حمایت کیلئے ایک آن صحت پاک کائن ہے :  
سے رضوی یا رضی چنانچہ بعض لوگ نہایت عجز و تکبر کیلئے اس کیلئے مدینہ پاک یا مکرہ جہان میں اللہ میں اشتغال ہو جائے جس میں حاجت بھی ہر پاک  
اور دوست کی ملے یعنی جو خوشی سے قبل اور جو مایوس ہو جائے اس کے لئے معنی میں ہیں اور جنت میں جو دم الہی کے آپ دلیل کا ہو گا وہی اس کا  
بڑا حضرت تمام پر ہم پر فرم حضور علیہ السلام کے ساتھ ہر گز اسلام اور دوستی سے ان کا قرب رکھیں، یہ خدا و حضور کو جانے والا ہے کہ اگر کسی  
بھی بھلا کی طینت یا رشاد کے انہیں پہنچ جاتی ہے، جنت میں جنت کے داخلہ کے لیے یا ہنسی میں ہی شورشیں یا شہرہ میں ہی کائن کے ہر گز وہ زندہ رہتے تو سلطان  
کے بچے اچھے ہی کام کرتے اس بنا پر کہ میں جانی کے بلکہ میں گنہگار ایک کامل کی طینت میں ہی جو اس کی جگہ پر آجائے وہ معنی میں کہ ساتھ روز فرم دے  
کر اور نہ اس کے بچے تھے کہ فرما کر کہ یہ سب مردانہ اقلید ہے کہ یہ بچہ جو ان آیات سے حضور ہے میں ہی ایک ایک طرح روز فرم دے جانی کے بلکہ میں گنہگار  
ہو جائے۔ عرب متعال فرما دے، و اما کذا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اس کے ساتھ ساتھ ہی زندہ کر دیا ہے، یہ صرف یہ کلام پر کلمہ  
ہے یہ کہ میں اللہ تعالیٰ کے رسول جنہوں میں کفر تشریف کی وجہ سے اس کی کفر کی کہنا رہا، تب تو اس کا تشریف ہے جو کہ میں نے یہ کہنا کہ میں اللہ سے ملو وہ  
جنت میں ہی اللہ تعالیٰ کو دیکھ کر کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ سے ملو وہ اس کی کفر کی کہنا رہا، تب تو اس کا تشریف ہے جو کہ میں نے یہ کہنا کہ میں اللہ سے ملو وہ

[illegible]

کچھ شکوک نہ ہو گئے تھے کوئی حدیث منائے شاید اللہ میرے دل سے دور فرمادے نہ دینا اگر اللہ تعالیٰ اپنے اسماء اور زمینیں بدل کر عقاب سے تو وہاں پر غلام نہیں ہے اور اگر ان پر نرم فرمادے تو اس کی رحمت انکے اعمال سے بہتر ہے۔ اور اگر تم اسد بابر سوانہ الشکر راہ میں خیانت کرو تو اللہ قبول نہ کرے گا جب تک تم تقدیر پر پریا ہوا کلاؤ ہے اور یہ زمانہ لوگوں کو جوہیں پہنچاؤ وہ تم سے بچ سکتا تھا اور جو تم سے پہنچا وہ جوہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور اگر تم اس کے سوا کسی اور عقیدے سے ہرے تو روز میں ہانڈا گے فرماتے

پری پریس

حضور آپ کو سید الانعام اور حضرت عمر سید المسلمین کہتے تھے مدینہ منورہ میں خلافت فاطمیہ علیہ السلام میں وفات پائی :

اس کا جواب ہر چیز کے لیے ہے جس کی تشریح کے احکام اس لیے ہیں اور اس پر اگر کسی نے شاید یہ شبہات قدسوں کی صحبت سے پیش آئے ہوں گے اس سے معلوم ہو کہ اعلیٰ مالک خدمت میں جانا اس سے مسائل پر پڑنا ہے شکر ان کا سنت مجاہد ہے رب تعالیٰ فرماتا ہے -  
فَاسْأَلُوا اللَّهَ الَّذِي يَخْلُقُ مَا تَشَاءُونَ مَا تَلْبَسُونَ اِنَّكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ لَمَعْرُوفُونَ۔  
یہاں سے تعریف کرے۔ ہم پر بھی ذکر کر لیتے ہیں، انھوں کو کھاتے کر جلا بھیجتے ہیں، ان کا ایک مٹی کو بنا کر بنا دیتے ہیں جو ان کی ہر ہر چیز کو بنا دیتے ہیں۔  
آگ پر جلتا جب کہ کوئی ظلم نہیں، تو اگر رب تعالیٰ میں سے بعض چیز میں ڈال دے تو ظلم کریں ہو وہ خیال دے کہ ہر چیز کو لگے جو جیسے  
رب تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ السِّرَّ الَّذِي فِيْكُمْ لَفَتَنَّاكُمْ وَلَكِنَّ الْغَايِبَ لَا تَعْلَمُ اِلَّا هُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔  
ایسا ہی نامک ہے جس پر رب کا شکر کہ رب تعالیٰ جو کچھ ہے پاک ہے ایسا صرف یہ فرما گیا کہ بعض ممالک اگر نہیں عذاب دے تو بھی ظالم نہیں  
کہ ظالم ہو جو دوسرے کی ملک میں بلا وجہ تعریف کرے بلکہ میں اگر اسے بددوں کہ قدرتی چیزیں اور غیر محرم کو بخش دے تو اس کا رعب ہے اس کا کام  
بھی فرض ہے نہ انہیں اس فرعون اور جن جن لوگوں کو کشتی برفا ہوا تھا کہ جب تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ السِّرَّ الَّذِي فِيْكُمْ لَفَتَنَّاكُمْ وَلَكِنَّ الْغَايِبَ لَا تَعْلَمُ اِلَّا هُوَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔  
فی ستم الغیبات طے ہے اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تقدیر کا انکار کرے اور دیکھ کر ان فراموشی میں بعض علماء نے تقدیر کو انکار کیا ہے  
دوسرے یہ کہ ہرگز کوئی نیک بقول نہیں جیسے بے وضو کی نماز درست نہیں، ہمیں یہ کہ نہ دھما بھیاں اس قسم کے مسائل چھڑ گئے تھے جن  
کی تردید صحابہ کبار کرتے تھے یعنی ہر مصیبت اور راحت رب تعالیٰ کے ارادہ سے ہے اسباب کچھ بھی ہوں لیکن ہرگز نہ کہو



عَنْهُ اللَّهُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ ثُمَّ أَتَيْتُ حُدَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَالَ  
مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ لَحْدَ شَيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ  
ذَلِكَ سَأَلَا أَحْمَدَ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِبْنُ مَاجَةَ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ سَرَجَلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ  
فَقَالَ إِنَّ فُلَا تَأْتِيكَ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ فَإِنْ كَانَ  
قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَقُولُ يَكُونُ فِي أَمْرِي أَوْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ خُسْفٌ وَمَسْعٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ وَأَهْلِ

میں عبد اللہ بن مسعود کے پاس گیا تو انہوں نے بھی یہی فرمایا پھر میں حذیفہ ابن یمان کے پاس گیا تو انہوں نے بھی  
یہی فرمایا پھر میں زید بن ثابت سے خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے  
حدیث بیان کی تھی احمد ابوداؤد ابن ماجہ اورایت ہے حضرت نافع سے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر کے  
پاس آیا بولا کہ فلاں آپ کو سلام کہتا ہے کہ فرمایا میں نے سنا ہے وہ جڑبڑتی ہو گیا ہے اگر واقعی وہ جڑبڑتی ہو گیا  
تو سے یہ اسلام نہ کہنا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ میری امت میں یا کسی امت میں دھنسا  
صحبت بدلتا ہے پھر ہر سنا جو گافہ دیوں میں

کر لے ہمارا تا تو نہ رہا اگر کسی کا کہہ لے تا تو میرا نہ ہوتا موت بھی رب کی طرف سے ہے اور کلام بھی ایسا کا بھی رہتا تھا ان طرف سے چاہو وہ کام بھی  
سے آپ انصار کا بھی کام تیرے میں بھی غرض کہ بڑے عالمی حدیثی کبریٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قرآن کے جامع عبد اللہ بن مسعود میں قرآن کے  
تالیس میں آپ بھی ہیں ۷۰ سال کی عمر پر حضرت میں عبد بن جگ میں وفات پائی سلا ہزار حدیث فروغ ہے اگرچہ اب میں صاحب نے اس تاریخ کا اظہار  
نہ فرمایا ہے تاہم ناقل ابن جریر دہلی میں ہے عبد اللہ بن جگ کے آؤ کر وہ غلام جلیل القدر تاج میں امام مالک اور دیگر ائمہ نے آپ سے حدیثیں کہیں  
چرے زاد عالم تھے یہی عبد اللہ بن جگ کی اکثر روایتوں کے آپ کی روایت میں بھی شیعہ میں وفات ہوئی تھی مگر اس میں اگر کسی کے ذریعہ سلام کہہ کر بھیجیں مگر  
اب بھی بعض لوگ صاحبوں کے ذریعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور انور پر سلام کہہواتے ہیں یہ بھی صحیح ہے لیکن میں بنیامین عبد اللہ بن جگ کا یہ  
کہ تقدیر کا مسکو کر لیا ہے اور تقدیر یہ گیا معلوم ہو کر تقدیر مذہب ڈال دیا ہے زمانہ صحابہ میں پیدا ہو چکا تھا یعنی نبی میری طرف سے جواب سلام نہیں دیا  
اس سے چند مسئلے معلوم ہو گئے ایک یہ کہ دعوت میں نہ ان کے لئے مقام کا نام ہے جو اسلام میں ایجاد کیے جائیں جس دعوت یا دعوت کی خدمت میں لایاں آئی  
ہیں اس سے بھی مراد ہے کہ جو حضرت ابن عمر نے انکار تقدیر کے عقیدے کو دعوت فرمایا اور دوسرے یہ کہ عبد اللہ بن جگ جو عقیدہ گمراہی کا دعوت دیا وہ بھی  
دعوت میں نہ کہ تقدیر مذہب اگرچہ اس غیر ان فرقوں میں نمودار ہو مگر دعوت ہو ادبوت کے لئے غیر ان فرقوں کے بعد ہونا شروع ہو حضرت عمر فاروق  
نے ترویج کی یا بعد جماعت کو جو آپ نے ایجاد فرمائی تھی دعوت مسخر یا عیسٰی کے فرقے سے کہ وہیں کو سلام کہنا یا بے حد و مراد سلام

[illegible]

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ إِدَّمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ كُلُّ  
 نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْتِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ  
 وَبَيْنَهُمَا مَنْ تَوَارَثُوا عَنْهُمْ عَلَى إِدَّمَ فَقَالَ آخِي رَبِّ مِنْ هَذَا قَالَ ذَاؤَدَ فَقَالَ  
 رَبِّ جَلَامَتُهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيَّضَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَالَ آخِي رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ ذَاؤَدَ فَقَالَ  
 آخِي رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمُرًا قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ زِدْكَ مِنْ عُمُرِي أَرْبَعِينَ  
 سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْقَضَى عُمُرُ إِدَّمَ مَرًّا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدنہ حضرت آدم کو پیدا کیا تو ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھرتا تو ان کی پشت سے  
 ساری امت کی اولاد کی رو میں نکلیں جنہیں اللہ پیدا فرمائے والا ہے اور انہیں سے ہر انسان کی دوا کھول دینے کی دوا  
 کی چمک دی نہ پھر انہیں آدم پر مشربا یا وہ بوسے اسے سب کیوں ہیں فرمایا تمہاری اولاد نے ان میں ایک شخص کو  
 دیکھا تو ان کی لکھنوں کے درمیان کی چمک پسند آئی تو بوسے اسے سب کیوں ہے فرمایا حضرت ذؤاد بوسے  
 رب ان کی عمر کتنی تھوڑی رہی ہے فرمایا ساٹھ سال کے عرض کیا تو امیری عمر میں سے پالیس سال انہیں بڑھا دو  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدم کی عمر ماسوائے پالیس سال

کر دینا جان سے شہ طہیب و ظاہر ہوا تو اس پر جو پہلی ہی فوت ہو گئے ظہور اسلام سے قبل شہ حدیث اس حدیث کی تاریخ ہے جس میں فرمایا گیا تھا کہ مسلمانوں  
 کے چہرے بچتا ہے مقدسہ اعمال کے مطابق جتنی یا روزہ نمی شہ اس آیت سے رو منسلک معلوم ہو کہ ایک یا کسراں باپ میں سے کوئی مسلمان ہو  
 تو بچہ مومن ہوگا اور سرے پر کچھ ماں باپ کے ساتھ رہے گا۔ ماں باپ کو کی بڑی جانے لگی۔

سے فطری نور یعنی فطرۃ سلیبہ کائنات پر جو نور ہوا کہ یہ کہ معتقد یعنی اگر ہوا اہل اس میں داخل نہیں کیونکہ اس میں صرح چھوٹی ہی دگنی، جس  
 بچہ میں روح چھوٹی جانے وہ دیکھا گیا، یہ نام کاہنوں کی حضرت آدم کو مطلع فرمائے کیلئے لگی تھی وہ تھیں تو پیشہ سے علم وغیرہ سے اس سے معلوم ہوا  
 کہ آدم علیہ السلام نے اپنی ساری اولاد کو دیکھ کر یہ بیان کیا اور ان کے انجام سے اطلاع بھی پائی کہ ان کا کھانا جتنی ہے نکلن و فطری سے اس سے صلی  
 ہو اگر ان کی چمکیں مختلف تھیں اور حضرت آدم کو دواؤں علیہ السلام کی چمک پسند آئے تھے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کی چمک ہر ماں باپ کے چمک سے زیادہ یا  
 افضل ہو جس واقعی واقعہ جو ہے پسند نا ہو کہ دیکھنے سے بڑھ کر حسین اور عورتیں موجود تھیں لہذا عاشق کی نگاہ میں جو خوب تھی الاشہ العلیات سے  
 معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کو اپنے خاص نام و صفات فرماتا ہے کہ یہ مقتدر و مطلق ہر شے میں سے ہے جو بہ اسطرح نے تہذیب و آدم کے پوچھنے پر تہذیب  
 آدم علیہ السلام کی عمر ایک ہزار سال تھی، آپ نے عرض کیا کہ امیری عمر تو ساٹھ سال کر دے اور دواؤں علیہ السلام کی عمر بوسے تو سال، یہ عار بے  
 قبول فرمائی، معلوم ہوا کہ ان کی دعا سے عمر گھٹ کر چھو جاتی ہیں، ان کی شان تو نسبت ارفع ہے شیطان کی دعا سے ان کی عمر بڑھ گئی، مگر ان نے عرض کیا

سہ یعنی جب آپ کے نوموڑا ستر سال پر پہنچے تو حضرت عثمانؓ نے مافر پورکڑ آپ کو برت کا بیٹھا مہمانیادیا، مسلمان ہو کر انکی ایک عاقبت ہماری طرح جبریت ہوئی، بلکہ رفتہ رفتہ سورت ظاہر ہو گئے جس میں حاضر ہوتے ہیں اور ان کی اجازت سے جہاں قبض کرتے ہیں ان کی عاقبت انشائی سے ہے مسلمان ہو کر ان کے علم اسلام کو اپنی ہر معلوم کو بھی اتنی ہی بولتا ہے علو غسر میں سے ہے، میں معلوم ہوا انبیاء کے کرم کی عاقبت ہی کی رضا سے سمجھا اٹھا کر پئی ہے، ہم سے ملک سورت کبھی صاحب کتاب نہیں کرتے تھے میں آدم علیہ السلام پنا بیٹھے رسول تھے اسی بنا پر کہ کچھ پنا یا عطیہ دینا یا دینوں، یا دار کا انکار سے مراد دینے کا، اس کا کفر کا انکار کر دیتا، ہے لہذا حدیث پر کرم کی احقر میں انبیاء کے کرم کی قبول بھی رب کی طرف سے ہوتی ہے جس میں ہزار ہا حکمتیں ہیں، کھلیں ہیں، کھلیں ہیں آدم علیہ السلام سے رفعت کی تعمین میں انجناب ہی خطا ہوئی اور کچھ کرم رب نے خاص اس درخت کے پھل سے منع فرمایا ہے اور یہی دوسرے درخت سے پہلی کھار ہا میں حلال کرنا نصرت میں درخت سے ملتی درمقارۃ یا دہ کچھ کچھ کھانے سے منع یہی کیا گیا، بلکہ قریب جانے سے کچھ بھی ہوا، بڑا دھوکہ دیا، اور خطا اور نسیان کا کج فہم انوں میں مل آئی ہے اس حدیث میں نہیں بتایا گیا کہ کچھ فریضہ کیا گیا تھا، قریب ہے کہ اگر آدم علیہ السلام کو کبھی

فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةَ سَوْدَاءَ اَكَا تَنَّهُمُ الْحَمَمَةُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اَبَا اِلَی  
وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَتِفِهِ الْيُسْرَى اِلَى النَّارِ وَلَا اَبَا اِلَی رَدَا اَكَا اَسْجَدُهُ وَعَنْ اَبِي نَضْرَةَ  
اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللَّهِ دَخَلَ  
عَلَيْهَا فَصَحَابُهُ يَعُودُ وَنُورُهُ وَهُوَ يَكْفِي فَقَالُوا لَهُ مَا يَكْفِيكَ اَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقْرَهُ حَتَّى تَلْقَانِي قَالَ بَلَى وَلَكِنْ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِينِهِ قَبْضَتَهُ

پر ہر اتوا کی اولاد کو مکے کی طرح نکال دے پھر وہ اپنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہ جنت کی طرف ہیں مجھے پرواہ نہیں یا اس  
کندھے والوں کے متعلق فرمایا یہ دوزخ کی طرف ہیں مجھے پرواہ نہیں کہ احمد روایت ہے حضرت ابی نضر  
سے کہ حضور کے صحابہ میں سے ایک صاحب جنہیں ابو عبد اللہ کہا جاتا تھا ان کی پیار پر کسی کے لئے اللہ کے  
دوست گئے وہ در و در سے تھے کہ تو یہ حضرت ابو کے کیوں دوست ہو گئے تم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے یہ فرمایا تھا اپنی جو خوبیاں نکھارو پھر اس کے پائیدار ہو یہاں تک کہ مجھے ٹھوس ہو وہ ہاں لیکن میں نے سوائے  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فراموش نہ کیا اللہ عز و جل نے اپنے دلہنے ہاتھ میں ایک شمشیل اور

ہزار سال عمر کی ایک اور شمشیل علیہ السلام کو بھی بخشی آپ کی زبان خالی دنگی مگر آدم علیہ السلام دیکھے یہ فرمادیتے کہ مجھے ہزار سال دنیا میں اور رہنا ہے کہ  
آپ کی بات میں نہ جاتی جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کا وفات کے واقعہ سے معلوم ہو گا۔

سیدہ صدیقہ کی طرح ایک بار میں سادی زرت کی پیشانی میں فریضی کی ایک تھپی اس بار کفار بالکل سیاہ تھے اور موسیٰ سفید البظاہر حلیہ میں تعاضد میں  
(مراقبہ) ان کے دل کا کل چروٹ پڑھو اور عیاں قیامت میں ہو گا کہ کفار کا لے اور موسیٰ سفید ہو گئے اس سے دو سٹے معلوم ہوئے ایک کہ آدم  
علیہ السلام کی پشت میں تمام انسانوں کو دیکھ کر ہر جزا اسلیعہ چڑھ تھے۔ دوسری طرف موسیٰ کے اور بائیں طرف کافروں کے دوسرے یہ کہ آدم علیہ  
السلام کو تمام جنتیوں اور دوزخیوں کا علم دیکھتے ہیں مخلوق کے حق ہونے سے یہاں کہ نفع نہیں اور جنتی ہونے سے کہ نفع نہیں اور کافروں کا ہی نفع  
نقصان ہے فرشتہ تعالیٰ پر کئی چیز واجب نہیں نہ کسی کو کچھ کچھ کر سکتا ہے نہ آپ انہوں میں منہ دے کر کچھ کہہ سکتے ہیں سبیل اللہ تعالیٰ بھی ہیں خود جس  
بے سے کچھ پہلے ہر عرصہ میں ہوتے شہد میں وہ وقت بال بال سے موت کے خوف یا بیماری کی تکلیف سے نہیں بلکہ خوف خدا سے جب کہ اگر اگلے مضمون سے ظاہر  
ہے اس وقت یہ حالت اتنی خاص رحمت ہے ان صحابہ کا نام معلوم نہ ہو سکا ظاہر ہے کہ کیا اذیت کرنے والے حضرات صحابہ کرام بھی تھے  
اور تابعین بھی تھے معاً اے صحابہ رسول تمہیں آئی ہو گئی کھٹکا ہے تمہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روزِ خوش شہر دے دیے  
دی ہیں ایک یہ کہ تم جنتی ہو دوسرے یہ کہ تم جنت میں حضور کے قرب کے مستحق ہو مخیال رہے کہ وہ اسی طرح آنا اور دیکھ کر دانا

دوسری دوسرے ہاتھ میں غلاموں فرمایا کہ کیا اس کے بیٹے ہے اور اس کے بیٹے کا اور مجھے پروا نہیں اور مجھے خبر نہیں کہ اس کو کون کا کون کی شقاوت احمد اداویت ہے حضرت ان میں اس کو مٹا دینا سے وہ جو سنیہ اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے پشت آدم سے نعمان یعنی نعمات میں مہدیات اس طرح کہ ان کا پشت ساری اللہ نکالی انہیں حضرت آدم کے سامنے جو میٹروں کی طرح بکھیر دیا وہ پھر اٹھ کھڑے سامنے گفتگو فرمایا فرمایا میں تمہارا بیٹا نہیں ہوں سب کچھ ہاں ہو گا وہ نہیں کہ کہ میں غیامت کے دن لڑکھڑکھ دو کہم اس سے خفاغی تھی یا کہد کہ شک تعریف ہمارے ہاں دادوں نے کیا ہم تو ان کے بعد کہ پوراوار تھے تو کیا تو ہم کو مجھوں کے ہر ہوں سے ہلاک فرماتا ہے قہ

انہاں کے دور کے بیرونی کاسہرا آئندہ کل جائے منتسبت مرکبہ بلکہ واجب ہے اور اس کی پابندی حق پر ہے اور حضور کے قرب لئے کا قریب ہے  
 یہاں کہ ترک منتسبت کی عادت حضور علیہ السلام سے دوری کا سبب ہے :

[illegible]

[illegible]

لاحسن اور ایت ہے حضرت ابی بن کعب سے یہ حال کے اس فرمانے کے متعلق جب آپ کے رخصتے اولاد آدم کی پشت سے ان کی اولاد نکال فرمایا انہیں جو تکبیر کہیں جو سے بنایا ہے اور انہیں صورت و گویائی دے تو وہ دو بولے پھر ان سے یہ مشاقق اب اور انہیں خود ان کی ذمت پر گواہ بنایا کہ اگر میں تمہارا رب بنیں ہوں تو بے ہاشم خرا میں تم پر سات آسمانوں اور سات زمینوں کو اور تمہارے والد آدم کو گواہ بنا تا ہوں کہ کہیں قیامت میں کہہ دو کہ تم کو جزرہ تھی جان لو میرے سوا کوئی معبود ہے اور نہ کوئی رب کسی کو میرا شریک نہ نظر نہ آئے غفر ربکم

ہم کہنے سے یہ معجزوں کا جو کہیں میرا محمد مشاقق یا دلائل گئے

کہ وہ کسی خاصا کتب خانہ سے معلوم ہوا یہ اقوال یہ روایت سارے ہندو اے دیگیا ہیں یہاں بنیاد اوریادہ موسیٰ کے گناہ سب شال تھے حضور علیہ السلام کی ابتداء کا سبب صرف انبیاء سے دیا گیا اور علیہ السلام کا مطالعہ علمائے نبی سہل ہے، یہ تینوں عبارتیں کہیں ہیں موجود ہیں عینی توحید کے تین بیان خبر کر دیا گیا ہے اس کا ترجمہ کیا گیا اس کی یاد دہانی کیلئے امید اور کتابیں بھیجی جائیں گی، لہذا اس کتاب میں بھی معذرت نہ ہوگا، اس سے معلوم ہوا کہ عقیدہ توحید پر شخص پر لازم ہے اور آثار کے حصول سے ثبوت شدہ ہے کہ وہ حق نہیں :-

یہ یعنی زور مارو یا جانے کے علاوہ تمہیں کچھ بھڑا موسیٰ استغاثی سبب لگ آگئے تھے جس کی شکل و صورت پر دنیا میں ہوں گے وہی شکل نہیں دیکھی گئی یا کاتھلک  
موسیٰ سفید اور انبیاء اور لوفائی نے ناغہ کیے کہ آدم علیہ السلام کی پہچان کے لیے ستارے ایک کو دوسرے پر گرا دیے یا ہر ایک کے اعضا کو اس کے گھٹنے پر گرا دیے یعنی  
آسمان زمین کے مابین کو خود آسمان و زمین کو دوسرے حصے زیادہ قوی ہی کیا کہ ہر ایک کے اعضاء سے بڑھ کر ہی کچھ لکھو ہے اب دنیاؤں کے قطرے زمین کے  
زیر زمین و دیگر کو پہنچاتے ہیں قیامت میں گولوں کے احوال کی گویا دی گئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اندر انبیاء و فضلاء آدم علیہ السلام کی اولاد کے احوال کی قیامت میں  
لوہی دی گئی ہے بدلتا کہ وہ حضرت مہدی پر حرکت پر مصلح ہیں اس حدیث کی تفسیر وہ آیت ہے **وَيَكُونُ الْوَسْطُونَ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا** یعنی پہلے  
یہ قیامت میں کوئی غصہ ہائی نہ جوش و تہا رہے اس قرارداد کے بعد ان گروہ میں ہر دنیا کے سبب سے احوال کے بھی گواہ ہوں گے اب تم پر ہر کس کو گئے  
جس میں ہر مقرر یا مقررہ اس مقام کے کہیں خبر نہ تھی کہ سہاری ڈاٹری کھلی ماری ہے اور انبیاء کے کہن میں آسمان جہاں ان کی ہر حرکت کو گواہ ہے

ملے اور تم پر اپنی کتابیں آکا دیں گے کہ جس کے گناہ ہیں وہاں رہا اور اب ہمارا مہمودی ہے جسے سوا کر دینی ہمارا ہے۔  
 دہمودی ہے جسے اس کا آؤر کیا ہے ان پر آدم طبرہ السلام کو انہیں دیکھنے کے لیے آٹھا گیا ہے تو آپ نے اپنی فریضہ  
 حسین دین دیکھے تو فرما دیا ہے رب تو نے اپنے بندوں میں برابری کیوں نہ کر فرمادی جس کے پاس ہمارا  
 شکر کیا ہوا ہے ان میں ہیں جو کہ چرخوں کی طرح دیکھا میں پروردگار کے ان سے دوسرے خصوصی حمد

سلام رب کے بنائے وعدہ پور فرماؤ کہ اگر آدم علیہ السلام تبارہ زینت دنیا ایک آن جنوت سے ظالم ذریعہ خیال رہے کہ نہ انہی اور  
 بے فائدہ نبوت کچھ اور پیغمبر کی ظاہری زندگی کا نہ انہی کا شہر ہے اور ان کے دل کی بقا کا نہ انہی کا نہ نبوت سے چھٹا کچھ قیامت تک ہمارے  
 حضور علیہ السلام کا نہا ہے سنا انبیاء کے رسم کے ذریعہ سے بیان کتب سے مراد کلام الہی ہے غلوہ صحیفے ہوں یا باقاعدہ کتابیں  
 چنانچہ آسمان سے نازل صحیفے آئے اور چار کتابیں اور کوئی نہا کلام الہی سے بھی ظالمی کس نہی پر کتنے صحیفے نازل ہوئے یہ ہماری تفسیر  
 نہیں دی دیکھئے۔ سنا کہ وفات میں فرمایا کہ یہاں شہادت بننے کے طے ہوئی ہم نے مشاہدہ سے قریب ربوبیت اور عبودیت جہاں پہنچا لی  
 یا ایہے گویا میں ہم ایک دوسرے کے سزاوار توحید پر گزارا ہو گئے اس طرح کہ آدم علیہ السلام نے خدائے مقام پر کھڑے ہو کر ان سب کو  
 جہاں تک دیکھا اور ایک ایک کو پہچان لیا جہاں تک ان کے معنوں سے ظاہر ہے اس سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام انہی ساری اولاد کو سزا  
 پہناتے ہیں پھر ہمارے حضور کے علم کا کیا پوچھنا حضرت آدم کا علم مصطفوی کے سمند کا قطر ہے حتیٰ وہ تفسیر سے مال، اہل ایمان،  
 سب کے معنی فخر و غرور میں اپنے اپنے دیکھنے والے تفسیر ہوسے، کافرانہ متنی نامہ اور مال کے معنی و تفسیر، والدہ محتاج، شاہ و گدا، ایسی خوبصورت  
 اور بدصورت و کچھ لینے اور تار کا خیال ہے کہ فخر اور فقر و دل کے اوصاف ہیں، حسن و جمال صورت کے حالات، اللہ تعالیٰ نے اس وقت  
 کیا صورتوں پر ظاہر ہو، بدلتی حالات نمودار کر دیئے تھے جس سے آدم علیہ السلام اپنے تکلف پر شخص کے ہر حال کو ملاحظہ فرما رہے تھے خیال  
 رہے کہ حضور اس سے پہلے کیا یہ سب کچھ مشاہدہ فرما چکے تھے جیسا کہ صحیح احادیث میں وارد ہے کیوں نہ ہوتا کہ حضور علیہ السلام اللہ  
 تعالیٰ کے گواہ اعظم اور ساری مخلوق کے مشاہدہ پر مبنی مبنی لوگوں کے حالات کا اختلاف کی شاکریت اور سرور میں انکسوریت کا ذریعہ  
 ہے اس طرح کہ ہر نفسی کو اپنے سے اونے کو دیکھ کر مرزا شکر کرے، فضا تیرا شکر ہے میں سے بہتر ہوں، مشافہتی فیکر میں فضا کی کو دیکھ کر  
 ستارہ شکر کرے اور فخری کے انجھا دے زبانی حساب میں غور کرے تو شکر کرے۔ ایسے ہی حسین و جودت کی قدامت کو دیکھ کر شکر کرے  
 اور بدصورتی کی بلانوں کو دیکھ کر حسن دیکھنے پر شکر کرے، بادشاہ رعایا کی دست گیری کو دیکھ کر شکر کرے۔ اور اربابا و شاہ کی نگہوں



رسالت اور نبوت کے متعلق لایا گیا وہ رب تعالیٰ کا یہ فرمان ہے اور جب ہم نے نبیوں سے اُن کا عہد لیا اِن  
نبیوں میں سے کوئی ایک نہ حضرت میں بھی ان رسولوں میں تھے انہیں نبی مریم کی طرف بھیجا حضرت اُتی سے  
خبر لی کہ آپ حضرت مریم کے منہ سے داخل ہوئے تھے (اور) رعایت ہے حضرت البودداد سے فرماتے ہی کہ  
ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تھے اور جو کچھ جڑتا ہے اس کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ تم سنو کہ یہاں نبی جگر سے لے گیا تو ان کو اور اگر یہ سنو کہ کوئی آدمی جہل عادت سے بدل گیا تو نہ مارو نہ  
چراغ کی طرف لوٹ جائے گا میں یہ سنا اور اس نے رعایت ہے حضرت ام سلمہ سے

[illegible]

قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا يُزَالُ يُصِيبُكَ فِي كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّامَةِ الْمَسْمُومَةِ  
الَّتِي أَكَلْتُ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ وَمِنْهَا لَآدٌ وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَإِذَا مَرُّ فِي طَيْبَتِهِ  
مَرَّ وَأَهْنُ مَا جَاءَهُ بِأَبِ اثْبَاتٍ عَذَابِ الْقَبْرِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ  
عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي

سنة انہوں نے عرض کیا کہ یہ رسول اللہ آپ کو ہر سال اس زہریلی کبریٰ کی ٹھیکٹ ہوئی ہے جو آپ نے رحیم  
کمال حق سے فرمایا مجھے اس کے سوا کچھ نہیں پہنچتی جو میرے مقتدر میں اس وقت تک ہو گی جب حضرت آدم اپنے  
قبر میں تھے سہ (ابن ماجہ) عذاب قبر کا ثبوت سہ پہل فصل رواہیت ہے حضرت براء ابن مازب سے سہ  
وہ بھی اسے اللہ علیہ وسلم سے لے کر آیا مسلمان سے جب قبر میں پوچھ لیا ہو

کا فرمایا ہی جاتے ہی، غاسق مستحیٰ برقع علیٰ جوعا تے ہی بزدل برباد کبھی بندگان کی محبت سے کبھی لوہی بکرت سے کبھی ان ہی محض رب کی قدرت  
سے گراصلی حالت کبھی نہیں بدل سکتی اگر کسی مدعی طور پر بدل بھی گئی تو اسے بقائد ہوگا اگر کسی بانی اس جو جاسے گروہاں سے ہٹے ہی پھر  
یہاں اصل حال کا ذکر ہے اور جب تک سے وہ خلعت مراد ہے جو طہا علی ہی یا کچھ میں ہی تغیر و تبدل ناممکن ہے :-  
سہ آپ کا نام نہ نہشت الیٰ تمیہ ہے پہلا بولہ کنعان میں تھیں سکتے ہیں یہ وہ بھی اسی سکتہ اور وہ خولہ یا خور کے نکاح میں آئی ہوتے ہیں  
دین پاک میں وفات ہوئی جنت البقیع میں دفن ہوئی ۸۸ سال عمر ہوئی بہت مہمان اور تابعین نے آپ سے احادیث روایت کیں سہ کہ ایک  
یہودی نے غیر شرعی دھوکہ سے بکری کا زہر آلود گوشت حضور کو کھلایا تھا بعض صحابہ نے بھی کھا لیا تھا جو شدید ہو گئے غور کہ فضل سے خور  
محفوظ ہے مگر سہ الزہر کی تکلیف عورت کی تھی حتیٰ کہ وفات کی وقت بھی اس زہر کا اثر نمودار ہو گیا تھا فقہ شافعی اس کا خصلت مگر اب المعبودت میں آئے گا  
سہ بڑے شیوخ کہ ہمارا کلام غیر مذہبی نہ جانتے تو زہر دیکھتے بغیر ناواہاں زہر کو اپنا سہ پہل کھا جا چکا تھا سہ عذاب قبر کے تعلق چند مسائل یا رہے  
چاہیں (۱) ایسا قبر سے مروجہ ہے کہ جب کبہ تشریف لے کر موت سے ہے ہے اتنا قیامت چڑھتی ہے کہ زمینیں ہلنے لگتی ہیں اور فرما ہے اَلنَّارُ يَكُونُ مَصْدُورًا  
ثورہ دیا گیا یا اسے شیعہ کہ لایا اسے بھی قبر کا حساب و عذاب ہے (۲) عذاب قبر کا ثبوت بہت سی آیات اور ہے شمار احادیث سے ہے درت  
تعالیٰ فرماتا ہے: يَكُونُ اللَّهُ الْيَوْمَ اَمْكُوْا يَا الْقَوْمُ النَّفَاثَاتِ اَلَا يَسْمَعُوْنَ اَلَا يَفْقَهُوْنَ اَنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَنْزَالًا وَفِي مَصْدُورٍ  
عَلَيْهَا خُذْ اَوْ اَعْيِشْ اِنَّ يَوْمَ عَذَابِ الْقَبْرِ كَثُورٌ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ  
ہے دس قبریں عرف ایمان کا حساب ہے شش ایمان و اعمال و دونوں کا اس حساب پر تہما ہے حضور کے زمانہ سے شروع ہوا پچھلی  
آمنوں میں دس ہزار تھے اسے اپنے نبی کی پیمان کوڑائی جاتی تھی وہ حساب پر آٹھ شخصوں سے نہیں ہوتا ہی تھیں یہودی یا کسی کی تیار کرنے وہ  
طاہرین میں مرنے والا طاہرین میں مبارک چھوٹے بچے جمعہ کے رات یا رات میں مرنے والا ہر رات سورۃ ملک پڑھنے والا مرض موت میں  
عَلَّ هُوَ اَمَّا جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ جَعَلْنَا لَكَ الْفَرْقَانَ

الْقَبْرِ لِيُشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَبِذَلِكَ قَوْلُهُ يَشْهَدُ اللَّهُ  
الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَفِي رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْهَدُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ تَزَكَّيْتُ فِي  
عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللَّهُ وَنَبِيِّنِي مُحَمَّدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِمَا

ہے تودہ گواہی دے کہ اُستہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں سہ قور ہی رب کا فرمان ہے کہ  
مومنوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں اہل آخرت میں سے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے ایک روایت یہ ہے کہ فرمایا کہ یہ امت عذاب قبر کے متعلق تازل ہوئی سے مژدے سے کہا جاتا ہے  
کہ تیرا رب کون تودہ کہتا ہے میرا رب اللہ اور میرے نبی محمد ہی کہہ جاتا ہے

عذاب میں مبتلا ہو جیسے چل فرار اور گزند دہا کا فر کو عذاب قبر دائمی ہو گا گنہگار مومن کو عارضی حتی کہ بعض کا عذاب جمعہ کی شب آتے ہی  
ختم ہو جاتا ہے۔ اسی پہلے مقدمہ سے شب جو رنگ قبر پر تلاوت قرآن کرائی جاتی ہے (۸) شکر کے بعد بندوں کو جنت  
یا دوزخ میں داخل فرما کر ثواب یا عذاب دیا جائے گا نیز عذاب میں جنت دوزخ کا ثواب و عذاب قبر میں پہنچتا ہے جو بہت دہلیز ہے پہنچتا  
لہذا دونوں عذابوں میں فرق ہے (۹) عذاب قبر جس کو ہے جسم کے تابع اگر شکر کے بعد عذاب و ثواب روح و جسم دونوں کو  
ہو گا (۱۰) آپ کا نام برادرفیت ہر مرد ہے اصلہی ماری میں غنم کو دوزخ و آخرت میں حضور کے ساتھ ہے۔ بعد فاروقی میں کوئی  
میں قیام فرمایا کہ میں نے آپ ہی نے فتح کیا، عہد نصی میں جنگ جمل صفین اور نہر فدان میں حضرت علی مرتضیٰ کے  
ساتھ تھے کوڑ میں وفات ہوئی نہ

سہ پہنچنے والے مگر گنہگار ختم میں تیرے بعد رسالت اور دین کا استعانت لیتے ہیں جو اب عام مومنوں کا ہے جو سب اہل ارشاد و انما  
بعض عاشقین بآل مصطفیٰ دیکھتے ہیں کہ فرما سو جاتے ہیں اہل اہل طواف کرتے ہیں جیسا ہر روز شمع کا یا حاجی کعبہ کا جیسا کہ بزرگوں  
کی تواریخ سے ثابت ہے کہ مومنوں نے خواب میں لوگوں کو اپنے سوال کی تفصیل و ہدایت طریقت سے بتائی سہ سیال آخرت  
سے ملا تہ ہے یعنی قبر میں کوئی شخص اپنی کوشش سے کامیاب نہیں ہو سکتا بعض رب کے کرم سے کامیاب ہو گئے۔  
یعنی مومنوں کو زندگی اور قبر میں کلمہ شہادت پر اللہ تعالیٰ ہی ثابت قدم رکھتا ہے ورنہ دنیا کے بہت سے حالات و مقرر کے  
سخت سوالات اُسے پہلے سنانے والے ہی قول ثابت سے مراء کر دیتا ہے چونکہ قبر میں عرف متان کا استعانت ہے اسلئے اعمال کا  
ذکر دہا سہ قبر میں کہ عذاب و ثواب کے ثبوت میں ورنہ یہ امت مومنوں کے بارے میں آئی ہے جو عذاب قبر کے معنوں میں پہلا حدیث پر کوئی حدیث  
میں سہ دنیا میں استعانت کے سوالات پہلے چھپائے جاتے ہیں مگر کوئی جواب سوا اللہ کے۔ ہمارے حضور نے اس استعانت  
کے سوالات بھی ادا کر دیئے ان کے جوابات بھی بتا دیئے خدا کرے اس وقت آسان شکر لے رہی اور یہ بتائے ہوئے

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَوْضَعَ فِي قَلْبِهِ  
وَكَلَّوْنِي عَنْهُ أَصْحَابُهُ أَنَّهُ لَيَسْمَعَنَّ قَرْعَ نَعَالِهِمْ أَنَا أَلَا مَلَكَانِ يَفْقَعَانِ بِهِ يَكْفُو لَانِ

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب بندے کو قریب رکھا جائے اور اس کے سامنے کھڑے ہو تو وہ ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے اسی کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اُسے بٹھاتے ہیں اُسے پھر کھڑے ہیں

سورہ اہاب بات پاد آجائیں :

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ موعود سے پہلے میں موعود کا سننا نظر کی آیات اس لیے ہے شداد ماروت کے نبوت ہے حضرت شعیب و صالح علیہ السلام نے طلب یافتہ قوم کی مشنوں پر کھڑے ہو کر فرمایا اِنَّا قَوْمٌ لَقَدْ اٰتَيْنَاكُمْ الْكِتٰبَ الْاَوَّلَ سُبْحَانَ رَبِّكَ وَ اَسْئَلُ مِنْ اَوْسَلٰنَا مِنْ قِبَلِكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ مَعْنٰی اے محبوب پہلے نبیوں سے پرہیز ہو، بلکہ اگر ہم طلب السلام سے فرمایا گیا تُو اِنَّا عَلَّمْنَاكَ بِاٰیٰتِنَا لَقَدْ سَخَّطْنَا ذٰلِكَ بِهٖ هُوَ مَعْنٰی ہونے لگا ہوا ہے گے، یہ حدیث معان موٹی کیجئے، یعنی مرجع ہے، ہمارے حضور علیہ السلام نے ہم میں مقبول اللہ کی دشمنی پر کھڑے ہو کر اسے کام کیا، خیال اسے کہ موعود کا یہ سننا یہ مشروط ہے پہلے کہ یہ کہ قمرستان میں جا کر موعود کو سلام کرو، مگر اگر وہ سننے والوں کو سلام کیا بھی آخر میں وہ سننے والوں کی نفی ہے وہی موعود سے مراد دل کے موعود ہیں، لہذا یہی اور سننے سے مراد قبول کرنا ہے اسی پہلے جہاں ترک کرنا ہے فرمایا لَقَدْ اٰتَيْنَاكُمْ شَيْعَةَ الْاَوَّلٰی تم موعود کو سنا نہیں سکتے وہ اس ساتھ میں یہی اولو ایاں شیعۃ وَاٰتٰی قَوْمٌ یُّؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا یعنی تم وہی موعود کی مٹا سکتے ہو اس سے معلوم ہو گا کہ ان موعود سے مراد کافر تھے، مگر ان کے یہاں فرمایا کہ یہیت پڑے دینے والوں نماز پڑھنے والوں، اٹھانے والوں اور دفن کرنے والوں کو مٹا دینا چاہتا ہے حضرت انضر مدینہ گنج شریفی اس حدیث کو کافی ہونے کے بعد پڑھنے کے ساتھ اعداء جاتی تھیں اور دفن جاتی تھیں کفر سے عیا کرتی ہوں، معلوم ہوا کہ یہیت دیکھیں یہی ہے، اہم مطلب نے یہیت کے معنی میں توقف نہیں کیا بلکہ سننے کی نوعیت میں یہی سنا کر ہی بلکہ موعود میں ہے دوسرے کہ جہنم تو حق جہنم جہاں میں کفر ہوا ہے، مٹی میں دفن ہونے کے باوجود یہیت لوگوں کے جوتوں کی آہٹ سے ہی ہے تو جو انبیاء اور اولیاء اللہ کی مشرق و مغرب دیکھتے ہوں وہ بدھتات فرشتوں کی آہٹ سننا فرماتے ہیں جو شریفی میں ہے کہ ہم حضرت کو یہیت کی مدد اپنے موعود کے گھر پہنچ کر گئے ہے یہی آیت قرآن کی بدھتات فرمائی ہے اور بدھتات اصحاب باب فیما بعد القیوم سورہ کی ذات مدد سے ہی یہیت اللہ کی ہی اور ہم کو آنا آنا آسمان پر موجود تھے ہے یہی مدد یہیت کی مدد ہے۔

اسے اس مہلت سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ صاحب قبر سب لوگوں کے نوٹ آنے کے بعد شروع ہوتا ہے ہذا اگر کوئی شخص قبر پر ہی ہے تو اللہ کی رحمت سے آئینہ پر کہ یہیت سے صاحب دہر کا سی پڑے بعض لوگ بعد دفن سے جہم کی آہٹ سب قبر پر پہنچ کر قرآن مجید سننے کی کوشش کریں ان کی موجودگی کی وجہ سے صاحب اور خداوند قرآن کی قبر کے سے غلاب دہر، دوسرے یہ کہ مگر کفر فرشتوں میں یہی طاقت ہے کہ بیک وقت ہزاروں جگہ جا سکتے ہیں، ہزار ہا قبروں میں ایک ایک میں موجود ہو کر سب موعود سے صاحب کیجئے یہی اسی کو حاضر ناظر کہا جاتا ہے ہذا اگر انبیاء اولیاء ایک وقت چند جگہ موجود ہوں تو کوئی قیامت نہیں اور نہ یہ عقیدہ شرک ہے خیال اسے کہ جس کو موعود سے بدھتات ڈالتے ہیں اس سے وہ نفع ہو کر جیٹھا ہے اور کام کرتا ہے مگر یہ زندگی نہیں موصوں نہیں ہو سکتی اور جن میں ملا دیا گیا یا شہر کا گناہ اس کے م

مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ لِحَمْدٍ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنْتَ عَبْدُ اللَّهِ  
وَرَسُولُهُ يُقَالُ لَهُ اُنْظُرْ اِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبَدَكَ لَكَ اللَّهُ بِمِ مَقْعَدًا مِنْ  
الْجَنَّةِ فَيَرَاهَا جَمِيعًا وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ مَا كُنْتُ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ

کہ تو ان صاحب کے متعلق کیا تعابیر فرماتے تو میں کہہ دیتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور  
اس کے رسول ہیں۔ سب سے قبل اس سے کہا جائے کہ اپنا مقعد از کائنات کو کہہ دے اور اپنے مقعد کے ٹکڑے سے ہل دے تاکہ  
تو وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ لیکن منافق اور کافر اس سے کہا جائے کہ ان صاحب کے بارے میں کیا کہتا تھا ؟

ماہر اور اعلیٰ سے مدح متعلق کر دی جاتی ہے اور اس سے صاحب ہوتا ہے۔ حدیث میں کسی تاویل کی غرض نہیں بلکہ یہ کہ جس میں فرشتہ پڑھا  
جاتا ہے۔ تقدیر کلمہ ۱۲ ہے کہ اس کو خبر نہیں ہوتی۔ عالم ہر کی چیز ہی اس آکھوں سے نہیں دیکھی جاسکتی ۛ

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف جو حضور نے خود فرمائی کسی اور کی تعریف نہیں درود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد رہتا ہے اس سے چند مسئلے معلوم  
ہوئے۔ ایک یہ کہ سب قبر حضور سے نہیں بلکہ ایک کیونکہ حضور ہی کی پہچان کا موجب ہے۔ ہر آپ سے کچھ ہوتا اور ہر سے ایک کفری ہر وقت کے قریب  
سے حضور کی ذیلت کرائی جاتی ہے۔ جیسا کہ کھلے سے معلوم ہوا۔ حق وہاں بولتے ہیں۔ پہلے جو نظر نہیں آتی ہو اور قریب میں ہو جو میرے یہ کہ  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت سب کی قبر میں پہنچ سکتے ہیں۔ سب کو ایک وقت نظر آسکتے ہیں۔ جیسے سورج کی شام میں ایک وقت کو سب جگہ  
موجود اور ایک وقت خود ہر جگہ سے نظر آتا ہے۔ اس سے حاضر ناظر کا مسئلہ حل ہوا جو تھے یہ کہ فرشتے خود حضور ہی کی ذیلت کرتے ہیں۔ ذکر آپ کے  
قربوں کی کیونکہ فرشتہ زمین سے اس کو نظر نہ لاسکے۔ مگر یہ درود تو فرمائی ہے جیسے ہر کو خدا کہنا شروع ہے۔ ایسے ہی کسی کو تو کوئی سنا نہیں کفر ہے  
مشاقق و دہش کی بنا پر موت کی تمنا کرتے ہیں اور مشاقق کی موت کو پس کیا جاتا ہے۔ جی برات کا دن یا دہلائی کی دیکھ کر ادا کرنا۔

سب سے پہلے اس کا عالم یہاں پڑا۔ اسی نے حضور کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو۔ خود ایمانی سے پہچان جاتا ہے اور آپ کو دیکھا ہے کہ جی میں ہی کا میں نے  
کلمہ چڑھا تھا۔ بعض مشاقق کہ جیسے ہی تم نے میرے حضور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہچان لیا۔ اچھی کہتی ہیں یا نہیں جیسا کہ بعض صوفیاء کے  
کشف سے ثابت ہے۔ سب اللہ تعالیٰ ہر بندے کے دوشکائے رکھے ہیں ایک جنت میں ایک دوزخ میں۔ ہر کلمہ کہنے سے فرشتہ میں تغیر کرتا ہے اور  
مومن کے دوزخ سے شکستہ نہیں۔ اور مومن جنت میں اپنا اور کافر دوزخ میں شکستہ نا سنبھاتا ہے۔ رب فرماتا ہے وَ اَوْثَقْنَا الْاَذْقْنَ اور فرماتا ہے  
اِنَّ الْاَذْقْنَ يَرْتَفِعُ بِهَا وَاَوْتَقْنَا الْقَائِلُونَ یہاں نہیں سے جنت کی نہیں مراد ہے اور دوزخ سے کافر کے جنت کی ملکیت مراد ہے۔ وہی اس صوفی  
کا مقصد ہے۔ یہ کہ زمین و آسمان کے درمیان جو تھا تو دوزخ میں نہیں رہتا۔ یہ اس لئے کہا جاتا ہے تاکہ مومن کی خوشی دوزخ کو لا سکتے۔

سب سے پہلے جنت اپنے قریب سے دوزخ و جنت کو آکھوں سے دیکھتا ہے۔ ملائکہ یہ دونوں اس کی قبر سے کر ڈول لیں اور وہی جب مردے  
کی دہائی کا یہ عالم ہے تو اگر وہ ماری فرمیں اور زمین دامن کو دیکھے تو کیا بعید ہے۔ آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر  
آسمی کے ہر عالم کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور ان کی ہر بات سن سکتے ہیں۔ اسی لئے ہر نمازی ہر جگہ سے اس میں نماز

يَقُولُ لَأَذَرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيَقَالَ لَهُ لَأَذَرِيَّتْ لَا تَلِيكَتْ  
وَيُتَرَبِّطُ بِطَارِقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَوْبَةٍ فَيَصِيحُ صِيحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ عَسِيرُ  
النَّفْلَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَقَدْ ظَهَرَ لِلنَّخَارِثِ ۖ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُزِمَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ لِمَا تَعَدَّى  
وَالْعِشْيَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

ملہ وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا ہو مرگ کتنے تھے وہ ہی نہیں کتنا تھا تو اس سے کہا جاتا ہے کہ تو نے دیکھا ہے کہ ان پر جہنم کا ار  
لوہ کے ہتھکڑوں سے مارا ہی جاتا ہے جس سے وہ الجھتی نہیں رہتا ہے کہ اس جہنم والوں کا تم قریبی چریں سنتی رہی کہ  
(مسلم و ترمذی) انفاق لکھاری کے بھی روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو میں شام اس پر اس کا ٹھکانا چیل گیا ہوتا رہتا ہے وہ اگر زمین ہے تو  
جنت کا ٹھکانہ اور اگر درختوں میں سے ہے

میں سلام کرتا ہے کہتا ہے۔ اَسْلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ ۖ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر میں نہ شاد ہے نہ موتا ہے نہ کوٹھیر اور نہ مہینہ فرشتے پہل محمدی دیکھا کر مجھے میں حسن زہبی، دہلی جزیہی طرف  
اشارہ نہیں کرتے کیونکہ ان حضرات سے غالی اللہ ہی ہے اگر اس کے سامنے جہاں محمدی دیکھا تو وہ تعجب سے کہتا کہ مجھے مجھ خود میں تو کوئی  
بھی نہیں ہے حدیث حضور کے حاضر ناظر ہونے کا ایسی قوی دلیل ہے کہ انکری سے فساد انشاء اس کا جواب دینے کا سورج ایک وقت لاکھوں  
آئینوں میں ملو گئی کر سکتا ہے تو نبوت کا سورج بھی لاکھوں قروں کو ایک وقت چکا سکتا ہے ملہ اگرچہ کافر نے عمر بن عبد العزیز  
ہو کر قبر میں دیکھا ان کے گناہ جیسے ابوہریرہ وغیرہ کیونکہ وہ اس شخص کی پہچان رشتہ انسانی سے ہے لطف تو ہے کہ کافر وہاں اپنا کفر  
بھی قبول مانے لگا ہے نہ کہہ سکے گا کہ میں نہیں اپنے بیباک بشر یا بڑا سہانی یا جاہل و جہول کہتا تھا، بلکہ اگر کہتا کہ مجھے یا میں میں کرشی نے  
انہیں کیا کہ تھا میں اور وہ کہتے تھے وہاں میں نے بھی کہا ہوا ملہ تَلْکَیْمٌ اصل میں تَلْکَیْمٌ تَعَارُفٌ تِلْکَیْمٌ وہ ہے جس کی ویسے سے جہانگشا  
ہیں ان کی نبوت پر تو عقل و ادراک ہی قائم تھے انکے معریت و غیرہ و اتقوا لعل میں آیت قرآنیہ تو نے نہنگ میں نہ تو میں عقل سے پہچاننا تو کہ نہ لکھنا  
دعا لکھنا کہ یہی کی خاطر ہے کہ اگر کھلو سادہ ہی کافروں اور منافقوں سے ہے اس میں کسی توبل و خوک حیرت میں ملے جزیہی کہتے و نسبی میں ان مشرعی  
بکام کے متفق ہیں ان کی ان کی العیب چاہیے ایسے قریب کا مذہب دیکھنا کافر سے کی بیخ و بیکار ان دونوں سے عقلی منکر کی تکلیف، شہادت میں ملے۔  
اس کے علاوہ باقی تمام قریبی حیرات بلکہ دعوت و جہاد و غیرہ میں یہی گواہ تھے ہی، خیال ہے کہ ہر قریبی سوال جواب کہتے والے دفتر تھے جاتے ہی بلکہ  
یہ گواہی میں ہر تشریف سے ملے والے مدرسہ فرشتے ملے یہاں صبح شام سے اور بیگلی سے جین میت قبر سے ہر وقت اپنے ہی ہاتھ

فَمِنْ أَهْلِ لَنَا رَفِيقًا هَذَا مَقْعِدُكَ حَتَّى يَبْعَثُكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ، وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَهُودِيَةً دَخَلَتْ عَلَيْهِمَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ لِمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ صَلَواتِهِمْ إِلَّا تَعَوَّذًا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ

توروز کا شکار ملے چکر اس سے کہنا تھا کہ کر تیرا شکار نہ بنے نا اگر تو راست ہے تو اللہ تجھے اور میرے سب سے بڑے کامیابی  
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک یسودی عورت اُن کی خدمت میں حاضر ہوئی کہ وہ اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا  
تھے اور آپ سے عرض کیا اللہ تمہیں عذاب قبر سے بچائے تب حضرت عائشہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب  
قبر کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا اُن عذاب قبر حق ہے تب حضرت عائشہ فرمائی ہیں کہ اس کے بعد میرے کبھی  
نہ دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پڑھی ہو اور عذاب قبر سے بچ کے پناہ مانگی ہو (مسلم بخاری)

شکا نے کو دیکھا رہتا ہے بلا ملامت میں حاضر نہیں اس کی تائید اس آیت سے ہے۔ اَلَّذِي يُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ مِنْ غُلَامٍ وَاَوْثَانٍ وَاَوْثَانٍ (مائدہ)

لے کر دیکھا رہتا ہے اور قبر میں جنت کی خوشبو، وہاں کی خوشبو ہوش بکرواں کے پہل میں آئے رہتے ہیں یہی بکری کی قبریں کہ دفن کی گودوں کی جگہ اور  
سنگ پر کھڑی ہیں پستھ پر پستھ خیال ہے کہ قبر میں جنت کا تمام بلا غلبہ کی تکلیف پہنچ جاتی ہے مگر ہم کا جنت میں شواب کیلئے بہنیا بعد قیامت ہوگا  
ہاں شہید کی مدد میں مرتے ہیں جنت میں پہنچ جاتی ہیں جہانِ رازدہ کا بھی بعد قیامت ہے سب کے خیال ہے کہ کوسوں کی مدد قبر میں ہوگی اس مقام پر  
قیامت میں ہوتا بلکہ بعض صحاح و معانی میں پھر لگاتی ہیں جو ساگر حلاوت حلو میں ہے مگر پڑ کر لڑ کر قریبی ہوتی ہے اور تعلق وہاں سے ہر وقت رہتا ہے  
ہیجے سوئے کی حالت میں پہلے ہی مدد کا تعلق جسم سے، اسی پختہ حالت میں ہوتا ہے اور وہاں بہت کو فیصل شواب اور حشر مروج کیا جاتا ہے  
هَذَا مَقْعِدُكَ سے ہیں مگر وہ سب کے لئے یا کسی اور کام کے لئے ذکر جنت حلو کی بنا پر مسرت کا بدلہ اور توڑ سے پرہ لازم ہے  
نہ کہ کافرو عورتوں سے بلکہ قولی انہما راہی صوف کے خلاف نہیں تھے کیونکہ تو بیت شریف میں چڑھا جاتا، اپنے دینوں سے سنا تھا معلوم تھا  
کہ یہ وہ لعلی ہیں عذاب قبر کے تالک ہیں جو مسلم اسلام کا دعویٰ اس کے اس کا انکار کرے وہ ان سے بھی متر ہے تمام آسمانی کتب میں اس کا  
ذکر تھا مستور و مفاضل اس زمانہ کے بعض نبی دشمنی کے دلدلہ اس کے انکار کی جی تھے کیونکہ اب تک آپ کو اس کی خبر نہ تھی اور یہ کہ  
بات پر اصرار نہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ کھڑکی بتائی بات پر اصرار نہ کیا جائے جب تک اس کی تصدیق علماء اسلام سے نہ ہو جائے  
تھے کہ تمام آسمانی دین اس کے تالک ہیں خیال ہے کہ کھڑکا عذاب قبر کی صورت سے دفع نہیں ہو سکتا مگر گنہگار و مومنوں کا عذاب بہنو  
کی تسخیر ہوگئی کی دما ایصال ثواب وغیرہ سے سخت یا کم ہو جاتا ہے یہ سب کلام ملامت سے ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قول کہ کھڑکی

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰



اللَّهُ أَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اقْبَلْ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ  
فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالَ  
تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا  
بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ  
قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ مَا وَدَّ  
مُسْلِمٌ، **الفصل الثاني** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقْبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَرْدَقَانِ يُقَالُ لِاحِدِهِمَا

ترجمہ: اللہ سے دعا کرتا کہ اس عذاب سے کچھ نہیں ہی سنا ہے جو میں نے رہا ہوں نہ پہلے ہی موت چہرہ کر کے فرمایا کہ اللہ  
کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو سب نے کہا ہم ہر طرح کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ فرمایا عذاب قبر سے  
اللہ کی پناہ مانگو سب بولے ہم عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرمایا کھلے چھپے فتنوں سے اللہ کی پناہ  
مانگو سب بولے ہم کھلے چھپے فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ فرمایا دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو سب  
بولے کہ دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ (مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب میت دفن کی جاتی ہے شہ قرآن کے پاس دوسرا رنگین  
انگوٹوں والے فرشتے آتے ہیں ایک کو

سے دعا کرتے ہیں کہ عذاب اللہ سے سناؤں سے ہے مگر یہ صحابہ سے بعض صحابہ اور اہل بیت اللہ تو عذاب قبر کو سنتے اور کہتے ہیں یہ سب یہ سب  
کہ عذاب قبر میں جہنم کا جزو ہے کیونکہ جہنم سے دہرائے ہوئے ہیں ادا چھوڑ دینا اور دفن کرنا قبول ہائیں یہ سب نہیں کہیں مگر سب  
عذاب میں ہیں کہ انہیں عذاب پر کوئی اعتراض نہیں، کوئی کارزار دیکھ کر لوگوں کے ہوش اٹھ گئے تھے اور بہت سے دہرائے ہوئے تھے کہ اگرچہ  
عذاب قبر ہے ہے اور عذاب اللہ سے بعض کہیں جو کہ عذاب اللہ سے ہے اور عذاب قبر کا کہ عذاب میں آگ ہے عذاب میں آگ کا شریعتی عذاب کا  
دیکھ کر فرمایا کہ انہوں نے سب کچھ فتنہ دہرائے ہیں یہی جو ہم کہتے ہیں اور چھپے فتنے جھنڈیاں، حسد، کینہ، غیو، جہنم میں آگ کے گناہ یہ سب یہ ہے کہ  
ان تمام برائیوں سے پناہ مانگو جو عذاب اللہ سے ہے یا عذاب قبر کا سبب ہیں جو کہ بظاہر یہ تکلیف دہ نہیں ہوتے اس لیے ان کا ذکر  
بہر میں کیا گیا ہے یہ دعا آیتوں نسلوں کی تعلیم کے لیے اور صحابہ کرام کے دونوں میں فتنہ دجال کی ہیبت قائم کرنے  
کے لیے ہے ورنہ حضور کو علم تھا کہ صحابہ کبار میں نہ تھا کہ ان کے گناہ اس کے فتنے سے دفن کا ذکر تھا تو اللہ سے چھوڑ کر عرب میں  
عام روئے دفن ہی ہوتے تھے اس لیے فرمایا گیا کہ درجہ جہنم دفن نہ ہی ہو بلکہ اسے جلا کر تاک کر لیا گیا ہو یا شہر چھپا لیا گیا ہو ان کے

[illegible]

[illegible]

سلسلہ میں ہزار ہزار سو گز جو مشرقی خرب مشرق میں رہنے سے حاصل ہے میں ستر گز اور ستر گز پڑی کل رقبہ چار ہزار نو سو، یہ بیانی وصمت کے لئے ہے اور کھوکے لئے بعض دلائل میں ہے یہ نامیہ کبریا میں اس کی تصویر سلسلہ یہ زندگی نامہ صحت و طبع کو نہیں ہوتی بلکہ نورانی یا نور مصطفیٰ کی نگاہ کا بٹ ہوتی ہے کھوکے کہ ایمان علی کا سر برتب میں ہی ہے مسئلہ کہ میں کامیاب ہو گیا وہ نہایت آرام سے ہوں، معلوم ہوا کہ میت اپنے گھر وادی کو پہنچاتا ہے اور وہاں پہنچنے کی یہی طاقت رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ نہیں کہتا کہ تم مجھے یہ چلو یا سواری لاؤ بلکہ کہتا ہے میں آتا ہوں اگر میں اس کے گھر وادی کو اس ہوں سلسلہ وفات میں فرما کہ یہاں سونے سے مراد آرام کرنا ہے یعنی یہ جو زندگی زندگی آرام سے اگر کہ تم کو صاف خدا کی وصیت کے کوئی آفت یا بلا نہیں پہنچے گی کہ مجھے کمر میں رہیں گے پاس رکھنا کہ سوا کوئی نہیں پہنچتا یہ نین و صفا والی مروت نہیں، سب فرماتا ہے **يُؤْتِيكَ مِنْهَا مَتَاعًا وَجَنَّةً طَيِّبَةً إِنَّ اللَّهَ يُوَفِّيُكَ وَعْدَهُ وَلِيَسْتَلِيمَ وَتَسْتَكْبِرُونَ وَلِلَّهِ الدِّينُ وَلِلْغَالِبِينَ إِنَّكَ عَلَىٰ عَيْنِنَا حَاشِدٌ** اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ کے مقبول قریب ہوتی مدد کی کسات میں خوش فرم ہے یہی امداد دینا کہ لوگوں کی قبر رکھتے ہی اگر کوئی سوگئے ہوتے تو پھیل کیسے کساتے یہاں کی قبر رکھتے۔ نیز قبرستان میں پہنچ کر سلام کرنا سنت دہو تاکہ لوگوں کو سلام کرنا منع ہے لہذا اس حدیث سے وہابی دلیل نہیں بکھڑکتے، یہ حدیث بزرگوں کے مرس کا مآخذ ہے چونکہ فرشتوں نے اس دی صاحب قبر کو مرس کہا ہے لہذا اس دی کا نام دینہ مرس ہے، موت موی کی شادی کا اور کافر کی گرفتاری کا دن ہے یہ معلوم ہوا کہ دلی ایمان قریب ساتھ جانے دگر نہانی سلام اس کی تحقیق پہلے کی کہاں سلسلہ کیونکہ جو غصہ ہمارے سلسلے ہے تیرا کفر پر مڑتا نہیں معلوم ہے تیری پشامنی میں کفر کی تاریکی دیکھ رہے

ملے سینہ ڈالیں پہیلیاں ڈالیں طرف اول ڈالیں پسلیاں ڈالیں طرف نکلیں اس کی یہ حالت ہماری حق سے ہوا ہے گرم گرم لہریں کلاش دیکھیں تو دوسری ہی جیسے معلوم ہوگی نہیں بلکہ اگر ایک ہی قبر میں دفن ہو گئے تو وہی قبر دوسری کے پلے خزانہ ہوگی اور کلاش کے پلے تنگ مومن کے پلے روشنی اور کافر کیلئے جہنمی مومن کے پلے شمشیر کلاش کے پلے گرم اور مومن کے پلے مکی ہوئی کلاش کے پلے جہنم ہو جائے گا ایک ہستی میں دوسری ہستی سے ہوں ایک ابھی درود لکھ کر غریب دیکھے دوسرا پریشان کھی اور سب سے ناک خواب دیکھے ہزار ایک سے گروہوں کی حالتیں مختلف خواب بزدل کی ایک تخیل ہے ، خواب کفر خواب ہوتی ہے ، ہفتہ میں حقیقت ہوگی ، پہلی لکھا ہوا کھانے کپکنے اور دوسری کلاش کی پہلی لکھ بکری گئیں یا جانوروں سے ہنسنے کی نئی ان کی تضحیک پر بھی گئیں ایسی ہی ہوگی اس کیلئے تبرک کٹانے سے متنبہ رہیں قیامت تک ، معلوم ہو کہ کلاش کا عذاب کسی تیسرے سے بھی ختم ہوتا نہیں ہو سکتا کنگاروں کا عذاب قبر پر لوگوں کے قدم نہروں کے جیوال خواب و فو سے بٹھا ہوا ہے اس سے خیال اس کے کہ کپکنے ہوئے کلاش کا عذاب جاتی ہے دوسرے سے ہوئے جھٹکا تو دوسری کھانا ایک کلو دوسرے کے مٹنے میں استعمال کرتے ہیں یہاں حقیقی مٹنے میں ہے یہاں بھٹکا سمجھ کر فرستی ہے ، برسے خاد میں کلاش کو دشمن کہا ہے سلفے پڑی ہو جاتی ہیں مگر فرشتے اُسے جھال کر احمقانے کے عذاب میں گرفتار کرتے ہیں اور میں بہت سے نہیں لگتا ہمارے سلفے سونے والا جو خالی میں ٹھکڑا ہوا ہے اگر اس پر سے گرمی نہیں فرشتے لگے یہ سوال جواب سب لکھ لکھتا ہے انہی ہوتے ہیں ہمارے موت سب کی زبان میں ہوا جاتی ہے (معاذ اللہ) کیوں مرے اپنی زندگی کی زبان میں کہتا ہے ۔ ہمارے حضور زندگی فرشتے میں تمام زبانیں جانتے ہیں حتی کہ کلاش و چکر کی زبانیں ، ہمارے سلفے سے فرما دیں کرتے تھے ادب اب بھی ہر زبان سے واقف ہیں ، حضور کے دوسرے فرشتے پڑی ایسی زبان میں عرض و

لَهُ وَمَا يَذُرُّكَ فَيَقُولُ قَرَعْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَاَمْتُتُ بِهِ وَصَدَّقْتُكَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ  
يُثَبِّتُكَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ الْآيَةُ قَالَ فَيُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ  
أَنْ صَدَقَ عَبْدِي فَأَقْرَشُوهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَءُ مِنَ الْجَنَّةِ وَأَقْرَشُوهُ  
بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ فَيُفْتَحُ قَالَ فَيَأْتِيهِ مِنْ رُفْحِهَا وَطَيْبِهَا وَيُقَسِّمُ لَهُ فِيهَا مَدًا  
بَصِيرَةً وَأَمَّا الْكَافِرُ فَكَرُمَتُهُ قَالَ وَيُعَادِرُ رُوحُهُ فِي جَسَدِهِ وَيَأْتِيهِ مَبْلَكَاتُ  
فَيْجَسَّاسِيهِ فَيَقُولَانِ مَنْ رَبِّكَ فَيَقُولُ هَاهَا هَاهَا لَا أَذْرِي فَيَقُولَانِ لِمَا ذِي نَفْسِكَ

جتنے پر کیے مسلم ہوا اسلئے وہ کتاب ہے میں نے اللہ کی کتاب پر پڑھی اس پر ایمان لایا اُسے تجا ہاں ہے یہ ہی اُس نیت  
کی تفسیر ہے ثبوت اللہ اللہ فرمایا حضور نے پھر آسمان سے پکارنے والا پکارتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے اسلئے  
لہذا اس کے لیے جنت کا بستر چھاؤ اُسے جنت کا لباس پہناؤ اور اس کے لیے جنت کی طرف دروازہ  
کھول دو پھر کھول دیا ہوا ہے فرماتے ہیں کہ اس تک جنت کی ہوا اور وہاں کی ترشیر آتی ہے اسلئے اور تا حدِ قریب  
فرمانی کر دی جاتی ہے شہ رہا کہ حضور نے اس کی موت کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس کی مدد اس کے جسم کی ہوتی جاتی ہے اور اس کے پاس ہوتی ہے  
یہ میرا بندہ ہے جتنا ہے اس کے ہاتھ میں ہے اور کتاب ہے اس کے ہاتھ میں نہیں جانتا شہ چہ اس سے پہلے مجھے میں تیرا دین کیا ؟

مردی کرتا ہے وہاں ترجمہ کی ضرورت نہیں پڑتی :

اسلئے یہ سوال خوشی کا ہے یعنی اے بندے میں تیرا کہ موقع پر کرنے میں کیسے پہچان گیا اور تیرا امتحان میں کامیاب کیسے ہو گیا ؟ اسلئے میں بلا واسطہ  
میں نے قرآن شریف خود سیکھا یا علم کے ذریعہ اس سے حقائق اور اعمال حاصل کیے لہذا یہ جواب علماء کیلئے بھی درست ہے اور عام لوگوں کیلئے  
بھی اس جواب سے معلوم ہوگا کہ قریب حضور کی پہچان اچھلی رشتہ سے ہوگی خود حضور کو دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو خیال ہے کہ کوئی ایک لحاظ  
سے حضور سے قرآن کو پاتا ہے اور دوسرے لحاظ سے قرآن سے حضور کو پہچانتا ہے اسلئے حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلام رب کا ہے ۔  
جسے بندہ آج پہلی بار پڑے گا اسلئے اس کا کوئی خوشی بندہ کو پہنچے ہے وہ بیان نہیں ہو سکتی، سچا ہے کہ بعض ہی کہنا میں بھی سچا  
راہ اللہ آج بھی سچ ہوا اسلئے پہلے خبر کیا جا چکا ہے کہ قریب جنت کی نعمتیں سبھی ہی مگر بندہ وہاں نہیں پہنچا، بندہ کا جنت میں پہنچنا حق کے ہر درجہ  
سے یہ حدیث ستر گز فرمائی کہ تفسیر سے اسلئے کہ اس معیت سے اسکی جان نکلتی ہے نیز اُسے دنیا چھوڑنے کا مدد و غلبہ کے فرشتوں کی معیت کیلئے  
غلبہ کا اثر سب مع ہوتا ہے ہی مومن کو اس میں سے کچھ بھی نہیں ہوتا اسلئے معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے دنیا میں حضور سے رشتہ غلطی نہ جوڑا ۔

اگرچہ وہ توحید کا قائل رہے مگر قریب توحید و غیرہ سب سب بھول جائیں گے کیونکہ یہ جواب ہر کافر کا ہوا کہ ہر مشرک  
ہو یا شیطانی تو حید وہاں مرقمہ :

طریق آئے یہی یاد رکھنا کہ نبی نے اسلام کے لوگوں کو سامی و غنیاری کا خاکہ کر کے نہ صرف شیطان دہی میں ہی بلکہ انسانی ہر قسم کے شیطان  
ساتھ جوڑ کر فی نفسی طور کیا، جب وہی کلمہ کاغذی نہیں کہے اور دہی میں مل معلوم ہو کہ کافریت کو بھی مصلحت کا دھارہ رکھا جاتا ہے مگر یہ یہاں نہیں لگا کر کہ  
انکا کچھ اصدات سے نہیں ہوتی بلکہ دل کی بصیرت سے ہوتی ہے تاہم اچھا بہ سلف ضرور کر دیکھ یا انکو دالے کا فرزند کو دیکھ سکے، اصدات غم سے تیز  
ہوتی ہے بصیرت غم سے نہیں کہ آتش نول کی ناک سے ملے اس جو بہ سے وہ کلمہ جوت بکری جوتی کرے کہ شیطانی مکر سے اپنے باطن پر غلامی کا کلمہ کہان  
کھینچے مگر اس سے ایسا نہ لیا تا تو یہ لاکر دیکھنا کہ اگر ایک بشری یا میرے اجمالی میں بشریت و صفوی پیدا تھے ہر جہت میں نبوت کے پھانے  
پر نہایت ہے بشریت تو جو پہل میں ملتا تھا سدا کو کر کہ یہ کہیں کہیں اپنی امانی نہیں مگر انکو نہ لگی میں نہیں مگر ان کا شاعر ایسا جہت و بشری اجمالی  
تھا تا وہ یہاں کہتا ہے میں امانی میں ہی جو وقتی صفوی کی نبوت کی اطلاع دہی میں ہوس کے چلنے صفوی توحید کو مانی ہے اور اس سے ہر سوال جواب  
میں نہیں، نیز صفوی کی نبوت مشرق و مغرب میں پہل کی ہے جو ہر وقت اس سے فاصل ہے وہ بھی مجرم ہے اور ان کو تو یہی کہتے ہیں جیسا ہے، خیال رہے  
کہ یہاں صفوی نے صرف ان کو کر کہ غلط رجعت کا ہے اور ان کا مسخ صفت صفی بن الگ کے صفی حوٹان بیکر دہی کے سانپ کی جوتی کو اور دم ہوا بھی  
بعض قریبوں کی ہجرت کی دیکھی بھی نہیں، انکی پناہ سے نہ لگی میں ناقیہ صحت میں ہے یہی کہ اگر ان کا شک سے صواب کے فرشتوں کا نام  
بنا ہے انھیں بہرے سے ملا صفت دلی ہے دہی اور لا پورا ہی ہے کہ اس کی تکلیف دیکھ کر دم نہیں کرتے کہ وہ دیکھ  
میں کران نہیں دھرتے (اشقہ) اور انھیں ہوا کو نامیب ہے جس سے فرشتے پاک ہیں۔ رب تعالیٰ

المَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيُصْبَرُ ثَرَا بَانِ ثُمَّ يُعَادُ فِيهِ الرُّوحُ رَوَاكَ أَحْمَدُ  
وَأَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عُثْمَانَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَكَّفَ عَلَى قَبْرِ بَنِي حَتَّى يَبْلُغَ لَحْيَتَهُ  
فَيَقِيلُ لَهُ تَذَكُّرُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَلَا تَبْكِي وَتَبْكِي مِنْ هَذَا فَقَالَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ الْقَبْرُ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ عَاجَمَهُ  
فَمَا بَعْدَهُ أَيسْرُهُ وَإِنْ لَمْ يَتِمَّ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا أَظْهَرَ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَقْطَعُ مِنْهُ رَوَاكَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ

ہر وہ کچھ کلمہ کہ خلق سنی ہے اس میں سے وہ کلمہ پڑھا تا ہے پھر اس میں روح لوٹائی جاتی ہے کہ احمد ابو داؤد روایت  
ہے حضرت عثمان سے کہ آپ جہاں تک قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا دیکھتے کہ آپ کی دائیں طرف جہاں سے عرض کیا گیا کہ آپ جنت  
و فرح کا ذکر کرتے ہیں تو میں دیکھتا ہوں کہ وہ کلمہ پڑھتا ہے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قبر خشت کی  
منزلوں سے پہلا منزل ہے اگر اس سے نکالتے پا گیا تو بعد والی منزل میں اس سے آسان تر ہے مگر اگر اس سے بھی نکالتے  
نہ پا گیا تو بعد والی منزل میں اس سے سخت تر ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے کوئی منظر دیکھا کہ گورنہاں  
سے زیادہ وحشت ناک ہے کہ اللہ تعالیٰ راہیں

لے صوف ہاں ہر ایک کی تامل کی غرض سے میں نے دیکھا ہے وہاں سے متوجہ ہیں مگر عذاب قبر دیکھتے ہیں میں نے بھی جیسے دنیا میں  
سخت تکلیفیں ہیں نکل جاتی ہیں ایسے ہی وہاں بھی ہوگا کہ تھوڑے سے کی طرح پر وہاں نکلے گی پھر ڈال جائے گی کسی پلے قیامت میں کا فر میں کری گے  
ہا میںنا امتنا اَنْتَیْنِیْنَ اَنْتَیْنِیْنَ اَنْتَیْنِیْنَ غدا تو نے میں ہر موت و زندگی میں آیت میں اشفقتیں سے ہر بار مراد ہے جیسے  
فَاَوْجِعْ الْبَصَرَ کَیْ تَکْفِیْ فِرْکَیْ سے صوف کی تفسیر ہے اس آیت کی اور تفسیر بھی کی گئی ہے سے مرنے کی یاد میں نہیں بلکہ قبر کی ہیبت میں اور  
عذاب قبر کے خوف سے اگر آپ ہر قسم کے عذاب سے محفوظ تھے نہ ان سے مصطفیٰ سے جنت کی بشارت سے بچے تھے مگر ہیبت دہی میں موجود تھی جو ایمان کا  
تکلف ہے جب مغفلیں کا یہ خوف ہے تو ہم کہنا ہوا کہ کون خوف کا بچہ ہے اس سے لازم نہیں آتا کہ ان میں مضمون کی بشارت میں مضمون کا مقابلہ اب تعالیٰ  
کے جیوت کا احتمال شمار ہے نہ فرمایا تھا اَلَا یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا لَا تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَتَرَ لَکُمُ الدِّیْنَ وَذٰلِکَ اَمْرٌ اَلَدُّ لِلْغٰیۃِ اَنْ تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَتَرَ لَکُمُ الدِّیْنَ وَذٰلِکَ اَمْرٌ اَلَدُّ لِلْغٰیۃِ اَنْ تَحْزَنُوْا عَلٰی مَا فَتَرَ لَکُمُ الدِّیْنَ  
نمودار ہوتے تھے سے میں مرنے کے بعد قبر میں ہوں، بلحاظ دنیوی ہیبت میں مضمون سے میں گرتا ہے مگر میں تمام مضمون کا پتہ قبر سے چل جاتا  
ہے یہاں تک کہ تو انشاء اللہ اللہ بھی محفوظ ہے گا بلکہ گناہگاروں کے پلے قبر کا عارضی عذاب اس کے گناہوں کا کف ہے ہوگا جیسے کہ قرآن  
میں ہے یہی اللہ صوفی کے پلے وہ سختی میں صحت عطا میں قبر کا کلمہ عذاب کا کلمہ کہیں ہے اس کیلئے حشر و بلعہ قبر سے نہ ان خطرناک ہے مگر  
دنیا کی بڑی سے بڑی ہیبت قبر کے معمولی عذاب سے بھی آسان ہے، میں میں رہنے والے کا فر کو قبر کی ایک گرم جوار سے کہ میں نے گناہ کرنے

مَا جَاءَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَعَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا  
 لِإِخِيكُمْ ثُمَّ سَلَوَالَهُ بِالثَّنْبِ فَإِنَّهُ أَلَانَ يُسَالُ رَوَاكَ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ  
 أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَكَ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِه  
 نَسْعَةٌ وَتَسْعُونَ تَبِيئًا تَنْهَسُهُ وَتَلْدَعُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ لَوْ أَنَّ تَبِيئَاتِهَا  
 نَفَسًا بِالْأَرْضِ مَا أَبْكَدَتْ خَضِرًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ فِي خُحْوَةٍ وَقَالَ

ماجرے نے روایت کیا اور ترقی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے روایت ہے اسی سے فرماتے ہیں جب تمام ائمہ علیہم السلام  
جنت کے دہن سے خارج ہوتے تو وہاں کی کھڑکتے اصفراء نے اپنے ہاتھوں کے لیے دے دیے مقرر کر دیا کہ جو اس کے لیے ثابت قدم  
رہے گا وہ کار و سلہ کر اس سے اب موصولات چور ہے جس نے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں فرمایا  
وصلی اللہ علیہ وسلم نے کانہ اس کی قبر میں تارے سانپ منسلک کیے جاتے ہیں کہ جو کہ قیامت تک نہ چپے  
اور تے دہن کے منہ اگر ان میں سے ایک سانپ لیں گی تو کھاروے تو کسی بہرہ نہ آگائے شہ اسے دہن نے  
روایت کیا اور ترقی نے بھی اس کی شرح روایت کی انھوں نے

کبھی پیش رو کیا تھا تو کبھی گامی ہمارا بھی نہیں کریش کی چیز ہے دنیا میں صوبت نرفہ اپنے مال اللہ ساتھیوں کو دیکھ کر شل پڑتا ہے۔ قبریں کے دیکھ کر پانی بھی گویا عذاب کے رشتوں کو دیکھ

[illegible]



سَبْعُونَ يَدًا تِسْعَةً وَتِسْعُونَ ، الْفَصْلُ الثَّالِثُ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مَعَاذٍ حِينَ تَوَفَّى  
فَلَمَّا صَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهُ وَسُويَ عَلَيْهِ بَسَمٌ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَجَدْنَا طَوِيلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَنَزَلْنَا فَيَقِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لِمَ سَجَدْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَضَائِقُ عَلَى هَذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهُ حَتَّى تَرَجُّهُ  
اللَّهُ عَنْهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَعَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نہوے کہ کہلے شتر فرمائے ملے تھیری نعل روایت ہے حضرت عابر سے فرماتے ہی جب حضرت سدا بن مساذ  
 نے وفات پائی تو ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی طرقت گئے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر نماز  
 پڑھ کر امدود اپنی قبر میں رکھے گئے اور ان پر مٹی پڑا کر دی گئی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت دلاور نہیں پڑھی چہتے  
 بھی تھیں بڑھی پھر نکلیں کہ میں نے جو نکلیں کہیں کہ وہی کیا گیا یا رسول اللہ! وہ تھیں پھر نکلیں کہیں کہیں! فرمایا اس ایک جگہ سے  
 پر ان کی قبر نگاہ برائی تھی مگر ان اللہ نے نہ کر دی کہ اسے (اے اللہ) روایت کیا، روایت ہے حضرت ابی ہریرہ  
 فرماتے ہی (یہ وہاں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

تک گشت نوحیا انہر و ہنہما تا غیش ہے اور راحت دیکر نہ رہیو درنا آقا میں کہنے کو چکا کہ ڈسے گا قسے میں طرح کہ میں لکھی اور ہنہما کی وجہ سے علی  
پہلے لے اور ہنہما کے کھانے کی چیز ہے آج جہاں انہر ہم رہا ہے وہاں کا علاقہ ناقابل کاشت ہو گیا ہے

[illegible]

[illegible]

وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَكَنَتْ مَجِئَتْهُمْ قُلُوبُ الرُّجُلِ قَرِيبًا مَتَى أَنَّى بَارَكَ اللَّهُ فِينِكَ مَاذَا أَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَيْرِ قَوْلُهُ قَالَ قَالَ قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُمْ يَقْتَتِلُونَ  
فِي الْقُبُورِ قَرِيبًا مَتَى قَتْنَةُ الدَّجَالِ، وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُذْخِلَ لَيْتُ الْقَبْرَ مُشَلَّتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا  
يَجْلِسُ يَمْنَمُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصْلِي تَوَافَا ابْنُ مَاجَةٍ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ہم شہر تھا تو میں نے اپنے نزدیک آدمی سے کہا کہ اللہ تجھے برکتیں دے حضور سے اللہ علیہ وسلم نے آخر کلام فرمایا  
میں کیا فرمادیا اولہ وہ بولے کہ حضور نے فرمایا کہ مجھے وہی بولنے کے تم اپنی قبروں میں قند زہر حال کے قریب قند میں  
متلا کیے جاؤ گے کہ روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی فرماتے  
ہے کہ جب میت قبر میں داخل کی جاتی ہے تو اسے سورج دھوتا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہ انھیں ملتا ہو رہا ہے  
ہے اور کہتا ہے مجھے پھر دوسرا نماز پڑھوں گے یا میں روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے

مگر بے اتھاری میں لوگوں کے سامنے پیش نکل جائے تو یہی جہالت ہے :

اس سے پہلے مسئلہ معلوم ہونے لگا کہ یہ دعوت انہی دوسرے فرعون بولے ہیں کہ کلام کر سکتی ہے بیشک یہ سلامی انگٹھ کر کے انہی شریفین  
اور صوفیاء دہور بفرماتا ہے قَدْ أَوْحَى إِلَيَّ أَنَّهُمْ يَقْتَتِلُونَ مَتَى قَتْنَةُ الدَّجَالِ حجاب اور فرماتا ہے فَلَا تَقْتَتِلُوا بِالْقُبُورِ  
دوسرے یہ کہ دعائیں دے کر کوئی بات پوچھنا بہتر ہے تاکہ مخالف کو خوش ہو مومی کو خوش کرنا یہی جہالت ہے، اس کے بعد کہ دینی باتوں میں ایک  
کا خیر بھی قبول ہے مگر ایسی بات کی ضرورت نہیں ہے جتنی قند زہر حال کی طرح بڑا ہی خطرناک ہے جیسے وہاں کی شہر سے وہی کہے گا جیسے  
اللہ پکارتے ایسے ہی حساب قبر میں ہی کیا سیاب ہوگا جیسے اللہ کامیاب کرے ان دونوں جگہ ثابت قند زہر ایسی سلامی سے نہیں وہاں دھونے  
غدا کی کرے گا اور بہت لوگ اس کا اثر کر رہے ہیں، قبر میں شیطان سامنے آجاتا ہے اور کہتا ہے کہ تم میری تیار ہو، مجھے وہاں لے کامیاب  
ہو جائے گا میں کی ذہنیت میت کے سرے ہوئے قبر پر دھونے کی شکل میں اگر کہتی ہے کہ بیٹے اسے خدا سے لے لو گھوڑا اچھے حضرت قبر میں برنگی  
کی کتاب لکھنا اور اور ہماری کتاب جہاں امن، اسی لئے قبر پر دھونے کہہ دیتے ہیں مگر شیطان دھونے میں سے یہ اسامی منکر کر کے بگڑانے  
پر ہوتا ہے غور و تدبیر سے ہر جگہ نماز صحر کی زیادہ تاکید ہے اور آداب کا لہذا اس کا وقت ہاں سے کہہ دینے کا دلیل ہے، ایسے ہی وقت دکھایا  
جاتا ہے مثلاً یعنی اسے فرشتہ سوالات ہمیں کرنا صحر کا وقت جا رہا ہے۔ مجھے نماز پڑھنے دے دی کہے گا تو تو دنیا میں نماز صحر کا پابند تھا  
اللہ نصیب کرے اس سے بے فرماتا ہے۔ مَا فَعَلُوا أَكَلُوا لَشْوَاهُ وَالْقُلُوبُ الْغُلُوبُ حتم فردوں کی قصور مناسک  
بہت نگہبان کروا موفیاد فرماتے ہیں جیسے قبروں کے دیسے ہو گئے اور جیسے ہو گئے دیسے ہو گئے انھوں نے خیال نہ کیا کہ مومی کو اس وقت جیسے معلوم ہو گیا۔

[illegible]

اللَّهُ ثُمَّ يُقَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَقِيلِهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا  
مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مِثٌ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَيُجْلِسُ  
الرَّجُلَ السُّوءُ فِي قَبْرِهِ فَرِعَا مَشْغُوبًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي  
فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُ فَيُقَرِّجُ لَهُ  
فُرْجَةً قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَقِيلِهَا فَيَقَالُ لَهُ أَنْظِرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ  
ثُمَّ يُقَرِّجُ لَهُ فُرْجَةً إِلَى النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا حُلِمَ بَعْضُهَا بِبَعْضٍ فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ

پھر جنت کی طرف کھڑکی کھلی جاتی ہے تو وہ اس کی تہ ذرا لگی کلاں اور اس میں ہے دیکھتا ہے ملے پھر اس سے کہا ہوتا ہے کہ میرے  
 عزیز! تم کو نہ تو تعین ہوتا تھا یہی پھر اور اور نشانہ اس پر آئے گا کہ مجراؤں کی قبر میں بننا کا ہوتا ہے حیران پریشان سکے  
 اس سے کہا ہوتا ہے تو اس میں تھا وہ دیکھتا ہے مجھے میں خبر میرا کہ ہوتا ہے یہ صاحب کوئی میں؟ دیکھتا ہے میں نے  
 لوگوں کو کچھ کہنے سنا وہ بھی نے بھی کہا تھا کہ تب اس کے سامنے جنت کی طرف کھڑکی کھلی جاتی ہے وہ وہیں کی  
 تہ ذرا لگی اور حرکت کی اس میں ہے دیکھتا ہے پھر اس سے کہا ہوتا ہے وہ دیکھ جو اس نے تہ سے پھر دیا پھر دفعت کی طرف کھڑکی  
 کھلی جاتی ہے دیکھتا ہے کہ میں معنی کو کھلی رہا ہے پھر کہا ہوتا ہے یہ سے تیرا ٹھکانہ

میں ہے اور دوزخ میں ہیں اور جنت میں ہیں کبھی منہ نہ ملتا ہے۔ لہذا اگر کسی میں مومن کو دوزخ کی جگہ پہلے دکھاتا ہے، خداوند خوش کرنے کیلئے ہے۔  
 سلسلہ صرف دیکھتا ہے، میں بلکہ اس سے ناخوش بھی اٹھتا ہے اور دوزخ کی کڑکڑی فوراً بند کر دی جاتی ہے مگر یہ کڑکڑی ناقصیت کبھی پہنچے ہے  
 سلسلہ میں دنیا میں تھمے اپنے متناظر کاظم الحقیقین تھا جو کئی کر حاصل ہوا، قبر میں ان سب چیزوں کو دیکھ کر میں ایٹیم حاصل ہوا۔  
 اور بعد عشر وہاں پہنچ کر حق ایٹیم نصیب ہوگا، یقینی دامن را اس کے مرتبوں میں ترقی ہوتی رہی یا دیکھو کہ جیسے جو گے  
 دیکھے ہی مر گئے انشاء اللہ فرما تا بیکرت کے بے ہے ذکر شک کے سلسلے، رب تعالیٰ نے فرمایا **لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ**  
**فِیْ أَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ** کیونکہ کلام دینا میں خدا سے بے خوف و با اس کا خوف شروع ہو گیا سلسلے منافق نے فقط یہاں  
 سے لوگوں کی دیکھا دیکھی رسول اللہ شکرہ دیا تھا، کافر اپنے دوستوں سے عیب کر انہیں مانگ کر فریاد کہتے تھے، فرض تسلی  
 بخش جواب نہ دے سکے گا، یہاں میں گذشتہ تقریر یاد رہے کہ کافر جنت کو صرف دیکھتا ہے، اس سے ناخوش ہوا  
 نہیں اٹھتا، اور جنت کی کڑکڑ فوراً بند نہیں کر دی جاتی ہے، یہ دکھانا یا پوری حسرت کے بیٹے ہے، دوزخ کو دیکھتا  
 بھی ہے اور اس کی کڑکڑ سے تکلیف بھی پاتا ہے، اور یہ کڑکڑ کبھی بند نہیں ہوتی۔

عَلَى الشَّكِّ كُنْتُ وَعَلَيْهِ مُمْتُ وَعَلَيْهِ تُعْتَفُ إِنَّ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى رَوَاكَ ابْنُ مَاجَةَ  
**بَابُ الْإِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ**  
 عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْدَثَ  
 فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ترجمہ پر تھا اس پر اسی پر انشاء اللہ اس کے کلمہ (ابن ماجہ) قرآن و سنت کو مضبوطی سے پکڑنے کا  
 کا باب سے پہلی فصل روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں فرمایا رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے جو ایسا ذکر کرے جو ہمارے دین میں وہ طریقہ جو اس دین سے نہیں وہ مردود ہے (ابن ماجہ و مسلم)  
 روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

سہ عام کافروں کو اپنے دین پر چڑھ کر ہمیشہ میں رہی چھوڑ دیتے ہیں رب تعالیٰ فرماتا ہے دَعُوا إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ  
 ہم نے ہندوؤں کو مسجدوں کے دوازہ پر نمازیوں کے چوتھوں کا خاک چھوڑ دیکھا ہے اشاعت کلام کے عہدوں کو چھوڑ دیکھا ہے ،  
 اور ہم خاص کافروں کو اپنے مذہب پر چڑھ اور اعتماد ہے وہ بھی یقینی نہیں کہلاتا بلکہ جیل مرکب میں چھوٹی بات کرتا تھا جان لینا انہیں  
 اس کا یہ اعتماد مرستہ ہی ختم ہو جاتا ہے اب اسے ہونے کے بعد بھی نہیں آتا کہ کہیں یہی کیا ہے ہذا اس حدیث پر یہ اعتراض  
 نہیں کہ ہیبت سے کافروں کو اپنے مذہب پر چھوڑ دیتے ہیں کہ ہے ، پھر یہ حدیث کہ اگر کسی نے اپنی کتاب سے اعتصام نہ کرے تو اس سے منع اور تک  
 پاک دینی کو اسی لئے نصرت کیجئے یہ کہ وہ گنہگاروں سے روک دیتی ہے ، اس کے غرضی بھی ہے مضبوط پکڑنا چھوڑنے اور بھاگنے سے  
 روک لینا اس طرح شریعت میں حقانیت پر مستحکم اور ہمیشہ عمل کرنے کو اعتصام کہا جاتا ہے کتاب سے مراد قرآن شریف ہے جو سنت  
 سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ملامت فرمائی اور وہ افعال اور احوال ہیں جو مسلمانوں کے لئے قابل عمل ہیں حضور کے افعال شریعت کہتے  
 ہیں اور احوال شریف طریقہ سنیانہ کے نزدیک حضور کے جسم شریف کے حالات شریعت ہیں کتب کے حالات طریقت روح کے احوال حقیقت  
 اور شر کے حالات معرفت اس وقت سب کو شامل ہے کہ خیال ہے کہ حضور کی خصوصیات سنت ہیں ہذا انہوں نے انکاح میں لکھا اَنْتَ بِطَوَانِ  
 منبر پر نہایت پڑھانا وغیرہ کہ حضور کے افعال کی یہی ہدایت ہے تاہم اصل پر کثرت حدیث ہے جو حدیث سنت نہیں ، اسی لئے مصنف ہمارے مکتوب  
 نے یہاں سنت فرمایا حدیث خضر یا علی علیہ السلام نے فرمایا اَلْحَقُّ بِالْحَقِّ اَنْتَ بِطَوَانِ یہ حدیث نیز ہذا نام مجدد تعالیٰ اہل سنت ہندوؤں  
 سنتوں پر مال اہل حدیث نہیں کیونکہ حدیث پر کوئی عمل نہیں کر سکتا اور یہی کوئی اہل حدیث ہو سکتا ہے یہ بھی خیال ہے کہ شریعت کے  
 دلائل ہماری ہرگز نہ سنت ، اجماع آیت اور قیاس ہی نہیں بلکہ کتاب و سنت اصل اصول ہیں اور جماع و قیاس ان کے بعد اگر کوئی  
 مسئلہ ان دونوں میں داخل ہو تو اسے مردود کر دینا نیز قیاس قرآن و سنت کا مظہر ہے اسی لئے مصنف نے صرف کتب و سنت  
 کا ذکر کیا ہے دونوں کا ذکر نہیں کیا اور وہ دونوں بھی اشد ضروری ہیں خلافت صدیقی اور فاروقی اجماع آیت سے ہیں تاہم

فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدد وضوۃ کے بعد یقیناً بیسترین بات اللہ کی کتاب ہے اور پھر قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اہل بیت میں بھی اور ہر جماعت گمراہی ہے۔ لہذا مسلم رعایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی بارگاہ میں

ہے اللہ کا انکار کفر و بدعتوں میں خود حرام ہے مگر کتاب و سنت میں اس کا ذکر نہیں بقیاس سے حست ثابت ہے اس کی چوری تحقیق  
جمہور کتاب جامعہ ہیئتہ اقل و اکثر میں دیکھو کتاب و سنت سمندر ہے کسی اہم کے جہاز میں بیٹھ کر اس کو طے کرو کتاب و سنت طب ایرانی  
کی دعائیں ہیں کسی طبیب مدد معالیٰ میں اہم تیمید کے مشورے سے نہیں استعفیٰ کرو گے یعنی وہ ایسا کرنے والا مردود ہے یا اس کی بیماری مردود  
ہے خیال ہے کہ اکثر سے مراد وہی اسلام ہے اللہ کا سے مراد عقائد میں جو شخص اسلام میں خلاف اسلام عقیدے ایسا کرے وہ شخص بھی  
مردود اور وہ عقائد میں باطل ہیں ہذا مفاضل و تعادیل و ادبانی وغیرہ پیش کرتے ہیں کے عقائد خلاف اسلام میں باطل ہیں یا اکثر سے مراد وہی ہے اور  
نہ اسے مراد اعمال ہیں اور نکیش مشر سے مراد قرآن و حدیث کے عقائد میں جو کچھ دین میں ایسے عمل ایسا کرے جو دین میں کتاب و سنت کے  
عقائد ہیں جس سے سنت اٹھ جائے ہو وہ ایسا کرنا دلائل بھی مردود اور ایسے عمل بھی باطل ہے اسے مدعو میں قطبہ نماز چھٹنا غازی میں انسانی  
دینا وغیرہ اس کی تفسیر و حدیث سے جو آئے تہی ہے کہ کو کوئی بیعت ایسا کرے تو اللہ کو کھانا ایسے ہے ہماری اس تفسیر کی بنا پر حدیث  
اپنے علم پر ہے اس کی قیادت لکھنا کہ لغت میں معانی لغت لایق و مشر سے مراد جو کچھ دین میں ایسے عمل ایسا کرے جو دین میں کتاب و سنت کے عقائد میں جو کچھ دین میں

۱) سنی کلام حضور نے وعظ میں فطیر کے بعد ارشاد فرمایا اسی لیے فرمایا اَنَّ اَبْعَدُ حَدِیْثَ کے معنی ملطافیات اور کلام ہے بعد اس معنی سے قرآن میں حدیث ہے اور لوگوں کے کلام بھی مگر اصطلاح میں عرف حضور کے فرمان اور کلام کو حدیث کہا جاتا ہے یہاں نفوی معنی میں ہے اشتہار کلام تمام کلام پر ایسا ہی بزرگ ہے جیسے خود پھر دو گارہائی مخلوق پر، ہدی کے معنی میں اتجلی فسلط، حضور کی برکت اچتی ہے کیونکہ ہر ایک طرف سے ہے، ہدیہ کا معنی کلام انسانی اور فیطیاتی میں ہوتے ہیں حضور کا بر قول و فعل رحمانی ہے اسی لیے حضور کے کسب فعل پر اعتراض کو کہہ کر وہ رب پر اعتراض ہے، لوگوں نے آپ کے ایک کلام پر اعتراض کیا تو رب نے فرمایا اِنَّ قَوْلَیْہِ الْکَافِیْنَ نے تمہارا کلام جو کلام تھا خدا کے معنی میں ہدیہ اور تو یہ چیز یہاں وہ عقائد ائمہ سے احوال مراد ہیں جو حضور کی وفات کے بعد دین میں پیدا کیے گئے، حاشی، جرعت کے نفوی معنی ہیں نفی جو رب فرماتا ہے اِنَّکُمْ یٰۤاٰیُّہِ النَّاسُ کُفٰرٌ وَّ اِلٰہٌ اٰخَرٌ میں اس کے یہی معنی ہیں (۲) ختم عقیدے اسے جرعت اعتقاد ہی کہتے ہیں (۳) وہ نئے اعمال جو قرآن و حدیث کے خلاف ہوں اور حضور کے بعد ایجاد ہوں (۴) پرنا عمل جو حضور کے بعد ایجاد ہوا مگر اچھے دو معنی سے ہر جرعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں

یعنی شخص کا پسند کرنا ہی عدم میں بدلے دینا کرتے والے اسلام میں باہلیت کے طریقے کا استعمال سے مسلمان کے حقوق نامحکم کامیاب نہ ہو سکتے۔ اگر کسی کو غریزی رویے سے دیکھا جائے، روایت ہے حضرت ابوبکرؓ سے فرماتے ہیں: **فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکمران کو امیر مہدی اُمت جنت میں بدلے گا**۔ اسے مرنے لگا یا گویا منکر کوں ہے؟ افزائش میں نے میری فرمانبرداری کی پشت میں لگا جس نے میری تلافی کی منکر ہوا

میرے مئی کے لحاظ سے جنس جڑیں اچھٹی ہیں جنس گرہ یہاں بوجھ کے پہلے معنی مراد میں ہیں ۱۷ عقیقہ کے کیونکہ حضور نے اسے خلافت میں گزری ہوئی فکر کی عقیقہ سے پہوئی ہے محل سے نہیں ہے نماز گنہگار ہے گزرا نہیں اور نہ اب کو عیوٹا یا حضور کو اپنی مثل بشر میں چھوٹا چھوٹا اور گزری ہے اور اگر دوسرے معنی مراد ہوں تب بھی یہ حدیث اپنے اطلاق پر ہے کسی قید نگاہ کی ضرورت نہیں اور اگر میرے معنی مراد ہوں یعنی نیک نام تو یہ حدیث عام خصوصاً بعض کے کیونکہ یہ بوجھ حسنہ اور سیدہ یہاں بوجھ سیدہ مراد ہے بوجھ حسنہ کے لئے کتاب العلم کہ حدیث ہے جو آگے آگے ہے **وَالْإِسْلَامُ رِقَّةٌ حَسَنَةٌ** المعروف میں جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کر کے وہ بڑے ثواب کا مستحق ہے بوجھ حسنہ کیسے ہاں کسی واجب کبھی نفع پہوئی ہے کسی کی شہادت نفیس تحقیق سی جگہ **مَقَالَةُ الْمَدَامَةِ** میں دیکھو نیز شامی اور ہماری کتاب بارہ احق میں بھی ملاحظہ کرو بعض لوگ اسی کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور کے بعد ایجاد ہو وہ بوجھ ہے اور ہر بوجھ گزری ہو مگر یہ معنی بالکل نامناسب کیونکہ تمام دینی چیزیں تھوچھ کر ان کی شریف کے نام سے اسے علم حدیث اور حدیث کی اقسام اور کتب شریعت و طریقت کے چار سلسلے حنفی شافعی، یاقادری جعفری وغیرہ وہاں سے نماز کی نیت، ہوائی نماز کے بیچ کا سفر اور ہر رشتہ جھپٹا ہوں سے جہاد وغیرہ اور دنیا کی تمام چیزیں پلاؤ نہ دوسے، مذاک خاندانہ وغیرہ سب جڑیں ہیں جو حضور کے بعد ایجاد ہوئی حرام ہونی یا نہیں حالانکہ انہیں کوئی حرام نہیں کہنا ۛ

[illegible]



[illegible]

[illegible]

حضرت علیؓ علیہ السلام کی مبادت معلوم کرنے کے لیے حاضر ہوئے۔ تب اس میں مبادت کی خبر دی گئی تو غائبانہ میں نے اسے کہہ کر کہا کہ تو برسے کہ میں علیؓ علیہ السلام سے کیا نسبت رب تعالیٰ نے اُن کو اُن کی پہلی سبب فطریہ میں ہی رکھ لی تھی ان میں ایک برادر کہیں ہمیشہ ساری لذتِ نماز پڑھا کروں گا کہ وہ دوسرا برادر ہمیشہ دن بھر روزہ دار رہوں گا کہیں افطار نہ کروں گا کہیں قیصرانہ لڑا کہیں عورتوں سے الگ رہوں گا کہیں نکاح نہ کروں گا کہ میں بھرتی علیؓ علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم ہی وہ بوجہ ہو گئے الیہ ایسا کہا

[illegible]

أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ وَأَتَقَاكُمْ لَكُمُ الْكِتَابُ وَأَطُرُوا أَمَلِي وَأَمْرُ قَدْ  
 اتَّزَوْجُ الْمَيْمَنَةِ عَنْ رَغَبٍ عَنْ سُتَيْقٍ فَلَيْسَ مِنِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرُخِصَ فِيهِ فَتَنَزَّاهُ عَنْهُ قَوْمٌ قَبْلَهُ  
 ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخُطِبَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ  
 يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ قَوْلُ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لِسَانًا  
 خَشْيَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

خبر ہوا کہ رسول اکرمؐ میں تم سب میں اللہ سے زیادہ ڈرنے والا اور خوف کرنے والا ہوں لیکن میں روزے سے بھی رکھتا ہوں  
 اور نماز میں بھی پڑھتا ہوں اور کتا بھی ہوں یہ میں سے نکلا گیا کہ میں نے جس نے میری سنت سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں ملے  
 اور انہی میں سے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی کام کیا جس میں کسی عبادت ہو مگر کہ وہ اسے گروہ نے اس سے  
 پہلے کر لیا کہ یہ غیر ضروری اس لیے کہ کوئی آپؐ نے منہ پڑھا اور اللہ کی حمد کی ہے مگر ایا کہ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ ان  
 چیزوں سے بچتے ہیں جو میں کر رہا ہوں اللہ کی قسم میں ان سب سے اللہ کو زیادہ مانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے  
 خوف والا ہوں اللہ کے رسولؐ کا کسی دعائیت ہے رافع ابن خدیج سے کہ وہ نبیؐ کی اس شریعت پر

لے سبحان اللہ کیا نصیحتیں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم کو کھانوں اور صاف کاری کی طرح تاکہ اللہ تعالیٰ بنا دیا جو دنیا کو دینا کیا جو کہ  
 حضور کا پرکھنا سنت ہے لہذا انظار میں سنت رات کو تہجد پڑھنا اور صبح میں سنت نکاح کرنا اور صبح کرنا وغیرہ کا بار بار کرنا سبھی سنت اور  
 عبادت ہے جو میں شہاب تھا ہے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کاموں پر شہاب ہے جس پر جگہ قرآن نے خوف صحابہ کا بہت بڑا فائدہ بیان کیا ہے چنانچہ میں جو کسی  
 سنت کو ترک کرتا تھا وہ اسلام سے غارت ہے جو یہ منہ نہ کرنا سنت کا مدعی ہو جائے وہ میرے پرہیزگاروں کی جماعت سے غارت ہے لہذا میرے پرہیزگاروں  
 اور میں میں بغیر ان کے کہ سنت ہے کہ جو فرض اللہ کے پرہیزگاروں میں ہوتا ہے چنانچہ میرے کونجاغ منع ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر سنت  
 پر عمل کی کوشش کرتا رہا ہے سب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی مباح وغیرہ کام کیا جس میں کسی وجہ سے لوگوں کے بے مباح میں میں کی سنت  
 ہو گیا۔ حدیث میں مذکور ہو کہ کون سا کام تھا خدا نے منع فرمایا کہ میں نے نہ فرمایا سفر میں روزہ رمضان کا چھوڑنا اور عقیقہ کے ہرگز  
 گھر میں ہارے میں پھر گھر کا ذکر کرتا تو سنت ہے حضور کا یہ عمل فقط یہی جو رکھنے ہے کہ کہ نہ کہ میں نے تقویٰ اور پرہیزگاری میری اطاعت میں نے کی ہے  
 رات کو کوئی نماز میں سنت اور عبادت ہے ایسے ہی آرام سے سنا بھی سنت اور عبادت ہے کیونکہ وہ دونوں میرے طریقے میں سنت آپؐ کی تھیں ابو  
 عبد اللہ ہے مگر میں انہی میں خوف اللہ میں ہر ایک میں ہوا میری تمام عبادت اللہ کی ہوا ان کے زمانہ میں وہ نہ صرف پرہیزگاروں میں  
 آپؐ کی وفات ہوئی اس وقت آپؐ کے کسی وقت آپؐ بچے تھے باقی تمام غزوات میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رہے۔

طرح بر طرز کرمیوں کا شائع کردہ مجبور میں بیوقوف کو تھے جس سے پہلے یہ اور اچھے ہوتے تھے ہمارے ہاں اسے دشت یا باغ کی شدت کہا جاتا تھا  
اس وقت پر باغ والے بڑی خوشی مناتے ہیں خلیل ہے کہ دشتوں میں بھی دروازہ دہلی میں کوٹک جاتے ہیں بعض کوٹک جاتے ہیں بعض کوٹک نہیں، شروعت سے جو راست کر کے  
بہشت میں گئے تھے تو اس سے پہلے تھے ہی مگر آدم علیہ السلام کی بھی کوئی شے ہے کہ مجبور کو دشت چھوڑ کر باغ میں لے جائے اس میں فرق کا اجتماع  
ضروری ہے بلکہ اگر تم اس شقت سے بچ جاؤ تو پہلے میں ہی میں اور میں توکل کا درجہ نصیب ہوئے بعض علماء نے فرمایا کہ ان حضرات  
نے میرے کام نہ لیا کہ علیہ السلام کوئی گنہگار نہ تھا کہ مجبور نہ تھا مگر بدداشت کرتے تو جس پرکت دیکھتے حضور کو لانے بھی مبارک ہے خلیل ہے  
کے حضور باغ کے اس منزے سے بغیر دشت کے گھر میں آؤں گا سبق کا ساتھ ہے خبری کیسے ہو سکتا ہے حضور علیہ السلام کو دشت یا باغ میں لے جائے کہ  
باغ والے تو اس چیز کو ہا میں اور حضور دہلی میں بیوسف علیہ السلام نے بھی کا شکاری دنگ لگا رہا دشاہ مصر نے فرمایا **فَاَحْصَيْتُمْ قَوْمَ قَدْ رُوْا فِي**  
**سُتُوْرِهِمْ** گنم ہووے ہلک حاکم یا اگر وہ نہ ہو اور قطع میں کام نہ لے کر تیرے بھی سلطنت حکام کی مگر بادشاہ مصر نے فرمایا کہ مجھے خبر توں کا حکم  
نہاں ہے **اِنَّ اَحْفِیْتُ بَيْنَهُمْ** میں سب کو مانتا ہوں سب قطع دلوں کو نہیں لونا جب بیوسف علیہ السلام کا کھلم کا کھلم ہے تو میں نے حضور علیہ السلام  
اس معمولی بات سے کیسے خبر ہو سکتے ہیں اس کی پہلی تحقیق ہماری کتاب بارہا الحق میں دیکھو کہ جتنی ہمارے فرماں و حکم کی خبری  
حکام اور دینی دانتے شریف، شرعی احکام لازم العمل ہیں کیونکہ وہاں نبوت اور نورانیت کا لحاظ ہے۔ مگر ان کے مبارک کا قبول  
کرنا مستحب ہے نہ دانتے کا بھی اعتقاد ہے لیکن اگر باغ یا باغ کا بھی کفر ہو گا یہی انبی ملت کا عقیدہ ہے اور یہی اس حدیث کا  
مطلب ہے کہ اگر لام قرآن کو مفسر نہیں کر سکتے۔ میں دانتے اور دوشوے کیونکہ دانتے میں حضور کی بغیرت کی جلوہ گری ہے۔  
خیال ہے کہ حضور کا اپنے کو مفسر فرماتا ہے یا کمال ہے ہم اگر یہ نظر ادا نہ کر لیں تو کفر ہو جائی گے

[illegible]

مِثْلِي كَمِثْلِ رَجُلٍ اسْتَوْكَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ لِنَفْسِهِ وَلِهَذِهِ  
الدَّوَابِّ اَلْكَيِّ تَقَعٌ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يُحْزِرُ هُنَّ وَيَقْلِبْنَهُ فَيَنْقَطِعْنَ فِيهَا  
فَاَنَا اِخِذْ بِمُحْزِرِكُمْ عَنِ النَّارِ اَنْتُمْ تَقْعُمُونَ فِيهَا هَذِهِ رَوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ  
نَحْوُهَا وَقَالَ فِي الْاُخْرَى قَالَ قُلْتُ لَكَ مِثْلِي وَمِثْلُكُمْ اَنَا اِخِذْ بِمُحْزِرِكُمْ عَنِ النَّارِ  
هَلَمْ عَنِ النَّارِ هَلَمْ عَنِ النَّارِ فَتَقْلِبُو فِي تَقْعُمُونَ فِيهَا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ اَبِي ثَوْبَانَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنْ الْهُدَى وَالْإِلَهَامِ

میری حکومت اس شخص کی کسی ہے جس نے آگ روشن کی جب آگ نے ارد گرد کو جلا دیا تو پیچھے اور پیچھے آگ میں  
گرا کرتے ہی رہا اور اس میں گرے گئے تھے اور انہیں روکنے لگا اور وہ پانوں اس پر غالب آئے جاتے ہی آگ میں  
گرے جاتے ہیں تھے چنانچہ میں تمہاری کہہ کر آگ سے بچا ہوں اور تم اس میں گرے جاتے ہو تھے، بخاری کی روایت  
ہے کہ روایت اس طرح ہے کہ اس کے آفریں فرمایا کہ حضور نے فرمایا یہ میری صدی مثال ہے میں نہیں کرتے کہ اگر اس کے پہلو  
ہوں آگ سے بچاؤ گم کر دوں تو یہ پر غالب آئے جاتے ہوں اور اس میں گرے جاتے ہوڑم بخاری روایت ہے حضرت ابو موسیٰ  
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دے کر بھیجا ہے

موت سے پہلے تو یہ کہنا اگر باروقت خطرناک جگہ سے نکل جاتا ہے اور خوفناک جگہوں میں ڈھک رہتا اور حضور کو جھٹکے گا تو خطرناک جگہ میں دوکر  
دشمن کے ہاتھوں مارا جاتا ہے ۛ

اسلئے یہ بھی تشبیہ حرکت ہے کہ ایک پیسے واقعہ کو پہلے واقعے سے تشبیہ دی گئی ہے اور حقیقی دنیا اور سید لکھی لکھنؤ کی کیا کہنا ہے بنانے کیلئے پورنڈیا  
گروگوں نے انہیں غلط استعمال کر کے پاکت کاں ہے بنایا ہے کوئی جنگل میں مسافروں کی ہدایت اور دشمن کیلئے آگ بنانے کے لئے آگ کو جتنی پاکت کا  
ساتھ نہیں اور پاکت کو جتنی نہات کبھی ساتھ ساتھ چاندی دنیا کی لٹکی آگ میں جو رہنا تاکہ نندے کے لئے کھڑا ہو سکے غلط استعمال کر کے کہ کوئی کھانا چاہتے ہیں  
تو خیال ہے کہ کھانہ میں آگ جلائے نہ والا اس سے اور پکائے والا اور میں دونوں کو غلط استعمال کرنا ہے ۱۰ پیسے ہی میں دنیا بنانے والا اب ہے اور اس کے  
غلط استعمال سے بچا لے والا حضور میں ساتھ حضور کا اپنی حرکت کو فراموش کر کے سمجھا نا چھوڑا اگر اس کی کہہ کر آگ سے بچا جاتا ہے کہ اس کا کھانا  
سے بچا کھانا اور مشائخ کی تبلیغیں، غلامیوں کے سپاہ حضور کی تبلیغ ہیں اس سے معلوم ہوتا کہ کوئی شخص اپنی اپنی جگہ پر جو کہ وہ عقلی مبادیوں کے ذریعہ دنیا  
سے نہیں بچ سکتا جب تک کہ حضور کی ہدایت کو قبول نہ کرے اور نہ ہندو معاہدہ اور عیسائی دہاب ترک نہ کرے کہ جو جو دینی کرتے ہیں گروہندی ہیں یہ اس سے  
اشارہ معلوم ہوا کہ اہل علم اور ہدایت ایک ہندو کی علم ہوتا ہے ہدایت نہیں ہوتی جیسے اس حرکت کے ہے دین علماء کو کسی ہدایت نصیب ہو جاتی ہے بہت سے  
نہ نہیں ہوتا جیسے وہ علم جو ہے علم ہی اگر ایمان دار میں کسی علم اور ہدایت دونوں میں ہوتا ہے ہی ایسے علماء نے دین میں ہدایت علم سے

لَمَثَلٍ لِّغَيْثٍ اشْتَرَىٰ أَصَابَ رَضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ حَبِيبَةً فَلَمَّا طَابَ الْمَاءُ قَانَتْ تِلْكَ  
الْكَلَاءُ وَالْعُثْبُ الْكَثِيرُ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَتَفَعَّ اللَّهُ بِهَا  
النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَىٰ إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانُ  
لَا يُمِيسُكُ مَاءٌ وَلَا تُنْبِتُ كَلَاءٌ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِيَ فِي دِينِ اللَّهِ وَتَفَعَّ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ  
بِهِ فَعَلِمَهُ وَعَلِمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ  
بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي

اُس بہت سی بارش کی طرح ہے سہ ہر کسی زمین میں پہنچے اس کا کچھ حصہ اچھا تھا جس نے پانی چوسا اور گھاس اور  
بہت چارہ اٹھادیا اور بعض حصہ سخت تھا جس نے پانی چھ کر لیا جس سے اشنہ نے لوگوں کو شیش دیا کہ انہوں نے  
خود پیا پلایا اور کھنکی اور ایک دوسرے حصہ میں پہنچا جو پھیل تھا کہ نہ پانی چھ کرے اور نہ گھاس اٹھائے سہ یہ  
اس کی مثال ہے جو دینی عالم تھا اور اُسے اُس چیز نے تفریق دیا جو مجھے رب نے دے کر بھیجا اُس نے سیکھا اور  
سکھایا سہ اور اس کی مثال ہے جس نے اُس پر سرزد اٹھایا اور اس کے کہ وہ جاہلیت قبول نہ کی جو مجھے دے کر بھیجا گیا  
(بہارِ دہلی و کرم روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی کہ وہ رب وہ ہے

مفضل ہے اسی لئے اس کا ذکر پہلے ہوا، الم کتابوں سے ملتا ہے جاہلیت کسی کی نظر سے نہ

سہ سے اشنہ معلوم ہو کہ حضور کے قبل کلمہ و فیض کی کئی شیعہ تمام دنیا فیض سے لے تو گشتا نہیں کوئی نہ لے تو سیکار پر تپائیں جیسے صحت کی روشنی  
اور بارشوں کا پانی سہ آج کل دہ۔ آج کل بٹ کی جگہ ہے جسے نہ سخت نہیں جو پانی کو ترس کر ختم کر دے اسی لئے قسط کو عجب کہتے ہیں وہاں مراد  
فیضی زمینیں ہیں تاہم اب یہ جانتے ہیں کہ اس قسم کا غصہ ہے کہ حضور گویا صحت کا بدلہ ہی حضور کا ملا ہوا اور باطنی فیض اور نوالی کلام بارش ،  
انسانوں کے دل مختلف قسم کے ہیں بہت کمزور کلام کا پانی کاشت نہیں ہے جب عمل اور توجہ کے پورے اٹھتے ہیں حضور پر مشتمل ہے جسے گویا صحت پہن  
اور سوزن کے گچھنے ہیں اسی سے ان کے ہاتھ مسافروں کے ہاتھوں کی کھیتیں مراب ہوتی ہیں گی سنا اٹھیں اور کھد کے پھینکے کہ وہ نہیں ہی نہ ظلم اٹھائیں نہ  
پہنچائیں سہ اس قسم ہے وہ فائدہ حاصل ہوئے ایک یہ کہ کوئی شخص کسی دہم پر پہنچ کر حضور سے بہت دینی ہو سکتا دینی کی کھ  
تعمیر ہوا جائے مگر بارش کی محتاج ہے، دینی دنیا کی ساری ساری حضور کے دم سے ہی مشرق و مغرب تمام زمینوں پر بارش کا لفظ کی بہرہ و کست  
دوسرے یہ کہ تاجیست مسلمانوں کے ہاتھ میں کسی کی کھیتوں کو پانی نہیں تالابوں سے لے کے حضور کی صحت انہی کے ذریعہ نصیب ہو  
گی ہے اس میں اشنہ بتا گیا کہ اگر لاف میں ملے گی تو حضور کی موت کی خبری دینے سے تو اسے عقیدہ تو حیدر کافی ہے، خیال رہے کہ شیعہ  
ہیں دینی کوئی جتنے بیان فرمائے گئے مگر شیعہ میں انہی کی طرف رجحانوں کا ذکر ہوا کیونکہ کلمہ جاہلیت میں مانی ہیں اور کلمہ گوی میں عالی ،



[illegible]



[illegible]

بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللَّهُ فِي أُمَّتِهِ قَبْلِي إِلَّا كَانَ  
 لَهُ فِي أُمَّتِهِ حَوَارِيُونَ وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ ثُمَّ إِنَّمَا  
 تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ وَيَقْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ فَمَنْ جَاهَدَ  
 هُمْ بَيِّدَهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ هُمْ يَلْسَانَهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَ هُمْ  
 بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

انسان کے جھوٹا ہونے کو یہ بھی کافی ہے کہ ہر شئی بابت بیان کر دے (مسلم) روایت ہے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدا نے مجھ سے پہلے ایسا کوئی نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں سے کچھ لوگ ان کے خاص صاحب امر ہوں اور وہ مجھ پر دہریوں کی مثلت کو لیں اور ان کے احکام کی پیروی کریں یہ سچا ہے کہ بعد ایسے نہ خلف ہوتے تھے۔ یہ کہتے وہ تھے جو کرتے دتے اور کرتے وہ تھے جو انہیں حکم دیتا تھا تو جو ان پر ہاتھ سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو زبان سے جہاد کرے وہ بھی مومن اور جو دل سے جہاد کرے وہ بھی مومن ہے اور اس کے سوا کوئی کے ہاتھ کے برابر بھی ایمان نہیں ہے (مسلم)

اسے یعنی ہمارے غیر کے کی ہر بات بغیر تحقیق کیے بغیر بیان کر دے خصوصاً اصحاب شریفہ و نہ لغوی قہر علماء ان کی ہر بات پر عوام کو مستحکم بنا دے گا رب تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ نَزَّلْنَا رُوحًا مِّنْهُمُ إِذْ أَكْثَرُوا جَهَنَّمَ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ (سورہ قمر ۱۷) یعنی ان کے ہر قول کے خلاف نہیں کر دینی قانون میں ایک کی خبر مستحب ہے، حضرت ابن مسعود کا اقتدار کرتے ہیں مسلمانوں کی صورت سے بنا ہے جسے مسلمان، انہوں، حد چوکاں ان خصوص میں کے دل صاف تھے خاص مومن تھے اور ان کے دلی کے حد گار تھے، اصحاب میں جواری کیا جاتا تھا نیز بعض علیہ سلام کے جواری کچھ صاف کرنے والے دینی تھے تھے ظاہر ہے ہے کہ یہی شریعت اور جلیج نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کا مدد امتیں تھیں اور یہ اصحاب جواریوں کے علاوہ جماعت میں مطلب ہے کہ یہ صاحب شریعت ہیں جو ان کے امام صاحب بھی تھے اور خاص صاحب امر بھی ایسے ہی ہمارے حضور کے صاحب ایک ایک حکم جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعض خاص صاحب امر بھی، جیسے خلفاء راشدین و غیرہ مذاہب صوفیہ پر اعتراض نہیں کر سکتے ہیں یہ بھی ایسی بات کسی نے نہ خالی اور بعض وہ بھی ایک ایک کو دیکھ کر غصہ اٹھاتے کہ مسلمانوں کے بعد ایسے بدعتیہ اور بدعتی لوگ پیدا ہوئے تھے ایسے ہی میرے صاحب کے ہماری ہو گا اس سے معلوم ہوا کہ بفضلہ تعالیٰ حضور کے صاحب بدعتیہ کے سے پاک رہے تھے یعنی ایسے بدعتیہ اور بدعتی لوگوں کی اصلاح دینی جماعت میں طریقہ کریم کا تہذیب و اخلاق کے جوہر مومنوں کی رہی، اہل علم زبان سے کہ انہیں دھوکا کر دیا مومنوں کے کہ کئی سے نفرت کریں اور وہ دینی تہذیب و اخلاق سے اس کام جاسی ہیں مثلاً یعنی جو ہر مومنوں سے بڑا ہیں نہ جانتے انکے عقیدوں سے دینی ہوں انہیں کی طرح ہے ایسی ہے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ اثْمِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ إِثْمِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ الْإِسْلَامُ مِنْ عَرَبِيٍّ وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْعُرَبَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْتِي إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْتِي الرُّوحُ إِلَى جُجْجَرِهَا

روایت ہے حضرت ابورریہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہدایت کی طرف بلانے اس کو تمام مالین کی طرف ثواب ملے گا اور اس سے ان کے اپنے ثروں سے کچھ کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلانے تو اس پر تمام چیزیں کوٹے دے دیں گے اور ان کے ہر گناہ پر گناہ اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرتے گا وہ اسلام روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام عربی سے شروع ہوا اور یہاں شروع ہوا تھا دنیا کا پھر پھیلے گا عرب کو غیر عربی ہر قوم اسلام روایت ہے انہیں سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یقیناً ایمان دین کی طرف ایسا آئے گا جیسے ماہی اپنے بل کی طرف آئے گا

مذہب فرض ہے کہ شیطان اور ظلم سے مسلمانوں کو بیعتوں سے نفرت ملے گی ان کے عقائد بتائیں اور دیکھیں خیال ہے کہ کسبیب ایمان کا کوئی کے دوسرے شایع کیا گیا کیفیت کے ہے جس کو یہاں مقدمہ کیونکہ یہاں مقدمہ نہ کہ پیش نہیں ہوتا ہر روزی ہوا اسلئے ہے کہ کھانا جو فضائل مسلمانی نہیں :

سہ : عربی سے اللہ تعالیٰ و علم اور ان کے صفات سے تمام صواب آئے تھے یہی علم اللہ تعالیٰ و مسخری سب کو شل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک گھر نمازی نہیں تو اس تبلیغ کو ہر وقت ایک گھر نمازی کا ثواب ہوگا اور اس نمازی کو اپنی اپنی نمازوں کا ثواب اس سے معلوم ہو کہ حضور کا ثواب مخلوق کے حضور سے دوسرے سب فرماتا ہے وَاقْرَأْ لَكَ لَاحِظًا خَيْرٌ مِمَّا تُغْنِي ۚ اے یہ وہ مصنف ہیں کہ انہوں نے جو گناہ دیتے ہیں وہ سب بھی قیامت تک ان کو ثواب نہیں پہنچتا ہے گا ۔ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں لیکن لَوْ لَا تَسَاءَلُ إِلَّا مَا سَأَلْتَنِي کیونکہ تو اب تک فائدہ اس کے عمل تبلیغ کا نتیجہ ہے کہ وہی گناہوں کے موجود ہیں سب تبلیغ سب شل ہیں تا قیامت کہ ہر وقت ان کو گناہ پہنچتے ہیں گے یہ حدیث اس آیت کے خلاف نہیں وَعَلَيْكُمْ نَارُ الْآتِسْتِ بِهِنَّ کیونکہ یہ اس کے بعض فعل ہیں تبلیغ شرکی سزا ہے سزا فرمت کے خلاف یعنی یہی تہائی اور کسی اسی لئے سزا فرمت تک صحت کو تو یہ کہا جاتا ہے کہ سزا سفر میں کیا جاتا ہے اور گناہ دست بیکس میں اسلام کو پہلے حضور نے لوگوں نے قبول کیا اور آخر میں بھی حضور نے ہی لوگوں میں یہاں کے دو دنوں میں بتائیں چلی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ حضور سے مسلمان بہترین ہر زمانہ ہے وہ ہے اور اسے دیکھ گئے، قرآن سنا بہت سے لوگ یہ روز حضور شک بہت سے شیعی ہر زمانہ ہے یہی ہو کہ کیا کہ غریب مسکین لوگ اسلام میں نہ تھے یہی کفر و بدعت کا جتنے ہی سہ یہ آخر زمانہ میں ہوگا کہ مسلمانوں کو دنیا میں کس میں شلے گا تو وہ اپنا کیا

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدُ كَرِّ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ ذُرْوَنِي مَا تَرَكْتُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكَ  
وَحَدِيثِي مَعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ  
تَوَابٍ لِهَذَا الْأَمْرِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى ۝ الْفَصْلُ الثَّانِي ۝ عَنْ رِبِيعَةَ الْجَرَفِيِّ  
قَالَ ابْنُ بَيْحَنٍ لَمَّا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لَنْتَمَّ عَيْدُكَ وَلَيْسَمَعُ أَذُنُكَ  
وَلَيْعْظَلُ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنِي وَسَمِعْتُ أَذُنَايَ وَعَقِلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ  
لِي سَيِّدُ بَنِي دَاوُدَ فَصَنَعَ فِيهَا مَا دُبَّهٖ ۖ قَدْ أَرْسَلَ دَاوُدُ قَوْمًا أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ  
الدَّارَ وَآكَلَ مِنَ الْمَادُونَةِ وَرَهِنِي عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِيبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ

اسلم وگھڑی اور ہم حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ذرونی الہ کتاب الحج میں اور حضرت معاذ بن جبل کی حدیث میں لایزال  
میں امتی الہ لایزال طائفہ میں امتی الہ رائے باب ثواب تہم الامتیں بیان کریں گے سب دوسری فصل روایت  
ہے حضرت ربیعہ جرجسی سے فرماتے ہیں حضور کی خدمت میں آئے والا کیا اور حضور سے کہا گیا کہ ماسب ہے  
کہ آپ کی آنکھیں تو سوجھیں آپ کے کان سنتے اور دل سمجھتا ہے سب فرماتے ہیں کہ میری آنکھیں سو گئیں اور  
کان سنتے رہے دل سمجھتا رہا سب فرماتے ہیں مجھ سے کہا گیا کہ سر دوسرے گھر بنایا وہاں خزانہ تیار کیا اور ملانے والا  
بھیجا تو میں نے جاسنے والے کی دعوت قبول کی وہ گھر میں آیا خزانہ سے کھا یا اس سے سرور راضی ہوا سب اور  
جس نے نہ ان کی نہ انی وہ گھر میں آیا

بھانے کیلئے نہ کہ ظن بھانیں گے میرے پیچھے میں مسلمانوں کا جائے امن بنا اور آئندہ بھی نہ گا کہ نہ ہو کہ میری باتوں عالم کے لئے اللہ علیہ وسلم ملو فرما  
میں ملنا یہ دفتر دکان کے قریب ہنگام سب سے تفسیر دینے میں حاضر ہوا ہے کہ جیسے سب کو کوئی بنا میں دیتا ایسے ہی کفر میں ملے گا کہ اسلام کو سب  
کی طرح تکلیف دے گھیں گے اس سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بیک اسلام کے کبھی خالی نہ ہو گا۔

سب میں وہ تینوں مشیخیں معراج میں جہاں ہی تھیں لیکن میرے مناسبت کی وجہ سے ان باتوں میں ذکر کا سب آپ کا نام ربیعہ ہی مرد ہے۔ میں  
کے علاقہ میں مقام جرجس کے رہنے والے ہیں امیر معاویہ کے زمانہ میں ناسک کے متفق رہے ہیں ان کی حمایت میں استقامت ہے مگر سب یہ ہے  
کہ آپ صحابی ہیں سب میں حضور پر تھے ایک فرشتہ نے آکر یہ عرض کیا ان کلمات سے حضور پر نیند طاری ہو گئی پھر خواب میں وہ کلام ہوا  
جو آگے آ رہا ہے اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کے بعض کلمے ہم کو سلا دیتے ہیں بعض کلمے ہم کو موت دیتے ہیں۔ حضور کی آواز سب کو  
زندہ کرے گی۔ حدیث اپنے ظاہر پر کسی کی تاویل کی ضرورت نہیں رہے بھی معلوم ہوا کہ حضور کی نیند غلط نہیں پیدا کرتی اسی لئے سونے  
سے آپ کا وضو نہیں ہوتا اور آپ کی خواب وہی الہی ہے فرشتہ نے سلا کر یہ گفتگو اسی لئے کی تاکہ پتہ لگے اور لوگ حضور کی خواب پر

خدا نے نوحؑ سے کہا: اے آقا! اس پر تراس برسے لے فرما کہ انہر سید ہے اور محمدؐ بنائے دے گھر اسلام ہے اور نوحان جنت کے (دری) رعایت ہے حضرت ابورافعؓ سے لے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کسی کو بھی یہ پیکر لگائے نہ چاہئے کہ اس کے پاس میرے احکام میں سے جس کا میں نے حکم دیا ہے جس نے میں نے کیا کوئی حکم نہیں ہے اور وہ کہہ دے کہ میں جانتے ہوں جو قرآن شریف میں ہیں یا میں نے ہم تراس کی پیروی کی ہے اللہ کے شاہ ابی ربیع کہ عبد اللہ ابوداؤد ترمذی وابن ماجہ نے روایت کیا اور بیہقی نے

[illegible]

فِي دَلِيلِ النَّبِيِّ . وَعَنِ الْإِمَامِ أَوْ بِنِ مَعْدِيكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْبِيَاءُ أَوْتِيَتْهُمُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوشِكُ رَجُلٌ شَبَعَانِ عَلَى أَرْبَعَتِهِ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيهِ مِنْ خَلَالٍ فَأَجْلَوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ مِنْ حَرَامٍ فَحَرَّمُوهُ فَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ أَلَا لَا يَجْعَلُ لَكُمْ الْجَمْرُ إِلَّا أَهْلِي وَلَا كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَلَا لِقِطْعَةٍ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ تَسْتَغْفِرَ

وہاں توبہ میں روایت ہے حضرت مقدم الامام ابن مبارک سے ملے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کر مجھے قرآن میں دیا گیا اور اُس کے ساتھ اس کا مثل بھی ملے خبردار قریب ہے کہ ایک بیٹ بھڑا اپنے منہ پر کے کہ کرم قرآن کو تمام لو اس میں جو محال پاؤ گے محال ہمارا اور جو سو پاؤ گے حرام سمجھو کہ مالک رسول اللہ کا حرام فرمایا ہوا ویسا ہی حرام ہے جیسا کہ اللہ کا حرام فرمودہ ہے وہی جو خدا سے بیخبر نہ تھا لو کہ وہ محال ہے اور نہ کوئی دلا دلا دہا نہ تو نہ عدد واسے کا فرکی گئی ہونی چیز مگر جب اس کا ایک اُس سے

جاتے کا مقصد ہے نہیں مانتے مینی تم قرآن کے ساتھ صرف و کمال میں قرآن میں سب کہ ہے پھر حدیث کی کیا ضرورت ہے عبد اللہ بکری اور اس کی قدرت کے ہی الفاظ ہوئے ہیں سبحان اللہ مَا وَجَدْنَا نَاوَرَ كَيْسَ نَفْسِ اَشَاءَ فَرَاكَ اَكْرَمَ قُرْآنِ تَوَكَّلْ بِهْ مَغْرُفَانِ كَا يَا هَاقِمْ وَتَوَكَّلْ فِي سَبْ كَرِهْ مَگر مینا اُسے جسے میں نکال کر وہاں شخص مسند سے مونی حاصل نہیں کر سکتا مونی نکلے مسند سے ہی گرتے تو یہی کی دکان پر ہیں اِسْ فَفَعْمُ الْفَضِيحَاءُ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے ان دو غفلوں میں ان کے دلائل مع تردید بتا دیئے ۛ

لے آپ صلا علیہ السلام کی تائید میں کتب سے تعلق رکھتے ہیں کندی و فہم کے ساتھ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے عشرہ میں شام میں وفات پائی ۹۱ سال عمر ہوئی تے مینی حدیث شریف جو قرآن کی طرح وہی ہے اور اسی کی طرح واجب الاتباع اس حدیث کی تائید قرآن شریف کی اس آیت سے ہے وَبَعَثْنَا فِيهِمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمُ الْقُرْآنَ لَعَلَّہُمْ يَرْجِعُونَ ۛ اور حکمت حدیث شریف خیال ہے کہ قرآن شریف کی حدیث میں وہی ہے اور وہاں میں بھی اگر حدیث شریف کا مضمون وہی ہے الفاظ صغیر کے پنے اسی لیے الفاظ حدیث پر قرآن کے حکام ہادی میں کسی کی کلمات نمازیں نہیں ہو سکتی ہے وضو سے چھو سکتا ہے اسی کے قرآن کو وہی مشکو کہتے ہیں حدیث کو غیر مشکو مرقۃ ہیں ہے کہ جو قرآن میں حدیث کو بھی بیکرا تھے اس کی تائید کیلئے ہادی کی ایک اسلام دیکھو تے یہ کلام آؤ مگر نہ حدیث صغیر کیلئے ہے اسی نے ہمارے امام اعظم فرماتے ہیں کہ حدیث ضعیف کے ہوتے ہوئے لافاس جائز نہیں حدیث ضعیف کو تیس قوی پر ترجیح ہے اگرچہ اس میں حدیث کی پیدائش ۱۳ سرور سے ہے بعد ہوئی مگر حضور کی نمازوں سے قریب تھا اس لیے یوشک فرمایا شَبَعَانِ ۛ دیت بھرا میں اس کی الدری اور سبھی میں اس کا ذکر سوتا بتا گیا تے مینی ہی تمتع پر اعتماد کو مانتا ہے قرآن سے ایک ہوا وہی ہو کسی ہی تمام ہے وضو کی کہ جو ہے صف مینی حرام قطع واجب الشکر اسی لیے صاحب مکرہم حضور کے فرمایا قرآن کی قطع میں



عَنْهَا مَا جَاءَهَا وَمِنْ نَزَلٍ يَقُولُ فَعَلَيْكُمْ أَنْ يَقْرُؤَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْرُؤَهُ فَلَمْ أَنْ يَعْصِيَهُمْ  
مِثْلُ قَوْلِهِمْ رَفَاةً أَبُودَاؤُذْ وَرَوَى السَّادِرِيُّ نَحْوَهُ وَكَذَلِكَ الْإِنْبَاءُ إِلَى قَوْلِهِ لَهَا حَرَّمَ  
اللَّهُ، وَعَنْ الْعُرْيَانِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
يَحْسَبُ أَحَدُكُمْ فُتُكِيًّا عَلَى أَرْكَبَيْتِهِ يَبْطُنُ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ  
إِلَّا وَرَأَيْتُ وَاللَّهُ قَدْ أَمَرْتُ وَعَطْتُ وَهَيْبْتُ عَنْ أَشْيَاءَ رَأَيْتُهَا كَمِثْلِ الْقُرْآنِ

لا پرواہ ہو کر اس سے لے اور جو کس کلام کے پاس مسلمان ہائے ان پر اس کی صاف ہے اگر کوئی نہ دیکھ کر یہ تو وہ اپنی  
مسلمان کی قدرت کے سے وصول کو لے لے اسے الہوداؤ نے روایت کیا وہی نے بھی اسی طرح اور ابن ماجہ نے  
حکم الشریعہ روایت ہے حضرت عرابی ابن ساریہ سے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام  
فرما کر فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی نہ کہے کہ یہ گناہ کر سکتا ہے کہ اگر اللہ نے مجھ کو ایسا چیزوں کے کوئی چیز حرام نہ  
کی ہو تو قرآن میں میں ان کا ذکر کرنا ہی نے احکام دینے و عطا فرمائے اور بہت چیزوں سے منع کیا جو قرآن کے برابر

کرتے تھے ہم پر بھی لازم فرض ہے ایسی ہی نہ کہی تھو اور مقتدر میں باقی نہ تھی اور ہر نماز میں مقتدر کلمات میں ہی ہم کو بھی حدیث کو کافی سمجھتے ہیں  
اس کی وجہ اسناد میں ہیں جنہوں نے غور و حضور سے حدیث میں ان کے لئے قرآن کی طرح قطعی تھی، دیکھو محدثین ابھرنے حدیث کی بنا پر حضور کی حدیث  
تقسیم نہیں کی جاوے کہ تقسیم، میراث حکم قرآن ہے :

لے یعنی منکر یہ حدیث کو باجائے کہ گناہ میں کافی تھے توں پر بھی ہاتھ صاف کر پڑی ہوئی چیز بھی قبضہ میں کر لیا کر یہ کہو گناہ میں قرآن نے حرام  
ہوئی کیا بلکہ حدیث نے کیا ہے غفار اللہ اس کا جواب قیامت تک میں سے دے گا مسئلہ چلی ہوئی چیز جو نے اس کے ملک کو تلاش کر کے  
پہنچا دیا جائے مسلح کی ہو یا کسی قدر دالے لالہ کی اصل کا فرماں ہو بغیر و حرم کر دی کے لئے حلال ہے جب مالک کے لئے سے مایوس ہو جائے  
تو غیرت کر دی جائے اور اگر دشمن اور غریب ہے تو خود استعمال کرے اس کے بغیر مسلمان کی تہ فخر و ماحول کے میں سے مسئلہ میں قرآن میں ہے حدیث میں  
ہے خیال ہے کہ کسی مذہب میں یہاں کہہ سے بعد یہاں یہاں کہہ کر لشکر اسے باکوئی مسلمان تہ سے کاؤں پر گئے سے تو ہم سے ایک روایت کا راشی دیا اس  
معاہدہ کے ماتحت لشکر اسلام کو اپنا دشمن سے وصول کرنا اس مقام حدیث میں ہی کا ذکر ہے اب میں بعض ہنگامی حکایت میں لشکر یا پولیس کا  
غرض اہل شہر پر ظالم دیا جاتا ہے اس لیے کہ انہیں یہ بھی لگتی ہیں مگر یہ تفسیر زیادہ قوی ہے اس صورت میں یہ حدیث غیر مشروط ہے ابھی  
اگر کہتے ہیں یہ معاہدہ ہوتا ہے تو ان پر اس کی پابندی لازم ہوگی تب آپ صہابی میں آپ کے والد ساریہ کی گیت ابو یوسف متقی حضرت عرابی صاحب  
مقتدر میں سے میں شوقی اہل انحراف علیا اپنے دل میں بہت رکھتے تھے شام میں قیام کیا اور شمس میں وہیں وفات پائی آپ سے ۳۱ اور مرث  
مروی ہیں بعض میں آپ کا مزار ہے لے اس میں خطابہ صرف معاہدہ سے نہیں بلکہ قیامت تک کے مسلمانوں سے ہے کہ اگر کوئی معاہدہ سے تو شام کو

[illegible]

اِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا فَاِنَّهُ مَنْ يَعْيشُ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرِيْ اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا  
فَعَلَيْكُمْ سِيْرَتِيْ وَسُنَّتِيْ اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدِيْنَ الْمُهْتَدِيْنَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصَوْا  
عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَاَيَّاكُمْ وَلِحَدَّثَاتِ اَلْأُمُوْر فَإِنْ كُنَّ لِحَدَّثَاتِيْ بَدْعَةٌ فَكُنْ بِدَعَايَ  
صَلَاةً مَّرَآةً اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيْ وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ

اگرچہ حبشی غلام ہی ہوگا کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو بھیجے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا مگر اختلاف میری  
اور ہدایت یا قرآن خلفائے راشدین کی سنت میں مضبوط پکڑو مگر اُسے حانت سے مضبوط پکڑ لو مگر ان سے  
دور رہو کہ ہر نئی چیز بدعت ہے اور میری بدعت اگر کسی سے اسے احمد ابو داؤد اور ترمذی و ابن ماجہ نے حدیث  
کیا لیکن ان دونوں نے نماز کا ذکر نہ کیا

میں آئے تھو تو یہی حکام اور سفای کی اطاعت میں سارے سیاسی احکام شامل ہیں :

سے یعنی اگر قبائل امیر کا لامبھی غلام ہو تب بھی اس کی اطاعت کو اس کا نسب و شکل و دیگر امور کا کم نشو و خیال ہے کہ کھنڈ قریض سے غاس  
ہے مگر بدعت پر مسلط کوئی کہتی ہے لہذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں اَلْخِلَافَةُ لِلْقُرَيْشِ نیز اس کی اطاعت یعنی احکام میں ہوگی  
جو خلاف شرع نہ ہو لہذا نیز اس کی اطاعت اس میں رہی جائے کہ بعد ہوگی نیز میری شاہی نہ تھا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اُسے حاکم بنا بھی  
نہیں لہذا آپ کا عمل اس حدیث کے خلاف نہیں، امیر بنا تا اور ہے اور امیر ہی چکے کے بعد اطاعت کرنا کچھ اور سب سے سیاسی اختلاف بھی  
اور مذہبی بھی چنانچہ خلاف عثمانیہ کے آخر میں لوگوں میں سیاسی اختلاف پیدا ہو گیا اور خلافت مجددی میں سیاسی اختلاف کے ساتھ مذہبی  
اختلاف بھی مہتما ہو گیا کہ چہرہ پر قدسہ رضی اللہ عنہ جی پیدا ہو گئے۔ خیال رہے کہ خلا کے فضل سے صحابہ میں مذہبی اختلاف نہ ہوا سارے  
صحابہ حق پر رہے حضور کا یہ حکم بہت جامع ہے اور آپ کی یہ چٹیں گولی سب سب صحیح ہوئی سب سے برکت لائق اتباع ہے مگر یہ حدیث  
لائق اتباع نہیں حضور کے کھسور صیانت فسوخ احکام اور اعمالی حدیث ہیں مگر سنت نہیں، اسی لیے یہاں حدیث کو چکونے کا حکم نہیں دیا گیا  
بلکہ سنت کو الحمد للہ سب اہل سنت میں دنیا میں اہل حدیث کوئی نہیں ہو سکتا صحابہ کرام کے اعمال و افعال میں کوئی منفی سے سنت میں جہیز نہیں  
کا اچھا طریقہ اگرچہ ان کی ایجادات بدعت حسنہ ہیں مگر فاطمہ نے جماعت کی باقاعدہ ترویج کو جو آپ نے ہمارے کی تھی بدعت قرار دیا کہ کہا  
فَقَدْ بَدِعْتُ هَذِهِ اَپ کا وہ کلام اس حدیث کے خلاف نہیں کیونکہ وہ شرعاً بدعت ہے لہذا سنت اور مسلمانوں کی سب سے لازم العمل  
خیال رہے کہ تمام صحابہ ہدایت کے تارے ہیں خصوصاً خلفائے راشدین لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ آج کل کے کلمہ تمام صحابہ  
کی پروری بدعت نہایت ہے سب میان نئی چیز سے مراد نئے عقیدے ہیں جو اسلام میں حضور کے بعد ایجاد کئے جائیں اس سے بڑے کہ یہاں اسے  
گواہی کی گئی، اگر کوئی عقیدہ میں ہوتی ہے کہ ان اعمال میں لہذا یہ حدیث اپنے عموم پر ہے چنانچہ قادری یا پیکر الہی و رفیع و خدیج ہے تمام  
بدعات اور گری ہیں اور اگر اس سے نئے اعمال مراد بیٹے یا تو یہ حدیث عام لغوی البعض ہے یعنی ہر نئی بدعت گری ہے جو بدعت حسنہ

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ هَذَا سَبِيلُ اللَّهِ ثُمَّ خَطَّ حُطُوطًا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَقَالَ هَذَا سَبِيلُ عَلَى كُلِّ سَبِيلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو إِلَيْهِ وَقَدْ وَرَأَى هَذَا وَهَذَا فِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوا لَدَيْنَا رِوَاةُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْدَّارِمِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ لَمْ يَخْشَ أَنْ يَكُونَ هَوَاةً تَبْعَالِمَا جَنَّتْ بِهِ رِوَاةُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَقَالَ لَتَوْحَى فِي أَرْبَعِينَ هَذَا حَدِيثٌ حَبِيبٌ رِوَاةُ فِي كِتَابِ الْحُجَّةِ بِإِسْنَادٍ

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے نہ پھر اس کے دائیں بائیں اور کبھی کبھیں اور فرمایا یہ مختلف لگتے ہیں میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو ادھر چلا رہے ہے اسے وہی آیت تلاوت فرمائی جتنی اس پر مستقیم فائز ہوگا اللہ ہی اسے اہدائے اور دامن سے روایت کیا روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوٹم میں سے کوئی اسی وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی فراہم ہوئی میرے لئے ہرے کے تیل نہ نہرے اسے قرآن شریف روایت کیا کہ لوی نے اپنی پہلی حدیث میں نہ لراہ کر حدیث میں ہے جسے ہم نے یہی اسناد سے کتاب الراجح میں روایت کیا

کسی باج بھی عجب کی وجہ سے کبھی افق بھی ہوتی ہے حدیث کی کتاب اور قرآن کے پاسے جسے میں مگر تحقیق میں اس کی تحقیق پہنچا جا چکا ہے نہ سب کچھ اللہ کے تقاضے پر ہے اور حق کو قرآن شریف میں مبرا مستقیم فرمایا میں سید عالم مستخرج نہایت آسانی سے رب تک پہنچا دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خط کھینچ کر اس کی مثال دکھادی یہاں سبیل اللہ سے مراد پختہ اعتقاد اور نیک اعمال میں خیال رہے کہ شریعت اور طریقت کے پہلوں میں ملے متقی شافعی یا قادری یا چشتی وغیرہ ایک ہی طریقہ ہیں جن میں اپنی سُنّت کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے عقائد یکساں ہیں ۔ اعمال میں فرق اختلاف جیسا اصحاب کا آپس میں اختلاف تھا کرتا تھا یہ کہہ رہی ہیں کہ چار راستے ہیں یا سمندر نبوت تک پہنچنے والے چار صیاباں کے علاوہ دیگر مذاہب بیٹھے راستہ میں کوہِ مقام میں مختلف ہیں سب یہی شیطان سے مراد یا تو ان مذاہب کے مومنین ہیں جیسے قادریت کے بے غلام احمد اور چکر گوشت کے بے عہد اللہ یا ان حضرات کے مبلغین یا اس سے مراد وہ ایسے ہیں جو قرآن نے سرکش جنات اور گمراہ کن انسانوں کو شیطانی فرمایا ہے سب میں مومن وہ ہے کہ جس کا عمل میرے احکام کو پسند کرے اور اس کے علاوہ کو پسند نہ لائے مومن ہے حدیث و قرآن کے سامنے احکام و افعل میں کیونکہ یہ سب رات کی طرف سے آئے اور ایمان سے مراد اصل ایمان ہے اور واقعی جو کوئی کسی حدیث پر کوڑا ملے نہ کہ اسے اس حدیث میں حدیث پر کوئی اعتراض ہے اور نہ کسی دلیل کی غیبت کوئی دشمنکار فاسق بیکار نہیں کہ وہ ان حدیثوں کو بڑا نہیں سمجھتا اسی دور سے وہ مومن رہتا ہے اگرچہ فاسق ہو سکتے ہیں روایات میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو کوئی کہے

مستحکم پائیں۔ سید شہزادہ قیامت علیؑ کی شہادت پر ہنگامہ نہ مٹا۔ دشمنین نے چار مہینے گھسیں۔ مہم انور شہادت مسلمہ نے جو پادریوں سے فریخی ہو چکا پہلے دیکھ ہے۔  
 سلطان آپ صلی علیہ وسلم میں وفد مذہبی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لانے ۸۰ سال کی عمر کا گزشتہ میں وفات پائی مدینہ منورہ کے پاس  
 مقام منسف میں قیام تھا۔ عین میں شہادت کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ اس پر فرخو بھی مل کر اسے اعلان سروس کو بھی مل کی خدمت ملنے سے زائد امور و  
 میں حالات کی کھانا کھانے کو کر کے اس شہادت کے زخم کو کرنے میں لوگوں کے ٹھننے اور مذاق پر داشت کرتا ہے سنت کی خاطر سب سختیاں  
 جیسا کہ ہے بظاہر افکاری ہے جو جہلائی کے موہد کو شراب ملتا ہے وہی جہلائی کے پھیلانے والے کو سٹھہ پر اس بدعت موصوف ہے اور مذاقات  
 صفت اور عجب نگہ کو کر کے کی صفت ہو تو تھیں خاص کا فاضلہ حاصل ہوتا ہے۔ یہیں خدا کی قید بدعت عز کو نکالنے کے لیے ہے (مترجمہ)  
 میں ہرگز بدعتوں کا موہد مجرم ہے جیسے اہل ایمان نماز و اذان یا اور تمام خلاف مستحکم اور جہی جہنمی کا موہد شراب کا مستحق ہے جیسے علم عرف و نحو  
 کے موہد اس کی خدمت میں ہر گاہ میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی کہانی کے موہد اس کی بحث پہنچے گزرتی ہے کہ بدعت تقسیم بدعت کی اصل  
 ہے جس کا ذکر کتاب العلم میں ہے۔ آئے گا کہ کثیری مروی بالعلق روی ضعیف ہے چنانچہ شاہی فرماتے ہیں کہ یہ بہت جھوٹا حدی تھا اس کے دارا اعلیٰ  
 ابی حنف صلی علیہ وسلم میں قدیم الاسلام میں انہی کے پاس ہے۔ آیت کریمہ انزی تو تلو ان و اعلم انکم فیضی عن الله و ان الله اعلم منہ میں ہے۔  
 اور حضرت امیر معاویہ کے زعم میں وفات پائی جنگ جند میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے۔

الَّذِينَ لِيَاذُرُوا إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَارَدُوا الْحَيَّةَ إِلَى الْحُجْرِ هَا أَلْيَعْقِلَنَّ الَّذِينَ مِنَ الْحِجَازِ  
مَعْقِلٌ لَكَ وَبَيْتٌ مِنْ دَارِ الْجَبَلِ إِنَّ الَّذِينَ بَدَأُوا غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأُوا كَلْبًا  
لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ نَحْيٍ مِنْ سُنتِي رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
لِيَاثِينَ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أُنِي عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدَّ وَالْتَعَلُّ بِالْتَعَلُّ حَتَّى إِنْ  
كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّةً عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَتَّبِعُ ذَلِكَ وَإِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

دین حجاز کی طرف ایسا سمٹ آوے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ کی طرف لے اور دین حجاز سے ایسا بندہ جائے  
گا جیسے بھاری بھرپی ہارنگی پر لے سے تھ تھینا دین حزیب ہی شروع ہوا اور صحابہ شروع ہوا اور ایسا کرنے کا نڈھن ہوا  
کوئی غریب ہوا اور حجاز ہی جو میرے بعد میری اس سنت کو درست کریں گے جسے لوگوں نے بگاڑ دیا ہو گا۔ سہ  
(ترمذی) روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ میری امت  
پر لیٹ دیے حالات آئیں گے جیسے بنی اسرائیل پر آئے جیسے جوتی کی جوتی سے برابری تھ حق کو اگر کسی نے اپنی ماں  
سے اعلیٰ شہر زنا کیا تو میری امت میں بھی وہ ہو گا جو ایسا کرے گا شہ تھینا بنی اسرائیل

لے یعنی آخری زمانہ میں مسلمانوں کو حجاز کے سوا کہیں نہ رہے گا اس کے سبب یہاں تک جمع ہوں گے کہ حجاز پر اس سبب سے ہر جہاں کی مظلومین  
منورہ طاقت و فوج میں خیال ہے کہ وہاں مسلمان حجاز میں بنا دیں گے اور پھر وہاں بھی سی نہ پائیں گے تو مدینہ منورہ میں سنے آئیں گے لہذا یہ حدیث گذشتہ  
حدیث کے خلاف نہیں کہ مدینہ میں مسلمان آئیں گے کیونکہ یہ حدیث کا لفظ طوب ہوا اور یہاں سے ہی مسلمانوں کی ہر شریعت غائب ہو گئی تھ کہ پہلی  
بکریاں وہاں سے نکلتی تھیں جوتی ہی اسلیم کو اپنے حجاز میں پہنچا دیا تھ کہ وہاں سے ہی مسلمانوں کی ہر شریعت غائب ہو گئی تھ کہ پہلی  
اسلام کا تقاضا ہی اس میں اشارت ہے فرمایا کہ اسلام عربی شریعت کے کچھ نہ تھ کہ اس سب مسلمانوں کا تقاضا اس سے قائم رہے گا جیسے سانپ  
کا تقاضا اپنے سوراخ سے اور کبھی کا تقاضا اپنے تھان سے یہ وقت رہتا ہے اس کا وہ مطلب نہیں جو برای قاطعہ طور نے کہا کہ وہاں اسلام  
قیامت کے قریب پہنچے گا اس سے پہلے دنیا میں اور اگر اسلام ہو گا حجاز یا مدینہ منورہ میں نہ ہو گا تھ کہ اس کو نہ پہنچے گا کیونکہ یہ ہے جو حق قیامت  
ہو گا کہ جیسے پہلے تھوڑے مسلمانوں نے اسلام قبول کیا ایسے ہی قریب قیامت تھوڑے عربی اسلام پہنچا دیا جائے گا وہاں کے قریب میں مبارک تھ  
ہے پہنچے ہیں مبارک ہو گے باقی دنیا میں کوئی کوئی ہو گا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ہی جو بغیر فرقے اس کے ماننے والے تھوڑے ہوں وہاں قیامت  
پر ہوں جیسا کہ تادم بنائوں اور دہائیوں نے کہا آگے حدیث اگر یہی ہے میں کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں کی ہر شریعت کے ساتھ جو  
سے سہاں اللہ اس مطلق الاطوب محبوب صلے اللہ وسلم نے کسی جمع خروید اور کسی نفیس تشبیہ سے کہا یا جیسے ماہنے پاؤں کا

اس طرح کوئی اسرائیل کے سوا نہ صرف گروہ بگڑے مگر مسلمانوں میں اسے نہ صرف گمراہ ہونے کے ایک جزیرت پر خاضع کر کے مسیحی بنی اسرائیل میں سے کے  
ختم کیا یہ کسی مسلمانوں میں بعض فرقہ دشمنی پر مبنی ایسی حد تک نہیں بنی اسرائیل انکار کو نہ کرنا بلکہ ان کے مسلمانوں میں بھی بعض باطل نظریہ سے اکثر  
عالمی و مسلم کو جس قدر جزا ملتا ہے فرقہ سے حدیث کا ظہور ہو ہی اس طرح ہو رہا ہے مسیحی میں اور مسلمانوں میں ایک ایک گسٹری میں جس کا ایمان کا  
سامہ و مومس مانوس ہے یہ ہیں رہ فرما ہے کہ قیامت آئے گا اور ہمیشہ یہ قیامت آئے گا یہ خیال ہے کہ کتا سے ملا وقت ہے اور اصول  
احوال میں اگر کوئی انحال میں ہی کے متعلق صاحب کے سے ہمیں اور ان کے اعمال کی اصل عید صاحب ہی موجود ہو تو حدیث نہ صرف ان کا کلمہ ایسے میں  
جو ان صاحب ہی نہ تھے ان کے گروہ و حدیث نہیں صاحب کو مرنے کی شافی یا قلمی نہ تھے مگر یہ انہوں نے ہماری مسلم میں کھن کھن کر کے اور اسلامی دنیا نے  
تھے۔ ہوائی ہانڈوں اور دراکھوں سے جہلوں کے تھے۔ ہم یہ سب کچھ کرتے ہیں ہندیا یہ حدیث و دہائیوں کی دلیل نہیں ہی سکتی کہ وقتا و موم صاحب و انہیں  
انہی سارے اعمال کی اصل و ان موجود ہے فریکہ درخت اسلام عبد نبوی میں لگا عبد صاحب ہی پہلے پھول قیامت تک پہلے آئے دینی کے کلمے  
دہویشتر لکھی اور درخت کے پھل ہوں سارے اس میں بتایا گیا کہ مسیحی ہونے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ منت کی پہری اور جماعت  
مسلمین کے ساتھ رہنا اس لئے ہمارے فریب کا نام اہل سنت و الجماعت ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کا گروہ ہے جس میں فقہاء و

مکمل ہیں۔ امت سے امت احکامات مولیٰ سے میں منسوب پر ایمان لانے والے ملک ہے، صورت یکساں حدیث کی گویا تفسیر ہے، میں اگرچہ بہت ہی محنت میں ہمیں اس کی تفسیر کرنے کو مجھے یہی فرق ہے کہ ہر دور سے ہر گز ہر گز تھے۔ بہت ساری گزہ درہوگ بلکہ تہذیب تک یک فرق اس میں حق پر ہے گا۔ یہ اس امت کی خصوصی صورت ہے اس میں اشتراک فرمایا کہ مسلمانوں کا اجماع رتق ہے جس پر سارے علماء اعلیٰ امتفق پر واضح ہو، مسئلہ ایسا ہی لازم اہل ہے جیسے قرآن کی کیت اس حدیث کی تائید اس سے ہے **وَبَشِّرِ الصَّادِقِينَ الَّذِينَ إِذَا أُتُوا بِالْحَقِّ قَالُوا هَذَا الَّذِي كُنَّا نَقُولُ** وَتَصْلِيَةُ جَهَنَّمَ جینی جو مسلمانوں کے راستہ کے علاوہ کوئی اور راہ چلنے کا نام رکھے طہارت میں بھیجیں گے۔ اجماع امت کا تحت ہوتا ہے یہی اس امت کی خصوصیت ہے، منہم ہرگز کوئی شخص برحق ہے۔

مکمل دست کرم سے مراد حفاظت حد اور رحمت ہے، یعنی اللہ تعالیٰ جماعت کو غلطی اور دشمنوں کی ایذا سے بچائے گا۔ ان پر یکینہ ۱۶ ماہے گا

وفیرو سے میںی ہمیشہ وہ عقیدہ کہ اختیار کار جو مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ہوں یہ حدیث منصوص اور غیر منصوص سارے اسلام کو شامل ہے۔ آیات و احادیث کے جو مننے مسلمانوں کی بڑی جماعت کے تھے میں ہی وہ حق ہیں۔ آج اگر کوئی نئے مننے بتائے تو جو جوش ہے غفر انہیں



شَدَّ فِي النَّارِ مَا وَكَا ابْنِ مَاجَةَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي أَيْسَ، وَعَنْ أَبِي أَيْسَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ أَنْ قَدَرْتُ أَنْ تُصِيبَ وَتُهْشِمَ وَلَيْسَ فُتَيْكَ عَشْرُ  
 لِأَحَدٍ فَا فَعَلْتُ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِي فَقَدْ  
 أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

دعا ایک ہی گنگ بی بی مانے گا۔ اگلے ایسے کسی کی کوٹ ہے، لیکن ماہر نے روایت کیا اور اس سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر تم کسی کو کہو کہ میرے اور شام بیٹے کے درمیان کتنا فرق ہے تو کہو کہ میں نے اس کی طرف سے کوٹ دیکھا، لیکن نہ کوٹ نہ کوٹ چلا، فرما دیا کہ اسے میرے بچے پر میری ہی نسبت ہے اور جو میری نسبت سے حضرت کے کہے اس نے مجھ سے بہت جتن کی اور میں نے مجھ سے بہت جتن کی اور حضرت ہی میرے ساتھ ہو گاتے (ترمذی)۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کے لئے آخری نبی صلوات و ننگہ کے معنی مروجہ نماز اور صدقہ کی جو کہے کہ قائم انہیں کے معنی صلہ نبی صلوات و ننگہ کے کہے اور اور اسے غلط ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں ایسے ہی مسلمانوں کا شمار اور وہ میلہ یا قادیانی وغیرہ کو کہا جاتا ہے۔ واقعی یہ کام، پھر بھی اگر کہہ لوں گے کہ انہیں حرم میں جو نہیں، حدیث شریف میں ہے جسے سلطان اپنا ہمیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔ رہنمائی ہے یہ کہ لوگو! شہداء اعلیٰ آقا ص۔ حضور فرماتے ہیں تم زمین میں اللہ کے گونہگار ہو۔ یہ سب حدیثیں اسی شکل و قریب میں آئیں گی۔ ہندو کا نام ملحد صلوات اور وہ مسلمان اچھا نہیں وہ چاہیں ہے خیال ہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی متبرجہ نہ کرے کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی ہندو اگر کسی ہستی میں ایک شے ہے سب بد مذہب تو وہ ایک ہی سوا ائمہ ہو گا کہ کوئی وہ صحابہ سے (ابن کی جماعت کے ساتھ ہے۔ یہ بھی خیال ہے کہ جب تہادی مسائل میں صلوات ائمہ کا اقتدار نہیں، ایک مجتہد جس پر مجتہدین کی مخالفت کر سکتا ہے اور اسی کی اتباع جائز ہے۔ اس کی پوری بحث عرفاء و فروع میں دیکھو۔ بار کو کہ بعض جہلیوں میں عام مسلمان انہیں جانتے ہیں جیسے نماز و زکوٰۃ میں اور اسی مشائخ ان کی وجہ اسے برائی کہتے ہیں اور لگے کہ کوئی کو کہتے ہیں۔ فیضان نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسی مشائخ بڑی جماعت کا عمل ہے ۛ

سہ یعنی جس نے مسلمانوں کی بڑی جماعت کے خلاف عقیدے اختیار کئے تو حراعت تو حنت میں مانگی اور یہ حدیث ناقیامت  
بدنہ حیثیت سے بچنے کا بڑا ذریعہ ہے۔ اگر مسلمان اس پر کاربند رہی تو میرے لئے ہر قسم کی ختم ہو جائے سہ یعنی مسلمان بھائی کی طرف  
سے دہنوی امور میں صاف دل ہو سینہ کینہ سے پاک ہو تب اس میں انور عینہ آئیں گے۔ ورنہ آئندہ اور میلادِ عالمی عزت نہیں مگر  
کفارتِ عداوتِ اصل یہی ہے۔ رب فرماتا ہے لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَفِّيهِمْ كَلَامَهُمْ سَوَاءٌ مَا نَدْنُوهُمْ وَلَا يَسْخَرُونَ مِنْهُمْ يَخْشَوْنَ اللَّهَ الْعَظِيمَ  
خاص مسلمان کی بدکاری سے نڈا اسی ہو نامعاہت ہے لہذا حدیثِ صاف سے کہ یعنی جیسے اعمال میں سنتوں کی پابندی باعثِ ثواب ہے ایسے  
یہی دل صاف رکھنا اچھے اخلاق رکھنا بھی سنت ہے جس سے قریب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسویں گے کثیر لوگ بیانِ پھیل جاتے ہیں۔ اجتہادِ سنت  
کا جوئے ہوتا ہے مگر کھینچنے کیوں سے میرے ہوتے ہیں۔ اللہ اس سنت پر حرا کرنے کی توفیق دے۔

فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت کے بڑھتے وقت میری سنت کو منہ پر اتھارنا اور اسے فراموش کرنا ثواب ہے نہ روایت ہے حضرت ہمارے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راہی جب حضور کی خدمت میں حضرت عائشہؓ فرمادیں کہ یہودی کہے باتیں سنتے ہیں جو یہی سنی ہیں کیا حضور اجازت دیتے ہیں کہ کچھ کلمہ بھی یاد کریں منہ پر لکھا گیا تم قبول اور عیسائیوں کی طرح حیران ہو گئے میں تمہارے پاس روشن دھماں شریعت لانا سے اور اگر حضرت عائشہؓ زندہ ہو گئے تو انہیں میری آیتاں کہ منہ پر چارہ نہ پڑنا کہ اسے اٹھا دینا یعنی نہ شب اب ایمان میں روایت کیا روایت ہے حضرت ابوسعید خدریؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پاک و مطہل کھائے سنت پھر اکل کرے اور لوگ کسی کے خنوں سے محفوظ رہیں وہ جنت میں جائے گا۔ ایک شخص نے فرمایا

[illegible]

[illegible]

احمد رضا امجد روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اپنی جانوں پر سختی  
 مذکورہ ورنہ اللہ تم پر سختی کرے گا کہ ایک تو مہنے اپنی جانوں پر سختی کی تھی تو اللہ نے بھی ان پر سختی کر دی  
 تھ پس اگرچہ اصحابوں میں انہی کے نمایا لوگ ہیں انہی نے خود تک دینا ایجاد کی مہنے ان پر لازم نہ کی  
 تھی بلکہ (ابو داؤد) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 قرآن پانچ قسموں پر اترا ہے طلال حرام، حکم اور متشابہت اور ثنائیں لہذا میں چنگاں جانو اور احرام کو حرام مانو  
 حکم پر عمل کرو اور

تنبہ ایک کڑی اور تہیٰ محض ہے۔ رشاد فرمادیا میں کہتے ہیں کہ مابہ قتل جیڑوں کے پیدا ہوتا ہے جو دنیا پر کام میں ہیں کیسے داخل ہوں گے مگر ہر شخص کی کھنکھاتی ہوئی ہنسی اُنکے جانتے ہیں۔ آج اس کی مثالیں بہت دیکھنے میں آ رہی ہیں۔

[illegible]

بِالْمُتَشَابِهِ وَاعْتَبِرُوا بِأَيِّ امْتِنَالٍ هَذَا الْقَظْمُ الْمُصَابِيحِ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ  
 الْإِيمَانِ وَلَقَطَهُ قَاعَمَلُوا بِالْحَكْلِ وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ وَاتَّبِعُوا الْمُحْكَمَ وَعَنِ  
 ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا مَرِئَتَانِ أَمْرَيْنِ مُرْشِدَا  
 قَاتِبَعُهُ وَأَمْرَيْنِ عَيْبُهُ فَاجْتَنِبْنِيهِ وَأَمْرًا اخْتَلَفْتُ فِيهِ فِكُلُهُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
 رَوَاهُ أَحْمَدُ ۝ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنِ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ ذَنْبُ الْإِنْسَانِ كَذَنْبِ الْغَنَمِ يَأْخُذُ الشَّاتَا

مشابہ پر ایمان لاؤ جیسے مشابہ سے عبرت لے کر حلال اور حرام کے الفاظ میں اور حق نے شبہا ایمان میں روایت کیا  
 جس کی بات میں ہے کہ حلال پر عمل کرو اور حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو روایت ہے حضرت ابن عباس  
 سے فرماتے ہیں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چیزیں تین طرح کی ہیں ایک وہ جس کا بایات ہوتا تھا ہر اس  
 کی تفسیر دی کہ وہ ایک وہ جس کا لڑائی ہوتا تھا ہر اس سے بچو ایک وہ جو مختلف ہے اسے اللہ کے حوائج کو  
 سکھ (احمد) تیسری فصل، روایت ہے حضرت معاذ بن جبل سے فرماتے ہیں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ شیطان آدمی کا بھیرا ہے جیسے بکریوں کا بھیرا یا اگ

ثوب کا دودھ کیا فرمایا قَاتِبَعْنَا الَّذِيْنَ اَقْنَوْا اَنْتُمْ اَجْرُكُمْ وَكَثِيرٌ قِيَامُكُمْ فَاَيْسَرُ قِيَامُكُمْ ۝ بطریق اہل علم کا ذکر فرمایا گیا ہے۔  
 جیسے مَحْلُوكٌ لَكُمْهُ الْعَقْدُ يَأْتِيهِمْ عَلَيْهِمْ خَيْرٌ لَكُمْ الْخَيْرُ يَكْفُفُ ۝ وہ روایتوں میں اہل علم پر سادہ سادہ دوسرا ذکر کیا ہے کہ حکم کے  
 اصطلاحی معنی میں ناقابل نسخ آیات گریں کہ اس کو اس طرح کی تفسیر مروی ہے کہ محکم متشابہ میں فرمایا گیا متشابہ میں روایات ہیں جس کے  
 معانی یا مراد سمجھ میں نہ آسکیں مثالی سے گذشتہ آیتوں کے قیاس میں مروی ۔

لے کہ جو کہ متشابہ کی مراد ہے حق ہے میں اگرچہ اس پر اطلاع نہیں سکے کہ گذشتہ قوموں پر جو دھو سے طہارت آنے وہ تم جھوٹو وہ اس سے  
 تیس شری کا ثبوت ہوتا ہے یعنی احکام شرعیہ میں طریق کہیں بعض یقین ایسے جیسے مددہ نماز وغیرہ بعض یقیناً ہے جیسے اہل کتاب کے میوں  
 شہیوں میں جانا ۝ سے عملی حوالہ کرنا۔ اور بعض وہ ہیں جو ایک اعتبار سے اچھے معلوم ہو سکتے ہیں اور ایک اعتبار سے بُرے مشظہ وہ ہیں کہ  
 حلال و حرام ہونے کے خلاف موجود ہیں جیسے گدھے کا جو شاہانی سے شریعت میں مشکوک کہا جاتا ہے یا جیسے قیامت کے دن کا قنور اور  
 کفار کے بچوں کا مکمل خدیو۔ چاہئے یہ کہ حلال پر بے دھوک عمل کرے حرام سے خدوچے اور شبہات سے احتیاط کرے۔ اس حدیث کا مطلب  
 یہ نہیں کہ ایک حلال چیز کو کوئی شخص اپنی دانے سے حرام کہہ دے تو وہ ختم مشتبہ ہی مانے گی تمام مسلمین میلاد و عرس وغیرہ کو حلال  
 نہیں بلکہ ایک آدمی اسے حرام جانے تو ہر چیز مشتبہ نہ ہوں گی بلکہ بلا دلیل حرام کہنے والے کا قول نہ ہوگا۔

وَالْقَاصِيَةِ وَالنَّاجِيَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالشَّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ  
وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَارَى الْجَمَاعَةَ شَبَّ بَرًّا  
فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَعَنْ مَالِكٍ أَبِي  
النَّيْسَبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَكَّتْ فِينَكُمْ أُمُورٌ لَنْ تَنْصَلُوا

اور دور اور کنارے والی کرکڑیاں ہے لے تم گھائیوں سے ہجرت جماعت مسلمین اور عوام کو لازم کرلو گے راہیں  
روایت ہے حضرت ابو ذر سے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جماعت سے وابستہ ہو جائے  
اس نے اسلام کی ریت پائی گویا اسے آسانی ملے راہ اور آواز اور روایت ہے حضرت ابی اس سے کہ  
وہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں دو چیزیں ہیں جو ہرگز نہیں ہٹیں گی

سے تشدد وہ بکری ہے جو اپنی ہم جنسوں سے متنفر ہو اور اس کے دور ہے تاسیر جو مستقر تو دہو کرنے کے پلے ریڑھ سے لگ جھانکے  
تاسیر کو ریڑھ سے لگ کر دہو کر گارے کرے پلے پلے غار خیر ہے کہ دنیا ایک جنگل ہے جس میں ہر جنگل کیوں کیوں شیعہ نہ بیٹھا  
ہے جو ہر وقت ہماری ہانک میں ہے جو جماعت مسلمین سے الگ ہو شیطان کے شکار میں آگیا ہے شباب شیعہ کی جمع ہے وہ پہاڑیوں کے درمیان  
لگ ساڑھ کو شیعہ کہتے ہیں جھلکیوں، کوٹوں، ڈاکوؤں، چوروں، بکروں، کتوں کا بھی غلہ رہتا ہے یہاں مسلمانوں کے نہ فرستے ملو ہیں جو اپنی سنت  
والجماعت کے خلاف ہیں یہ کہہ مقلد اقتدار کو جو مادہ المسلمین کے ہیں کہ جماعت میں دلیہ راہ شیعہ میں جو اپنی ہم جنسوں سے متنفر ہیں  
الگ رہو جس کی تفسیر کفر سے حدیث ہے کہ بڑے گویا کی پروا کی اور وہ حدیث کہ جسے مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اللہ اللہ  
پیش سے اپنی سنت کی اکثریت ہی اور ہے امام سلطان مقدس بن زنگی کے مستقیم ملا شریف کا حکم دیا تھا جانتے ہیں اس کے مصلحت ساری  
جماعتیں کی کس اپنی سنت سے کسی میں نہیں ہنڈا اپنی سنت ہی برحق ہی جو ان سے ہے کہ شیعہ کا شکار ہو گا اس کی تفسیر ہے بھی گندہ گندہ کہ میں  
جو ایک صحت کہنے اپنی سنت والجماعت کے عقیدے سے الگ ہوا کسی معمولی عقیدے میں بھی انکا مخالف ہوا تو تینہ اس کے اسلام کا غلط  
ہے بکری وہی محفوظ رہتی ہے جو بیخ سے بند رہے مالک کی قدر سے آزاد ہو یا ڈاکو کی چاک ہے مسلمانوں کی جماعت کی ہر جماعت  
علیہ وسلم کی سنت ہے جس میں ہر شے بند ہو رہے ہے کہ کفر کفر کا انکار ہی غلط ہے کہ کفر کفر کا انکار بھی چاک کا باعث ہو جاتا ہے  
سیدنا عبد اللہ بن سلام نے عرفی اوش کے گوشت سے چن پانا اسکا کہرت نے فرمایا یا ایتھما الیٰہیٰ فیتھ امثوا اخلو افی التوبہ کا قہ  
وَلَا تَنْتَبِھُوا اَھْلُ التَّوْبَةِ شیعہ تہذیب کے نزدیک مسئلہ وہ حدیث ہے جس میں صحابی کا ذکر دہو تاسیر ہے کہ بکری کے حضور نے فرمایا اگر  
فقہاء کے نزدیک وہ حدیث بھی مسئلہ ہے جس میں تابعی اور صحابی دونوں چھوٹے گئے ہوں تب تابعی فوہی کہ حضور نے یہ فرمایا یہاں بھی مسئلہ  
مراد ہے کہ کون امام مالک تابعی نہیں تبع تابعی ہیں وہ فرماتے ہیں حضور نے یہ ارشاد فرمایا۔

مَا تَسَلَّمْتُمْ هَذَا كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ رَسُولِهِ رَوَاهُ فِي التَّوَكُّاهِ وَعَنْ عَضِيْفِ  
ابْنِ الْحَارِثِ التَّمَامِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَحَدَثَ قَوْمٌ  
بِدَعَاةٍ إِلَّا رَفَعَ مِثْلَهَا مِنْ السُّنَّةِ فَتَمَسَّكَ بِسُنَّةِ خَيْرِ قَوْمٍ أَحَدَاثُ بِدَعَاةٍ رَوَاهُ  
أَحْمَدُ وَعَنْ حَسَّانٍ قَالَ مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدَعَاةٍ فِي دِينِهِمْ إِلَّا تَزَعَّ اللَّهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ

اعلیٰ مضبوط تھا ہے جو کہ وہ ہر گز اس کی کتاب اور اس کے سنہ کی سنت سے یہ روایت موطا میں حضرت انس رضی اللہ عنہ  
بن حارث ثمالی سے سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی قوم بدعت میں ایجاد کرتی مگر اس  
قد سنّت اٹھائی جاتی ہے کہ لہذا سنت کے کچھ نہ تو بدعت کی ایجاد سے بڑھ کر ہے بلکہ (راشد) روایت ہے  
حضرت حسان سے کہ فرمایا کوئی قوم اپنے دین میں بدعت میں ایجاد کرتی مگر اللہ تعالیٰ اس قدر اس کی سنت اٹھاتا

لے کتاب اللہ سے قرآن کریم کی خبر شروع آیات مراد ہی سنت سے وہ حدیث مراد ہیں جو سنت کے لئے قابل عمل ہیں، مفسر انیس اور بیس  
اور ایسے ہی حضور کے خصوصیات پر عمل، تاہم اس حدیث سے معلوم نہ ہو کہ اس کے اصل اصل قرآن و سنت ہی پر موقوف ہے بلکہ مفسر کے بعد میں اجماع  
ناہمکی خاصہ اور قیاسی بہت ہی کتاب و سنت سے ملتی ہے کہ اگر آیت پر قیاس ہے تو وہ قیاس قرآن سے ملتی ہے اور اگر سنت پر ہے تو سنت سے ملتی ہے  
اس لئے ان دونوں کا یہی ذکر ہو جائیگا تاہم اس کی تعلیق کتاب و سنت کے لئے ہے انہیں جوڑنے کے لئے نہیں بلکہ یہ حدیث غیر  
مقلدوں کی دلیل تھی یہی کہتی ہیں وہ حضرات حدیث کے لئے صرف خود صرف خود واپس سے حدیث میں تو کہہ رہے ہیں اس کے لئے فقر سے  
حدیثی نکتہ کا سرا ہے اس کی پہلی بحث ہماری کتاب مدار التوحید اقول میں دیکھو کہ آپ کی صحبت میں اعتقاد ہے یہی کتاب اللہ کے کتاب احکامات  
میں فرمایا انصاف فرماتے ہیں کہ یہ حضور کے لئے ہیں پیدا ہوا اور وہ کسی میں آپ سے مصافحہ حدیث کی اگر یہ ثابت ہے تو آپ صحابی ہیں نہ کہ تفسیر  
بنی اللہ کا ایک شاعر ہے جس کے آپ تعلق رکھتے ہیں اس لئے ثمالی کہے جاتے ہیں بلکہ یہ حدیث ان تمام حدیثوں کی تفسیر ہے جس میں بدعت کی  
برائیاں لائیں یعنی بڑی بدعت وہی عمل ہے جو سنت کے خلاف ایجاد کیا جائے جس پر عمل کرنے سے سنت چھوٹ جائے مثلاً غری میں خطبہ راز  
واذان سنت ہے اب اردو میں اذان کا نام سنت کو مشابہہ گا کہ اردو میں اذان دینے والا غری میں دے دے سکا ایسے میں سرٹک کر پھانے  
جائے گا سنت ہے نگہ سر پھانے ہلنے والا اس سنت پر عمل کر سکا ہر بڑی بدعت کا یہی حال ہے معمولی بدعت چھوٹی سنت کو شراہی اور بڑی  
بدعت بڑی سنت کو چھلکنا ہے یہی مولا ہے بدعت حسنہ سنت کو شاق نہیں بلکہ کسی سنت کو لاگو کرتی ہے کیونکہ وہی سکھاتا سنت ہے  
اب اس کے لئے کہ میں چاہتا ہوں میرا نام اہل تعلیم کے نصاب میں لکھ کر دے بنا تا اگر یہ بدعت ہی مگر سنت کے مساوی نہ کہ مخالف ہر گزوں کی  
یاد رکھیں تاہم کہ نام سنت ہی اب اس کے لئے میلا و شریف کی مغللیں عربوں کی جماعت قائم کرنا اس کی مساوی میں نہ کہ مخالف اس کی جگہ رفا  
نظر فرما کہ بدعت حسنہ سنت سے ملتی ہے سنت یہاں غیر شر کے مقابلے میں ہے یعنی بڑی بدعتیں ایجاد کرنا اور اس کے  
مقابل سنت پر عمل کرنا اچھا کہ سنت میں یہ رہے اور بڑی بدعت میں تاریکی یہ مطلب نہیں کہ بڑی بدعتیں ہیں شیک ہیں مگر سنتیں اچھی۔

وَمِثْلَهَا ثُمَّ لَا يَعْبُدُهَا إِلَّا إِلَهُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَعَنِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ  
مَيْسَرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَقَرَ صَاحِبٍ بِدَعَاةٍ فَقَدْ  
أَعَانَ عَلَى هَدْمِ الْإِسْلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَعَنِ ابْنِ  
عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللَّهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيهِ هَذَا اللَّهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي  
الدُّنْيَا وَقَالَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ سُوءَ الْحِسَابِ وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ مَنْ اقْتَدَى بِكِتَابِ اللَّهِ

ہے ملے پر اسے کیا قیامت ان میں نہیں دلیہی کرتا کہ وہ دلیہی ارادیت ہے حضرت ابراہیم ابن میرہ سے کہ  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے دین کی تنظیم کی یقیناً اس نے اسلام دھوئے پر  
حدود کی لکھ اسے یقیناً نے شبہ الايمان میں مرسل روایت کیا روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے  
میں جس نے قرآن سکھا ہے پھر اس کی اتباع کی لکھ اللہ اسے دنیا میں گرامی سے بچائے گا اور قیامت کے دن  
سخت جزا سے محفوظ رکھے گا کہ ایک روایت میں ہے کہ فرماتے ہیں جو قرآن کی پیروی کرے گا وہ

۱۷۹ آپ کا نام شریف صلی اللہ علیہ وسلم ثابت گیت جو ہو یہ صدی ہجری میں شاعر نے عرب کے نام میں حضور کے صوبہ شام میں صلی اللہ علیہ وسلم کو مدح میں  
مصلحتیں کیا آپ کی بے حد مدح میں صلی اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں پر کچھ پر کچھ آپ شاعر نے کہنے میں حضور کے صوبہ شام میں صلی اللہ علیہ وسلم کو مدح میں  
ایک سو میں سال ہوئی میں سے ساٹھ سال گزرے اور پھر ساٹھ سال اسلام میں شیعہ سے کچھ پہلے حضرت عیسیٰ میں وفات ہوئی مثنیٰ شوقانی  
عددا انشاء اللہ قیامت مارے تخت اور وقت میں حضرت عیسیٰ کے جسد کے جسے ہونگے۔ یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِمَا كَانُمْ فِيْهِ  
۱۷۹ اس کی شرح میں اگر دیکھی کہ میں کی قید سے معلوم ہوگا کہ حضرت عیسیٰ ہمیشہ وہی میں ہوگی دنیوی ایملات کو بدعت میں نہیں کہا جائے

گا جس قدر گواہی بدعت کے آئی میں وہ سب اس بدعت کی ہیں جو میں میں ہو اور سنت کے شانے والی ہمارے وہی سے مراد عقائد میں ہیں اس کا ظاہر  
ہے تو حدیث بالکل صاف ہے مسئلہ میں جس قوم میں بڑی بدعتوں کی عادت ہو گئی تو ہم ان میں سنت کی طرف لوٹنے کی توفیق نہیں مگر سنت  
دست ہے اور یہ جہتیں اس کا پھارنا خوب دست جو سے اکیڑ دیا جائے پھر نہیں گستاخ آپ تابع ہیں طائف شریف کے رہنے والے  
میں متقی برسر کلامی لہذا حدیث مرسل ہے کہ اس میں صحابی کا ذکر نہیں ہے یہاں بدعت سے مراد وہی بدعت ہے اور صاحب بدعت  
ہے وہی شخص اور تو خبر ہے اس کی بدعتوں میں مراد ہے ضروریات کی معافی ہے یعنی بدعتوں کی تنظیم اسلام کو دین کرنا ہے کہ ہماری  
تظیم سے عوام کے دل میں ان کی عقیدت پیدا ہوگی جس سے ان کا شمار ہو جائیں گے جیسے مسلمان کی تنظیم قراب ہے ایسے ہی ہے  
دین کی توفیق ثواب کہ وہ دشمن ایمان ہے اب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شہیدنا محمد اللہ علیہ وسلم نے ایک قدر بدعت رکھنے والے کے سلام کا  
جواب بنو داود محل اس حدیث کی تحریر ہے ۱۷۹ میں قرآن پڑھنا سکھایا اسے حفظ کیا یا اس کے احکام سکھائے یا علم توحید یا کلمہ پڑھنے کے



يُفْضِلُ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقَى فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ فَمِنْ أَتْبَعَهُ هَذَا أَيْ فَلَا يُفْضِلُ وَلَا يَشْقَى رَوَاهُ زَيْدٌ، وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا مَوَاطَا مُسْتَعِيمًا وَعَنْ جَبْرِ النَّبِيِّ الْقِرَاطِ سُورَانِ فِيهَا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُكُورٌ مَرْخَاةٌ وَعِنْدَ رَأْسِ الْقِرَاطِ ذَاخِرٌ يَقُولُ اسْتَقِيمُوا عَلَى الْقِرَاطِ وَلَا تَعْوَجُوا وَفَوْقَ ذَلِكَ دَاخِرٌ يَدْعُو كُلَّمَا هَمَّ عَبْدًا أَنْ يَفْتَحَ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيُحَكِّمُ لَا تَفْتَحْ فَإِنَّ تَفْتَحَ تَلْجُهُ

دنیا میں گمراہ اور آخرت میں بد بخت نہ ہو گا پھر یہ آیت تلاوت کی کہ جو میری ہدایت کی اتباع کرے وہ دگرگمراہ ہو اور بد بخت نہ ہو (رفیق) روایت ہے حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا جی سے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ نے میرے راستہ کی مثال قائم فرمائی ہے اور اس راستہ کے دو طرفہ دو دروازے ہیں جن میں سے ہرے دروازے میں دروازوں پر پردے لگے ہیں راستہ کے کنارہ پر لپکا کرنے والا کہ رہا ہے کہ راستہ پر سینہ سے چسپے ہاؤ ٹیپے دھرتا اس کے اوپر ایک سادی بھی ہے جو پکارتا ہے جب کوئی بندہ ان میں سے کوئی دروازہ کھول جائے تب اسے تروالی کہتا ہے اے آخری اسے دیکھو اگر کھولے گا تو اس میں گس ہائے گاسے

قرآنِ حکیم کو مثال ہے خیال ہے کہ فقہ اصول فقہ اور حدیث سیکھنا بھی باواسطہ قرآن ہی سیکھنا ہے انشاء اللہ اس پر جس امر پر چلے بنی احکام قرآن پر ترجیح عمل کیا حدیث اور فقہ کی روشنی میں پہنچا اس سے کھلاوی دیل نہیں چلا سکتے مصلوح ہو کر علماء دیوبند و دیگر قرآن کی دنیا میں کامیاب ہے اور آخرت میں مگر یہ وہی لوگ ہیں جنہیں قرآن کی بیخ فہم اور اس پر بیخ عملی نصیب ہو چکا اور یوں کہ طریقت محض عقل سے قرآن سمجھنے والا گمراہ ہو گا گت فرماتا ہے۔ يُفْضِلُ يَهْ كَيْتُوْ اَوْ يَهْدِيْ فِي يَهْ كَيْتُوْ

سلف خیال ہے کہ جیسے اس حدیث کی بنا پر ہم مجتہد رسول اللہ سے بے نیاز نہیں ہو سکتے اور فقط قرآن پر کفایت نہیں کر سکتے ایسی کچھلی ہدایت کرنا ہر میں ہی کتاب و سنت کا ذکر ہے جو فقہ اور قیاسی اجتہاد سے بے نیاز نہیں ہو سکتے اس سے اہل حدیث حضرات کو جہت پکڑنی چاہئے سلف حدیث قدری ہے کیونکہ یہ مضمون قرآن شریف میں نہیں آیا حاضر برومی ہوا ہے حضور نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے مقلد میں بیان فرمایا اسی کو حدیثِ حکی کہتے ہیں میرے راستہ سے مواظبت کا راستہ ہے رب تک پہنچانے والا اب وہ قرآنی راستہ ہے کہ کوئی شخص اب دیوبندی موسوی یا عیسوی میں نہ کہ رنگ میں پہنچ سکتا اور ان جہری گمراہ کوئی ہے سلف سمان ہتھکڑیا باری تھیل ہے جس کا غصہ ہے کہ کہ دنیا میں جس کو تصور ثعل وصل ہے نہ ہی گروہ میں امتیاز کرنے کے لئے رب نے اپنے آپ کو امتیاز فرمایا دیکھتے ہیں شریقی قائم کا درود اور خاص درود دونوں سفید ہیں قرآنی اور دینی مسنون دونوں پہلے ہیں اصلی اور نقلی کسی دونوں یکساں ہیں مگر قدرت نے ہی میں فرق کرنے کے لئے کسوٹی اور دوسرے آئینے پیدا فرمائے ہیں یا عیسوی یا دیوبندی یا

ثُمَّ فَسَّرُوا فَاخْبَرُوا أَنَّ الْقِرَاطَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الْأَبْوَابَ الْمَفْتُوحَةَ لِحَاكِمِ اللَّهِ  
وَأَنَّ السُّنُورَ الْمُرْخَاةَ حَدُودُ اللَّهِ وَأَنَّ الدَّاعِيَ عَلَى رَأْسِ الْقِرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ وَ  
أَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ قُوَّتِهِ هُوَ وَعِظُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكَأَرْزِينُ دُرِّهِ وَكَأَحْمَدُ  
وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِذَا تَكَّ  
ذَكَرَ حَصْرَ مِثْلِهِ ۚ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنَافًا فَلَيْسَتْ لَهُ لَبَنٌ قَدَامَاتُ  
فَإِنَّ النَّحْيَ لَا تَوْمَنَ عَلَيْهِ الْهَيْئَةُ أُولَئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پراس کی تفسیر یوں فرمایا کہ قرأت قرآن ہے نہ اور کچھ ہوئے اور دوسرے اللہ کے عزت میں نہ اور کچھ ہوئے  
پہلے اللہ کی تائید میں نہ اور راستہ کے کنارے پر کھانسنے والا قرآن ہے اور اس کے اوپر پڑنے والا  
اللہ کا واسطہ ہے ہر مومن کے دل میں ہر لمحہ ہے کہ اسے نبی نے روایت کیا احمد اور ترمذی سے شبہ ایمان  
میں حضرت نواس ابن سمان سے نقل فرمایا یوں ہی ترمذی نے انہیں سے لیکن ترمذی نے کچھ مختصر روایت فرمایا روایت  
ہے حضرت ابی مسعود سے فرماتے ہیں ارشاد ہر سید میری راہ ہا ہا چلے وہ وفات یافتہ بزرگی کہ راہ چلے نہ کہ  
زندہ ہر تفسیر کی اس میں شبہ وہ بزرگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں

بہن بی تلی ہی بھی تلی کہیں بھی تلی موری بلکہ تلی خدا ہی کہہ کر دنیا امتحان کا وہ ہے میں تلی کیجئے بہت نے وہ اصطلاح فرماتے ہو گئے کہ آپ ہیں ؟

نہ کہ جس کے بغیر خدا ہی ہاں کہ ہے وہ فرماتا ہے وَتَمَّزَّ بِهِنَّ عِزًّا لَا سَلَامَ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ وَنَهَ عَنْ رِبِّهِمْ تَقَرُّبًا وَبِجَانِ  
چوری نہ بخیر و نہ بد کہہ دیتی ہو کہ سب کو شال ہے سہا میں سے نہ کہ وہ نہ کہ جو ہے اس سے ملانے بتائی کہ حکام اور مفتی ہیں بلکہ نبی ہیں پر  
سنو میں بھی جیسے اللہ پر مقرر نہ کیا یہ ہم جو ہی پر ہا کہ لانا کہ میں سب نے داخل اور خارجی دو واسطہ مظاہر نے ہی خارجی واسطہ قرآن ہے اور داخلی واسطہ  
فرشتہ ہر موم کی دل میں ایسے خیال اور بڑائی سے نفرت پیدا کرتا رہتا ہے وہ بہ حدیث موقوف ہے کہ کفر و کفر عین معرفت ہی مسودا سمائل کا پتہ لاریں ہے  
صحابی کے قول و فعل حدیث موقوف کہہ سکتے ہیں جس کا قول و فعل حدیث موقوف ہے نہ کہ ترمذی نہایت اعلیٰ ہے اخذت المعانی نے اسی کو اختیار فرمایا اس میں تیس  
سے خطاب ہے میں بتاؤ امت کو جو کی سیو نہ چلتا ہا ہے وہ صحابہ کی پیروی کر کے خود قرآن حدیث سے استنباط مسابکی پر قناعت نہ کرے  
اسی جیسے تہجد میں اللہ صحابہ کی پیروی میں اس کی تائید و حدیث کرتے کہ میرے صحابہ تاملے میں جس کی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے۔  
اور قرآن کریم کی یہ آیت وَمَا ظَلَمْنَاهُ شَيْئًا فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ فَلْيَتَكَلَّمْ  
وہ صحابہ ہی خیال سے کہ یہاں ترمذی سے مروی غیر صحابہ ہی اور وفات پا گئے و انوں سے سلسلہ صحابہ زندہ ہوں۔ یا وفات یافتہ  
جیسے کہ اگلے صفحوں سے ظاہر ہے چونکہ اس وقت کہ غیر صحابہ وفات پا چکے تھے اس جیسے ایسا فرمایا ہذا حدیث پر یہ اعتراض

جس امت میں بہترین نہ دل کے نیک علم کے گرسے اور تحفے میں کہتے تھے اور نہ انہیں اپنے نبی کی صحبت اور اپنے نبی کا دین کا رکھنے کے لیے چن لیا تھے ان کی بزرگی، مافوق کے اہم قدم پر پہرہ یافتہ ان کے اخلاق و دیرت کو مضبوط بنا کر وہ عیسوی دین سے جدا کرتے

میں کو مرے ہوئے کانوں کی آواز کرنی چاہیے زندہ ہوا اور اہل جگہ صحابہ کی کسی اتباع و دست نیس برقرار نہ فرمایا یہ کام حضرت اہی مسعود نے اٹھایا  
فرمایا اور نہ ہی وہ حق آپ اور خدا منہ صحابہ تابعی اتباع تھے کہ یہاں زندہ سے معجزہ و تائیس مراد یہی کہ کہ صحابہ سے اللہ رسول کا وعدہ جنت ہو  
چکا ہے رب نے فرمایا اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ  
اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ اَلَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ  
مسعود کو تو جنت کی شہادت ہی کا تھی خیال ہے کہ کو تو یہاں نہیں رہتا اور اسے صحابیت ختم ہو جاتی ہے ۔

[illegible]

سچے جیسے الشکر، اطاعت، بغیر غصہ کی پوری پاکیزگی، ایسے ہی حضورؐ کی پوری بغیر مہربانی کی اتباع، انہی کے حضور آئندہ خدا تعالیٰ اور صلیبائے خلد وصول نما، یہاں اللہ شہب، حضورؐ میں مسودہ ہے عظیم شان، موسیٰؑ، حمزہؑ کی جیسی تیرہ کر ہے، چہ تو ان کی انصافیت کے لیے کلام ہو کہ نہ صہابہ کا شکر، حقیقت میں حضورؐ کے فیض کا انکا وہ کہ گزشتہ صفحہ پر ۲۲ سال کی تبلیغ میں صرف چار بار بیچ صحابی بنائے، یہ ناموشی خدا تعالیٰ کی کئی کھڑی حضورؐ کے پاس کیوں نہ تھے یہی صورت تھی یہی ایک حضرت عمرؓ کے کہ ناموشی، اجازت ہے، اس نے چرنا شروع کروا دینا، خالق، عالم کے اس فعل شریف پر کوئی اعتراض ہی نہیں، انتہائی صاف ہے، سچے بات ہے، یعنی کھڑی حضرت عمرؓ کے ساتھ کا فہم تھا وہ آپؐ سے بڑے میں مشغول تھے حضرت صدیق اکبرؓ کو غور کو دیکھ رہے تھے صدیق اکبرؓ کا کلام دہاتے موت کے پلے دھتا، جگر جھڑھ، عرب کے سلطان، علیہا غضب کے لیے سنا آپؐ کی یہ بات تو اس پلے تھی کہ حضرت فاطمہؓ کا یہ فعل حضورؐ کی تکلیف کا باعث تھا، غصہ کے پلے دھتی حضورؐ کے پلے تھی لہذا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ صہابہ آپؐ میں بغض رکھتے تھے، سچے حضرت فاطمہؓ اعظمؓ ہمیشہ حضورؐ کو راضی کرنے کیلئے یہ کلمات ہی تھے جن سے تم میں یہی مخالفت نہ آئی، اظہار ہے، میں ہماری یہ خطا معاف، اللہ سرکش کی جا رہی نہیں، جو توراہ آستانہ نبوی میں بیٹھے زندہ ہیں۔

وَتَرَكْتُمُوهُ لِضَلَالَتِكُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَادْرَكَ نَبُوءِي لَاتَّبَعْتَنِي رَوَاهُ  
الْبُخَارِيُّ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامُ  
اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ كَلَامِي وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنْسَخِ الْقُرْآنَ

[illegible]

نہیں مگر ان پر مولانا گیس کے چند کلمے معلوم ہوئے ایک یہ کہ اب تائیات برایت حضور کی پیروی میں حضور کے اگر اصل تورات و انجیل ملے  
بلکہ خود تورات و انجیل ملے نئی طرف سے کائنات میں ہر برایت حضور ہی کے پاس لے گی پہلی اسمانی کتب پہلے برایت حق میں اب نہیں پہنچا  
مگر اس طرح رات کو دشمنی دیتے ہیں وہی میں نہیں ہوا ان کی گتھی اور ان کے دودھ سے زندہ نہیں رہ سکتا اور سرے پر کر کوئی وقت  
کے سوا اور ان کو جس سے برایت حاصل کرنا نہیں چاہتا ہے، میرے یہ کہ کوئی شخص اپنے ایمان پر اعتماد دیکر سے ہر کتب نہ پڑھے ہر ایک کا  
وظیفہ نہ دے جب حضور نے میرے صحابی کو تورات میں کتب پڑھنے سے منع کر دیا تو ہم کو شرم نہیں ہی۔ اس کی ان کی دولت چھوڑے ہیں نہ کہو۔  
وہ دھڑی ہر جانے گی کہ میں چلا پڑھا ہوتے رہی حقیقتاً تو وہ زندہ ہی ہوتا ہے کہ کوئی کہ کوئی خود چوکا اس لیے معراج کی بات دیکر سے  
میں نے یہاں سے حضور کے یہی کہ ملاقات نے حضور میں دلی مومن علیہ سلام حضور علیہ السلام کہیں پہنچ کر تورات کے حکام پہلی طرف کے کلمے تورات  
حق مکی مگر حضرت غفر ہمارے دشمنی سے کہ وہی حدیث سے قرآن کی آیت کو خدا فرستے ہیں اور کہے مگر اسیت میں انہیں احادیث سے حضور ہی پہنچا کر حدیث  
آورد کہ حدیث کے لکھو اور اس سے حدیث کے لکھو اور حدیث ثابت کر کہ وہی آیات فرستے ہیں ایسے ہی حدیث کا لکھنا کہ انہی کی طرف سے حدیث کے حق میں آیات  
میں حدیث کی ناسخ ہے کہ حدیث تفسیر کا خود ذکر کے محتاج ہے کہ حدیث سے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں  
قرآن کو فرستے ہیں کہ حدیث کا خود ذکر کے محتاج ہے کہ حدیث سے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں  
ہیں حدیث کا حدیث سے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں ایسی حدیث کے فرستے ہیں  
جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے  
وہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے  
وہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے جیسے کہ حدیث حدیث کا ناسخ قرآن سے

وَعَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْخُشَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ فَرَسَهُ  
فَرَأَيْتُمْ فَلَا تَقْتَبِعُوهَا وَحَرَمَ حُرْمَاتِهَا فَلَا تَنْكُحُوهَا وَحَدَّ حَدُّهَا فَلَا تَقْتُلُوا مَا  
وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نَسْيَانٍ فَلَا تَبْخَثُوا عَنْهَا رَوَى الْأَحَادِيثُ الثَّلَاثَةُ  
الَّتِي أَقْطَعُ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ، الْفَصْلُ الْأَوَّلُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَانَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْلُو عَنِّي وَكَوَايَةَ وَحَدَّثُونَا عَنْ

روایت ہے حضرت ابن ثعلبہ خشعی سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ انہوں نے کچھ فراموشی لازم  
فرمائی تھیں مثلاً نہ ذکر نہ کچھ حرمتیں حرام کیے ان کی حرمت نہ توڑو نہ کچھ نیکوئی مقرر کی تھیں ان سے لگے نہ بڑھو نہ  
کچھ چیزوں سے (بغیر مجھ سے) نہ غرض کی ان سے سخت نہ کرو مثلاً ان میں سے سریشوں کو نہ تو لٹھنی نے روایت کیا مگر  
کتاب شطرنج فصل روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ  
مجھ سے لوگوں کو پہچاننا اگر مجھ ایک ہی آیت ہو کہ

ابن اسحق رحمہ اللہ آپ کا نام جرحوم ابن ناسر ہے تعلیم نبوی قرآن کے مطلقان فحش سے متعلق ہیں آپ عظیم القدر صحابی ہیں بیعت انصرون میں حاضر تھے  
آپ کی وجہ سے آپ کی قوم اسلام الائل شام میں قیام فرمایا فحش میں وفات پائی، آپ سے چالیس احادیث مروی ہیں سنی میں فرض اعمال  
قرآن کے ثابت ہو گیا حدیث سے ان پر ضرور پابندی کا کو نیز اخلاص سے ادا کرو، مثلاً یہ کہ کہ فرض وہ ہے جس کا ثبوت میں بتنی ہو یا مطلب میں  
یقینی من کا تاک فاق سے اور نہ کافر سے اس طرح کے کلام کے قریب بھی نہ جاؤ ورنہ تو کہا کہ میں مطلقاً حرام کہتا ہوں کہ نہ توڑو نہ نمازی پانچ فرض میں  
سہارا چادر نہ انوار و رنگہ مال کا لباس یا لیسواں حشر فرض ہے کہ وہ پیش پر عقیدہ موت رکھو یا چاروں نفل تک کا جناح ہمارا پنجویں کو مطلقاً چوتھی کو  
حرام نہ سمجھو وغیرہ مثلاً میں بعض چیزوں کی حکمت و حرمت عرض کرتا قرآن یا حدیث میں مذکور نہیں مگر بہت میں ہزاروں وہ مسائل ہیں جن میں کچھ ہمارے بارے  
میں یہ فرماتا ہے عَلَیْکُمْ اَللّٰهُ عَلَیْکُمْ اَلْحُضُورُ فرماتے ہیں میں نے غاشی ہر وہ معاملہ چھوڑ دیا کہ میں نے اس میں کچھ نہیں سمجھا اور کھانے کے  
انفال میں کچھ شے علم ہو جائے قرآن حدیث فقہ وغیرہ خیال ہے کہ علم تو رہا ہے جو نہ کو کھانا ہوتا ہے اگر شرع سے معاملہ ہو تو کسی کو کہتا ہے وہ نہ لے نہ لے لے لے  
سب سے کسی میں ہیں لیکن اب ہم غرض فرمادے اسی نیا سے خاص ہے اب ہم اولیاء اللہ سے فرمت ہر وہی کو کہتا ایمان غیب ہوتا ہے فرمت وہاں سے  
مستبر ہے جو خلاف شرع نہ ہو مطلقاً شرع ہو تو سوسہ ہے مثلاً آیت کے لغوی معنی میں علامت اور نشان، اسی لحاظ سے حضور کے معجزات، احادیث، احکام  
قرآنی بات سب سے تیری اصطلاح میں قرآن کی کس کس جگہ کو ثابت کہا جائے جس کا مستقل نام نہ ہو، نام والے مضامین کو سنی کہتے ہیں یہاں آیت کے لغوی  
معنی مراد ہیں یعنی جسے کوئی مسئلہ یا حدیث یا قرآن شریف کی آیت یا دھو وہ دوسرے کو پہنچا دے، تبلیغ عرف علم پر فرض نہیں، سلطان تقدیر علم پہنچا ہے  
اور یہ کہ اگر آیت کے اصطلاحی معنی مراد ہیں اور اس سے حرکت کے الفاظ معنی مطلب مسائل سب درجوں میں جسے ایک آیت مطلق ہر ایک کے متعلق

اور بنی اسرائیل سے حکایات کو کوئی کرنا نہیں ملے جو وہاں ہجرت پر بصورتِ بائیس سے وہ اپنے حکماء و انجمن میں بنا سے  
 وہاں رہا اور ایسی ہے حضرت عمرؓ کو ایسی جناب اور غیرہ و ان شہر سے ملے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے جو میری طرف سے ہیں بات نقل کرے جیسے حیوٹ باقی رہے تو وہ جو کہوں میں سے ایک ہے کہ  
 (دسم) روایت ہے حضرت سادہ سے یہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ مسائل معلوم ہوں لوگوں تک پہنچائے تبلیغ بھی بڑی اہم جہات ہے۔

[illegible]

وَسَلَّمَ مَن يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَرَأْيَا أَنَا قَائِمًا وَاللَّهُ يُعْطِي مَن يَشَاءُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ ابْنِ مُرَرِّقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسُ مَعَادُونَ  
لِمَعَادِنِ الدُّهُبِ وَالْفِضَّةِ خَيْرًا رَّهْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرًا رَّهْمًا فِي الْإِسْلَامِ إِذَا  
فَقَّهُوا أَرْوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللہ میں کامیاب ہوتا ہے اُسے دین کا فقیر بنادیتا ہے ملے میں ہائے دلائل اور اللہ دیتا ہے کہ دیکھنا یہ مسلم  
روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگ سونے یا چاندی کی  
کانوں کی طرح مختلف کان میں یہ کہ جو کفر میں اعلیٰ تھے وہ اسلام میں بھی اعلیٰ ہیں جبکہ عالم بن جائیں کہ (مسلم)  
روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرماتے کہ وہ ملامت کا یہاں حضور کے سامنے کتاب دینی میں عید فاطمہ کی شام کے ماکہ بنے، اہل بیت میں وہاں کسی حکم کے خلاف کسی بھی  
علی رضی اللہ عنہما نے کہہ دیا کہ میں خلافت سے دست برداری فرما کر صلح فرمائی آپ کی وفات میں جب علیؑ میں فتوہ کی بیماری سے ہوئی وہاں علیؑ  
پائی آپ کے پاس حضور کا تنہا ہوا شریف قبض مہلک اور کچھ جان و ناخن شریف تھے وصیت کی تھی کہ جس سے اس شریف میں کھنسی پڑنا  
اور میرے منہ اور کان میں ناخن اور بال شریف نہ دنا آپ کے پورے حالات شریف ہماری کتاب میر معاویہ میں دیکھو  
سے یعنی اسے دینی علم دینی سمجھ اور ذاتی بخشنا ہے خیال ہے کہ فقر ظاہری شریف ہے اور فقر باطنی طریقت اور حقیقت بعیدیت و فناء  
کو شال ہے اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ قرآن و حدیث کے ترجمے اور الفاظ و اصطلاحات علم دینی نہیں بلکہ ان کا سمجھنا علم دینی ہے  
یہی مشکل ہے اسی کیلئے فقہاء کی تقلید کا تاقی ہے اسی وجہ سے تمام مفسرین و محدثین اکثر مجتہدین کے عقیدے پر اپنی حدیث دانی پر کھڑے  
ہوئے رب فرماتا ہے مَن يَتْلُكُمُ فَلْيُكَلِّمُهُ فَكَلَّمَا أُذُنِي خَيْرًا أَكَلْتُ خَيْرًا وہاں مکت سے مراد فقر ہے یہ قرآن و حدیث کے ترجمہ پر عمل  
ہمیں جانتا تھا۔ دوسرے یہ کہ حدیث و قرآن کا علم کمال نہیں بلکہ فکا سمجھنا کمال ہے عالم دینی وہ ہے جسکی زبانہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فہم اور دل میں  
انکا فیضان و فیضان کے بغیر فہم دیکھنا ہے جسے بھلی کاپور کے بغیر فہم دیکھنا ہے اس سے معلوم ہو کہ کچھ دینی و دنیا کی ساری باتیں علم دینی  
مال و مولا وغیرہ دینا اللہ ہے ہائے حضور میں جسے جولو حضور کے اہل بیت کیونکہ مہاں نہ اللہ کی ہی میں کوئی قیاس ہے دھن کی تعظیم میں ہذا  
خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم دینی میں وہ نہ پہلے لازم آئے گا کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف علم دینی و تہذیب خیال ہے کہ حضور کو دین کیسے ہے مگر فیضان  
کے لینے میں فرق ہے بھلی کاپور کیسے آتا ہے مگر مختلف طاقتوں کے بلب بعد طاقت باور کہنے میں پھر جسباب کا شہید  
وہ اس کا رنگ حقیقی شافی ایسے ہی قاری چشمی میں مختلف رنگ کے مگر سب میں باور ایک ہی ہے ایک ہی سمندر سے تمام دیا ہے  
گر استوں کے لحاظ سے ان کے نام الگ الگ ہو گئے ایسے ہی تار کی چشمی وغیرہ ان سینوں کے ہم ہیں جن سے یہ فیض آتا ہے  
سہ مینی صورت میں تمام انسان کیسے مگر صورت اخلاق اور صفات میں مختلف جیسے ظاہری نہیں کیسے اس میں کانیں مختلف ہیں



وَسَلَّمَ لِحَسَدٍ إِلَّا فِي اثْنَيْنِ رَجُلًا آتَاهُ اللَّهُ مَا لَا تَسْلُطُ عَلَى مُلْكِهِ فِي الْحَقِّ  
وَرَجُلًا آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بَيْنَهَا وَيُعَلِّمُهَا مُتَّفَقًا عَلَيْهِمَا وَعَنْ ابْنِ مُرَيْقَةَ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ  
عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ  
يَدْعُو لَهُ وَآلُ مُسْلِمٍ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

دو کے سوا کسی میں رشک جائز نہیں نہ ایک شخص جسے اللہ مال دے تو اسے اس میں جگہ غریب پر لگا دے دوسرے  
شخص جسے اللہ علم دے تو وہ اس سے فیصلے کرے اور لوگوں کو سکھائے سکھ (مسلم تہذیبی روایت ہے حضرت  
ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے عمل میں شرم ہو  
جاتی ہے اس کے ساترین اعمال کے ایک دائمی خیر است یا وہ علم جس سے نفع پہنچتا رہے یا وہ ایک بچہ جو اس کے لیے  
دعا کرے کہ وہ اسے سکھ (مسلم روایت ہے اسی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کسی

نیک ظاہر ہوگی وہ بد سے بدی سے یعنی جو لڑائی گھریں عمدہ اخلاق بہترین صفات کی وجہ سے اپنے تہیوں کے سوا کچھ جب وہ مسلمان  
ہو کر مسلم کیسے ہیں تو مسلمانوں میں سوشل رہی گئے اسلام سے عزت جڑی ہے گھٹتی نہیں وہ لوگ اسلام سے پہلے کچھ نہیں تھے کہ ہوئے  
مل تھے مسلمان ہو کر عالم بنے کھل کو صاف ہو گئے اس سے معلوم ہو کہ تو مسلمان کو حقیر جانتا ہے بڑا ہے اور کفار کا سوا مسلمان ہو  
کر مسلمانوں کا سوشل رہی گئے گرا دیا جائیگا :

سے کسی نعمت والے پر ملنا اور اس کی نعمت کا مال اپنے لیے حصول جانا حرام ہے جو بہت بڑا عیب ہے جس سے شیطان مار گیا  
مگر دوسروں کی سی نعمت اپنے لیے بھی جانا غیبت (رشک) ہے حرام مطلقاً حرام ہے غیبت وہ جگہ جہاں سے یہاں سے غیبت ہے  
سے یعنی مالدار سنی جسے خدا چھوڑے کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق دے ایسے ہی باغیض عالم ہیں کلمہ کے لوگ فاسد انصاف قابل رشک  
ہے سبھی انہیں بعض علماء کلمہ اور بعض تحقیق کے مال سے لوگ تاقیامت نامہ اٹھاتے ہیں اللہ تعالیٰ فقیر کی اس کتاب سے مسلمانوں  
کو فاسد پہنچانے (آئین) خیال رہے کہ کئی کی تمنا کرنے والا وقت اللہ تعالیٰ قیامت میں کیوں کے ساتھ ہی ہوگا۔

سے انسان سے مراد مسلمان ہے جن سے مراد ان کیوں کا ثواب جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کر سکتے مقبول  
قبر میں نماز و قرآن پڑھتے ہیں جیسا کہ احادیث میں ہے کیونکہ ان اعمال پر ثواب نہیں ایلطی ہی مروی ہے نذر سے ثواب بخشنے کی  
تمنا کرتے ہیں جیسا کہ روایات میں ہے کیونکہ ثواب زندگی کے اعمال پر ہے سکھ یہ وہ چیز ہے جس میں ثواب کا ثواب مرنے کے بعد خواہ  
خواہ پہنچنا رہتا ہے کوئی ایسا مال ثواب کرے یا نہ کرے صدقہ جاریہ سے مراد اوقاف ہیں جسے مسجدیں دوسرے وقف کئے

۱۰۰

مسلمان کو دنیاوی تعلیم سے روک دے تو انہیں اس سے روز قیامت کی مصیبت دور کرے گا۔ اہر جو کسی تعلیمی پر آسانی کرے انہیں وہ دنیا میں اس پر آسانی کی طرف سے ملے گا۔ اہر مسلمان کی پروردہ ہوشی کرے انہیں وہ دنیا میں اس کی پروردہ ہوشی کرے گا۔ اہر جہنم کی مدد پر رہا ہے جب تک بنو اپنے جہنم کی مدد پر رہے کہ جو تباہی میں کوئی راستہ ملے کرے تو اس کی برکت سے انہیں پر جنت کا راستہ ملے گا۔ اہر کوئی قوم

[illegible]

فِي بُيُوتٍ مِّنْ بُيُوتِ اللَّهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بِهِ ثُمَّ لَا تَزَلَتْ عَلَيْهِمُ  
السَّكِينَةُ وَعَشِيَّتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَحَقَّتْهُمْ الْمَلَايِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِي مَنِّ عِنْدَ كَا  
وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ عَمَلًا لَمْ يَسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ رَوَاكُمُ السَّلَامُ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَىٰ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَجُلٌ أَسْتَشْهِدُ فَأَسْكُرُ

اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں قرآن پڑھنے اور اس میں قرآن سیکھنے سکھانے کے لیے نہیں جی ہونی لے کر ان پر دل کا  
چمن آتا ہے اور ان میں رحمت دھابت لیتی ہے اور فرشتے گھر لیتے ہیں اور اللہ اسے اس رحمت میں یاد رکھتا ہے  
جو اس کے پاس ہے کہ جسے عمل دیکھ کر اسے اسے تسلی ہو جائے کہ وہ اس کے واسطے رحمت ہے انہیں سے نہ توئی جی نہ دیا  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَدْرِي كَيْفَ يَكُونُ رَجُلٌ أَسْتَشْهِدُ فَأَسْكُرُ

مجموعہ  
معارف  
۱۹۰

سہ بیان اللہ کے گھر سے ملا دوسری چیز میں سے اور وہ فرما دیا کہ خاندان میں جی جو اللہ کے ذکر کیلئے وقف ہیں یہ جو حضرات کی عبارت خانہ اس  
خانقہ میں کہ وہاں تو مسلمان کو بلا ضرورت جانا ہی منہ ہے جس وقتوں سے مرد و قرآن شریف کی تلاوت جو یہ احکام کیلئے ہیں ان میں صرف نحو  
نقد حدیث تغیر و تفسیر و کلام شامی میں شامل ہیں یہاں کہ تلافی و غفران میں ہے اسی لئے تلاوت کے بعد بعض کا غلیظہ اور گرفتاریاں ملنے سیکھنا اللہ کی ایک  
مخلوق ہے جس کے ترے سے دلوں کو پسینہ نصیب ہوتا ہے کبھی اگر کسی شکل میں نمودار ہوتا ہے اور دیکھ کر بھی ہوا ہے اسکی برکت سے دل سے غفر  
خدا کا خوف ہوتا ہے کہ رحمت سے غافل نہ رہا کہ جو بوقت ذکر و ذکر کو ہر طرف سے گھیرتی ہے فرشتوں سے سیاہیں فرشتے مرد میں  
ہر ذکر کی مجلسیں ٹھوس ٹھوسے پھر تعجب و در اعمال کیلئے دالے اور حفاظت کرنے و لے فرشتے ہر وقت انسان کے ساتھ رہتے ہیں مقصد یہ ہے کہ جہاں  
جمع کے ساتھ ذکر اللہ ہو وہاں ہر وہاں یہ ہیں جن میں قرآن میں اس سے معلوم ہو کہ تمہارا ذکر جماعت کا دل ذکر کرنا افضل ہے جماعت کی نماز کا دھرم زیادہ  
کہ اگر ایک کی قبول سب کی قبول است یعنی فرشتوں کی جماعت اسکی شرف وہ حدیث ہے کہ فرما ہوا ہے اللہ علیہ وسلم نے جو رب کو اکیلے یاد کرے  
رب بھی اسے ایسی ہی یاد کرتا ہے جو جماعت میں یاد کرے رب اسے فرشتوں میں یاد کرتا ہے قرآن کریم فرماتا ہے قَدْ كُنُوزِي فِي ذِكْرِ الْقُرْآنِ  
رب کی یاد کا اثر یہ پڑتا ہے کہ مخلوق اس بندے کو یاد کرتے لگتی ہے بزرگوں کے ملازمت پر دائری کا بیج وہاں ذکر اللہ کی حوص اسکی یاد کا  
نتیجہ ہے کہ یعنی نسب کی شرافت عمل کی کسی کو پورا نہ کرے گی۔ مشعر :-

بندہ عشق شری ترکہ نسب کی جہانی پاکہ دریں راہ غلامی ہوا چہرے نیست پاکہ تمہیں خبر نہیں کہ نوح علیہ السلام کی کنیت میں گئے  
بنوں کو مگر معنی گریں کہ کافر بیٹے نکلیں کیلئے جگہ بدعتی مقصد یہ ہے کہ شریف القسب اعمال سے لاپرواہ نہ ہو جائیں یہ فضا میں کہ  
شرافت نسب کوئی چیز ہی نہیں اسکی تحقیق ہمارے رسالہ الکلام القبول فی طہارت نسب الرسول میں دیکھو وہ جس کو نسب الرسول ضرور  
فائدہ دینا تمام دنیا کی عورتیں حضرت فاطمہ زہرا کے قدم پاگ کو نہیں پہنچ سکتیں وہ نبی ہمارا رسول سے فرمایا اِنَّ قَسَمًا لَّيْسَ لِي

بِهِ فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا فَقَالَ فَمَا عَلِمْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُكَ بِذَنْكَ حَتَّى اسْتَشْهِدْتُ  
 قَالَ كَذِبٌ بَتٌ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَنِي لِأَن يُقَالَ جَرَّيْتُ فَقَدْ قُتِلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى  
 وَجْهِهِ حَتَّى الْتَقَى فِي النَّارِ وَمَا جُلُّ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلِمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَتَى بِهَا  
 فَعَرَفَهُ نِعْمَةً فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَلِمْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلِمْتُهُ وَقَرَأْتُ  
 فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذِبٌ بَتٌ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ إِنَّكَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ  
 لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قُتِلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى الْتَقَى فِي السَّارِ

تب رب اس سے اس نعمتوں کا انکار کرے گا تو فرمائے گا کہ اس شکر میں مل گیا کیسا علم میں کرے گا تیری راہ میں جہاد کیا تاکہ  
 شہید ہو گیا تو فرمائے گا تو مجھ پر ہے تو نے اس لیے اعلان کیا کہ تجھے جہاد کا ہمارے وہ کس دیا گیا تاکہ ہر جگہ ہوگا تو اسے من  
 کے بل کیا تھا ہمارے کا بیان ملک کر لگ گیا میں بیٹیک دیا جائے گا کہ اور وہ میں نے علم کیا سکھا یا اور قرآن پڑھا ہے اسے پڑھا یا  
 اپنی نعمتوں کا انکار کر دیا جائے گا تو انکار کر دیا تو نے شکر میں مل گیا کیسا علم میں کرے گا علم کیا سکھا تیری راہ میں قرآن  
 پڑھا تو فرمائے گا تو مجھ پر ہے تو نے اس لیے علم کیا کہ تجھے علم دیا ہمارے ساتھ اس لیے قرآن پڑھا تاکہ کسی کو ہمارے  
 وہ کس دیا گیا ہر جگہ ہوگا تو فرمائے گا تو مجھ پر ہے میں بیٹیک دیا جائے گا کہ اور

اسوئل کے تمام حکم پر غفلت ہونے کا یہی وجہ تھی کہ وہ اللہ و انبیاء میں پہلایا حدیث کی آیت کے خلاف نہیں ہے یہ توحید منافی ہے نہ کہ تحقیقی معنی یہ اداوں  
 میں سے پہلے رہا لا شریک کا فیصلہ ہوگا پہلایا حدیث اس کے خلاف نہیں کہ پہلے حساب نہ لایا ہوگا یا پہلے قتل کا صلب ہوگا عبارت میں نماز کا معاملہ میں  
 قتل کا یا میں ایسے شہید کا فیصلہ پہلے ہے شہید سے وہ مراد ہے جو انسانی راہ میں مار گیا ہے  
 سالہ میں میں نے تجھے غفلت میں بیرونی گرفتوں میں میں تو نے کوئی نیکی کی معلوم ہوگا کہ نیکیاں رب کے تمام کام کا شکر یہ بھی میں نے معنی تیرے جہاد  
 اور شہادت کا معنی یہ ہو گیا کہ لوگوں نے تیری راہ واد کوئی کہہ کر کہ تو نے سی نیت سے جہاد کیا تھا خدا کے خدمت اسلام کیلئے معلوم ہوگا کہ اگر فرائز  
 میں انھیں پرتو لوگوں کی راہ واد سے شوبہ کہ میں ہوگا یہ توبہ کی طرف سے جنوی انعام ہے صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انھوں  
 سہا میں راہ واد وہ ہو رہی ہے انھیں دے کہ حفظ قیمت یا ملک حاصل کرنے کیلئے جہاد کرنے کا تمام میں ہی ہے جہاد صرف اللہ رسول کی رضا کیلئے  
 چاہئے تاکہ میں نہایت ذلت کے ساتھ مرے ہوئے گئے کی طرح ٹانگ سے گھسیٹ کر لائے جہنم سے نیچے چھینکا جائیگا جہنم کی گسالی آسمان  
 و زمین کے فاصلہ سے کوئی گنا زیادہ ہے ان کی پناہ تاکہ تیری یہ ساری محنت خدمت دین کیلئے نہ معنی بلکہ بدلے کے ذریعہ عزت اور مال کی  
 حق تو تجھے حاصل ہو گئے ہم سے کیا جا رہا ہے اسی حدیث کو دیکھتے ہوئے بعض علماء نے اپنی کتابوں میں اپنا نام بھی نہ لکھا اور جنہوں نے لکھا  
 ہے وہ ناموری کیلئے نہیں بلکہ لوگوں کی دعا حاصل کرنے کیلئے ہے معلوم ہوا کہ جیسے انھیں والی بھی جنت کے کاویع ہے ایسے ہی دیا والی بھی جہنم

[illegible]

اور ذلت حاصل ہونے کا سبب ہے

[illegible]

بالموجود کو پیشوا بنائیں گے جن سے مسائل کو پیچھے بائیں گے وہ نیز غم مختص ہیں گنگو، ہوں گے گرو، کریں گے لے اسلام آباد ریت ہے حضرت شیعہ سے لے فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعودؓ کو عزت کو دیکھنا فرماتے تھے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے ابو عبد اللہ میں میری قنہ یہ ہے کہ آپ روز روز دھنا فرماتے فرمایا جیسے اس سے رکاوٹ ہے کہ میں تاپہند کرتا ہوں کہ تمہیں حال میں ٹھان دینے میں تمہارا ویسے ہی لگا رکھتا ہوں جیسے حضور ﷺ نے اسطیغ و سلم ہمارا دھن میں لگا رکھتے تھے حال کے خوف سے قہ، بھائی سلمیٰ عبادت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ

ہوں گے جیسا کہ اب ہر ایک کی عظمت انگریزوں کے بھی چھوڑی ہے۔ وہ رسول شریف پر کر رہا گیا۔ علم سے محروم مراد ہے۔  
 لے کر میرا سے مراد واقعی متقی تمام اور شیخ ہیں جو کہ ذمہ دینی کام پر تھے۔ یہ مقصد ہے کہ کوئی عہدے قابل استعمال نہیں ہو گئے۔ کوئی جو  
 پسند کرے مسئلہ چھوڑ دے۔ ان میں گئے کہ میں خبر نہیں بلکہ غیر ملکہ اور غلط مسئلہ بتائیں گے۔ اسکا اہم خلا ہے۔ اے وہ علم طلبہ یہ بھی  
 چاہو کہ قابل مفتی اور ضابطہ ایمان برادر کرتے ہیں آپ کا نام شیخ ابی الی اسلر ہے کہ نیت ابو ذل ہے قید بندی شدہ بھی عظیم الشان  
 حضور کا نشانہ یا ایکین زیارت کر کے اس کا صحابہ سے ملاقات کی ہے حضرت عمرؓ تیار ہیں مسعود کا قاسم مانتیں ہیں عیسیٰ علیہ السلام پر پرف  
 وفات پانی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس سے معلوم ہوا کہ ایک اعمال کیلئے دن اور وقت متحرک کرنا شرک و جہنم میں منت صحابہ سے چاہی  
 مدعوں کے استعانت و تعین کیلئے دن اور عید و عید کیلئے اوقات مقرر کیے جاتے ہیں۔ امیر اہل شریف فاضل عمر و غزوہ کیلئے دن  
 جائز ہیں اس سے کہ ہم کمال عقلی سے حیرت آئے اس سے گھبرا کر حضرت ابی مسعود نے جمعرات کو وعظ کیلئے اس نے غیب کیا کہ میں جمعہ  
 کی ایک برکت جمعہ کسی چیز کے بغیر لوگ جمعرات کو بیلا شریف اور مردوں کی فاتحہ کرتے ہیں ان کی دلیل یہ حدیث ہے کہ جمعہ  
 سے تم اکتا جاؤ گے اور یہ ذوق شوق جاتا رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تمام اہل وعظ بھی دیکھا جائے کہ لوگ گھر جائیں  
 وعظ کی بے قدری نہ ہو۔ یہ یعنی حضور بھی ہیں ہر وقت اور ہر روز وعظ نہیں سنا تھے تاکہ ہم اکتا نہ جائیں وہ  
 کرم فرماتے ہیں کہ جو عالم یا شیخ لوگوں کے سامنے ہر روز اللہ کی کرامت سے و سنا کر ہے حضور کی مجلس پاک میں رہنے  
 بھی سوتے تھے۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ  
وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَوَعَنَ ابْنُ مَسْوُودٍ  
الْأَنْصَارِيَّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أَبْيَعُ بَنِي  
قَامِلٍ لِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذْكُكُ عَلَى مَنْ يَخُونُكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَاكَ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ قَاعِلِهِ  
رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَوَعَنَ جَبْرِئُ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ الدِّمَاقِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

کرمی علیہ السلام جب کوئی لفظ کہتے تو اسے تین بار دہراتے تاکہ سمجھ لیا جائے اس لئے اہل حبس کسی قوم پر  
تقریباً لاتے اور انہیں سلام کرتے تو تین بار سلام فرماتے تھے دیکھو یہ روایت ہے حضرت ابو مسعود انصاری سے  
کہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور راہِ رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہہ اداؤں تک رہ چکے  
سواری کیجئے فرمایا میرے پاس نہیں تھے ایک نے کہا یا رسول اللہ میں اسے وہ آدمی بتاؤں جہاں اس سے ساری دے  
دے تب حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بھلائی پر میری کرے اسے کرنے والے کی طرف ثواب ہے شہد مسلم  
روایت ہے حضرت جریر سے کہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ سے عرض کیا کہ تم کو کس طرح ملتا ہے

سے لفظ سے اور دوسری بات ہے جن مسائل بیان کرتے وقت ایک ایک مسئلہ میں تین بار فرماتے تاکہ لوگوں کے ذہن میں اثر پائے کلامِ انصاری میں اس سے  
صاحبِ مسئلہ اس حدیث کو کتابِ احکام میں لائے یہ ایک سلام بہت حاصل کرنا اور اس حدیث کا تیسرا نصبت کا پانچواں حدیث اس کے خلاف نہیں کہ  
حضور پر وقت نماز تک ایک سلام کرتے تھے کہ وہاں صرف نماز کا سلام ہے اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں نماز کی بدلت کیلئے شہر نہ پجائے وہیت  
نماز نہ پچھنے بلکہ صرف یہ کہ اسلام علیکم کہاں سے یہی معلوم ہوا اگر نہ اور جانے والا سلام کہ اگرچہ پچھلے آپ کا ہم عقیدہ ہیں مگر یہ حدیث صحیح  
مسعود انصاری میں ہے جس کی میں غور و بہش میں شریک ہوئے اس میں بھی یہی لفظ ہے عقیدہ ثانی کی بدلت میں شریک تھے حضور میں تمام اطفال مثل حضرت  
میں وقت ہوئی تھی اس سے اس سے روئے معلوم ہوئے کہ یہ نہ صرف وقت کی موت لگانا ہوا ہے خصوصاً حاضر سے لگانا ایک کیلئے فرمے دوسرے سے کہ جب چیز  
موجود نہ ہو تو اس کی کوئی ناکارہ نکل جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اسے فرمایا کہ میں نے اسے فرمایا کہ میں نے اسے فرمایا کہ میں نے اسے  
میں ہے کہ حضور نے کسی نہ میں فرمایا اس کا مطلب اتنا ہے کہ جو چیز سے منہ نہیں فرمایا یا یہ نہیں فرمایا کہ مجھ میں دیکھو اس میں تمام اطفال  
میں سے میں نے کیا کرنے والا کہانے والا مشورہ دینے والا سب ثواب کے مستحق ہیں لہذا ہمیں بھی ثواب ملے گا آپ کا نام میری جہاں اللہ  
بجلی ہے شہر پر نماز میں نہیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کو یہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تشبیہ دیتے تھے حضور کے وفات کے سال سلام لائے  
بعض روایات میں ہے کہ وفات شریف سے چالیس دن پہلے ایک نماز کو فرمایا ہے وہ تھا تم کو فرمایا میں نے شہر میں وفات ہوئی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حَلِيْبٍ وَسَلَامٍ فَجَاءَهُ تَوَكُّمٌ عَرَابٌ مُجْتَمِعَانِ الْيَمَارِ وَالْعَبَاءُ مُتَقَلِّدِي السَّيُوفِ عَامَتُهُمْ  
 مِنْ مُضَرَ بَلَّ كُفَّهِمْ مِنْ مُضَرَ فَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا  
 رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِإِلَاقَةِ أَذْنٍ وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ  
 فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَالْمَاءَ الْيَسْرَ وَالْهَيْئَةَ  
 إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَبِّبًا وَالَّذِي فِي الْيَمِينِ الْحَشِيرَ اتَّقُوا اللَّهَ وَانْتَظِرُوا اللَّهَ  
 مَا قَدْ مَاتَ لَعْدُ تَصَدَّقَ مَا جُلَّ مِنْ دِينَارٍ مِنْ دِرْهَمٍ مِنْ تَوْبَةٍ مِنْ  
 صَاعٍ بَبْرَةٍ مِنْ صَاعٍ تَمْرَةٍ حَتَّى قَالَ وَأَوْشَقُ تَمْرَةٍ قَالَ فَيَأْتِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

کہ آپ کی خدمت میں ایک قرم آنی جو نکل اور کھل پرشش متحرک رہی گئی جس سے اس نے اس میں عام بکرہ سادہ  
 ہی تبدیل مگر سے تھے ان کا فائدہ دیکھ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ پر کلمہ اڑ گیا تھے لہذا انہوں نے  
 اسے گئے پھر باہر تشریف لے گئے حضرت بلال کو حکم دیا انہوں نے اذان و تکبیر کی پھر نماز پڑھی پھر خطبہ فرمایا  
 ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک ماں سے پیدا فرمایا آخر آیت تیسرا کلمہ  
 اور وہ آیت تلاوت فرمائی جو سورہ عشر میں ہے اللہ سے ڈرو ہر شخص غور کرے کہ اس نے کئی کئی کیے کیا سمجھا  
 شہ انسان اپنے دنیا دار رہا ہم اپنے کھڑے گندم و بڑے صاع میں سے خیرات کرے حتیٰ کہ نوا بیکھ کر کتاب  
 ہی سے لے فرماتے ہیں کہ ایک انصاری تھیل لائے

سے یعنی فوت کی وجہ سے اٹھ ہاں سوانے ایک کھیل تھیل لٹکے کو کوئی بھڑانہ تھا اس کے باوجود غزوہ اربعہ کے شوق میں تھے کہ تلواریں ہر ایک کے پاس تھیں  
 تھیں یعنی ان کی فطری سے غافل قرار کو بہت تلاں پہنچا جس کے آثار چہرہ نور پر نمودار ہوئے کیوں نہ تھا لوگوں نے انہوں کو غمناک دیکھا پھر انہوں نے  
 سچے دیکھ کر ان کو ان کے شہس من دیے نوائی نیم روئے ندو۔ غم بے نوا یاں نہ غم زدہ کر دیے یہ اس آیت کی تفسیر ہے عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ سَلَامٌ  
 سکہ یہ وہ خط جو لوگوں کو خیرات پر غرضت دینے کیلئے تھا اس وقت دولت خاندان اقدس میں کچھ بھگائیں سکہ یہ آیت حسب موقعہ تلاوت فرمائی  
 یعنی ساسہ امیر و قریب جانی ہیں کہ آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ امیر کو چاہئے کہ بغیر جہانی کی مدد کرے، مراقبہ میں اس جگہ کہ حضرت خورا  
 کس میں ہاں چاہیں بچے ہوئے، بیس روئے کس میں ہو کیاں شہ یعنی قیامت کیلئے نیک اعمال خصوصاً صدقہ و خیرات کی کرو۔  
 سکہ کیونکہ رب تعالیٰ کی بارگاہ میں خیرات کی مقدار نہیں دیکھی جاتی بلکہ دینے والے کا اخلاص اس سے معلوم ہوا کہ اگر غریب  
 آدمی اپنی ضروریات میں سے کچھ خیرات کرے تو ثواب کا مستحق ہے بشرطیکہ بال بچوں اور اہل حقوق کا حق نہ ماسے  
 اور بعد میں خود بھی بھیک نہ مانگے :



بِصُرَّةٍ كَادَتْ لَقْفُهُ يَعْجُزُ عَنْهَا بَلَدٌ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَتِ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ  
كُوفَيْنِ مِنْ طُعَامٍ وَشِبَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْكُلُ  
كَأَنَّهُ مُدْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُوءًا  
حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْوَرِهِمْ  
شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سَيِّئَةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَذُرْوَنَ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ  
مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ وَأَمَّا مُسْلِمٌ ۖ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

جس کے وزن سے ان کا ہاتھ ٹھکا ہوا تھا جکہ شک ہی گیا کہ ہر لوگوں کا ماتا بندھ گیا مٹی کی مٹی سے کھانے  
پر کھانے کے ذریعہ دیکھے تھے تا ان کی مٹی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ اور دیکھا کہ ایک رات بے گویا سونے کی  
ڈول ہے سب سے تیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کرے اسے اپنے عمل اور  
ان کے عملوں کا ثواب ہے جو اس پر کاربند ہوں سب ان کا ثواب کم ہونے لیں اور جو اسلام میں برا طریقہ ایجاد  
کرے اس پر اپنی برائی کا گناہ ہے اور ان کی بد عملیوں کا جو اس کے بعد ان پر کاربند ہوں اس کے بھیران کے  
گناہوں کے کچھ کم ہوتے ہیں اور حدیث ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں

سے یعنی تمہارا میں اسنا غلط تھا جو انسانی سے بددشت نہ ہو سکا اور زیادہ کی بددشت کے سبب تمہاری بات سے گزرنی، ظاہر ہے کہ یہ کچھ جو ان کے خیر و کمال کے لیے  
ہو گا جیسا کہ ان کے مضمون سے معلوم ہو رہا ہے کہ بارگاہ نبوی میں اس وقت غلطی اور کڑے کے بغیر گے بعض شامیں نے کھا کر وہ ہمیشہ انہی میں میں  
درم و دریا سے ہونے لگے مگر یہ خلاف ظاہر ہے خیال رہے کہ یہ انسانی سب سے پہلے یہ غیرت لائے پھر ان کو کہہ دے کہ حضرت امی نے یہی کھا لیا  
علیہ السلام نے اکیس تعریف فرمائی جو ان کی زبان پر ہو رہی ہے سب سے پہلے جو ان کے تقسیم کیے گئے ہوتے تھے جو ان کے مساکین کی پوری جہالت تھی پہلے ان کے  
کیا گیا اس سے وہ مسئلے معلوم ہوتے ایک یہ کہ یہ حضرت جبریل علیہ السلام کا نام ہے، دوسرے یہ کہ یہ سب میں دوسرے کے لیے سوال ہوا ہے جنی امداد میں مسجد  
میں ملنے کی امداد ہے وہاں اپنے لیے گناہن مل رہے ہیں اور یہ حدیث کے خلاف نہیں سب سے فقرا کی حاجت روانی اور صاحب کی خیریت پر خوشی کی وجہ  
سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کو اپنی کامیابی سے واقف ہو ان کی کامیابی پر خوشی کی وجہ  
ہے کہ جس چاندی کے ٹکڑے پر سونے کا قلعہ کروایا ہے یا جس چمچے یا کپڑے پہلائی کا کام کروایا ہے اسے عزت میں مہر پہنے ہیں سب سے پہلے مضمون میں  
سب سے پہلے جو جو خیر تمام مل کر دلوں کے برابر ہو جائے گا بعد ازاں ان لوگوں نے جو ان کے فی حدیث میں ملا خیرین میں بزرگوں کی خبر کی مجلس میں مل رہے  
طریقہ کے لیے ان کی انہی میں قیامت تک ثواب ملتا رہے گا یہی اسلام میں اچھی باتیں ہیں کہ جو کرنے کا ذکر ہے کہ جو پوری امتی مسلمین زندہ  
کرنے کا پسندیدہ طریقہ ہے معلوم ہو رہا ہے اس حدیث سے جہت حسنہ کے خیر سے ان کا اعلیٰ ثواب ہو گا یہ حدیث تمام امداد کی کثرت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ  
الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِمَّنْ دَمَهِ إِلَّا نَفْسُ أَوَّلِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَسَنَدٌ كَوْنُ حَدِيثِ  
مُعَوِيَّةَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هَذِهِ الْأَمَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
الْفَصْلُ الثَّانِي وَعَنْ كَثِيرٍ مِنْ قَبَائِلِ قَالُوا كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ  
فِي مَسْجِدٍ دُشِقَ نَجَاءٌ لَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنِّي جِئْتُكَ مِنْ مَدِينَةِ  
الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَدِيثٍ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَحْتَضِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

فرید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی حکم نقل نہیں کیا ہوتا مگر اس کے صحابہ تابعین میں حضرت اہم کے سچے فرزند کا  
سمت ضرور ہوتا ہے کہ اُس نے سچے حکم نقل کیا ہو کیلئے (نہاری سلم) ہم حضرت مسابہ کی حدیث لا یزال لہ اس  
امت کے باب میں ان شاء اللہ اعزین بیان کریں گے: کہ دوسری فصل روایت ہے کثیر این ہمیں سے فرماتے  
ہی کہ میں حضرت ابوہریرہ کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تھا کہ کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بولا کہ اے ابوہریرہ  
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہی سے آپ کے پاس مرث ایک حدیث کے لیے آیا ہوں مجھے خبر کی ہے  
کہ آپ حضور سے روایت فرماتے ہیں کہ

ہے جہاں جہت کی آزمائش تاملی صاف معلوم ہو کہ جہت عقیدہ بری ہے اور اس حدیث میں بھی مروی ہے کہ حدیث جہت کی دو قسمیں فرمادی ہے بدعت  
حسنہ اور صلیہ اس میں کسی قسم کی تاویل نہیں ہو سکتی، ان لوگوں پر انہوں نے جو اس حدیث سے انکسیر ہنر کر کے ہر بدعت کو کفر کہتے ہیں، معاذ اللہ  
ہنر و دل پر نہیں کرتے ہیں، بدعت کی تحقیق اور اس کی تفسیر پچھلے باب میں گر چکی ہے

سے ملتی قابل جس نے اپنے بھائی یا بھائی کو اپنی بہن قتیلہ کے شوق میں غلا قتل کیا اسیاں ہے کہ غیر مستحق قتل کو قتل کرنا ظلم قتل ہے، انا کی مرتدانی منہ  
و غیر صبر پر شوق واجب اہل قتل یا نہیں حکم کا قتل کو ثواب ہے کہ معنی یہ حدیث مصابیح میں ہی اگر کسی حکم نے نہ مناسبت کے لحاظ سے اس  
باب میں بیان کی کہ شوق شام کا دارا ظلم ہے کثیر ای قبیلی میں حضرت ابوہریرہ کے صحبت یافتہ میں سے ظاہر ہے جس کا صاحب ملنے قبی  
حدیث صحابہ کا تھا شوق میں یہ بات کہ صحابی کے منہ سے سنوں تاکہ برکت اور توفیق یا تو قبیلی حاصل ہو یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے قبی حدیث میں نہ تھا  
املاؤ تہ نگا تھا کہ حضرت ابوہریرہ اذلال ہا سے میں حدیث بیان فرماتے ہیں۔ چو کہ وہی کے معنی مطلقاً شہر کے ہیں اس لیے منہ اللہ رسول فرمایا  
یعنی میں وہی منور ہے آیا ہوں اس سے وہی معلوم ہوئے ایک یہ کہ غلب علم کے لیے سفر جو لوگ ایک ہی قوم کی ملت ہے موشی علیہ السلام غلب  
علم کیلئے جہت در سفر کہ غلب علیہ السلام کے پاس تشریف لے گئے، دوسرے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فقط رسول کہہ سکتے ہیں جبکہ حکومت سے  
معلوم ہو کہ یہاں حضور کو ایسی ہی تعالیٰ فرماتا ہے یا اَیُّهَا الرَّسُولُ اور فرماتا ہے وَمَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَهُوَ مِنْكُمْ تاملو کہنا ہے دلیل ہے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَبْتَغِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنِ الْمَلَائِكَةُ لَتَتَّبِعُنَا أَجْنَحَتَهَا رِضَا لِبِطَالِ الْإِلْمِ وَإِنِ الْعَالِمُ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْجِبْتِ إِنَّ فِي جَوْفِ الْمَاءِ وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالَمِ

اس کے سوا ہر کسی کام کے لیے دیکھا نہ آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو تشریف لے کرے کوئی رات کے لیے تو انشاء اے جنت کے راہوں سے کوئی رات چلائے گا شہادہ ہے شک و خفت سے غالب ہم کو رہا کے لیے پر بچھاتے ہیں یہ یقیناً عالم کے لیے اس آفریں اور زمین کی ہر چیز اور پانی میں مچھلیاں درماتے منفرت کرتی ہیں یہ ادا علی کی نصیحت

[illegible]

اس کے معنی علمائے دین کے لیے ہانڈ سوسے تاسے اور آسمانی فرشتے ایسے ہی زمین کے دسے ہنڈوں کے پتے اور بعض جہنم و انس اور تمام دریاں حانور پچھلیاں وضو و دعائے مغفرت کرتے ہیں کیونکہ علمائے دین کی وجہ سے دینی باقی ہے اور دین کے بقا سے عالم قائم ہے علماء کی ہی برکتوں سے ہائیں ہوتی ہیں اور مخلوق کو زندہ قلمبے، حدیث شریفیں بھی یہی ہیں ﴿يُحْيِي الْمَيُتَّوْنَ﴾ ﴿يُزَكِّيهِمْ﴾ ﴿يُزَكِّيهِمْ﴾ ﴿يُزَكِّيهِمْ﴾ علماء کے ہاتھ سے اسلام اٹھ جائیگا اور قیامت برپا ہو جائیگی، علماء دنیا کا تو یہی ہے ﴿مِرْقَاةُ وَاشْتَعْلُ﴾

خیال رہے کہ علم میں علم کی شہرت بھی داخل ہے اور علم کی طریقت بھی بلکہ کئی شخص علم کے بغیر ولی اللہ نہیں بنتا اور اللہ جل جلالہ کو ولی نہیں بناتا،  
فرماتا ہے۔ اِنَّمَا يَجْعَلُ اللَّهُ مَن يَشَاءُ عِبَادًا ۖ يَعْلَمُ السَّغْوٰتُ (رازمعانی)

عبدالمجید

عَلَى الْعَابِدِ كَفَضِلَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ  
الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينًا وَرَثُوا أَلْفًا وَرَثَتُهَا وَأَتَمُّوا رِثَتَهَا فَمَنْ  
أَخَذَهَا أَخَذَ بِحَبْطِ وَافِرٍ وَأَمَّا أَحْمَدُ وَالزُّمَيْدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّاحِظِيُّ  
وَسَمَّاكَ الزُّمَيْدِيُّ فَلَيْسَ بِنَ كَثِيرٍ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

عابد پر اہم ہے جیسے ہر عربی شب میں چاند کی نفیست سارے ستاروں پر ملے اور عالم زہیوں کے وارث ہیں سب  
جو خبروں نے کسی کو نہ اور دین کا وارث بنایا انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو میں نے علم اختیار کیا اس نے  
لہذا میری ہے اسے اہل ترقی اور داناؤں کا وارث ہے اور داری نے روایت کیا ترقی نے ان کا نام نہیں لیا اور میری ہے  
روایت ہے ابوا مرثیہ سے فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو شخصوں کا ذکر ہوا جن میں سے  
ایک عابد دوسرا عالم ہے تو حضور

نے عالم سے مراد عالم ہے جو صرف مادی اعمال پر قناعت کرے اور بجائے نوافل کے علی خدمات انجام دے، عابد سے وہ شخص  
مراد ہے جو صرف اپنے مادی مسائل سے واقف ہو اور اپنے اوقات نوافل میں گزارے ہے دین اور فاسق عالم اور نوافل عابد  
اس نگاہ سے غارت ہیں، خیال رہے کہ چاند آفتاب سے نور کے کرات میں سارے عالم کو بگڑا دیتا ہے ایسے ہی عالم نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم سے فیض کے کوثری روشنی پھیلا دیتے ہیں تارے خود نور ہی مگر چاند نور بچھنے والا، عابد اپنے لئے اور عالم عالم کیلئے کوشش  
کرتے ہیں عابد اپنی کمال بچا ہے عالم طوفان سے ٹوٹ کر جہاز نکال لے جاتا ہے، لازم سے متعدی افضل سے بخجلی اللہ حب  
مورث اسنے اعلیٰ تو وارث کیسے شان دار ہوں گے، مراقبہ نے فرمایا کہ علمائے مجتہدین رسولوں کے وارث ہیں اور علمائے  
فیر مجتہدین نبیوں کے، لفظ علماء دنیا دان دونوں کو شامل ہے خیال رہے کہ علمائے اسلام حضور کے وارث اور جو کہ حضور  
تمام نبیوں کی صفات کے جامع ہیں لہذا علماء سارے انبیاء کے وارث ہوئے سب سے خیال رہے کہ بعض انبیاء رتاکا الدنیا  
تھے جنہوں نے کچھ جمع نہ کیا جیسے حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام اور بعض نے محبت مال لکھا جیسے حضرت سلیمان و داؤد علیہما السلام  
لیکن کسی نبی کی مالی میراث نہ تھی، ان کا چھوڑا مال دین کے لئے وقف ہوتا ہے اور ناقیامت علمائے ان کے وارث اسی لئے علماء  
کو ورثین انبیاء کہا جاتا ہے سب سے ظاہر یہ ہے کہ ان سے خاص مرد مراد نہیں بلکہ عمومی سوال ہے یعنی اگر دو آدمیوں میں سے  
ایک عالم اور ایک عابد ہو تو درجہ کس کا زیادہ ہوگا، عالم و عابد کے

معنی ہم پہلے بیان کر چکے ہیں

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عالم کی عباد پر فضیلت ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ملے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمان وزمین والے سب کچھ زمینیاں اپنے سوا خالق اپنے سر پر کھپیاں دیتی ہیں، اسلئے کہ جیسے تین لوگوں کو مل جل کر کھانا کھانے والے پر ملے اُسے ترقی نہ دیتا کیا اور عباد نے حضرت مکیہ کو مل جل کر قتل کیا اور وہ شخص کا ذکر دیا کہ اور فرمایا کہ عالم کی عباد پر فضیلت ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ شخص پر چڑھ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ سے صرف علم ہی ہوتا ہے۔ اور حدیث آخر تک مدیان کی روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ

طہ ہے تفسیر باب نہایت کچھ نہ کہ سب مقلد کچھ سے بھی تم کی بڑگی کہ تو کا مسلمانوں پر اس صلہ سے اس تم کی بڑگی کا حکم کو جاننا پس میں نے بڑگی کے خاصہ فیضان کیا  
اگرچہ میں دونوں بزرگوں میں کوثر با فرق ہیں۔ بادشاہ کو عالم پر سبغت کی حد کو کوثر پر پال کی جھوٹا کہ جس کی قدرت کا سینہ کو دشمن پر چال کی بڑگی حاصل ہے اگرچہ بزرگیاں، فخری اور غنائی ہیں یہی مخلوق پر دینی بڑگی مائل ہے جہاں بلکہ بادشاہ کا نام ہے ایسے عالم کو اہل بڑگی کہتے کہ کوئی حقیر بھی  
بزرگی نہیں مگر اس میں ہوشیار نہ ہوں مقلد پر ہے پناہ محنت اور بھی حاصل ہے۔ خیال ہے کہ خصوصاً فرزانہ خداوندی علم کو نہیں پرستہ ہے کہ بزرگی کے حامل پر  
اور وہی کی اوراد، و دعا، و زیور، و رب کی، عوام پر اور وہی کی، آؤ کی گھڑیوں میں سخی کی کہ طرف اشارہ ہے۔ فرماتے ہیں، و خشع شرفی خفی و ذمۃ اناس  
سب تعالیٰ فرماتا ہے مثل نوبہ و کشت کو قیظہ او حشیا الخ اس بات میں اور بھی کی مثال نور چراغ سے دی گئی مقلد چراغ کے نور کو کسی نور سے  
کیا نسبت دے ایسے ہی یہ بھی مثیل ہے سکہ ڈاکو سے حاملین عرش ارشے اور اہل سموت سے باقی فرشتے ملازمین انسانی مسئلہ سے اس کی  
خاص رحمت اور مخلوق کی مخلوط سے خصوصی دے ان رحمت مراد ہے اور نہ عام رحمتیں اور عام دے ان سارے مسلمانوں کے لیے ہیں۔  
سب تعالیٰ فرماتا ہے ھُوَ الْکَوْنِ یَعْلَمُ قُلُوبُکُمْ وَ مَلَا یَکْتُبُ اور فرماتا ہے وَ کَسَبَتْ غُفْرَاتٍ وَلَکُمُ فِیْہِ اُسْتَوْدَاعٌ لِّیُہْدَا بِہِ صِرَاطَ  
نہ تو قرآن کے خلاف ہے اور نہ اس سے یہ لازم آیا کہ علماء حضور کے برابر سہو جاہلین کیوں کہ حضور پر بھی رب تعالیٰ  
صلوٰۃ بھیجا ہے اور طہ پر بھی ۛ

مسلے ائمہ علیہ وسلم نے کروگ کتاب کے تالیف ہی ملے اور ہیئت لوگ اغراف زمین سے کتابے پاس دین فرمائیے  
 امیں گئے جب وہ امیں قرآنیں بھلائی کی دیت کروگے (ترذی اور دایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہی  
 فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کحل بات عالم کی اپنی گم شدہ پیرہے جہاں پائے وہ ہی اس کی کا حقدار  
 ہے گئے اسے ترذی واین ماجہ نے روایت کیا اور ترذی نے فرمایا یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم  
 ابن فضل راوی حدیث میں ضعیف مانا جاتا ہے گئے روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہی فسند  
 رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ایک فقیر شیطان پر ہزار مایوں سے زیادہ بھلائی ہے گئے (ترذی  
 اور ابن ماجہ)

اس میں بھی خطاب کا مخصوصانہ کلام ہے جس میں تقابلیت مسلموں و کفار کے اخلاق و افعال و اقوال کی پیروی کی گئی کہ کون تم نے جو اس طرح سے فیضِ باریا  
ہے شریعت میرے بقول باری طرقت میرے فعل حقیقت میرے احوال تم نے یہ سب ہمہ جہتی انکھوس سے دیکھے اور کانوں سے سنے خیال پہنچاؤ خود بھی میری مشرت  
تو کیا گیا میں تمہارے کمال تجسین و اتقان سے میں بڑھ چکا ہوں کمال لوگ باری شادی کرنے دیندہ توحا کی طرف کیے ہوئے انہی کے توحہ میں نے یہ نکل مراد مکہ و مال  
کی رغبت دینا یا نہیں تم کو کوئی نوسات کی وجہ سے تمہارے قبول کروں پہلے صفے شعبہ نے اور دوسرے رفقاء نے مجھے معلوم کر لیا کہ میں غنی طلبہ کی خدمت کی راہ بہت  
مضوی ہے کیونکہ وہ منور کے ہم راہ ہیں انہی پہلے خط کلاما انہ میں باری شادی کی بہت خدمت کرتے کرتے لکھتے تھے کہ میں بھلا کر لکھی ہوں گے آج بھی اس میں بات  
تھے اس سے یہ ہے ایسے اندیکھے کہ ان کو کہہ رہا ہے بلکہ دیکھے کیا کہہ رہا ہے میرے کہنے کی کیا چیز ہے کہ اس سے ملنے لے لی جاتی ہے میں نے دیکھا تھا اگر وہ کوئی ہے جو کہ  
جہ خیال ہے چکر سہا بل کہ اس کے سے مراد اسلامی و فقیہی مسئلہ ہے میں گروئی کہ بات فاسق کوئی کہہ رہا ہے قبول کرو لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ میں پہلی اشعار و سیر  
خضر و مرقد کی توحہ میرے چڑھنے سے من فرمایا کہ ایک کو تو یہ کہ خضر کے کام میں بکلا حرکت تھی یہ نہیں اس میں طوط بے مسلموں کو کفار کہتے تھے تصنیفات  
دیکھنے کی ہلاکت نہیں انگہ اس میں بکلا حرکت یہی ہے نہیں مگر حدیث خضیال سے بچنے کا لازماً طریق ہے خیال رہا کہ میں یہ حکم سے وہ علم روچے میں ہر وقت

۱۔ مسئلہ اہل بیعت و شیعہ کے جو کہیں ہر مسلمان مرہوت پر علم کیسے فرض ہے، علم سے بغیر غیور شرعی مسائل پر اہل بیعت و شیعہ کے نماز کے مسائل اور  
۲۔ کیسے ہر مسلمان فرض، حیض و نفاس کے فوری مسائل کیسے ہر وقت کے مسائل کیسے ہر روز کی مسائل کیسے، کچھ کھانے والے پر فرض ہیں  
۳۔ لیکن دین کا پر عالم بنا فرض کیا کہ اگر شہر میں ایک نے اور کسی تو سب ہی ہو گئے، صوفیا و فرقا کی کچھ نفس کے آفات شیطان اثرات و طغیان کا سامنا ہر  
مسلمان کو فوری ہے تاکہ ان سے بچ سکے، یہاں علم سے مراد دقیق و باریک مسائل و دگرہ علم کی نکات ہیں جنہیں عوام نہ سمجھ سکیں، یعنی وہ علم جو علم کے سامنے  
غیر فوری اور باریک و چھید مسائل یا ظاہر اشیاء و مباحث پیش کرے وہ ایسا ہی بیوقوف ہے جیسے مریض کو ہار سردی کو نہ پہنچانے والا کچھ بڑا دھیس  
چیز یا کسی کو نہ کار کچھ پیش ہی اسی پلے سیدنا باعلی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں سے ان کا مثل کھانسی کا لامر و صد وہ اللہ شکر کو بھلا دے گا اور کمال  
تم پر ہوا جسے یہ حدیث بہت سی ضعیف، مسندوں سے مروی ہے، چنانچہ اقویٰ ہے کہ یہ کثرت ضعیف کو کسی نہادتی ہے، و درۃ و طرفہ سے ظاہر  
ہے کہ جو منافق سے مراد منافق، معتقد ہے کہ کبھی میں دل کا لافز زبان کا مومن و خوش خلقی سے مراد شقی مومری اور دینی تقے سے دل کی کچھ  
مطلب ہے کہ کفرانک کے ساتھ مذہبی اخلاق جمع ہیں، مذہبی علم، منافق اسلامی اخلاق سے بھی محروم اور یہی ہے جسے کیونکہ یہ نوعی غفلت کے ساتھ کہیے  
جمع مومانی رب تعالیٰ فرمائیے کہ لا تحمدہ الا المخلصون و لا تلعنہ گندہ قرآن و غیر میں نہیں کہنے والا یہ حال ہے۔

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ خَدِيجَ فِي مَطْلَبِ الْعِلْمِ  
فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ وَعَنْ سَخِيرَةَ الْأَذْدِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَقَارِئٍ لِمَا مَضَى زَوَاكُمُ التَّرْمِذِيُّ وَالْكَافُرِيُّ  
وَقَالَ التَّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْأَسَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالرَّائِضِيُّ يُضَعِّفُ  
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ يَسْتَعِ  
الْمُؤْمِنُونَ مِنْ خَيْرٍ يَمُوعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُتَّةً هَاهُ الْجَنَّةُ مَا زَاكَ التَّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو تلاش علم میں نکلا وہاں تک اللہ  
کی راہ میں ہے لے روایت ہے حضرت سخیروہ ازدی سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
میں نے تلاش علم کی تو یہ تلاش اُس کے گزشتہ گن میں کا کنارہ ہو گئی کہ اسے اسے ترمذی دوری نے روایت کیا  
اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف الا سناد ہے ابوداؤد وادی کو ضعیف کہا گیا کہ روایت ہے حضرت  
ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن خیر کے متنے سے کہیں سیر ہو گا  
تا انکو اُس کی اتنا جنت برہانے شہ ترمذی روایت ہے حضرت

شعر کہتا ہیں پس میں دیکھ رہا تھا کہ کیا پرستاری سدا کی بدنام شامی فرماتے ہیں قَاتِلِ الْعِلْمَ تَوَاضِعُ الْعِلْمِ وَاتَّقِ النُّوْمَ لَا يَغْلِي  
يَعْنِي اِنْ هُمْ رَاغَبُوا بَعْدَ تَوَقُّعِي غَنِيٍّ مِمَّنْ كُنْزُهُمْ كَعِلْمٍ بَادِشَاهٍ مِمَّنْ آتَاوْكَ كُنْزَهُ دَلِيلِي هَضْبُ كَيْفَ تَحْتَاطُ وَحَضْرَا كَيْفَ تَعْلَمُ نَبِيَّ سَمَاتِي ۝  
لے یعنی جو کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے اپنے گھر سے باطل کی جستجو میں اپنے وطن سے علم کا کس پاس گیا ہے وہاں پہلے سبیل اللہ ہے غازی کی طرح  
گھر نوٹنے تک اس کا سا وقت اور ہر وقت اور ہر حرکت ہمارے ہو گا گھر چلنے کے بعد ثواب ختم ہو جائیگا ہر عمل اور تبلیغ کرنے کا ثواب  
شروع ہو گا لہذا یہ حدیث اُسی حدیث کے خلاف نہیں کہ علم صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب بعد موت بھی ملتا رہتا ہے کہ صحیح ہے کہ آپ  
صحابی ہیں کیفیت ابو عبد اللہ شہ ہے انداز میں غوث کی اولاد سے یہی آپ سے عرف ایک ہی حدیث منقول ہے کہ طالب علم سے تسبیح گناہ  
معاف سمجھاتے ہیں جیسے وضو نماز وغیرہ عبادت سے لہذا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ طالب علم جو گناہ چاہے کرے یا مطلب یہ ہے کہ لاشرف تعالیٰ  
نیت خیر سے علم طلب کرنے والوں کو گناہوں سے بچنے اور گزشتہ گناہوں کا کنارہ ادا کرنے کی توفیق دیتا ہے کہ یہ جو راویوں میں سے ہیں  
اشعث شجستانی نہیں ہیں کی کہ شہرہ کتاب ابو داؤد شریف ہے انکا نام نفعی ہی حدیث ہے کوہ کے رہنے والے ہیں بہدان کے قاضی تھے  
ناجنا تھے حدیث ضعیف مانے جاتے ہیں یعنی علم دین کی حرص ایمان کی علامت ہے مثلاً بیان تو لیتا ہی ہے حرص زیادہ بڑے بڑے  
علماء علم پر قناعت نہیں کرتے صرف بیا فرماتے ہیں اَعْلَمُوا الْعِلْمَ يَمُوتُ الْمُهْلِكُ إِلَى اللّٰهِ يَمُوتُ الْغُيُورُ سَمِعْتُ قَبْرُكُمُ عِلْمُ كَيْفُ اس حدیث



ابو بکرؓ سے فرماتے ہیں: فرما یا رسول اللہ! صل اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے علیؓ بات پر ملجی گئی جسے وہ ہانتا ہے پھر اسے چھپائے تو قیامت کے دن اُسے آگ کی لگام دی جائے گی۔ (امام ابو داؤد، ترمذی ابن ماجہ، ابن ابی شیبہ، روایت ہے حضرت کعب ابن مالک سے کہ فرماتے ہیں: فرما یا رسول اللہ! صل اللہ علیہ وسلم نے کہ جو اس لیے علم طلب کرے جگر مٹا کر کاٹتا ہو کر سٹے یا جھلڑا سے جھکڑے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف کے تو اُسے اللہ آگ میں داخل کرے گا۔ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ

یہ عالم کے تریس کو جنت کی نشاندہی ہے، فتنۃ الشیطان کا استعارہ ہے، مرنے کی جتنی ہے، علماء فرماتے ہیں اگر کسی کو اپنے خاتمہ کی خبر نہیں سوا عالم دین کے کہ ان کے لئے حضور نے وعدہ فرمایا کہ اگر اندر حسن کی جہان دین چاہتا ہے، اُسے علم دین دیتا ہے، ہ

سلا، یعنی اگر کسی عالم کے دینی حروری مسئلہ ہو چاہے اور وہ بلا وجہ نہ بنے، تو قیامت میں وہ جانوروں سے بدرجہا کہ جانور کے منہ میں چڑنے کی لگام ہوتی ہے، اور اُس کے منہ میں ناگ کی لگام ہوگی، خیال رہے کہ یہاں علم سے مراد حرام مطلق فروع و ابہات و ظہور تہنیتی مسائل ہی جکا چمپا باہر ہے، عالم پر شریعی مسئلہ تھا یا حضوری ہے، کلکتہ لہذا مفتی کو ملے کیسے کہ تحریر کے لئے کتا ہے، خصوصاً وہ فتویٰ جہیز پر مقدمے چھپے یا اور مفتی کو کچھ یوں ہیں، حاضری میں جاتی ہے، رب فرماتا ہے، وَلَا تَقْضُوا زَكَاةً تِلْكَ وَلَا تَكُونُوا مِمَّنْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَالْآيَاتِ لَآتِيَةً لِّمَنْ يَشَاءُ، آپ نے یہی تحریر ہی ہے، فقہ

چنانچہ کی حدت میں شک ہے، تھے اسلام کے نامور علماء میں سے، یہی کہ فرماتا ہے، جو کہیں گئے تھے، اس میں آپ کا یہ کیا کیا گیا ہے، کہ عرصہ بعد آپ کی طرف کے دور سابقوں، اہل ایمان اور ائمہ اہل بیت، ان کے توبہ قبول ہوئی، رب فرماتا ہے، وَعَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا أَجْرٌ مُّسْتَوْفٍ، آپ ان میں شامل ہو گئے تھے،

میں سال میں کوئی عشرہ میں وفات سے پہلے جو دینی علم دین کیسے نہ کیسے، بلکہ قدرت یا مال حاصل کرنے یا دین میں فساد پھیلانے کیلئے، کیسے تو اہل درجہ کا جہیز ہے، اس سے وہ لوگ بہت کچھ یوں پورے کر کے، کہ جو دیکھ کر اور جاننا، حشر میں ہو کر، اگر تمہیں نہیں اور علماء دین کے منہ سے لے کر شش کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نیت خیر عطا فرمائے، خیال رہے کہ علماء کا مناظرہ اور بے مقابلہ کیچہ اور مناظرہ میں تحقیق حق مقصود ہو، حق ہے، متقابلہ میں اپنی جہان دین کا اظہار، بوقت ضرورت، مناظرہ اختیار ہے، مقابلہ برابر جہان دین، مقابلہ کی برائی، مذکور ہے، مناظرہ اگر تمہیں

مجتہدین کی گہرے جانچ کر رہیں، بھی ہوئے ہ

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ عَرْشًا مِنْ الدُّنْيَا لَمْ يُحَدِّثْ عَرَفْتُ الْحُكْمَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ يَعْنِي رَجُلًا هَارَاوَاةً أَخَذَ دَابَّةً وَأَبْذَلَ دَابَّةً وَأَبْنَى مَا جَاءَهُ وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَضَرَ اللَّهُ عَبْدًا اسْمُهُ مَقَالَتِي فَحَفَظَهَا وَوَعَاَهَا وَآذَاهَا قَرُبَتْ حَامِلُ فِيهِ غَيْرُ فِقْدِهِ وَرُبْتُ حَامِلُ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرماؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی وہ علم کیجے جس سے اللہ کی رضا و مرضی ملتی ہے مگر اس کے لیے کہ اس سے دنیاوی سامان حاصل کرے نہ وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہ پائے گا سنا (الحمد للہ والحمد للہ) اور روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ اس بندے کو برا بھلا کرے جو میرا کلمہ سنے یا اس کے بارے میں خیال رکھے اور سچا دے سکے کیونکہ بہت سے نفاق مٹانے والے خود بخود فقیہ ہیں اور بہت لوگ اپنے بڑے بڑے فقیہ کہتے ہیں

یہ حدیث گزشتہ ساری بحث کی شرح ہے جس میں فرمایا گیا کہ طریقی مسئلے، اپنی کچھ مامل کو اس قدر دنیا مامل کرنے کا ذریعہ بنو دنیا کے ماملان سے اور یہ پس بھی مراد ہے اور دینی عزت و ہوا بھی، مرقا نے فرمایا کہ طریقی کذب دین دنیا حاصل کرنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ دنیا اصل مقصود ہو اور طریقی محض اسکا وسیلہ یا سخت بڑا سے وہی یہاں مراد ہے اور دوسرے یہ کہ طریقی سے دینی ہی مقصود ہو مگر تبنا دنیا بھی حاصل کی جائے کہ عزت و خدمت دینی ہو سکے یہ متوجہ نہیں ہو کر کہ اب دینی مقصود ہے اور دنیا اسکا وسیلہ یا غیر عالم کا وسیلہ دونوں میں کوئی نہیں ہے یا حضرت غلام نے راشد بنی نے غلام فقیہ کو اپنی ہی چیز کا بھی یہی حکم ہے کہ اگر فقط قسمت کیلئے کرتا ہے تو کڑا اور اگر تبلیغ دینی کیلئے ہے اور خدمت و ملک اس کا وسیلہ ہے تو وہاں ہے سنا یہی اقل اگرچہ کار کی کی سزا جہالت کی حاضر کی شفاعت کے ذریعہ مامل ہو جائے سنا یہ حدیث ناقیامت محمدیہ کی کوشاں ہے یعنی اللہ تعالیٰ حافظ اور مبلغ حدیث کو دنیا میں پہلا چھوڑ رکھے اور آخرت میں اسکا چہرہ تو تان رکھے اور اس کے ذریعے میں داخل کرے دُجُور کو دُجُور و نیکو کو نیکو و نیکو کو نیکو و نیکو کو نیکو حضور کی یہ دعا قبول ہے خدام حدیث افضلہ تعالیٰ دینی و دنیا میں شاد و آبادی ہو سکے کہ ترجمہ بتلے حدیث کا ذکر یا تحفظ ہے اور یاد رکھنا قبول خداوندی بعض محمدیہ کی طرح حدیث بھی یاد کرتے تھے سنا اس حدیث میں ہر اوستا فرمایا کہ حدیث برو راست حدیث برعل ذکر ہے ورنہ حوا کو کھانے کا بلکہ جہد فقیر پر پیش کرے اسکی تقلید کر کے اسکے بتلے ہوئے مطالب پر عمل کرنا فقیر و حافی طیب ہے واور محدث و حافی حقا رہنمائی صلا راہی و کان کی دوا میں حکیم سے جو ترجمہ کیا استعمال کرتا ہے اس کی قدر خاندانہ حدیثیں مستند یا حدیث برعل ہیں اس سے اُن لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہیے جو چندہ ریشوں کے تراجم پر برو تقلید سے منہ پھیر لیتے ہیں قرآن و حدیث کے مستند میں خود چھانگ دیکھ لو کہ کسی نام کے جہاد میں چھوڑ کر برو و نفع سے مزاد وہ حدیث ہے جس سے شرعی اسکا مستند ہو سکے یا اسکا مقصد شریعت

مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَعْلَمُ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِلَّا خَاصُّ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِينَ  
وَلَزُومُ مَجَاعَتِهِمْ فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُخَيِّطُ مَنْ وَرَاءَهُمْ رَوَاكَ الشَّافِعِيُّ وَابْنُ مَيْمُونٍ فِي  
الْمُدَّحِلِ وَرَوَاكَ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ وَابْنُ مَيْمُونٍ وَابْنُ كَاسِبٍ وَابْنُ كَاسِبٍ وَابْنُ كَاسِبٍ  
زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَّا أَنَّ ابْنَ تَرْمِذِي وَأَبَا دَاوُدَ وَابْنُ كَاسِبٍ لَا يَعْلَمُ عَلَيْهِنَّ إِلَّا  
الْخَبْرَ وَابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَقَدْ نَفَخَ اللَّهُ  
إِنْفُاسًا سَمِعَ مِثْلَ قَبْلُغَةٍ كَمَا سَمِعَ قُرْبَتِ مُبْلَغٍ أَوْغَى لَهُ مِنْ سَامِعٍ رَوَاكَ ابْنُ تَرْمِذِي

مسلمانوں کا دل تم پر حیات میں کرتا ہے اللہ کے لیے عمل خاص کرنا ہے مسلمانوں کی غیر خواہی اور  
ان کی جماعت کو لازم کچھ نہ کہ کیونکہ ان کی دعا سوا کو شامل ہے کہ اسے خاص میں اور سبقت سے داخل میں  
روایت کیا احمد ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ اور دارمی نے زید ابن ثابت سے روایت کیا مگر ترمذی اور ابوداؤد  
نے ثلث کا میل الا کا ذکر نہ کیا روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں کہ نبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو فرماتے سن کر اللہ اسے ہر اہل اسکے جہنم سے کچھ نئے شہ پر بھیجے تھے وہاں پہنچا دے تھے  
کیونکہ بہت سے پہنچائے ہوئے تھے داسے زیادہ کھڑا ہوتے ہیں اسے ترمذی

ہے بہت دفعہ یہاں لکھی حدیث یاد کرنے والے مسائل متناظر لکھیں گے اور جن میں حدیث پہنچے گی یہی باتنا کی قدرت ہوگا ہندو حدیث کو لکھ  
شکریں بکافہذا کہ پہنچائیں خیال ہے کہ حدیث کا سبب افسوس کی ذات اللہ ہے اور منتہی فقیر پر پہنچ کر ہی ختم ہوتا ہے ۵

اسے اس جگہ کی توضیح یہی ایک ہے کہ کچھ جیسے (رب) ہے یعنی جس دل میں ان میں جہنم میں سے کوئی عمل آجائے تو اس دل میں خیانت کی نہ  
حسد نہیں رہتا اور دوسرے یہ کہ کچھ اپنے ہی مصلحت میں ہے یعنی مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ ان میں کاموں میں کوئی نہیں کرتا پہلے سے زیادہ قوی  
ہیں یہ یہی چیزیں ولی پیمانیوں کی دعائیں ہیں کہ کریک اعمال نردنیا حاصل کرنے کیلئے کرتے نہ جنت پانے اور دوزخ سے بچنے کے لیے  
محض رب کی رضا کیلئے کرتے جب رب راضی ہو جائے سب کچھ حاصل ہے سب اس طرح کہ بقدر طاقت مسلمانوں کی مدد کرے جو اپنے لیے  
پسند نہ کرے ان کیلئے بھی پسند نہ کرے خداوند نیک اعمال ہیں ان کے ساتھ رہے خلوت پر مملوت کو ترجیح دے اسی لئے اسلام نے  
جمعہ وعیدین وغیرہ میں جماعت فرض کی سب سے جماعت مسلمانوں کی دعا لوگوں کو گمراہی شیطان کے فریب سے محفوظ رکھتی ہے جماعت  
سے الگ رہنے والا ان کی دعا سے محروم ہے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی دعا حفاظتی قلوب سے ہے یعنی مجھ سے یا میرے صحابہ سے میرا  
ان کا کوئی قول یا عمل نہ ہو لہذا حدیث چار قسم کی ہوئی حضور کا قول اور فعل صحابہ کا قول اور فعل اسی لیے جتنے مجمع اور شیشیا مکر اور ارشاد ہوا  
تھے اس طرح کہ مضمون نہ بدلے یا حدیث کے الفاظ میں فرق نہ پیدا ہوا خیال رہے کہ ان میں ہر ایک ایسا ہی ہے اور میری وغیرہ کے

وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ السَّادِرِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرَدَاءِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ  
فَمَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَيِّدًا فَلْيَبْتَوِءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ  
ابْنُ مَاجَةَ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرٍ وَلَمْ يَذْكُرَا اتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّي إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ  
وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ

ابن ماجہ نے روایت کیا اور دارمی نے ابو الدرداء سے روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری حدیث روایت کرنے سے بچ سرائے کہ جن کو  
تم جانتے ہو کہ یہ کہو کہ جو حدیث مجھ پر جھوٹ بانٹے وہ اپنا ٹھکانا گاہ کا بنائے گئے اسے تردید سے روایت کیا  
اور ابن ماجہ نے حضرت ابن مسعود اور جابر سے نقل فرمایا اور اتقوا الحدیث الخ کا ذکر کیا روایت ہے ابنیں  
سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم قرآن میں

نزدیک حدیث کی روایت بالخصوص حرام ہے کیونکہ یہ اس وقت لفظ کے بدلنے سے ملتی ہیں جاتے ہیں اور راوی کو خبر نہیں ہوئی کہ  
ہام حسن، ضعیف، مضی، و مجاہد وغیرہم کے نزدیک روایت بالخصوص جہانز کہ راوی حدیث کے الفاظ اس طرح بدل دے کہ بعض نے  
بدلیں پہلے قول میں احتیاط ہے دوسرے میں گنہگار نہیں ہے کہ الفاظ میں نہ بدلیں دیکھ حضرت دانی ای جبر نے نماز  
کی آیت کے بارے میں فرمایا مَسَّ بِهَا صَوْتُهُ بعض راویوں نے اسے رَفَعَ بِهَا صَوْتُهُ سے روایت کیا وہ سمجھے کہ دونوں  
کے معنی ایک ہی ہیں مگر بعد ازاں کو دھوکہ لگا کہ شاید اس کے معنی میں بلند آواز سے آہن کہی، حالانکہ اس کا ترجمہ تھا کہ آہن  
کھینچ کر آہ کے تکرار کے ساتھ کہی، روایت بالخصوص میں یہ خطر ہے یہی اس لئے فرمایا کہ جیسے تھے وہی پہچانے نہ

سے یقین سے بالکل غائب ہے کہ وہ میری حدیث ہے لہذا حدیث متواتر اور مشہور ہے دھوکہ روایت کرو اور حدیث ضعیف کا  
ضعف بیان کر کے اور حدیث موضوع کو باہم دھوکہ دہاں لوگوں کو پہچانے کے لئے یہ بتا سکتے ہو کہ یہ حدیث گھڑی  
ہوئی ہے اسی بنا پر بعض محدثین نے حتیٰ الامکان حدیث ضعیف کی روایت ہی نہ کی جیسے امام بخاری و مسلم اور بعض نے  
روایت تو کی مگر بیان ضعف لازم کر لیا جیسے امام ترمذی و حاکم حدیث میں جری احتیاط چاہیئے، مرقاۃ نے فرمایا کہ تیسرے پر  
امتناد کر کے روایت حدیث جائز ہے مسئلہ اگرچہ ہر ایک پر جھوٹ بانڈنا بہت مشکل اور گناہ ہے مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ  
پر جھوٹ بانڈنا بہت گناہ ہے کہ اس سے دین بگڑتا ہے مٹھین کی قید سے معلوم ہو کہ خطا پر کچھ نہیں، اگر کسی  
حدیث کے موضوع ہوئے کی خبر نہ ہوئی، اور روایت کر دی تو جہرم نہیں؟

بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعْ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي رَأْيِهِ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ  
فَلْيَتَّبِعْ مَقْعِدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
الْمُرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

اپنی رائے سے کہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جو قرآن میں بغیر علم کیجے کہ وہ  
اپنا ٹھکانہ آگ سے بنائے گا (ترمذی) روایت ہے حضرت جندب سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
علیہ وسلم نے کہ جو قرآن میں اپنی رائے سے کہے پھر ٹھیک بھی کہہ دے تب بھی ٹھکانہ آگ کی مانند (ترمذی) و ابوداؤد  
روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو قرآن میں جھگڑا کرے  
وہ (احمد و ابوداؤد) روایت ہے حضرت عمر ابی شعیب سے وہ اپنے والد سے

سلطہ یعنی قرآن کی تفسیر اترانے کرنے والا جی ہے خیال رہے کہ قرآن کی بعض چیزیں نقل پر موقوف ہیں جیسے شان نزول، تاریخ منقولہ، مجموعہ کے قواعد و ضوابط  
رائے سے بیان کرنا حرام ہے وہی جہاں مراد ہے اور بعض چیزیں شرعی عقل سے بھی معلوم ہو سکتی ہیں جیسے آیات کے علمی نکات اچھی اور صحیح تاویل میں  
پیدا ہونے والے اعتراضات کے جوابات وغیرہ میں نقل لازم نہیں ہے بلکہ قرآن کی تفسیر بالوائے حرم ہے اور تاویل ہارائے علم کے دین کے لیے باعث  
ثواب ہے اس کی تحقیق ہماری کتاب جہاں الحق اور حقاہ میں اسی مقام پر دیکھو رب تعالیٰ فرماتا ہے اَفَلَا يَتَذَكَّرُ الْغُلَامُ اِنَّ عَلَّمَهُمْ بَيِّنَاتٍ  
مِنْ تَعْرِيفٍ وَتَنْفِيذٍ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ فَاكِهًا كَافِرًا كُوْنُكَ نُوْحًا نُوْحًا كُوْنُكَ نُوْحًا نُوْحًا كُوْنُكَ نُوْحًا نُوْحًا كُوْنُكَ نُوْحًا نُوْحًا كُوْنُكَ نُوْحًا نُوْحًا  
سے غلط مسئلے مستنبط کر کے لوگوں کو گمراہ کر دے یہی حدیث و قرآن کے فقط ترجمہ بغیر نقل کی روشنی کے حرام کیلئے زبر تراکیب میں سے آپکا نام جندب  
ابن عبد اللہ بن مسعود صلی اللہ علیہ وسلم ہے غلط قیاس کا ایک بھی ہے شب و روز کا یہی ہے عبد اللہ بن زبیر کی وفات کے چار سال بعد وفات ہوئی تھی  
یعنی اگر علم قرآن کر کے رائے سے تفسیر کرے یا باطنی رائے سے تاویل کرے اور ثقافت اور تفسیر تاویل بدعت ہو تب بھی وہ حق گنہگار نہ ہوگا بلکہ گنہگار نہ ہوگا  
تاہم اگر علم قرآن کر کے رائے سے تفسیر کرے یا باطنی رائے سے تاویل کرے اور ثقافت اور تفسیر تاویل بدعت ہو تب بھی وہ حق گنہگار نہ ہوگا بلکہ گنہگار نہ ہوگا  
قرآن کو ترجمہ کر کے یا علم قرآن کو تاویل کر کے یا باطنی رائے سے تفسیر کرے یا باطنی رائے سے تاویل کرے اور ثقافت اور تفسیر تاویل بدعت ہو تب بھی وہ حق گنہگار نہ ہوگا بلکہ گنہگار نہ ہوگا  
یہ آئیگا تفسیر و تاویل کا فرق ہم اور بعض کہیں کہیں تفسیر میں ہوتا ہے جو نقل پر موقوف ہے تاویل میں علمی غائب و خیال رہے کہ قرآن کی وہ تاویل  
جو نقل کے خلاف ہو تو ہے سلف صحابی بات قرآن کے معانی میں جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قرآن کا کفر ہے کہ لوگ قرآن کے کفر کا  
فرض ہے یا کشاہدات کی بنیاد میں جھگڑا کرنا نعمت ہے یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قرآن میں جھگڑا کرنا کہ کلام اللہ میں بدعتیں کفر ہے

وہ اپنے دادا سے ملوئے فرماتے ہی کہی جملے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہمارے کو قرآن میں مل گیا کرتے سنا ہے  
تو فرمایا کہ اس حرکت سے تم سے پہلے لوگ جاگ رہے تھے کہ انہوں نے ہمیں کتاب کو ہمیں سے بھرا دیا کہ کتب  
اللہ تو اس لیے اتنی کہ ہمیں ہمیں کہ تعالٰیٰ کرے لہذا تم ہمیں سے جملہ انہیں سکھ جس قدر کتاب جاؤ کہ  
جو رہا (اُسے عالم کے سپرد کرو) (العلوان ماہر)

ایضاً کوئی دلائل کے مطابق بنائے میں جھگڑا کر رہا ہے کہ اپنی رائے اور ایک اور مذہب کے مطابق اس کا تفسیر کرے یہ کفر ہے ہر حال حدیث اور واضح ہے اور اسے مفسرین اور مجتہدین کے اختلاف سے کوئی تعلق نہیں اور جھگڑا نہیں کرتے متفق ہے :

[illegible]

لطیفہ کسی نے ایک عالم سے کہا کہ قیامت کا دن کتنا بڑا ہے قرآن اسے ایک ہزار سال کا بھی کہتا ہے اور پچاس ہزار سال کا بھی حدیث نے قورخط ہی کو یاد دہ فرمایا کہ چار سو تھن کا ہزار بھگوانہ قرآن کا اعتبار یہ حدیث کا اعلیٰ اللہ عالم نے فرمایا کہ قرآن حدیث صحیح ہی کی ہر غلطی و دن ایک ہزار برس کی ہے کیونکہ گذشتہ کوئی لکھ کھ دس ہزار سال کا ہر دسویں کو راست کجی سے

وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ وَأَوَّلٌ فِي شَرْحِ الشُّكَّةِ

روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن سات طریق پر اتارا ہے  
اور میں سے ہر آیت کا ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے اور ہر ظاہر و باطن کی ایک صوبہ ہے جہاں سے اظہار ہے نہ (شک کا)

دس منٹ کا محسوس ہوا جیسے ایک ہی مدت بیکار کو کسی تندرست کو بھٹی اور جو محبوب کے پاس گزارے اُسے مشغول کی محسوس ہوتی ہے۔  
سے طریقوں سے ملا یا تو عربی لفظ میں جو کلمہ عرب میں سات طریقے فصاحت و بلاغت میں مشہور تھے قریش، ثقیف، عبط، ہذیل، مضر، غسان،  
یعنی، تميم اور ان کے زبانوں کا آپس میں کچھ اختلاف تھا جیسے دہلی اور گجرات والوں کی اردو میں فرق ہے، انہوں نے قرآن قریش کی زبان  
میں بخود جو دوسرے قبیلوں پر قراۓ ہو کر قراۓ ہو گیا کہ اپنی اپنی زبانوں میں تلاوت کریں زیادہ نبوی میں عام تلاوت  
قریشی زبان میں ہوتی تھی مگر بعض لوگ دوسری اقوام میں بھی تلاوت کرتے تھے بعض کے پرہ فرمانے کے بعد یہ اختلاف فنا کا باعث بنے  
لگا بہ مختلف ہی جب قرآن پاک کو کتابی شکل میں جمع کیا گیا تو لغت قریشی کو ملحوظ رکھا گیا جس میں قرآن کا نزول ہوا تھا باقی قرائین ختم کر دی  
گئیں تاکہ مسلمانوں میں پیروی و نصاریٰ کا سوا اختلاف نہ ہو اس میں قرآن کی تبدیلی نہ تھی بلکہ تفسیر کا فرق تھا جیسے وَلَا تَقْلُ تَهْمَا أَكْبَرُ  
میں مقطعات لغت قریشی میں الف کے پیش ف کے شد اور زبر و تنوین سے ہے دیگر معنوں میں الف کے زیر یا زبر یا زبر و تنوین  
تنوین شد اور بغیر شد کے ہے مثلاً ایک ہی معنوں میں اتنا اختلاف یا اس سے مراد سات قرائین ہیں یا مائید، مقلید، مقلید، مؤید  
القی، یو وغیرہ یا مطلب یہ ہے کہ سات معانی پر اترا، امر، نہی، مثالیں، تنبیہ، وعدے، وعیدیں اور نصیحتیں یا سات چیزیں  
لے کر اترا، عقائد، احکام، اخلاق، حرام، حلال، حکم، تشابہ اور معنی اس کی بہت تفسیر کی گئیں یہی سب معنی قرآن  
کا ہر آیت کی ظاہری مراد بھی ہے اور باطنی بھی، ظاہری مراد اس کا لفظی ترجمہ ہے باطنی مراد اس کا فشاء اور مقصد یا ظاہر  
شریعت ہے اور باطنی طریقیت یا ظاہر احکام میں اور باطنی اسرار یا ظاہر وہ ہے جس پر مستند علماء مطلق ہیں اور باطنی وہ جس سے  
صوفیائے کرام خبردار ہیں یا ظاہر وہ جو عقل سے معلوم ہو باطنی وہ جو کشف سے معلوم ہو جیسے يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ انْصَرِفْ أَتَأْتِيكَ  
الَّذِينَ يَنْفِرُونَ لِمَا حَرَّمَ عَلَى النَّفْسِ الْمَرْفُوعَةِ كَمَا يَنْفِرُونَ لِمَا حَرَّمَ عَلَى النَّفْسِ الْمَرْفُوعَةِ كَمَا يَنْفِرُونَ لِمَا حَرَّمَ عَلَى النَّفْسِ الْمَرْفُوعَةِ  
کہ قریشی کافر اپنے نفس المراد پر مہربانے کی تلوار اور اعانت یار سے جہاد کرو سکہ حد مطیع و سپاہی جوئی یا دوا چاہیہ ہے۔  
جہاں سے دور تک چیزیں دیکھی جا سکیں یعنی قرآن کے ظاہر و باطنی معلوم کرنے کے علمید و مقامات میں چنانچہ اس کا ظاہر علماء  
سے اور باطنی مشائخ سے معلوم ہوتا ہے یا ظاہر قرآن سے باطنی حال سے یا ظاہر نحو سے باطنی فنادر نحو سے یا ظاہر کتابوں  
سے باطنی کسی کی نظر سے شعور و فہم و کتبہ اے پر شریعت و حکم و کتبہ دین از نظر مذہب و عقیدہ و دل و جانب و دل و دل و دل  
فرشک جیسے قرآن کے ناچ کے الفاظ میان ہی سے توجہ و تادی سے حفظ و حفظ سے معانی عالم سے احکام مجتہد سے یکے جاتے ہیں یا جس کے اسرار

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ  
لِلْحِكْمَةِ أَوْسَطُهَا قَائِمَةُ أَوْفَرُ بَيْتُهَا عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سَوَى ذَلِكَ فَهُوَ قُضْلٌ مَرَاهُ  
أَبُودَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْضَى إِلَّا أَمِيرًا أَوْ مَأْمُورًا أَوْ مُخْتَلًا رَوَاهُ أَبُو دَاؤُدَ وَرَوَاهُ الدَّائِمِيُّ  
عَنْ عُمَرُو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ فِي رِوَايَتِهِ أَوْ مَرَاهُ بِدَلٍّ أَوْ مُخْتَلًا

روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے فرماتے ہیں کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو علم تین ہیں ظاہر، باطنی، ثابت و مقبوض، ثابت ان کے برابر فریضہ سالہ ہونے کے ساتھ ہی وہ زیادتی ہے کہ وہ ابو داؤد ابن ماجہ روایت ہے حضرت عوف ابن مالک اشجی سے کہ فرماتے ہیں کہ فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو قصہ گوئی نہیں کرتے مگر حاکم یا متکبر کہ اسے ابو داؤد نے روایت کیا احمد دارمی نے حضرت عمرو ابن شیبہ سے انہوں نے اپنے والدہ انہوں نے اپنے والد سے اسے روایت میں مثال کی کہ نہ کہ ہے

مشائخ سے حاصل کئے جائیں، ایک کا مترشح علیحدہ ہے خیال ہے کہ مشائخ و حضرات میں جو شرف و حرکت کے جامع ہوں ہی کریمتہ قدوسیہ و علم کے پورا نہ ہوں آپ کے لیے کچھ مبلغ ہو رہا ہو، مولیٰ جو فقط میراثی دے رہے ہیں۔ نامتو و فاجری و ہر اور ان میں نہ  
سنا یعنی علم دین ان چیزوں کا ہائے ہے احکام کی غیر سرخ آیتیں میں تفصیل اور صحیح غیر سرخ حدیثیں، جماعہ اہل سنت اور قیاس جو کتاب و سنت کی طرح واجب العمل ہیں خیال ہے کہ یہاں فیض سے مراد علم پر فرض و میراث نہیں کہ وہ کتاب و سنت میں الگ الگ علم فقہی  
مراد ہے علوہ بعضہ عدلی و شل (مقامۃ دافعہ) سنا یعنی ان کے علاوہ باقی علوم علم دین میں پیش ہو سکتا ہے یا فضول میں خیال رہے کہ  
صرف وغیرہ و قرآن و حدیث سمجھنے کیلئے ہیں اور اس وقت واصل حدیث وغیرہ ان علوم کے فہم جو ان کو اپنا مقصود بنائے رہا ہے  
و قوف ہے شعر علم دین فقہ است تفسیر و حدیث نہ پر کہ جو غیر از ان باشد غریب نہ سنا آپ مشہور صحابی ہیں جنگ و خیبر میں  
حضور کے ساتھ تھے فتح مکہ کی دن قیصر اشیع کا چرم آپ کے ہاتھ میں محتاشام میں رہے اور سنا میں وہیں وفات ہوئی  
سنا اصطلاح میں سیاسی لیکن اور عام خطا ہوں کو قیصر کہا جاتا ہے جس میں احکام شرعیہ کی تبلیغ ہوا سے وعظ نصیحت  
کہتے ہیں آج کل کے عام مروجہ وعظ قیصر میں اور اوصافین قاض یعنی سیاسی لیکن ناپاوشہ کا کرتے ہیں۔ یا ان کے ماتحت  
حکام یا سیاسی منکبر بیاد قوم میں اپنا وقار بڑھانے کے لئے علماء کا یہ کام سنیں علماء کا وعظ شرعی احکام  
کا چشمہ اور تبلیغ کا منبع ہونا چاہیے ایہ حدیث باریت  
کا گنبد ہے :



وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَفْغَى يَغْفِرْ عَلَيْهِ  
كَانَ إِثْمُهُ عَلَى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ عَلَى أَخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ  
خَانَ سِرًّا وَآثًا أَبُودَاؤُهُ وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَتَى عَيْنِ الْأَعْلُو طَابَ رِوَاؤُهُ أَبُودَاؤُهُ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مُقْبِلٌ مِنْ رِوَاؤِهِ  
الْتِّمِذِيُّ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَصَّصَ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نبی نے علم فتوے دے اُس کا گناہ  
فتوے لینے والے پر ہے اسے اور جو اپنے بھائی کو کسی چیز کا مشورہ دے جانتے ہوئے کہ اس کی اصلاح میں ہے  
اُس نے اُس کی نیابت کی ہے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت معاذ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے من  
سے منع فرمایا ہے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کہ جو میراث اور قرآن سکھ اور لوگوں کو سکھا کر میراث وفات ہونے والی ہے سکے زرہی، روایت ہے  
حضرت ابو الدرداء سے فرماتے ہیں کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہے کہ

اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ جو شخص علم کو پھیلانے کے واسطے سے مسند پر چھے اور وہ خط مسند بتائیں تو وہ پھیلنے والا ہے گنہگار ہو گا کہ  
علم کو پھیلانے کے واسطے کہیں گناہ نہ ہو چھتا، نہ وہ خط بتاتا، اس صورت میں اُفغی کہنے سے استفعتی ہے دوسرے یہ کہ جس شخص کو خط فتویٰ دیا گیا تو  
اس کا گناہ فتوے دینے والے پر ہے اسی صورت میں پہلا اُفغی مجبول ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو کلمہ شرعی بیان کرنا سخت جرم ہے اسے یعنی اگر کوئی  
مسلم کسی سے مشورہ حاصل کرے اور وہ دفتر خط مشورہ دے مگر وہ مصیبت میں گرا، مرنے والے تو وہ مشیر کا غامی ہے غیبا صرف اللہ ہی جانتا  
ہوگا، ہزار فقرت مشورے تمہاری ہوتی ہے اسے یعنی عوام پر فتویٰ مٹے پیش کرنا اور انہیں مل جل کرنا یا علم کا ایک دوسرے کو قائل کرنے اور ان کی فوجیت ظاہر  
کرنے کیلئے شرعی مٹے پوچھنا نامہاں ہے کہ یہ بوس کی کیا؟ اس کا سبب ہے طالب علموں سے ان کا نہ پیر کرنے کے لئے استاد کا فتنہ مٹے پوچھنا یا کمال ہونا  
ہے جیسے یہ پوچھا کہ وہ کونسا مسر ہے جس میں تھریں یا وہ کونسی صورت ہے کہ نہادی پٹے گھریں تو حق یہ ترقی کرے یہ وہ کونسی صورت ہے کہ نہادی پٹے گھریں  
تو نہ پوچھیں خود بخود ہوتا ہے یا وہ کونسی چیز ہے جسکی پٹے گھریں یا اس کی شکل ایک سوئس سال ہو تو نہ کی فتوے حاصل اور تینوں یکہ وقت نہ ہوں اس قسم کے  
بیت سے مٹے علامہ شامی وغیرہ نے ارشاد فرماتے اس سے نہ پیر کرنا مقصود ہے نہ کہ کسی کو قائل کرنا سے یعنی میں تمہیں پیشہ ہونا نہیں میری وفات  
سے پہلے قرآن مجید کے سلسلے کو کام خصوصاً اہل بیت علیہ السلام سے سیکھ لو کہ تمہارے بعد والے تمہارے چچو کو علم پر ارث سے ملنا وصال کا نام لگائیے اس کا نام علم کا  
حق نہ لگائیے ہے اور اس کا متفق ہوتے ہے، نیز قرب تہیات یہ علم دنیا سے اٹھ جائیگا ایسے خصوصیت سے اس کے سیکھنے کی تاکید فرمائی ہے

يَخْبُرُوا إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَوَّلُ مَا يُخْتَلَسُ فِيهِ الْعُلَمَاءُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَشْعُرُوا  
مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَوَعَنَ ابْنُ حُرَيْرَةَ عَمَّا وَابِيَةُ يُؤْثِرُكَ أَنْ يُضَرِّبَ النَّاسُ  
أَكْبَادًا إِلَّا بِلِيطَبُوتِ الْعُلَمَاءِ فَلَا يَجِدُ ذَنْ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْبَدِيَّةِ  
رَوَاهُ الْبُزْجَانِيُّ وَفِي جَامِعِهِ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ مَا لَكَ بِنُ أَنَسٍ وَمِثْلِهِ عَنْ  
عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى وَاسْمُ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ هُوَ الْعَرَبِيُّ  
الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَوَعَنَهُ زَيْمًا أَعْلَمَ عَنْ

نفساں کی لڑت نکاح اٹھائی پر فرمایا کہ وہ وقت ہے جب علم لوگوں سے اٹھایا جائے گا حتیٰ کہ کسی چیز پر قاضی  
ہوں گے نہ (ترذیل) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ لوگ تلاش کرتے ہوئے اذتوں کی سینہ  
کوئی کریں گے تو حدیث کے ایک عالم سے بڑا کوئی عالم نہ پائیں گے اسے ترذیل نے روایت کیا اللہ ہامہ  
ترذیل میں ہے کہ ابن عیینہ نے فرمایا کہ وہ مالک ابن انس ہیں اور ایسے ہی عبد الرزاق سے روایت ہے کہ  
اسحاق ابن موسیٰ نے فرمایا کہ میں نے ابن عیینہ کو سنا وہ فرماتے ہیں کہ وہ عمری زاہر ہیں ان کا نام عبد العزیز ابن  
مہدائید ہے شہ روایت ہے انہی سے میری راست میں

علم سے علم میں ملا ہے اور یہ واقعہ حیات کے قریب ہو گیا جب اس جگہ مایہ نگاہ علم دینی گشت مایہ نگاہ فکری فکریات پہنچا لی گے اور یہ  
ہوں گے اس حدیث سے معلوم ہو گا کہ حضور کی نگاہ ہر سال بعد آنے والے واقعات کو بھی ملاحظہ فرماتے تھے ان کیلئے معلوم موجود نہ تھی سب چیزیں  
یکساں کی طرف تھیں اُن کے آفاق جیسے بیخوب ہیں اُن کی پیمائشیں نیز شکوں میں دیکھتے ہیں بادشاہ مصر نے اُن کے لئے قلعے کی سلاسل لگائے اور  
انہوں کی کل میں خوب دیکھ ان کے طفیل سے بعض دنیا کی نگاہیں بہار خوب و خیال سے نہیں تیز ہوئی ہیں ان کے تھے۔ مشعش اب  
بلکہ قبل ان کے تو سالہا نہ مرا ترا و شہر چندین حالہا نہ حضور نے مراجع میں حضور میں سے کہ وہ غلاب ملاحظہ فرماتے تھے جو بعد قیامت ہونگے  
اسے یعنی یہ قول ان کا اپنا نہیں بلکہ حضور کا فرمان ہے۔ حدیث مرفوعہ ہے موقوف نہیں اسے یعنی میرے بعد قریب ہی لوگ تلاش علم  
طرف سفر کریں گے اور میرے متوہ میں ایک ایسا عالم ہوگا کہ اس کے مقابلے میں اس وقت حدیث میں بھی کوئی عالم نہ ہوگا چہ جائیکہ  
بلکہ اسے صفیٰ الدوزخوں کی رائے ہے کہ اس علم سے مراد حضرت امام مالک ہیں کہ آپ امام مذہب ہیں امام شافعی کے استلام ہیں  
خیال ہے کہ یہ اس وقت کے لحاظ سے ہے ورنہ امام مالک سے پہلے حضرات امام اعظم ابوحنیفہ و قریب بڑے بڑے علماء گزرے۔  
شہ آپ کا ہم عبد اللہ بنی خاص ہیں امام بن خطاب ہے مگر پہلا قول زیاد صحیح ہے اشتر التسمات نے فرمایا کہ یہ واقعہ قریب قیامت  
ہوگا جب کہ علم دین حدیث متوہ میں محدود ہو جائے گا واللہ اعلم

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُحْيِي دُلَهَادِيَهُمْ كَرَاهَا أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَدَنِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْيِي هَذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ يَنْقُوتُ عَنْهُ تَجَرُّيفُ الْعَالَمِينَ وَارْتِكَالُ الْبُطْلَانِ وَتَأْوِيلُ الْجَاهِلِينَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْمَدْخَلِ مُرْسَلًا وَسَعْدُ بْنُ كُرَيْبٍ جَابِرٌ قَاتِبًا شَفَاءُ

وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ملے اگرچہ یہ یقیناً انشراح سے اس وقت کے ایسے ہر سو برس پر ایک مجدد ہیں سب کے جان کا دین نکال کر کے گاتے راہرواؤں اور ایت ہے حضرت ابراہیم بن عبد الرحمن غدیری سے ملے فرماتے ہیں فرما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس علم کو ہر پچاس سال میں سے ہر سو برس کے بعد روگ اٹھاتے رہی گئے۔ ملے جو غرض والوں کی تہذیبوں اور جہولوں کی صورتوں یا نیاں اور جاہلوں کی ہر سو برس سے دور کرتے رہی گئے۔ اسے یہ سنی نے مدخل میں مرسل راویت کیا ملے ہم حضرت جابر کی حدیث کو قاتبا شفاء

ملے یہ کلام کسی نے کہ راوی کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مرزا غالب کی یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے یہ حدیث حضور سے روایت کی کہ ان کا خود اپنا قول نہیں تھا یعنی اس حدیث کی مصونیت ہے کہ انہوں نے اس کی پیشبرد میں مدد اور اولیاء ہوتے رہی گئے لیکن جس حدیث کے قول کا ترمذی خصوصی مصلحتیں پیدا ہوتے ہیں گنجینوں کو پہنچانے کے جو حلقوں کو شناسنے کے غلط تاویلوں کو دور کریں گے صحیح تبلیغ کرینگے خیال ہے کہ اس حدیث کی شہرہ کو دور کرنے، پٹھانوں کے مطابق مجدد گناہی کی پہلی صدی میں غلط تاویلیں ہیں غلط، بہت مفسدوں نے بھی اسے چھاپ کر مجدد کہا مگر ان کا علم اہل حق اور اہل حق کے مجدد ہی نہ تھا پھر ہی، حق ہے کہ اس سے مذکور نامی شخص جو ہے مذکور نامی جماعت کہیں اسلامی روشناہو کہیں مذہبی نہیں انقباض کہیں مہذب کہیں افغانیا کہیں بعض حکام کی جمہوریت کی کہیں ایک کہیں اہل جماعتیں جو روکی کی خصوصی خدمت کرتے وہی مجدد ہے ایسے ایک مذہبی حضرت سلطان محمدی القادیانی کو نگہ نہ رہا لیکن جو غلط تاویلیں نے اسلام سے تکراری دعوات کو دور فرمایا اور جیسے قلب انوار حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ یا اسی زمانہ میں علامہ مظہر مرتضیٰ مولانا شاہ احمد رضا صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی انہوں نے غلطی زبان اور قلم سے حق و باطل کو جانٹا کر کھڑا ملے مذکور نامی شخص کا ایک کلمہ ہے جو مذہبی ہی سہی غلط تاویلیں ہے غلط یہ صحابی ہیں اور انہوں نے یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ صحابی کا نام آگیا ملے اس میں ضمنی اشارت ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے میں علامہ نے نہیں دیکھا ہوتے رہی گئے جو علم دینی کو بڑھتے بڑھاتے اور تبلیغ کرتے رہی گئے خیال ہے کہ گذشتہ سال میں کو سلف اور کچھ حلقوں کو غلط کہا گیا ہے لہذا ہر جماعت صالحین انگوٹھ کے لحاظ سے غلط اور پچھلوں کے لحاظ سے سلف ہے اس میں مسلمانوں میں بعض اہل علم کا شکل میں غلط ہو کر قرار کی حدیث کو غلط تاویلیں اور وضوئی تحریفیں کر دیں گے کہ مقبول جماعت اس تمام چیزوں کو غلط کر کے انہوں نے شائع کیا گیا ہے اور یہ ہے اور انہوں نے بیسی ایسا ہونا دیکھ کر غلطی نے دیکھ کر سنی حکومت کرتی ہے حکومت کی جماعت پیدا ہو رہی ہے اور وضوئی دین پر لبر کر رہی ہے کہ لہذا اللہ تعالیٰ

یعنی اے اللہ! اللہ تعالیٰ بابِ ایتیم میں ذکر کریں گے تیسری فصل روایت ہے حضرت حسن سے ملے سر سبز فرماتے ہیں قرآنِ کریم اللہ علیہ وسلم نے کہے جس موت اس مال میں آئے کہ وہ اسلام خدو کرنے کے لیے علم بیکہ رہا ہو کہ ترجمت جس اس کے اور نہیں کے دریان ایک دہر جواگاہ دلائل روایت ہے اُنہی سے مراد گاہ فرماتے ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱۷ معلوم ہے کہ ابراہیم اسی عبدالرحمن تابعی ہیں:

سَمِعَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَيْتِي إِسْرَئِيلَ أَحَدُهُمَا كَانَ عَابِدًا يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ  
يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْآخَرُ يُصُومُ الْقَهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هَذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ ثُمَّ  
يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يُصُومُ الْقَهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ كَفَضْلِي  
عَلَى أَذْنَاكَ سَرَادَاةُ الدَّارِ وَمِنْهُ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعَمَ الرَّجُلِ الْفَقِيرِ فِي الدِّينِ إِنْ اجْتَبَاهُ الْيَهُودُ نَفَعَهُ وَإِنْ اسْتَعْنَى  
عَنْهُ أَعْنَى نَفْسَهُ سَرَادَاةُ رَزْدِيٍّ وَعَنْ عِكْرَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي

سے ان دو شخصوں کے بارے میں یہ چلایا جو نبی کریم ﷺ میں تھے ایک تو عالم تھا لے جو مرت فرما تھے پڑھتا تھا پھر بیٹھ  
جاتا تھا لوگوں کو علم سکھاتا تھا اور دوسرا دن کو روزہ رکھتا رات پھر عبادت میں گزارتا تھا ان دونوں میں بہتر  
کون ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ عالم جو مرت فرما کر بیٹھ جاتا پھر لوگوں کو علم دین سکھاتا اس کی  
بزرگی اس مہاجر پر چوں کہ روزہ اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسے میری فیضیت تمہارے اوٹی پر شہ رومی  
روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ عالم دین بہت اچھا ہے  
کہ اگر اس کی ضرورت پڑے تو فتح پہنچوے اگر اس سے بے پروا ہو کر آجائے کہ بے نیاز ہو کر آجائے (برزین)

روایت ہے حضرت عمر سے کہ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ

لے یعنی اسلام عبادت پر غالب تھا اور یہ دو اوقات طبعی نعمات ہیں اگر تھے میرا کہ مضمون سے خارج ہے خیال نہ کرنا کہ مضمون کے واقعہ میں  
شہید تھے یا مضمون میں یہی وہاں نہ ہو گئے تھے علم کا یہی ملو جو خود بخود تھا یا نبی کی کتاب تصنیف کرتا تھا یا دونوں کا بہت سے ممالک اور عورتاں میں تھے  
شاید یہ کہ جس میں ہاتھ ہو گا اسلام میں ساری باقی دنیا سے جو وہی شہر کی کھلی ہوئی شہر کی طرح ہے جو اب بھی اتنی عظمت کا فائدہ ملے  
شاید وہی کہ نہ ہوا نہیں کو نہ کہنے کے وہ نہ انسان کی تھاکر یہ دوسرے سے افضل ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے  
کو تو یہ سب ہے اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے کہ اس کی شہر کی طرح ہے  
اس میں دین یا فرقہ میں ہے یا فرقہ کا یہ کیا ہے اور یہ وہ عبادت فعل ہے نیز عالم کا نفع قنوں کو ہے اور عباد کا نفع صرف پنے کو بلکہ عالم مابہر سے افضل ہے  
آدم علیہ السلام عالم تھے فرشتے لاکھوں سال کے عابد مگر سمجھو عابدوں نے عالم کو کیا ہے یعنی نہ حکمت پر نہ نہ محتاج لوگوں  
کی ضرورت پر دل و جان سے حاضر ہو جائے اور جب لوگ اسے نہ چاہی ان پر اگر سے امیر غریب کے دروازے پر بہتر مگر  
غریب امیر کے دروازے پر بڑا مراقا میں ہے کہ عالم یا عمل کا چہرے ملکوت میں ہوتا ہے فرشتے اسے تسلیم کرتے ہیں یعنی بڑا آدمی

النَّاسَ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَثَرَتْ فَثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَجْمَعُ  
النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلَا الْفَيْتَنَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ  
فَتَقْصُصُ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَنُفِيتَهُمْ وَلَكِنْ أَنْصَبْتُ قِذَا  
أَمْرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ شَيْئُهُمْ وَأَنْظِرِ السَّجَّةَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ  
فَإِنِّي عَاهَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُونَ ذَلِكَ رَأَاهُ

لوگوں کو ہفتہ میں ایک دفعہ جمعہ سناؤ اگر نہ فارغ ہو نہم اگر بہت ہی کم تو تین بار اس قرآن سے لوگوں کو اکٹھا  
دو سہ میں تیس ایسا ہرگز نہ پاؤں کہ کسی قوم پر پہنچے جو اپنی کسی بات میں مشغول ہوں تو وہ مشغولہ کر کے ان  
کی بات کاٹ دو کہ تم انہیں اکٹھا کر کے بیکہ خاموش رہو جب وہ خود میں کوئی توہمیں حدیث سنا کر وہ  
شوق رکھتے ہوں گے اور خیال رکھنا کہ دعائیں قافیہ دار عمارت سے جہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور  
صحابہ کرام کو ایسا کرتے ہوئے پایا ہے

خیال ہے کہ میں عالم میں ہی باقی جمع ہوں وہ نہاد کا سر پہنچا علیہ السلام بتناعت اور استفادہ احوال صالحہ آپ کا ہم مکرور کثرت و جود اللہ  
پر کر کے رہنے والے ہیں حضرت علی عباس کے اکٹھا کر دے غلام ہی کتہ کر کے بغیر ہی تائیدی آپ کی وفات خلتہ میں ہوئی تھی سال ہجری ۴۰ -  
رکابی مکرر صلی اللہ علیہ وسلم اور میں جیل مکرر مطلق آگیا ہے وہاں آپ ہی مراد ہوتے ہیں

سے یعنی مدائن و عطف مدینہ ہفتہ میں ایک یاد میں بار بار دہرے ہی اتنی دیر و عطف دیکھ کر لوگ سیر پہنچا میں جگہ ان کا شوق باقی ہو کر ختم کر دیا  
اللہ کیسے نفیس فرشتہ ہے ان حضرات کی مجلسیں گویا ناطق سکون میں تھیں جن میں سیکھنا سکھانا سب بتایا جاتا تھا جس سے ہر حضرت چار چار  
گھنٹے و عطف کہنے والے واعظین جہت بکڑی و افیال رہے کہ انشاؤں میں جہاں لوگ اکٹھا تھے وہیں ان کی گرفتاری تھی تو نہ مدینہ و نہ کربلا نہ مدینہ و نہ کربلا  
حد رسول میں تعلیم قرآن کے دین مدائن نہ ہوتے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فجر سے مغرب تک و عطف فرمایا علم کو اپنے کمر لوگوں کے شوق  
کا اندازہ رکھے سارے ہی دور کی صحبت ہے جس میں و عطف کو کار بند ہونا چاہیے کہ جہاں لوگ کلام الہامی مشغول ہوں تو ان کے کلام کام بند کر  
دو۔ و عطف شروع کر دو کہ اس صورت میں اگرچہ کچھ شکوک گول ہیں تکلیف محسوس کریں گے نیز اس میں علم وور عالم کی اہانت بھی ہے اس سے  
یہ واعظین جہت بکڑی جو تیرا لادھ پہنچا کہ آدمی آدمی بات تک تقریری کر کے مزدور دین بھلاؤں کو پریشان کرتے ہیں ساری  
بیت کو جگاتے ہیں دیکھا گیا ہے کہ ہر موعظ حکومت کو مدعو استہین دیتے ہیں جس پر دفعہ ۳۴ نافذ کی جاتی ہے کتنی بڑی ذلت  
اور علم کی توہین ہے اگر یہ واعظین اس قرآن پر عمل کرتے تو یہ نوبت کیوں آتی حکام اور افسران خود ان سے علم کھینچنے ان کی  
خدمت میں حاضر ہوتے سارے یعنی دہاؤں میں بظاہر متقی عمارت مست استعمال کر دیکھو کہ غشوع و خضوع نہ رہے گا دعبان انہیں

دعائی روایت ہے حضرت داؤد اہی اسحق سے ملے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کبریا مطلب کو سے پھر باجھئی تو اسے ثواب کا دوا ہر جہ سے ملے لیکن اگر خدا کے تو اسے ثواب کا کیا کرنا جس سے کہ وہی روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے کبریا احاطہ بنکیاں مومن کو لکھو تھی چلتی رہتی ان میں سے وہم ہے بے کیسے گیا اور پیچیدہ گیا تاکہ اور نیک اولاد جو میر گیا کہ یا قرآن شریف میں کا دلالت بنا گیا ہے یا مسجد یا ساز خاندان جو بنا گیا تاکہ یا سر جو جاری کر گیا یا غیرت سے اپنے مال سے اپنی آخرت و زندگی میں نکال گیا تاکہ یہ چیزیں اسے سرے بعد بھی پہنچ رہتی ہیں مثلاً ماہر سبقت

حضرت چائے پر ہے گا اس بار گاہجہ علی پر گرجا بنایا دیکھیں جا تا ہے مذکر زبان کی نوریت، خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کھڑکھڑی منقش ہیں مگر یہ کثیف ہے میں نے ان کی نگہ اس موضع انصاف کی رہی مبارک ہے کہ کثیف ہے بناؤں گا ہاں ہے کہ ہدایہ یہ حدیث کثیف ہے میں نے کثیف کی لغات ہے شمس کی پیروی نصاحت ہے یہود و نصاریٰ ان کی دلکش پیروی ہے لیکن اسلام کو ہے بناؤں گا ہاں ہے کہ کثیف ہے حدیث ہے کہ کثیف حضرت ہے لاکھوں اسلام ۔

فیض مبینی عبارت پر شیریں دلدل: حقیقی حقیقی اشارت پر اکسوں سلام و

[illegible]

طاهر عظیم

[illegible]



الدَّارِمْي، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هُوَ لَأَنَّهُ قَدْ دُعِيَ اللَّهُ وَيُزْعَمُونَ أَنَّهُ يَرَى إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هُوَ لَأَنَّهُ قَدْ تَعَمَّقُوا فِي الْفِقَةِ أَوْ الْعِلْمِ وَيُزْعَمُونَ أَنَّهُ هَلْ فَهِمُوا أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ رَوَاهُ الدَّارِمْي، وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَدَّثَ الْعِلْمَ الَّذِي إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَيَقِيهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلَى أُمَّتِي أَنْبِيَاءَ حَدِيثًا فِي أَمْرِ دِينِنَا بَعَثَهُ اللَّهُ فَيَقِيهِمَا وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

اداری روایت ہے عبداللہ ابن عمرو سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مسجد میں دو مجلسوں پر گزرے سہ تو فرمایا کہ یہ دونوں مجلسوں پر میری مگر ایک مجلس دوسری سے بہتر ہے سہ لیکن یہ لوگ اللہ سے دعا کر رہے ہیں اس کی طرف راغب ہیں مگر چاہے انہیں وہ سہ چاہے نہ دے سہ لیکن وہ لوگ فقہ و فروع پر مرکوز ہیں نہ اذنی کو سکھا رہے ہیں وہ انہی افضل میں سہ میں مسلم ہی بنا کر بیٹھا گیا ہوں پھر آپ انہیں میں تشریف فرما ہوئے سہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اس مجلس کی حد کیا ہے جو ان انسان نیچے تو عالم پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میری امت پر چالیس احکام دین کی حد میں حفظ کرے اُسے اللہ فقیر اٹھائے اور قیامت کے دن میں اس کا

نہ میں مسجد نبوی شریف میں مسجد کہ دو مجلسیں دو گوشوں میں تھیں ایک گوشہ میں ایک جماعت خواتین کو رکعت و ظہر و عبادت کی حق روئے گوشہ میں دوسری جماعت علی انگشتا رکھ سکے سنی کی فکر کر رہی تھی حضور نے ان دونوں کو حفظ فرمایا سہ میں مجلس علم مجلس عبادت سے افضل ہے اسکی روئے کہ آپ ہے سہ میں عامہ دینی محنت پسند ذات کے چلے پھر کی تہذیب و تمدن اور شہر بیتی نہیں کیونکہ یہ اللہ کے کرم پر موقوف ہے اس نے ان چیزوں کا وہ نہیں فرمایا اس حدیث میں معتزلہ کا کلام نہ ہوتا ہے کہ وہ عبادت کا ثواب واجب اور فروعی جہالت میں خیال رہے کہ کتب کبریٰ اذھونی انھیں جہالت کے سطرے میں کتب کبریٰ میں جواب نہ تھا یا کہ پھر وہ دعا کو ثواب دینا تہذیب و تمدن میں ایسا نہ تھا کہ کتب کبریٰ میں سہ میں اپنے لیے کچھ مانگنے والے نہیں پھر سہ میں ان کی خدمت یقینی قابل قدر ہے خیال رہے کہ عملی علم اس سے چرچہ دانے کو طرقت ہے جو اپنے چرچہ سے خود ناکامہ داخلے مگر لوگ ناکامہ اٹھائیں لیکن فرستہ قبول عبادت کا عمل ہی بیکار رہے کے کوفہ نہ نہیں بلکہ حدیث پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ علم ایسی ہے جیسے برا طریقہ اور ان کا علاج کر دے سہ جماعت اللہ مجلس علم کی باہرکت ہے اب بھی سزا و ملوہ میں تشریف فرما رہتے ہیں انہیں مجلس علم میں شک و شبہ نہ ہو خیال رہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ان دونوں وجہ کے مابین میں کسی کی حد میں کتب کبریٰ آپ نے فرماتے تھے سہ میں تشریف آوری کی حد میں کتب کبریٰ کا اصل مقصد

شَافِعًا وَشَهِيدًا وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَنْ أَجْوَدُ جُودًا أَكُلُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ أَعْلَمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَجْوَدُ جُودًا ثُمَّ أَنَا أَجْوَدُ بَعِيٍّ أَدَمَ وَأَجْوَدُ لَهُمْ مِنْ بَعْدِي رَجُلٌ عِلْمٌ عِلْمُ عِلْمٍ فَتَشْرُءُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمِيرًا وَاحِدًا أَوْ قَالَ أَمَةً وَاحِدَةً وَعَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہنچے وہ کہہ یوں گاتے روایت ہے اہل ایہ ماہک سے فرماتے ہیں فریاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تم  
 جانتے ہو کہ بڑا سختی کون ہے عزیز کیا اللہ رسول جانیں تھے فریاد اللہ تعالیٰ بڑا تیرا ہے تھے پھر اولاد آدم  
 میں بڑا سختی کون تھے اللہ عزیز ہے بعد بڑا سختی وہ شخص ہے جو علم کیلئے پھر اسے پھیلانے شہد تھیامت  
 میں اکلہ امیرا مسند آیا ایک جامعہ ہو کر آئے گاتے روایت ہے سختی کے کہ جنسی اللہ علیہ وسلم

تعلیم ہے رب فرماتا ہے۔ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ ﴿٥٠﴾

[illegible]

[illegible]

اس لیے کہ اپنے کبیر پر وہ سنا ہے فرماتے ہی اور دوسرے کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں اللہ سے عطا ہوا شرف ہے ہی نہ دوسری روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ سے اللہ سے عطا ہوا شرف ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ہر علم کی تعلیم کے اور فرقان میں ہیں گے کہیں گے کہ ہم امیروں کے پاس جاتیں ہیں کہ دینا ہے انہیں اپنا دین کیا وہ سن رہے ہیں ایسا نہ ہو کہ گناہیں بڑی سے کائنات ہی پہنچے جاتے ہیں ایسے ہی امیروں کے خرب سے (محمد ابن صباح نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ہم خطاط ہیں یعنی ہمیں ان کی سنہ راہیں ممبر روایت ہے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے فرماتے ہی کہ اگر علماء علم محفوظ رکھتے سنہ اور اسے اپنی ہی پر پیش کرتے سنہ تو اس کی برکت سے اپنے زمانہ والوں کے سردار ہو جاتے سنہ مگر انہوں نے علم دنیا دہوں کے لیے خرچ کیا تاکہ اس سے

۱۰۰  
 ۱۰۱  
 ۱۰۲  
 ۱۰۳  
 ۱۰۴  
 ۱۰۵  
 ۱۰۶  
 ۱۰۷  
 ۱۰۸  
 ۱۰۹  
 ۱۱۰  
 ۱۱۱  
 ۱۱۲  
 ۱۱۳  
 ۱۱۴  
 ۱۱۵  
 ۱۱۶  
 ۱۱۷  
 ۱۱۸  
 ۱۱۹  
 ۱۲۰  
 ۱۲۱  
 ۱۲۲  
 ۱۲۳  
 ۱۲۴  
 ۱۲۵  
 ۱۲۶  
 ۱۲۷  
 ۱۲۸  
 ۱۲۹  
 ۱۳۰  
 ۱۳۱  
 ۱۳۲  
 ۱۳۳  
 ۱۳۴  
 ۱۳۵  
 ۱۳۶  
 ۱۳۷  
 ۱۳۸  
 ۱۳۹  
 ۱۴۰  
 ۱۴۱  
 ۱۴۲  
 ۱۴۳  
 ۱۴۴  
 ۱۴۵  
 ۱۴۶  
 ۱۴۷  
 ۱۴۸  
 ۱۴۹  
 ۱۵۰  
 ۱۵۱  
 ۱۵۲  
 ۱۵۳  
 ۱۵۴  
 ۱۵۵  
 ۱۵۶  
 ۱۵۷  
 ۱۵۸  
 ۱۵۹  
 ۱۶۰  
 ۱۶۱  
 ۱۶۲  
 ۱۶۳  
 ۱۶۴  
 ۱۶۵  
 ۱۶۶  
 ۱۶۷  
 ۱۶۸  
 ۱۶۹  
 ۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴

[illegible]

رب کا رومہ ہے وَالَّذِينَ آذَنُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ:

[illegible]

[illegible]

لَقَالَ يَهْدِيكُمْ رَبُّهُ الْعَالَمِ وَجَدَ الْاَلْاَسْفَاقِي بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاِمَّةِ الْمُصَلِّينَ  
رَوَاكَ الدَّارِمِيُّ وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ الْعُلَمَاءُ عَلَيَّ فَعَلِمُوا فِي الْقَلْبِ فَذَلِكَ الْعِلْمُ  
الْثَّاقِفُ وَعَلِمَ عَلَى اللِّسَانِ فَذَلِكَ الْحُجَّةُ اَللّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ اَدَمَ رَوَاكَ الدَّارِمِيُّ  
وَعَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّهِ صَلَّى اللّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَيَّيْتُ فَاَمَّا  
اَحَدُهَا فَبَيِّنَتُهُ فَيَكْفِيكُمْ وَاَمَّا الْاُخَرُ فَلَوْ بَيَّنَّتُهُ قُطْعَةً هَذِهِ اَلْبَلْعُوْمُ يَعْنِي بَحْرِي

نہیں فرمایا اسلام کا عالم کی لغزش منافی کا قرآن میں جگر دنا اور گراہ کن سرداروں کی حکومت تباہ کرے گی نہ  
(دارمی) روایت ہے حضرت حسن سے فرماتے ہیں علم دو طرح کے ہیں ایک علم دل میں یہ علم فائدہ مند ہے  
سے دوسرا علم مرتد زبان پر یہ انسان پر اللہ کی محبت ہے سہ (دارمی) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے  
فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے علم کے دو برکتی صفتوں کے ایک تو تم میں پھیلا دیا اور  
دوسرا اگر اُسے پھیلاؤں تو یہ کاٹ ڈالا جائے یعنی

سے اللہ اس کے بارہویہ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہے علم غیری کی برکت سے کٹ جائے گا اس کے علم سے فائدہ دہا میں نہ مسائل یہاں کے نہ کوئی وحی  
نہ بد بکھرا نہ مطلب ہے کہ خدشہ سے حاصل کرے علم میں عمل، علم دفعہ عمل اس کا نیک، بڑا نصیب، شخص ہے جو پختہ دشت کا صلہ خود نہ کھائے  
بازیں ہیں کہ ایک مطلب ہے، اور علم ہے عمل کو درست نگاہ سے دیکھنا کہ اس کی بات میں ہے کہ آپ کی بات کو بغیر خود سے قبول نہ لیں اس سے بھی کوڑے کے رہنے  
والے ہیں تاہم یہی حضرت مولیٰ سے حدیث میں ہے یعنی اسلام کی عزت لوگوں کے دل سے ٹھکرتی ہے :

سہ میں جب علماء اور ائمہ کی بنا پر کتابیں شروع کر دیں مسائل کی تحقیق میں کوشش کریں اور غلطی سے یہاں کریں بعد کے علماء کی شکل میں ضرور ہو جائیں  
ہر حق کو مستقیم قرار دینا اگر کسی کوئی مانے کے مطابق باقی باقی اور گروہ ملک میں بد لوگوں کو بھی اطلاع پر مجبور کریں تب اسلام کی سبب  
دنوں سے نکل جائیگی جیسا کہ ہم نے بعض غلط فہمی کے لغزش سے ملوان کا نسق و فجوریں جتلا دیا ہے کہ عالم کامل بھی تبلیغ ہونا چاہیے  
سے یعنی علم دینی کی زندگی میں ہی ایک وہی کا نور عالم کے دل میں اُتر جائے جس سے قلب درخش اور تاباں ہو جائے کہ علم عالم کو نفع دے گا  
اور دوسروں کو بھی ایسے عالم کا مظہر کسی کی صحبت کیسے ہو۔ اس کی حکومت یہ ہے کہ عالم کے دل میں خوبی خط اور محبت جناب مصطفیٰ  
آکھوں میں تو یہاں پر اللہ کا ذکر ہے جس میں صوفیاء دفراتے ہیں کہ علم بغیر تصوف فسق ہے اور تصوف بغیر علم ہے دینی سہ یعنی جب  
عالم صرف باقی تو اچھی کوئی گمراہی کا ابتدائے نور سے اور دنیا اثر علم سے غالی ہو، یہ علم قیامت میں عالم کے اسلام کھانے کا مزہ ہوگا  
کہ وہ بغیر علم کے تو سب کچھ مانتا تھا مگر اللہ کیوں بنا ہوا دفراتے ہیں کہ میں علم میں تصوف کی پاشنی دہو کہ علم اسلامی وراثت  
شیطان ہے، اور علم اللہ اسلام کا علم حق تعالیٰ تھا شیطان کا لسانی ہے

گھلائے (ہماری روایت ہے حضرت عبداللہؓ سے فرمایا اے لوگو! جو کوئی تمہارا برحق بیان کر دے اور جو  
 ذمہ مانتا ہو کہ وہ اللہ کے رسول ہے جیسے تمہارا تو کہہ دو اللہ اس کے ساتھ ہے اور اس کے ساتھ  
 نے اپنے جی سے فرمایا کہ فرادوس میں جنت پر تم سے اجرت نہیں، لگنا اور میں تمہارا کرتے والوں میں سے ہوں  
 (مسلم ہماری روایت ہے حضرت ابن مسعودؓ سے یہ فرماتے ہیں کہ اگر وہی ہے)

سنا جی کچھ خاص سے دو قسم کے علم ہے ایک علم شریعت جو ہم نے نہیں بتایا، اور سادہ اور دوطرفہ حقیقت کہ اگر وہ ظاہر کروں تو  
 عوام نہ سمجھیں، اور کچھ دینی کچھ عقلی کر دیں، ایک علم حکام دوسرے علم خدام میں یہ ظاہر ہو سکتی، اور یہ وہی سرکاروں کے کام موجود  
 ہیں اگر میں بتاؤں تو وہی کی خدمت کچھ ہلک کر دے حضرت ابوہریرہؓ کو کبھی کبھار شامہ کچھ کہہ دیتے تھے چنانچہ دعا مانگا کرتے تھے  
 کہ یا اللہ مجھے شیعہ کے فتنوں اور روشوں کی حکومت سے بھار دے چنانچہ عشرہ میں امیر مومنانہؓ کی وفات ہوئی یہ بڑے بڑے فتنے فتنیں پڑا  
 اس دعا میں یہ دو واقعات کی طرف اشارہ تھا آپ کی یہ دعا قبول ہوئی اور اس سرکار پر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل انتقال فرمایا  
 اس حدیث سے چند نئے علوم ہوئے، ایک یہ کہ شریعت منسلک ہے دوسرے یہ کہ عالمی مگر قصور کے سرکار اہل کورد جانتے عالمی دوسرے  
 یہ کہ غیر خودی چیزیں ہیں کے ظہور سے فتنہ پھیلتا ہے اگر ظاہر کیا جائیں، تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر کو ملو فیہ مطالبہ مطافہ کے  
 فیہ صحابہ کرام کو بھی، جب حضرت ابوہریرہؓ کے علم اہل مال سے دو طرفہ غفلت نے راغبیہ کے علوم تو ہماری کچھ سے باہر ہیں مثلاً یہ حدیث صحیح  
 ہے کہ حضرت عبداللہؓ سے مسودہ کا ہوا نواہر مقصد ہے کہ کوئی عالم ہی بے علم ظاہر کرے میں شرم نہ کرتے اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو گوئی کہ  
 فتنے ہمدی بے علم سے نریاں سے بدینہ نواہر ہے وَمَا اَوْفَقْتُمْ مِنْ الْعِلْمِ اِنَّ كَيْفًا لَا تَرْفَعُوْنَ غَيْرَ كَيْفًا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ كَيْفًا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ كَيْفًا تَعْلَمُوْنَ اِنَّ كَيْفًا تَعْلَمُوْنَ  
 منقولہ کتب پچا ایک ہے نواہر کچھ معلوم نہیں، گستاخ برکہ کہ آپ بے علم کے باوجود ہمیں کچھ کچھ کچھ آپ نے غلطی کا فیصلہ ہمیں ہر پرچہ میں  
 اگر تہذیب و جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے جاہلستان آسمان پہنچے  
 آخر میں کتبہ میں اَعْلَمُوْا وَتَعْلَمُوْا اَنَّكُمْ لَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا اَنْ تَعْلَمُوْا  
 کے مسلم ہیں اگر میں کہہ دوں گا کہ کو آپ کا ہوا کچھ نہ دیا گیا ہو یہ تکلف نہ بتائی چنانچہ حضورؐ سے صحابہ کبار کتبہ کے تھوڑے پورے گئی،  
 نہ بتائی کہ کچھ اس کا علم میری خطا تھا حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ کچھ اور اہل دین اور اہل دنیا میں کیا فرق ہے؟ فرمایا کچھ خبر نہیں،  
 حضرت امام مالکؒ نے جہتیں مسائل میں فرمایا کہ میں نہیں جانتا، حضرت امام جعفرؒ سے پوچھا گیا کہ ذکر کیا چیز ہے فرمایا کچھ خبر نہیں۔



فَانْظُرُوا عَنِّي تَاْخُذُوْنَ دِيْنََكُمْ رَاَوْا الْاُمِّيَّةَ ۚ وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ  
الْقُرَاِ اسْتَفِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبَقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ يَهِيْدُنَا وَاَسْمَا لَالَقَدَّ  
ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَاَوْا الْبَخَارِيَّ ۚ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ حُبِّ الْحَزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حُبُّ  
الْحَزْنِ قَالَ وَاِذَا فِيْ جَهَنَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلُّ يَوْمٍ اَرْبَعٍ مِّائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا

معاذ کرو کہ اپنا دین کسی سے حاصل کرتے ہوئے دیکھو کہ وہ کون سا ہے حضرت خذیفہؓ سے کہ آپؐ نے فرمایا ہے  
قاریوں کے گروہ سیدھے رہ کر کیونکہ تم بہت ہی پیچھے ہوئے اگر تم ہی اپنے سیدھے ہو گئے تو تم بڑی گمراہی  
میں پڑ جاؤ گے کہ دنیا کی سعادت سے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وعلہ وسلم نے کہ تم کسی سے اللہ کی پناہ مانگو تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون کون کیا ہے۔ فرمایا وہ دن  
میں ایک جگہ ہے جس سے خود دوزخ روزانہ چار سو بارہ پناہ مانگتی ہے (۴۴) عرض کیا گیا۔ یا

۴۴ آپ کا نام محمدؐ میری کیفیت ہو کر ہے شعلہ جہنم میں سے ہی آپ کے دھڑیرے حضرت انسؓ کے کہ ان کا وہ عالم تھا کہ آپؐ اپنے عقیدہ پر تکیہ کے تمام  
تھے ان کی عمر سولہ چوٹی تھی میں حال ہوا ہوسے قرینہ میں مل کر مشروعیوں میں سے میری کہتے ہیں آپ کا مہر ہے غیر عنایت کی ہے :  
۴۵ میں نے علم شریعت علم دین جب جتنے کا جب سکھائے والا اس کو نام دین دیا تو گاہے دین عالم سے حاصل کیا تو علم پہ درجہ دیا گیا کچھ گاہے دینوں کے تفسیر و ترویج  
پر کہ دین کی پوز پر ہی ان لوگوں کے ساتھ فیضی بخوری ہے کہ آپ کا نام خلیفہ بھی دیا ہے کہیت ابو ہریرہؓ آپ کے علم کی پناہ کا امیر جمل نقاب یہاں  
آپ حضور کے صاحب سر مرصع ہیں ان کو مٹا نہیں اور قیمت ایک ایک خدا کا علم تھا آپ کا وہ حق ہے کہ اس سے علم حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد عالم میں ہی رہا  
ہو کہ آپ کا مہر ہے رکھنا شہادت کے معنی کا علم صاحب ذہنی ہے ہذا علم میں درست ہو کر کہ مہر کے مسلمانوں کے تم پہلے ہو چکے ہو کہ  
دیجے جس کے سوسے ہو گئے کہ تہا کے نقش قدم پر چلیں گے اور تہا ہی نقل کریں گے ان میں رہے کہ اس نے ان میں علم مہر ملاد تہا ہی ہی پر تھے تھے  
اسی نے انہیں شہر فرمایا گیا ہونہ فرما تہا کی کہ ایک استقامت ہزار راتوں سے بہتر ہے حضرت شیخ غفرلہ اگر اس کے معنی میں ہے صاحب تہا مہر کے  
مسلمانوں کے افضل ہو کر کوئی شخص کہ تہا ہی نقل کرے تہا کے گو کہ تہا کو تہا ہی پہنچ سکتا ہذا تہا کے اعمال اب سے اگلے چاہیں گے کہ میں نے تہا کے  
معاذی اس میں غلط ہو گئے تو تہا ہی کہ تہا کی امت گراہ ہو جائے گی ہذا تہا ہی نقل ہی غلط پاک ہے کہ یہ حدیث اس کے اگلے تہا مہر  
پہلے ہو کر وہ جنگل بہت گہرے درود میں سوا علم کے اندر کہ نہیں اسی نے اسے غم کا کوئی نہ پایا گیا ہذا تہا کی چار صد ہیں بہتر ہے ہذا  
سو بار ہی داری سے پناہ مانگتی ہے یا تو وہاں پر مشورہ کہ فرشتہ ربانیہ اس سے پناہ مانگتے ہیں یا خود اللہ کی آگاہی ہر چیز میں شہادہ ہو  
جس سے وہ حاجت دیکھتا تھا ہے خیال رہے کہ جیسے دنیا کی آگاہی کی گئی مختلف ہے گاہی پسوں کی آگاہی کہ گم گم بہوں کی آگاہی بہت چیزیں ہو

رَسُولُ اللَّهِ وَمَنْ يَدَّ خُلُهَا قَالَ الْقُرَاءُ الْمُرَاوُونَ بِأَعْيَالِهِمْ رَوَاكَ التَّوْمِي لُحِي  
وَكَذَ الْإِنِّي مَا حَاجَةً وَزَادَ فِيهِ وَرَأَى مِنْ أَلْبَعُضِ الْقُرَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى الَّذِينَ يَزُودُونَ  
الْمُرَاءَ قَالَ الْحَارِثِيُّ يَغْنَى الْجُورَةُ وَكَوْنُ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنْ الْأَسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا  
يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رِسْمُهُ مَسَاجِدُ هُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهَدْمِ عُلَمَاءُ  
هُمْ سُزُورٌ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ رَوَاكَ الْبَيْهَقِيُّ

رسول اللہ اس میں کون جہنے گا؟ فرمایا اپنے اعمال میں دکھلا داکرنے والے قاری ملے اسے ترمذی نے روایت کیا  
یوں ہی ابن ماسہ نے اس میں یہ زیادہ ہے کہ خدا کو بہت ناپسند وہ قاری ہی جو امیروں کی طاقتیں کرتے ہیں خدا کی  
نے فرمایا میں عالم امیروں کی ملے بلائی ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
مترقب لوگوں پر وہ وقت آئے گا جب اسلام کا صرف نام رہے اور قرآن کا صرف رواج ہی رہ جائے گا  
تک ان کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت سے خالی رہے ان کے علماء آسمان کے نیچے ہر ترین خلق ہوں گے  
سے فتنہ نکلے گا اور انہیں میں لڑتے رہے گاتے اسے جیتی لے

سپرے کی آگ اس زیادہ تیز بعض آگ نوادہ فلا دلا دیتی ہے ایسے ہی مدفع کی آگ بھی مختلف ہے :

ملہ جینہ یہ دین ملہ جیڑا پھہ حال کے پاس میں لوگوں کے مسلطے آئی اند لوگوں کو گروا دے وہی بنائیں ملہ تاکہ ان سے دولت لے کر  
ان کی بدکاریوں کو جائز ثابت کریں اور ظلم میں ان کے مددگار ہوں بلکہ چالیس عالم میں خطرناک ہے جو ہر ملک پہنچ کر وہاں جیسی ملے ملہ اللہ فرمائی  
قرآن کو کھلیک اور یہ بھی گونا گونا گونے اس طرح کوسلطانوں کے نام اسلامی ہو گئے اور اپنے کو مسلمی کہتے ہوں گے مگر گندہ رنگ سب کا نفوس  
کے سے جیسا آج دیکھا جا رہا ہے یا کج اسلام کے نام و شکل تو باقی رہیں گے مگر مقصود فوت ہو جائے گا نذر کا ٹھکانہ ہر جگہ شروع حضور نبیین  
نکلتا دیں گے مگر قوم پرہیز ختم ہو جائے گی آج کریں گے کہ صرف یہ کہنے جیاد رہیگا کہ صرف ملک گیری کے لیے ملے ہر ممتحن کو بھی کہتے ہیں ہر طریقہ  
کو بھی یہاں دونوں ملے ہر ممتحن میں قرآن کے نفوذ کا اندازہ اور الفاظ زبان میں ہوں گے کہ ہر ممتحن سببی اور ملے تاب میں شہرہ کا بارشہا قرآن پر کیا کیا  
جائے گا کہ ہر ملے میں جو ملے نہیں کمانے کہنے ملے گوں میں میت پر جھٹنے کیلئے کیلئے کیلئے قرآن میں ہونگے ملے میں مسجدوں کی عمارت عالی شان مدد دیں  
نقشہ بندی کی کھنگ خوب مگر ترمذی کی کہیں ان کے ہم بے دیں گویا مسجدیں بچائے جا لیتے کہ بے دینیوں کا ہر شہر ہی جائے گی ہر مسجد سے  
لاؤڑ پیکر کے ذریعہ دس کی آواز میں پائی گی مگر وہ دس زہر قاتل ہوں گے میں قرآن کے نام پر کفر و فتنان پھیلا جائے گا ملے  
میں بے دیں ملہ شروع کی کثرت ہوگی جس کا نتیجہ ملے سے مسلمانوں کو گبر لے گا جسے مارے کا خط یہاں سے شروع ہوتا ہے وہی ملے شروع

فِي شُعْبِ الْإِيمَانِ، وَعَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَلِكَ عِنْدَ آوَانَ ذُهَايِبِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَ  
عَنْ تَقَرُّ الْقُرْآنِ وَتَقَرُّهُ أَبْنَاءُنَا وَتَقَرُّهُ أَبْنَاءُنَا ابْنَاءُهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ فَقَالَ لَكُمْ  
أَمَّا زِيَادُ ابْنِ كُنْتُ لَرَأَاكَ مِنْ أَفْقَرِ جُلٍ بِالْهَدْيَةِ أَوْ لَيْسَ هَذَا إِلَهُ هُوَ وَ  
النَّصَارَى يَقْرَءُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْلَمُونَ شَيْئًا مِنْهَا فَيَهْمُ أَوَا أَحْمَدُ وَابْنُ  
مَا حَاجَةً وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ هُوَ وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ، وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَعَلِمُوهَا الشَّاسِ تَعْلَمُوا

شعب ایمان میں روایت کیا روایت ہے زیاد ابن ابیہ سے فرماتے ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی پر یہ بات فرمائی کہ اگر فرمایا کہ یہ جہت کے وقت ہو گا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کہتا ہے؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں یا وہ اپنے بچوں کو پڑھاتے رہیں گے اور قیامت پہلی اور دہائی اولاد کو کہے تو فرمایا اسے کیا نہیں تمہاری مال روئے بخیر تو تمہیں دین کے لئے بھاریوں میں سے ہاتھ تھے کیا یہ میرا اور لعلی تورت وائیل میں پڑھتے ہیں ان میں جو ہے اس پر بالکل عمل نہیں کرتے یہ روایت کیا احمد ابن ماجہ نے اور ترمذی نے انہیں سے اسی طرح روایت کیا ایسے ہی داری نے ابوا ماجہ سے روایت ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علم کیجو اور کرکوں کو سکھاؤ

کو کھلنا نہ دینا ہے اور دینی علم کا پتہ شہرہ میں لایا ہے ایسے ہی ان کا مشہور گا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سادہ علم غریب ہو جائیگا مگر دینی مسئلہ ہاں  
اٹھاسی دین کا قیامت میں تھے کہ جس کو کہے گا جو وہی کو کھلے رنگ میں باقی رکھیں گے جیسا کہ آج بھی دیکھا جا رہا ہے ؟  
یہ آپ کا کلیتہا اہم ہوا ہے انصاری میں ذکر کیا ہے، حضور کے ساتھ تمام حضرات میں شریک ہے ہجرت سے پہلے حضور کے پاس کہ منظر میں لگے تھے  
پھر مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے اس لیے آپ کو تمام صحابہ ہا ہر انصار کہا کرتے تھے حضور نے آپ کو حضور موت کا ماکم مقبرہ فرمایا میرا سر مبارک کے  
شریعت نہایت اہمیت میں حضرات ہاں لے گئے یہی نہایت ہونا کہ اہمیت جب ہوں گے جب دنیا سے طوطی اٹھ گیا ہو گا کہ سید کران پڑھنے پڑھانے  
سے مراد ہو گا کہ سیکھنا سکھانا ہے نہ کہ قلم کا شغل نہ کہ قلم کا تو مل کر کر رہا ہے کا مصدق کہہ سکتا ہے کہ  
اس سے معلوم ہو گا کہ اسٹو اپنے شاگرد کو غیر مناسب سوال کرنے پر متاب کر سکتا ہے یہ اہل علم کہہ سکتے تھے اہل کتاب کہہ سکتے تھے  
میں دیکھتی ہے کہ اہل علم کیونکہ یہاں ہر دوروں نے اس صورت سے حضور کے علم کا انکار کیا ہے یہی علم ہے ہماری موجودہ علم ہے یوں علم ہر گاہ میں ہو گا  
نبیالہ کہہ کہ یہاں ہوں کہ اس کی وجہ شرمیں کیجو ہم کو اہل سے سوانہ کے دیتے ہی اور ان کے کھانے بھنے جتنے ہی تو فرمایا کیا کرتے ہوں گے ہفتہ

الْفَرَائِضَ وَعَلِمُواهَا النَّاسَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِمُوا النَّاسَ قِيَامِي أَمْرًا مَقْبُورًا وَ  
 الْعِلْمُ سَيَنْقُضُ وَيُظْهِرُ الْوَقْتُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي تَرْكِيصَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا  
 يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا رَأَاكَ الدَّارِمِيُّ وَالْدَّارِقُطْنِيُّ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُتَفَقَّحُ بِهِ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْدَّارِمِيُّ فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ  
 أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطُّهُورُ شَطْرُ

فرائض کیسے اور لوگوں کو سکھاؤ قرآن کیسے اور لوگوں کو سکھائو اُنہی دنات پانے والا ہوں علم مقرب  
 اٹھ جائے گا نفع کا ظاہر ہوں گی سچی کر دوش ایک فریض میں مجھڑی کے ایسا کوئی نہ پائے گی جو ان  
 میں فیصلہ کر دے سلا سے داری اور دارقطنی نے روایت کیا روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں۔  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ اس ملک میں سے نفع نہ اٹھایا جائے اس غرض کی کہ یہ ہے جس سے  
 اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا جائے سکے راہ و داری، پاکی کی کتاب سکے پہلی فعل روایت ہے حضرت ابو مالک  
 اشعری سے یہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی نصف

ایک دن گرے میں گا بہا لیتا ان کے علم ہیں:

سَلَفُ فَرْغِ سَلَفِ مَرُورِ سَلَفِ فَرْغِ رَحْمَةِ تَارِخِ سَلَفِ مَرُورِ سَلَفِ مَرُورِ سَلَفِ مَرُورِ سَلَفِ مَرُورِ سَلَفِ مَرُورِ  
 اگرچہ علم پر تو کہیں ہیں یہی آگیا متاخر یا ملے، چہاں کے بچے ضرورت سے اسکا سنبھال دکر فرمایا ہے، یعنی ابھی تو تم کو آسانی ہے کہ ہر مسئلہ جو ہے  
 پر چھو، میرے بعد ایک وقت دشواری پیش آئے گی کہ علماء ائمہ مابین کے یہاں جگہ ہر ایک نیت کا میراث چھوٹی ہوگی تو مطلق دھلے گا  
 ظاہر ہے کہ یہاں دوسرے ملامت کے دروازہ ہیں اور فریضہ سے مراد مسئلہ میراث اور ہر مسئلہ ہے کہ فریضہ سے کوئی اور مسئلہ شرعی مراد ہو سکتا  
 سہاں اٹھ گیا یا کہو خفا میں ہیں چہاں علم سے دعا مانع اٹھائے دوسرے دوسری ملکی کی طرح ہے جس سے نہ مال کا نہ دھن کا نہ دھن لوگ  
 جیسے وہی دیکھ کر بکھڑا دیکھے ہی ہے علم وہاں مسئلہ طہارت کے سنی ہیں گندگی اور پاکی دھو کر نا گندگی روحانی بھی ہوگی ہے اور جسمانی بھی  
 لہذا طہارت بھی روحانی اور جسمانی ہے اور دونوں طہارتوں کی بہت قسمیں ہیں کیونکہ گندگیوں بہت قسم کی ہیں طہارت جسمانی دو طرح کی ہے  
 طہارت حقیقی اور طہارت کھلی، طہارت حقیقی گندگی حقیقی میں خبیث کو دھو کر نا اور طہارت کھلی، کھلی گندگی میں صحت کو دھو  
 کرتا، اس باب میں انہی دو طہارتوں کا ذکر آئے گا ۱۰ آپ صہابی ہیں حضرت ابو موسیٰ اشعری کے چچا ہیں،  
 عہد فاروقی میں وفات پائی:

پیوستہ اجازت تو تاجہ کو کسی سے ملا جیسی مبرائے باطل ہے کہ کہیں اندر میں اندک کے لیے صلیبی کا قیام ہے اور الحمد للہ میں اس کے  
 تمام کلمات کا اظہار ہے وہ دینی کی جو دلائل سے دنیا بھری ہوئی ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 دلائل کے لیے کہ اگر کسی قیامت کی نشانی ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 ہر دین کا دلائل و برہان کا قیام ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 اندر میں اندک کے لیے صلیبی کا قیام ہے اور الحمد للہ میں اس کے تمام کلمات کا اظہار ہے وہ دینی کی جو دلائل سے دنیا بھری ہوئی ہے  
 دلائل کے لیے کہ اگر کسی قیامت کی نشانی ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 ہر دین کا دلائل و برہان کا قیام ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے کہ وہ کفر و طغیانی کے قیام و عدم کے لیے ہے  
 اندر میں اندک کے لیے صلیبی کا قیام ہے اور الحمد للہ میں اس کے تمام کلمات کا اظہار ہے وہ دینی کی جو دلائل سے دنیا بھری ہوئی ہے

أَجَدَ هَذِهِ الزَّوَايَةَ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي كِتَابِ الْمُحِبِّينِ وَلَا فِي الْجَامِعِ وَلَكِنْ  
كَرَّهَا الدَّارِمِيُّ بِدَلِّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
مَنْ لِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ سَمٌ أَلَا أَذْ لَكُمْ عَلَى مَا يَجْعَلُ اللَّهُ بِهِ الْخَطِيئَةَ يَرْفَعُ بِهِ الدَّارِمِيُّ قَالُوا  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِيَّاكُمْ الْوُضُوءُ عَلَى الْبَكَارَةِ وَكَثْرَةُ الْخَطِيئَةِ إِلَى الْمَسَاجِدِ  
وَاتِّخَافُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذَلِكَ الرِّبَاطُ وَفِي حَدِيثٍ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

میں نے یہ روایت مسلم و بخاری میں پائی نہ کتاب حمیدی میں نہ جامع میں لیکن اسے داری نے ذکر کیا اور  
سبحان اللہ کہ مجھے ائمہ شیعہ ذکر کیا اسے روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جس سے ائمہ خطائیں مٹا دے دے بے بند کر دے  
لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ سے فرمایا وضو پر بارگاہ مشقتوں میں سب سے کثرت زیادہ قدم رکھنا  
شہ نماز کے بعد نماز کا انتظار کرنا ہے یہ ہے سرحد کی حفاظت کہ اور مالک ابن انس کی روایت میں ہے

اگرچہ ائمہ میں سنیوں کی تو سوا مباح کار نامہ نہیں ہے پیو گیا اگر گھر کے کام کیے تو سوا مالک سے لے کر انفس کو چاکر یا انفس سے مراد فتنہ  
دن اور سانس میں سب کچھ ہو سکتے ہیں اسی ائمہ شیعہ انفس انفسا عرب کے قربان جاتی تھیں جامع کلمات اور شواہد فرمائے خیال رہے کہ پیو گیا گناہوں  
کی دکان زندگی میں کئی کر سوتے وقت بند ہوتی ہے بعض دن خوش خسیب بھی ہو کر رہیں کہ راتوں میں بند نہیں ہوتی اور انکا انداز کہیں سو جاتی نہیں  
ہوتا سو سوتے ہیں وہ انداز کہ سنی کیوں کہ کلام کامل جانتے ہیں بلکہ ہمدونیات بھی ان کے پیٹے گئے ہوئے ہیں :

لے میں یہ زیادتی حق میں سے کسی کتاب میں نہ تو مسابیح میں ہی نہ ہوتی پانچے تھی کیونکہ فصل اقل میں بھی کہ عداوت آئیں سب خطاؤں سے مراد  
گناہ صغیرہ ہیں نہ کبیرہ نہ حقوق اہلہ نحو سے مراد ہے بخش بنایا تاثر اعمال سے ایسا ظاہر نہا کہ اس کا نشانہ باقی در ہے اور دونوں سے مراد جنت کے  
درجے ہیں یا دنیا میں ایمان کے درجے سب سے سوال وجواب اس پیٹے سے نکالو گا فرمایا غور سے مٹا جانے نہ نہ حضرت کی تبلیغ ان کا سرچرہ و خوف  
نہیں سب سے کہنے سے اہل انصاف و حق کا دل دھوا اور یہی امر دھوا اور دھوا کی کشتوں کا پودا کرنا ہے مشقت سے مراد سوز یا پیرا یا  
پانی کی گرائی کا نشانہ ہے میں جناب وضو کھلی کر نہا کہ ہر بوتل کی کرنا ہے ایسے اگر سب سے دھوا یا اتم قربت پر تپاٹاے مطلب ہے کہ  
ہر وقت نماز مسجد میں چلنا نماز کے علاوہ وضو کیلئے بھی مسجد میں داخل نہ ہو جو بجا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وضو نماز کے بعد کی  
مسجد چھوڑ کر وضو مانگنا ہے بلکہ ایک وقت کی چھ کر دوسری نماز کا انتظار نہا وضو مسجد میں چھ کر اس طرح کہ مسجد میں بارگاہ میں ہوں  
کامی الامان کی طرف اور دل مسجد میں نہا ہو کہ ربط کے طری سے پی گھسنا انا اصطلاح میں جہاد کی تیاری یا سرحد سے اہل کفر کے مقابلہ میں جہاد  
نہا ربط ہے ربط جہاد سے نہا لواتا ہے نہا ربط و افواظ اصطلاح میں جہاد کا مطلب ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں سب سے پہلے انکار و طعن و ربط

۱۔ یہاں پچھو کہ جو سے مراد مشفق اور مستجاب کے ساتھ وضو کرنا ہے اور غافل سے گناہ صغیر و کبیرہ کو کہہ کر توبہ کے بعد روضہ حق بعد صلیبی قیام کی صفائی کے بعد صلیب میں ہوتے ہیں یہی خصوص ایسا وضو کرنا کہ تو اس کے سارے حصہ گناہوں سے بانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔  
 لطیفہ: ہم گناہوں کے دوزخ کا غلام ہو ستمل ہے جس سے دوبارہ وضو ضروری ہو سکتا داس کا پناہ مانگو کہ جو گناہ ہمارے گناہ کے نکل جائے مگر ہمارے دوزخ کا غلام نہ ہو کہ اپنی شرف کا اصولی متحرک ہے کہ جو گناہ اعضاء لطیفہ سے فوراً نکلے گا ہمارا غلامیت میں ہی ساریاں خصوصاً اگر بیدار کرتا ہے جنہ دوزخ کا غلام بجا رہیں اور گناہ ہے رجب فرما ہے اے اُمّ کلثوم جو چاہے اَللّٰهُمَّ اِنْفِثْلْ بَانُوَہُ ذَا شَرَابِ آبِ نَعْمَ حَضْرَتِ السَّیِّدِ کے ہاں، اگر دوزخ سے ہمیں ہمارے حصہ کی گلیڑ سی ہوئی ہے، ہم سب کیلئے شتاب ہے اے گناہی انسان ہاں تاکہ سب سے گناہ کرتا ہے گناہ زیادہ گناہ اگر گناہ سے ہوتے ہیں جیسے اپنے چوتھے یا غیر کامل یا ماضی گناہ سے دیکھنا یا صرف انکو کا کر فرما اور انشاء اللہ ہر سے کہ جو وضو کے گناہ سے نہ ہو سکتے ہیں صاف ہوتا ہے جس سے ہر گناہ کی توبہ کی گناہت مٹو کہ سب کی غفلت میں ہے

تَخَطَّبَتْ مَشَتْهَا رَجُلًا مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ الْخِرْقَةِ طَرِ الْمَاءِ حَتَّى يَجْرِي نَقِيًّا مِنْ  
الدُّنُوبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا  
مِنْ أَمْرٍ مُسْلِمٌ تَحْضُرُ صَلَاةً مَلَكُوتِيَّةً فَيُحْسِنُ وُضُوءَهَا وَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ  
كَفَّارَةً لِمَا قَبْلَهَا مِنَ الدُّنُوبِ مَا يَكُونُ كَبِيرَةً وَقَدْ لَكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْهُ  
أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَنَرَعَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَهَضَّمَصَّ وَاسْتَشْرَشَتْ غَسَلَ

اصطلاح ہوتی ہے ہر اس کے پاؤں پہلے پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ ستر گن ہوں سے پاک حیات  
خلع پہننے سے (مسلم روایت ہے حضرت عثمان سے مروی ہے) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسا  
کوئی مسلمان نہیں کہ جس پر غرض نماز کے لئے قرآن کا وضو و خشوع و رکوع اچھی طرح کرے تب تک اس  
کے پہلے گن ہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ گناہ کبیرہ نہ کیا ہو تب تک ہر بار جب کہ (مسلم  
روایت ہے) اسی سے کہ اگر نماز کے بعد وضو کرنا ہو تو تین بار پانی مٹایا ہو گئی کی تک میں پانی لیا تب پھر

لے پہلے صبر و تحمل و تمام بچا ہے و خیال ہم کہ یہ صرف ان اعضاء کے گناہوں کی ہی معافی مروی ہے بلکہ سارے گناہ مروی ہے بلکہ دل و دماغ  
کے بھی گناہ اور اعضاء کا ذکر پہلے ہے کہ یہ گناہ اچھی سے صبر و تحمل سے ہی ہوتا ہے صریح گناہ صریح معصیت مثلاً کہ ظلم میں اور دھوکا دینا  
کہ یہ صریح میں وضو کامل کا ذکر ہے جس میں سارے گناہ و مستحبات اور اچھے باطنی وہ تمام گناہوں کی معافی کا ذکر ہے اور یہی وہ وضو صبر و  
جہاد کامل و سہمی ہے صرف ہی اعضاء کے گناہ ہی معاف ہوں گے ہذا دونوں حدیثیں درست ہیں بلکہ معنی نماز ہو گا نہ اور بعد خیال رہے کہ فرض  
کا ذکر احترازی میں نہیں کیونکہ نماز تہجد و شراق و عیدین کے وضو کا بھی یہی معنی ہے چونکہ اکثر وضو و نماز پنجگانہ کیلئے یہی ہوتی ہے اس لئے ان کا بھی ذکر فرمایا جائے  
اگر کوئی وقت سے پہلے وضو کرے تب بھی یہی ثواب ہو گا بلکہ نماز کا فرض یہ ہے کہ اگر کسی کو کسی اور اگر عدل میں عاجزی اور خوف خدا ہو لگا اپنے  
شک کا نہ پہنچے کہ قیام میں سہو گاہ رکوع میں پاؤں کی پشت صبر میں ناک کے نیچے اور قدم میں گونج رہے خشوع نماز کی مدح ہے۔ رب فرما  
سے ظہری مصلوۃ تہجد و شراق و عیدین صرف رکوع کا پہلے ذکر فرمایا کہ یہ سہو کا پیشی محمد ہے اور بعد بلکہ سہو کے کسی میں خشوع فرمایا ہے انہی  
مسلمانوں کی تعداد کا شمار ہے یہود و نصاریٰ کے گناہوں میں نہ تھا اس کے لئے سے رکعت اول ہوتی ہے نیز رکعت مستقل عبارت میں غیر نماز  
میں رکعت ہے اور سہو نماز کے مکمل ہی رکعت ہے جیسے سہو شکو سہو رکعت و غیرہ بلکہ معنی اس سے گناہ کبیرہ صاف میں ہوتے  
صرف صبر و صفا صاف ہوتی ہے ہذا یہ صریح گناہ گشت صبر و عیدین کی تفسیر ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ گناہ کبیرہ والے کے صبر و صفا صاف میں ہوتے  
و انہی میں ہی ثواب کسی خاص نماز کا نہیں بلکہ صبر و نماز کا ہے بلکہ اس طرح کہ پہلے ہی نماز کریم پر بھی بارگاہ میں پانی نیکو صاف کی جیسے کہ  
اور اعضاء کی ترتیب میں ہے ہذا یہ صریح حنفیوں کی دلیل ہے شافعی لوگ ایک ٹکڑے کو بھٹے سے لے کر دھو کر بھٹے سے ناک میں پانی جیتے ہیں معنی ان کے



وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الرِّقِّ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى إِلَى  
الرِّافِقِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ  
رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوُ وَضُوئِي هَذَا أَثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ  
وَضُوئِي هَذَا أَثُمَّ يُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ لَا يَجِدُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِكَيْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَا مِنْ مُسْلِمٍ تَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وَضُوءَهُ أَثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّيَ رَكَعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ  
وَجْهِهِ إِلَّا وَجِبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

تین بار پھر دھویا کسی تک داہنا ہاتھ تین بار پھر بائیں ہاتھ تین بار دھویا کسی تک پھر سر کا مسح کیا  
پھر داہنا پھر بائیں پاؤں تین تین بار دھوئے پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ  
نے میرے وضو کی طرح وضو کیا ہے پھر فرمایا جو میری طرح وضو کرے پھر دو نفل پڑھے جس میں اپنے  
دل سے کچھ باتیں ذکر کرے تو اس کے کچھ گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے اللہ مسلم تہادی اور لفظ تہادی  
کے ہی روایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے کہہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا  
کوئی مسلمان نہیں جو وضو کرے تو اچھا کرے پھر کھڑے ہو کر دو نفل دل اور منہ سے متوجہ ہو کر پڑھے وہ  
گناہ اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے (مسلم) روایت ہے حضرت عمر ابن خطاب سے

توبہ

ہاں وضو کر کے کچھ ہے ہمارے ان نفل نوافل سے کچھ ہے دل سے دو نفل سلام ہوئے ایک دیکھ کر دیکھ کر کہیں جو نفل ہائیں دوسرے کو نفل کا سحر  
ایک دوسرے کو نفل کا سحر ہے جس کا ذکر ہے جس میں نہیں بیکر کسی میں یا کرنا ہائے توبہ وضو پڑھا گیا ہیں اہم اہم کل کا سبب ہے خوشی کے یہی مسیح ہیں ہاں  
ہو گا یہ حدیث کے خلاف ہے کہ جو کہ حضرت عثمان غنی کا وضو ہو گئی کے سامنے تھا وضو کا وضو ہو گئی کے خلفی بیلا آپ نے اس طرح  
فرمایا اور حقیقت یہ کہ وضو کا وضو وضو کی مثل تھا وضو کا وضو آپ کے وضو کی مثل ہے یعنی وضو کے بعد دو نفل تہجد وضو  
پڑھے بیکر نفل کر وہ نہیں اور اگر نفل کر وہ ہیں جیسے نماز اور سب کا وضو وضو کا وضو کے بعد فرض نماز میں تہجد وضو اور تہجد السبح کا بھی ثواب مل  
جائے گا اور تمام لافحیات فرما کر یہ بتایا کہ اگر وضو خیال دہشتا نے بے قصد خطرات مسافری جیسا کہ حالت اور وقایہ میں ہے بشرطیکہ دل کی  
کوشش کرتا رہے گناہ سے مراد گناہ صغیر ہیں اور بے گناہ و گناہ کے درجے بلند ہوتے ہی کیونکہ یہ تمام گناہوں کیلئے مسافری کا ذریعہ ہے دو ایک  
گناہ کی طرف کا سبب ہے پھر یہ سبب آپ پر میرا سارا کی طرف سے ہمارے حریف اپنے ہائی تہجد ہیں اس لیے کہ سبب میرا جو وضو کر دینے کا گواہی ہے  
تہجد کا وضو ہیں وہ نفل ہیں کہ میں تہجد کی گواہی ہے کہ میرے گناہوں کی طرف سے کہیں نہ اصرار کر دیکھ کہ دل کو طرف لگائے اللہ رب کے فضل و کرم سے

اس سہانہ سے سرو پہ کسی کی فریجیوں کو انتہا پر پہنچا رہا، اور نہ کرنے سے سرو پہ کچھ رہے، احتیاط دھوئے۔ بال پر ہر گز سے رنگ نہ رہا ہے،  
شکر شکر نہ کرنا ضرور کیا کہ ایک اعلیٰ مسلمان کو مینہ میں گر گئی، یہ بیوقوف نہیں، وہ اعلیٰ نہیں، وہ کاشمیری نہیں، بلکہ ہندو کوٹ میں ہر ہندو کے  
بعد سر گھر چھو دیکرے، یعنی روایات میں ہے کہ اگر انسان کو کھانا چھو جس میں چکنگیا ہو، اناہم اجمعین، تو اس کو ہندو نہیں کہہ سکتے، بلکہ  
پھر دیکرے تو توفیق اللہ، ان کی برکت سے جہان طہارت کے ساتھ خداوند اعلیٰ صفاتی بھی نصیب ہوگی، قرآن نے فرمایا کہ ہندو میں یہ دعائیں اور استغفار پڑھنا  
مستحب ہے، یعنی اصل کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا شر ہو کر مصلحت کے نکالوں میں فرمائے گا کہ وہ اس سرکار کے ساتھ جنت میں جائے گا اور  
جیسے انہیں ہر روزانہ سے پکارا جائے گا کہ اصرارے آؤ ایسے ہی ان کے مہمتے میں اسے بھی ابتدا حدیث پر ہے اور عرض نہیں کہ شروع حدیث سے  
نہایت حدیث صحیحہ کی خصوصیات میں سے ہے، یہاں کہ ان کے فضائل میں آئیے، اگر کسی کا یہ داخلہ ان کے مہمتے سے ہے، خیال ہے کہ اگر یہ برقی  
داخلہ کسی کے روزانہ سے ہوگا، اگر ہر روزانہ سے پکارا جائے گا کہ حضرت افراتیا کیلئے جس کے علی الدینی محمدی اور گزرا نوری شاعر مسلم نواب دشتی کے  
پہر ایک گاؤں سے اس کی طرف آپ فسوس میں کیونکہ آپ وہاں کے باشندے ہیں۔

کہ فرمایا مجھے قرآن والوں سے بجا اور مجھے خوب ستروں سے کر لے اور جو حدیث کی السنہ میں صحاح میں روایت کی کہ جس نے وضو کیا تو اچھا کیا الخ اسے ترقی میں اپنی حالت میں اسی طرح روایت کیا سوا اکلہ اشعد کے اَللّٰہُ مُؤْتِمِرٌ سے پہلے سنہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری اُمت قیامت کے دن پنج لکھیاں بلائی جائے گی اہل مکہ و مدینہ سے تھے تخریج اپنی چمک و دھمک دوزخ کے دروازے سے تھے (مسلم بخاری، روایت ہے اسی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کا زبیر وہاں تک کہ وہی پیچھے کہ جہاں تک وہ لوگ پانی پیچھے

۱۔ خیال ہے کہ کتاب وہ ہے جو پیشہ برہمن ہی تو رہے کہ نہ کہ کسی سے اور بشر کے لیے بھی کہی رہے کہ وہ اس سے بدھتے انہیں سب پر  
تائب و توبہ کیا۔ بعد باتو بہرے دینی فتنہ کش و جھوٹا پروا بانی انگلی ہے اپنے پٹ پک کر کے اٹھا جو جو صرف طاری شدگی سے پاک ہو،  
باکوانہ اپنی میں توبہ اور شطری کہہ دے کہ رب فرما کہ اِنَّهُ يُحِبُّ الشَّاقَّةَ يَتَنَبَّهْ اَعْدَاءُ تَابِ وَفِي الشُّعْبِ تَوْبَةُ سَلَامٍ سَلَامٍ  
پر عرض ہے کہ اس نے غفلتِ قلم میں وہ صوفیہ بیان کیا کہ جو سہل و سہری میں ہی ہے کہ کچھ دیکھیں وہ مشرک یا سادہ گستاخوں کے  
پاؤں یا تھ پاؤں اور پیشانی سفید ہوں یہ بہت قبیح صورت اور اساتذہ پر تپا ہے اذیت کے طور پر نہ کہ انسانی مسلمان ہی کی تائبی یا شافعی اور ائمہ  
پاؤں یا تھ پر وضو سے چھٹے ہو گئے خیال ہے کہ اگرچہ کچھ اہل حق نے بھی خود کیا مگر یہ صرف تائب و توبہ کی صورت ہے یہ وہاں جو صاحبانِ تفسیر سے پہلے وفات پا  
گئے یا یہ مسلمانوں کے چھوٹے یا بچے یا اسام قبول کرتے ہی فوت ہو گئے ہاں یہ لوگ جن میں نہ زیادہ وضو کا تھی نہ کچھ بھی شافعی انداز یہ آئندہ وضو دیکھ کر اگر  
وہ نمازیوں کے گروہ سے توبہ کیا ہاں یہ نمازی اہل حق ہیں بلکہ وہ نزدیک بعض اہل کمال کی ہر طرف سے مہر و مہر کے خیال ہے کہ کافر یا کافر کی تائبی  
یہ شافعی ہی تو رہے کہ اگرچہ یہ صاحبانِ کرام یکساں تھے کہ کسی بھی پرانی گمراہ شاکہ تھا نہیں کسی کے تائبانہ یا تائبی جملہ سیدنا و مرقدین کے مطلب ہے کہ  
اصولت و وجہ تہمید و تحریف سے زیادہ دیکھ کر انسانی اور پاک کسی ہے کہ اگر کافر یا کافر یا مطلب ہے کہ اچھا ہے وضو و تہمید کے نہ وضو ،  
نہ وضو و کھانا یا تائبی تو کوئی مضامین نہیں بلکہ کافر تو ہے کہ کسی تائبی یا تھ پاؤں کی سفیدی کی توبہ کی توبہ کی توبہ ہو گئی

رَوَاهُ مُسْلِمٌ، الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُخْصُوا وَأَعْمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْبَادِكُمُ الصَّالُونَ وَلَا يُحِفُّ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاسْتَحْدَا وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَهَّأَ عَلَى طَهْرٍ كَتَبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، الْفَصْلُ الثَّالِثُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سے (مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت ثریان سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سیدھے رہو گھر تم پر کڑھ سکوا گئے سہ اور جان رکھو کہ تمہارا بہترین عمل نماز ہے سہ اور وضو کی حفاظت مومن ہی کرتا ہے سہ اسے مالک احمد ابن ماجہ اور احمدی نے روایت کیا روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو باکی پر وضو کرے اس کے پیسے وہی نکلیں گے کسی حاکم ہیں سہ (ترمذی، حیمیری فصل روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی

بے اختیار کرتے ہیں کہ کپڑی و فیو خنک در جاتی ہے لہذا اس کا اگر خصوصیت سے فرمایا

۱۰  
۱۱  
۱۲  
۱۳  
۱۴  
۱۵  
۱۶  
۱۷  
۱۸  
۱۹  
۲۰  
۲۱  
۲۲  
۲۳  
۲۴  
۲۵  
۲۶  
۲۷  
۲۸  
۲۹  
۳۰  
۳۱  
۳۲  
۳۳  
۳۴  
۳۵  
۳۶  
۳۷  
۳۸  
۳۹  
۴۰  
۴۱  
۴۲  
۴۳  
۴۴  
۴۵  
۴۶  
۴۷  
۴۸  
۴۹  
۵۰  
۵۱  
۵۲  
۵۳  
۵۴  
۵۵  
۵۶  
۵۷  
۵۸  
۵۹  
۶۰  
۶۱  
۶۲  
۶۳  
۶۴  
۶۵  
۶۶  
۶۷  
۶۸  
۶۹  
۷۰  
۷۱  
۷۲  
۷۳  
۷۴  
۷۵  
۷۶  
۷۷  
۷۸  
۷۹  
۸۰  
۸۱  
۸۲  
۸۳  
۸۴  
۸۵  
۸۶  
۸۷  
۸۸  
۸۹  
۹۰  
۹۱  
۹۲  
۹۳  
۹۴  
۹۵  
۹۶  
۹۷  
۹۸  
۹۹  
۱۰۰

10/10/10

اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ وَمَقَاتِمُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَمَقَاتِمُ الصَّلَاةِ الظُّهُورُ وَإِذَا أَحْمَدُ  
وَعَنْ شَيْبِ بْنِ أَبِي رُوحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرَّؤُفَ فَالتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلَّى  
قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّونَ مَعَنَا لَا يُجَسِّنُونَ الظُّهُورَ وَرَأْتُمَا يَلْبَسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ  
أَوَّلَ لَيْلِكَ وَإِذَا الْإِسَاءَةُ وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدَيْهِ أَوْ فِي يَدَيْهِ قَالَ لَتَسْتَبِيحُنَّ نِصْفَ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلَأُهَا  
وَالْقَلْبُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصُّومُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالظُّهُورُ نِصْفُ

سے اشر علیہ وسلم نے کر جنت کی پائی ناز سے اور نماز کی پائی پاک سے (راحمہ روایت ہے شیبہ ابن ابی  
روح سے کہ وہ حضور سے اشر علیہ وسلم کے کسی صحابی سے راوی سے کہ حضور سے اشر علیہ وسلم نے نماز پڑھی  
سورہ روم کی قرات کی تو آپ کو قنابہ لگ گیا جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے کہ ہمارے ساتھ  
نماز پڑھتے ہیں۔ طہارت اچھی طرح نہیں کرتے کہ ہم پر یہ ہی لوگ قرآن مشتبہ کر دیتے ہیں (نسائی)  
روایت ہے بنی سلیم کے ایک عابد سے کہ فرماتے ہیں کہ حضور سے اشر علیہ وسلم نے میرے پاس پہنچے ہاتھ  
پر چیزیں لگا کر فرمایا کہ یہ آدمی ترازو ہے اور الحمد للہ اُسے سب سے گناہ اور تکبر آسمان و زمین کے درمیان  
کو ببردیتا ہے اور روزہ آدھا میرے لئے اور پاکی آدھا

۱۔ منہ بنت کے دھماکے پہاڑ پہنچے منہ بنت اس کے خلاف نہیں کہتے کہ یہی کلاقب ہے کہ بنی نصر نے شک کیا یہ وہی ہے جو گورنر کا شرف مذہب ہی وقت قبل کو مہربان  
ذو بیکہ طہارت بہت ہے یہ اس لئے کہ ان کی پائی ناز سے آپ بھی ہیں عیسیٰ جیسے کے بچنے سے آپ کے کارنامہ ہم کینت جود ہے خود صحابی ہی خدا  
سے جو کہ تمام صحابہ پڑا اور خدا کی کوئی نافرمانی نہیں اس لئے اس طرح روایت ہمارے صحابہ کے اظہار اس کا نام لینا ضروری ہے نہ حدیث مجروح ہوگی نہ کہ غلط  
وہ شخص باقی ہے یا معلن غالیہ ہے صحابی یا غیر مذکور ہیں یہ دونوں کے معنی حضور و دخل کی متبیین و مسترات ہیں اور ان کے کوکر و خودی واجب کو نہیں ہے  
یہی ان کی کوئی کا شریعہ پر ہے چنانچہ کہ کھدات میں اس کا ہے مرنے والے اس سے معلوم ہو کہ حضور ہی ہیں ان کے نام پر باقی باقی کوئی صحبت کا اثر نہ جاتا  
ہے تو انہیں ان لوگوں پر جو بدکامل اور بے جنوں کی صحبت میں رہیں یعنی مشائخ کا ایمان بھی پراثر نہ لایہ بیکری اور لگتی ہے ہم ابھی  
عرض کر چکے کہ سارے صحابہ معلن ہیں لہذا ان کا نام معلوم نہ ہونا سفر نہیں ہے اس کی شرح گزرجی کہ نیکیوں کا پتہ ان دو کلموں  
کے ثواب سے بھر جائے گا اس لئے کہ تسبیح میں اللہ کے جیسی کا اقرار ہے اور حمد میں اس کے صفات کا اظہار ہے  
۲۔ کہ معلن اور شرفاء کو روزہ روکنا ہے باقی اعضا کو روزہ صبر و عظمیٰ گناہوں سے روزہ روکنا ہے باقی گناہوں سے روزہ

الْإِيمَانِ سَوَاقُهُ الدَّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ يَثَ حَسَنٌ. وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ الصَّنَابِجِيِّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا  
مِنْ فَمِهِ فَإِذَا اسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ الْخَطَايَا  
مِنْ وَجْهِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَصْفَادِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ  
الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا امْسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتْ  
الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتَّى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ

ایمان ہے اسے ترمذی نے روایت کیا، اور فرمایا یہ حدیث حسن ہے، روایت ہے عبداللہ صناہجی سے فرماتے ہیں،  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بندہ مومن جب وضو کرنے لگے، کلی کرے تو خطائیں اس کے منہ سے نکل جاتی ہیں  
اور جب ناک میں پانی لے، تو خطائیں اس کے ناک سے نکل جاتی ہیں، اور جب اپنا منہ دھوئے تو خطائیں اس کے ہنسنے سے نکل جاتی ہیں  
مجھ کو اس کی آٹھوں کی پلکوں کے نیچے سے نکلتی ہیں، اور جب اپنے ماتھے دھوئے تو خطائیں اس کے ماتھوں سے نکل جاتی ہیں  
حتیٰ کہ ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں، اور جب اپنے سر کا مسح کرے تو خطائیں اس کے سر سے نکل جاتی ہیں  
مجھ کو اس کے کانوں سے نکل جاتی ہیں۔ سکھ۔ پھر جب پاؤں دھوئے تو

میرا ایمان، طاقت پورا ہو گا، میں سے میرا کتا پیشا کا سب نفس کی شہادت ہے اس لیے اس سے توئی ہے طلب یہ ہے کہ تمام قسم کے میرا ایک  
جانب اللہ فرقہ ایک جانب ہے، سکھ حقیر ہے کہ آپ کا نام عبدالرحمن ابن عبد ربیع کثرت البرہان اللہ علیہ منان سے ہیں جو تہذیب و ادب کا  
ایک نمونہ ہے، آپ تاہم یہی ہیں صحابی نہیں، حضور کی حدیث شریفہ میں عبرت کر کے دینا پاک کی طرف ہے تمام غنہ چھوٹے تھے کہ حضور کی حدیث  
شریف واقع ہوئی، ابو بکر صدیق سے طہارت ہوئی، لہذا یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ صحابہ انہم ہوں گے، سکھ لیکن زبان سے جو نسبت جو حدیث و غیرہ  
کی و صفیر ہوئے تھے وہ لوگ کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں لوگوں کی بقا اس لیے ہے کہ ان کے حضور کی تاثیر نہیں ہاں اگر ایمان کرنے کے  
لئے وضو کرے تو خداوند مذکورہ فائدہ اسے بھی حاصل ہو جائے، وضو کو مطلقاً فرماتے سے معلوم ہوا کہ وضو کا یہ نام نہ ہے نماز کے  
لئے میرا ہدایت کے لیے، سکھ لیکن ناک میں پانی لینے کی برکت سے ناک یا دماغ کے گندہ جبر ملتا ہے جس سے باہر ناپسندیدہ سوچیں  
اور دماغی گندہ خیالات نکلتے، خیال جب کہ وہاں بھی گندہ و منفار ہی ہوا ہیں، اور پھر اس کے دھوئے سے انکھ کے گندہ جبر سے بھی  
جیسے باہر ناپسندیدہ سوچیں اور دماغی گندہ خیالات نکلتے، سکھ اس سے معلوم ہوا کہ وضو کا یہ نام نہ ہے نماز کے لیے دیکھو کہ میرا کہ  
حضور نے میرے ساتھ اس کا ذکر فرمایا، لہذا تو وضو کو میرے کے ساتھ وضو واجب ہے کا وہ مینہ پانی سے اس کا مسح ہو گا کہ میرا کہ میرا کہ  
سے بھی اس کا مسح بھی کیا جائے گا یہی امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا یہ ہے یہ حدیث امام صاحب کی دلیل ہے

[illegible]

ظہیریں وہ صرف برائیوں کے گھمساوی نہیں گئے، خیال رہے کہ برائی بنانا ظہری کا کام ہے۔ درشت برائی کی بنا پر وہ نہ صرف مسخرہ است کیجئے وہ ماحول اللہ میں اور ان کی برائیوں مسلمانوں کی برائیوں میں نہ کہ برائیوں میں۔ درشت برائی کے ساتھ باج و بار اور واسطی برائی میں اور اس میں مسخرہ است کیجئے وہ ماحول اللہ میں۔ برائیوں کی برائیوں میں نہ کہ برائیوں میں۔ درشت برائی کے ساتھ باج و بار اور واسطی برائی میں اور اس میں مسخرہ است کیجئے وہ ماحول اللہ میں۔



[illegible]

[illegible]

مفسر امام شیخ رحمہ اللہ نے اس مسئلہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ حکم حضرت ابن عباس کی حدیث سے منسوخ ہے جو فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شاد نہ کیا، یہاں تک کہ وہ وضو کرے، نماز پڑھ لے، اور اس کے ساتھ حضرت جابر بن عمرؓ سے ملے کہ ایک صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کے گوشت سے وضو کرایا، فرمایا اگر باؤ کو یا چائو نہ کرو۔ عرض کیا کہ کیا ہم اذیت کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا ہاں اذیت کے گوشت کا وضو کرنا صحیح ہے۔ عرض کیا کہ کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا ہاں بکری کے گوشت کا وضو کرنا صحیح ہے۔ عرض کیا کہ کیا ہم بکری کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا ہاں بکری کے گوشت کا وضو کرنا صحیح ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اس کا اہرام بنجیروں اور اس کے کھٹکا اسلام ہے۔ اے ابو داؤد! ترقی اور اداری نے دہایت کیا، اور این ماجہ نے بھی اتنی سے اور زیادہ کیا۔ دہائے حضرت ابن علق سے فرشتے میں فرمایا رطلہ اشد علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے خدا کو بخائے اور خود کو کھڑو کرے (ترقی و ترقی) اور خداؤں دہائے حضرت معاذ ابن ابی سفیان سے کہ تم میں سے کوئی آدمی اشد علیہ وسلم نے فرمایا، انکسیرین کا بندن جس میں، تو جب انکھو کوئی، تو بندن حاصل کیا یہ

[illegible]

(دعائی) روایت ہے حضرت علیؑ سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سرین کا بندھن انھیں نہیں تو جو سوراہہ وہو کہے بلکہ اسے ابوداؤد کہنے روایت کیا، شیخ امام جمعی السنۃ نے فرمایا کہ یہ اس کے لیے ہے جو بیعتانہ ہو، کیونکہ حضرت افریقہ سے روایت صحیح مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نماز عشاء کا اعتقاد کرتے تھے، حتیٰ کہ اگر کسی سرچک جاتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور وضو کرتے تھے بلکہ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا، مگر ترمذی نے بخاری بنی بظن منہ اللہ! کہ یہ فرمایا کہ وہ سو جاتے تھے۔ روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو اونٹیں پر ہے جو حیث کر سوتے، کیونکہ جب وہ لیٹے گا تو اُن کے جوڑ ڈھیلے ہو جائیں گے۔ ترمذی و ابوداؤد و سنن ابی داؤد ہے حضرت ثبیرؓ سے کہ فرماتی ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے

سیرت معلوم انداز کہ ہر غری کو خندہ خوشی ہے۔ گہے بچے بیٹے دیکھا ورنہ نہیں فورا کیوں اس میں معاف و مصلحت پرستی ہے نہ سلع میں ان کو کہہ رہے تو دیکھ لے کے خبر تو ہے کہ اس کی ہر غری کو ہر حال ہے۔ بعد ازاں بیغمی میں نفس مان کی گئی۔ خواہدیکھ نظریا مانگے، فینڈا کا جوڑنا، ایلار و سونگیا سے لہذا جس بیغرضی، اعناد و مصلحت پرستی میں اس کے خون میں نہا ہی لئے کہا جاتا ہے کہ اگر موت کے بعد سے ہی فو تو فو کی انداز و بچہ جس سوجانے تو فو تو فو نہر جاتا، اگر کوئی کہہ دے جس میں نقل نہیں ہو سکتا انداز کرانے کا۔ سلع بچے ہونے ٹیک لگا کر سب اسی کام میں ہے کہ کوئی نہ خوشی کے کائنات قدر اعفاء و فیصلہ نہاتا ہے فو تو فو کہہ کر ہوا بیغرض ہونے ٹیک لگا کر سب کو کوئی بیغرضی نہ دیکھے اور مانگے میں اس کے۔ اگر نہ کے بعد سمجھ لکے و سوجانہ انداز لگائے جس کی کھٹ لکھی چکر فو تو فو دیکھ کہ آپ سر و سرت صفوان اس ذیلی ہر خندہ بی، سوجہ ہر حدیث و نقل کی بیغرضی میں مشہور و صابر ہیں نہ

مَسَّ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْهُ مَاءَ لَيْلٍ وَأَحْمَدُ أَبُو دَاوُدَ وَالْتِزْمِي وَالنَّسَائِيُّ  
وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّارِقِيُّ - وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذِكْرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ مَاءَ لَيْلٍ  
أَبُو دَاوُدَ وَالْتِزْمِي وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ  
يَحْيَى السَّنَدُ هَذَا مَسْنُوعٌ لِأَنَّهُ أَبَاهُ يَزِيدُ اسْمُهُ بَعْدَ ثَلَاثِينَ طَلْقٍ وَقَدْ رَوَى أَبُو هُرَيْرَةَ

تم میں سے کوئی اپنے عضو خاص کو چھوئے تو وضو کرے لیکن مالک احمد ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ اور دارقطنی روایت کیا اور ایسے حضرت طلق ابن علی سے فرماتے ہیں کہ عضو صلیٰ افتر علیہ وسلم سے اس کے بائیں میں پوچھا گیا کہ جو وضو کے بعد عضو خاص کو چھوئے فرمایا وہ بھی تو جسم انسانی کا کھنڈ ہے لیکہ ابو داؤد و ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے اس کی روایت کیا اور شیخ امام یحییٰ السنہ نے فرمایا کہ یہ حکم مسنون ہے نہ کہ حضرت ابو ہریرہ طلق کے ایک جہاد اسلام آئے اور حضرت ابو ہریرہ

سے اس کے منہ میں چھوئے ہیں، لکن مالک احمد ابو داؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ اور دارقطنی روایت کیا اور ایسے حضرت طلق ابن علی سے فرماتے ہیں کہ عضو صلیٰ افتر علیہ وسلم سے اس کے بائیں میں پوچھا گیا کہ جو وضو کے بعد عضو خاص کو چھوئے فرمایا وہ بھی تو جسم انسانی کا کھنڈ ہے لیکہ ابو داؤد و ترمذی نسائی اور ابن ماجہ نے اس کی روایت کیا اور شیخ امام یحییٰ السنہ نے فرمایا کہ یہ حکم مسنون ہے نہ کہ حضرت ابو ہریرہ طلق کے ایک جہاد اسلام آئے اور حضرت ابو ہریرہ  
عبارت پر مشید ہوگی میں جو عضو خاص چھوئے اور وہ ان کی پائے تو وضو کرے چھوئے سے نہیں بلکہ نہ نکلے سے جیسے بیسنہ تاج ہے اور جہاد افتر  
نہ کہ نکلے ان کی منہ میں سے کوئی بیت اتحاد یا خاندان سے نکلے نہ کہ جہاد افتر  
تو نہ ہے ہمارا کہ اس کے منہ میں چھوئے ہیں اور وہ ان کی پائے تو وضو کرے چھوئے سے نہیں بلکہ نہ نکلے سے جیسے بیسنہ تاج ہے اور جہاد افتر  
بلکہ نہ نکلے ان کی منہ میں سے کوئی بیت اتحاد یا خاندان سے نکلے نہ کہ جہاد افتر  
یہ کسی شخص خاص وضو تو دیتا ہے لیکن اس حدیث سے ان کا مذہب ثابت نہیں ہوتا کہ ان کے نزدیک صرف تھیل یا نیکلے کے بیٹ سے بیسنہ تاج  
چھوئے وضو تو دیتا ہے۔ لیکن وہ نہ کہ نکلے ان کی منہ میں سے کوئی بیت اتحاد یا خاندان سے نکلے نہ کہ جہاد افتر  
بزرگ حدیث، کلی حدیث کے میں خلاف ہوگی طحاوی شریف میں ہے کہ یہاں وضو سے اور ہاتھ دھونا ہے۔ یہی حضرت مسیح علیہ السلام کا قول ہے میں  
جو عضو خاص چھوئے نہ مسجید کے ہاتھ دھوئے جیسے کہا ہے کہ وضو ہی تھا اور ہاتھ دھونا وضو کا حصہ ہے جسے مالک اگلے وضو و جم کے اعضا  
پس کو ان کے چھوئے سے وضو نہیں دیا۔ ایسے میں بھی ایک عضو ہے کہ اس کا چھوئے وضو نہیں دیتا ہے لہذا یہ حدیث ہمارا نام اہل علم کی طرف سے  
پس اس کے چھوئے سے وضو نہیں دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی جاسم ابن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی کہ اس نے وضو کر کے ہاتھ دھوئے  
نہ کہ نکلے ان کی منہ میں سے کوئی بیت اتحاد یا خاندان سے نکلے نہ کہ جہاد افتر  
لاشعاری اس کی پوری بحث طحاوی شریف اور مسیح ابی ہریرہ میں دیکھو



[illegible]

[illegible]

و امیر میں شخص جس کے اسرار و شایہ کرنے بلکہ نہیں وہ یعنی پیشکش پر ملکہ بھی نہ دیکھو و اگر وہ حضور کو اپنے حق کو نہ مانتا تو یہ ہے  
 صلہ سلام و احوال کے بعد اور میں کو اپنے حق پر غلطی سے آگاہ نہ آیا تو میں یہ حال سے متنبہ کیا گیا و ذات کا ایک حضور کو دست پند کیا کہ اگر وہ بھی اسکا  
 دل مجھ پر ہوتا ہے اس میں وہ بھی دعا گو نہیں ہوتا۔ یہ ناپا حضور کے ساتھ مہر کی حالت بلکہ اگر ایک ساتھ یہ گوشت کیا گیا ہوگا۔ صلہ یعنی ہم  
 حاضر بلکہ تعلق ہے۔ ہی انہی سے یہ سب کو دست نکل آئے اس کے صلے سلام بلکہ ایک کہ حضور کلمہ پر قرآن کا شایہ و صلہ ہے بیا ہوا ہے۔  
 حضور کے گھر میں پادشہ گوشت سب کو کھانے کو کیا ہو یا ان اور شوبہ کے پانہ اور صلہ و نام غیب ہی کے کہ اس کا ساتھ دوسرے کو زندگانی کے صلے سے توفیق  
 انکار آئے اور پائے کی وجہ سے دینا کے میں غلو میں پائے ہفت واکہ سے فضل میں ہر ماہ ہے۔ صلہ یعنی چاہا تو کہہ دی اور انھیں ان ہی دوسروں میں جو کلمہ

روایت ہے حضرت انس بن مالک سے فرماتے ہیں کہ میں اودائی اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے گوشت دودئی کھائی، پھر میں نے وضو کا پانی منگایا یہ تو ان دونوں نے فرمایا کہ کیوں وضو کرتے ہو، میں نے کہا اس کھانے کی وجہ سے جو ہم نے کھایا، وہ بولے کیا تم حلال چیزوں سے وضو کرتے ہو، ہمتہ اس سے قاتہوں نے بھی وضو نہ کیا جو تم سے بہتر میں اصدا روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے تھے کہ مرد کو اپنی بیوی کا بوسہ لینا ادا ہے اپنے ہاتھ سے چھڑنا حلال ہے، جو اپنی بیوی کو چھڑے، اپنے ہاتھ سے چھڑے، تو اس پر وضو ہے بلکہ (مالک وشافعی) روایت ہے حضرت ابن مسعود سے وہ فرماتے تھے کہ مرد کو اپنی بیوی کا بوسہ لینے سے وضو ہے (مالک)

[illegible]

کتابخانه

فہرست

شہرہ میں ایمان دھتے لوگ ایک حرکت میں تو آگے نہ گئے تھے آپ نے یہاں تک مسجد نبوی شریف میں یہاں تک کیا۔ مزید سفر میں قیام رہا حضرت عثمان کی شہادت کے بعد خدام چلے گئے وہیں وفات پائی اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ بھی وہاں اسی مکان میں تھے۔ آپ کی کنیت ابو معص ہے۔ آپ کی والدہ کا نام یحییٰ بنت عمرؓ کی خطیبہ ہے۔ کنیت ام فاطمہ، مسلمانان ابن عبداللہ کی مخالفت کے بعد آپ غنیہ پورے شہرہ میں خلافت منجائی اور سندھ میں مارچ مقام فور سمائی میں قریب خمس استقلال ہوا۔

میت

لَمْ يَمَعْمَنْ مِنْ تَيْمِ الدَّارِي وَلَا رَاهُ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْمُولَانِ  
بَابُ أَدَابِ الْخَلَاءِ - الْفَصْلُ الْأَوَّلُ - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْعَارِظَ فَلَا تَسْقُبُوا الْقِبْلَةَ وَ

میں ہادی سے متنازع نہیں کیا، اور نیرید ابن خالد اور نیرید ابن محمد مجہول لوگوں پر پیش پاخانہ کے ادب کا باقیہ بیبی فصل ہدایت ہے  
ابو ایوب انصاریؓ تھے فرماتے ہیں: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ جو بتم پاخانہ بناؤ تو قبر کی طرٹ مٹ نہ کرو، اور

یہاں سال مہربانی، دوسرا پانچ بیٹے خلعت کی، تاہم حضرت عبدالملک آپ کے نام میں تھیں۔ آپ جیسے بھلا زادہ خیر خاندان سے  
والے وقت سے پہلے اپنے شوهر کو مل گیا کہ گڑے آپ مدد و انعام میں عرض صادق کا نونہ سے حج و عمرہ کی باتیں کرتے تھے کہ آپ نے قلع قمع کیا تاکہ میں  
جو خوف ہو سکرم کے اس جہر کی طرف آجائے جس کا احسان غافل میں فرما رہے ہے وہ تاہم وضو سے۔ یہ حدیث امام اعظم کی دلیل ہے کہ خوف  
میں توڑا ہے۔ حضرت امام شافعی اس کے خوف ہیں۔

اسلئے مصنف نے اس حدیث پر دعا عرض کی کھلے ایک پر کر کہ حدیث میں اسلئے ہے کہ یہ کسی میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے دوسرے پر کہ اس کی اسناد میں دو راوی چھوٹ گئے ہیں مگر خیال رہے کہ مصنفین کے نزدیک حدیث میں اس قابل عمل ہے۔ نیز ضعیفین کے اس مسئلے کا مدار صرف اس حدیث سے نہیں بلکہ بخاری ۱۰۱۱۱ ماجر، ترمذی، ابوالخوارزمی، مالک، ابو داؤد وغیرہم کی بہت سی احادیث پر ہے۔ چنانچہ بخاری میں ہے کہ مصنف نے غلط سنت الی میں سے فرمایا کہ جب تھا تو اسے صحن کا نادر شکل بنائے تو اس کا منہ کے زنا میں ہر نماز کے لیے نیا وضو کر اگر وضو نہیں تو نہ تو اس کا وضو نہ ہی وضو نہ ہو تو اس کی نیز ابو داؤد، ابی ماجہ وغیرہ میں ہے کہ مصنف فرماتے ہیں اگر نماز میں کسی کی تکبیر چھوٹ جائے تو نماز چھوڑ کر وضو کرے۔ پھر نماز پوری کرے اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جہاد الحق حصہ دوم میں دیکھو۔ خیال رہے کہ بہت ناخوشی کلم قرآن نجاست ہے۔ اور نجاست کا نکلنا وضو توڑتا ہے۔ اسی صحیح فروع حدیث فقیر کی فکر سے نہ گزری جس میں ہرگز خوشی ناخوشی وضو نہیں۔ مسئلہ خلا وقت میں خالی جگہ کہہ دیتے ہیں۔ اصطلاح میں ابدیت کو چونکہ یہ کام تنہائی میں ہوتا ہے۔ اسی لئے اسے خدا کا جانا ہے۔ مسئلہ آپ کا نام خدا کا ہے زید ہے الفارسی ہیں غرض ہیں۔ بہت مقرب میں موجود تھے تمام عزائم میں مصنف کے ساتھ تھے مصنف نے حضرت کے دن اللہ انہی کے گھر قیام فرمایا۔ صحابہ ان کے اختلاف کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تمام جگہوں میں شام رہے۔ فرمایا میں صلاہ کی سرگردانی میں ہوں ہم پر جہاد جوئے ان میں آپ نماز باذن شام سے شامل تھے۔ قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت بیمار ہو گئے۔ وصیت کی کہ اس مہاجر میں میری میت ہے ساتھ رکنا، اور قسطنطنیہ فتح ہو جائے تو مجہاد میں کے تدبیر کے نیچے مجھے دفن کرنا چاہئے آپ قسطنطنیہ کی نصیب کے نیچے مدفون ہیں۔ آپ کی قبر زیارت کا وہ خاص مقام ہے۔ بیمارانی کی فکر کی سٹی سے شفا پاتے ہیں (مرقاۃ کامل) ۶

لَا تَسْتَدْرِيهَا وَلَكِنْ شَرُّوْا وَعَرَبُوْا مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحَمَّدُ السَّنْدِيُّ رَحِمَهُ  
 اللَّهُ هَذَا الْحَدِيثُ فِي الصَّحاحِ وَأَمَّا فِي الْبُيَّانِ فَلَا يَأْسَ لِمَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
 عُمَرَ قَالَ انْتَقَبْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِي فَوُعِيَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَفِي حَاجَتِي مُسْتَدْرِ بِرَاقِبَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ سَلَمَانَ  
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا يَعْزِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُسْتَقْبَلَ

نبیہ، لیکن یا تو پرہیز کی طرف ہو جاؤ یا پیغمبر کی طرف ملے (مسلم بخاری) فرمایا شیخ امام محمد بن السند رحمۃ اللہ علیہ  
 یہ حدیث جنگل کے متعلق ہے، لیکن آبادی میں کوئی حد نہیں، اس لئے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر سے مروی ہے  
 فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفصہ کے گھر کی چھت پر کسی کام کے لئے چڑھا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو دیکھا کہ آپ قبلہ کو پیٹھ شام کی طرف منہ کئے قضاے حاجت فرماتے ہیں۔ (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت  
 سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ ہم

ملے۔ نبی شہاب پاخانہ کے مت قبلہ کو منہ پیٹھ کر کھلا ہے، چونکہ یہ منہ میں قبلہ جانب جنوب ہے اور امام حسین رضی اللہ عنہ سے المتفق جان ب  
 خیال «ہاں کے گھاٹ سے فرمایا گیا کہ مشرق یا غرب کو مت کرو۔ چونکہ ہمارے ہاں تہجد جانب مغرب ہے، لہذا ہم لوگ جنوب یا شمال کو نہ کریں  
 گئے بغیر اس لئے کہ اس حدیث میں جنگل یا آبادی کی کوئی قید نہیں، ہر حال کعبہ کو منہ یا پیٹھ کر کے سبھا کرنا حرام ہے خفیوں کا بھی مذہب ہے۔  
 سلمہ امام محمد بن السند کے اس فرمان میں چند طرح گفتگو ہے، ایک یہ کہ عافیت کی حدیث میں جنگل یا آبادی کی قید نہیں، مطلق کرنا چاہئے طلاق پر  
 لکھا خود ہی ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے یہ روایت حضور کا ایک شخص شریف بیان کرتا ہے اور جب فعلی و قول میں نیز عافیت اور باجمت  
 میں تعارض ملے ہو تو حدیث کوئی اولیٰ پر اور عافیت کو باجمت ترجیح ہوتی ہے کیونکہ حضور مسلّم اللہ علیہ وسلم کے بعض اشخاص کر کر آپ کی،  
 خصوصاً باجمت ہوتے ہیں، دوسرے یہ کہ حضور کا یہ فعل شریف عافیت سے پہلے کا ہو گا، لہذا یہ نسخہ ہے، اور عافیت کی حدیث ناخبر سے  
 یہ کہ حدیث عبداللہ بن عمر کو دیکھئے یہ فعلی کی حدیث حضور اس قدر سے پہلے ہو گئی تھی کہ حضور کو لکھا کہ تم لوگ اپنے سرور پر اسان بدلی  
 انہیں منکر کہ نہ کہ جاتا ہے متفقین اور دوسرے دیکھتے نہیں جوتھے یہ کہ صحابہ کرام کا میں بھی مذہب تھا کہ آبادی میں میں اس وقت کو شہاب پاخانہ کر کر  
 چاہئے، امام محمد بن السند، امام احمد بن حنبلہ اور احمد بن حنبلہ کے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جب ہم شام میں اپنے قریب ملے وہاں کے ایک شخص  
 کو قبلہ رخ بنا یا تو ہم متفقہ فرماتے تھے اور اس میں ہرگز جھگڑے تھے، انہی نے فرمایا کہ یہ حدیث اس حدیث سے ہے، پانچویں یہ کہ قبلہ کھانا کھا جائے یا  
 نہ کھا جائے یہاں جس قبلہ کی طرف متوجہ ہونا یا نہ ہونا یہ سب کچھ جنگل میں ہی حرام ہے، اور سب سے مروی تو چاہئے کہ شہاب پاخانہ کا حکم بھی وہی ہو گا کہ اگر کھانا

مسلم  
بخاری

الْقِبْلَةَ إِذَا لَبِثَ أَوْ بَوَّلَ أَوْ تَسْتَنْجِي بِالْيَمِينِ أَوْ أَنْ تَسْتَنْجِي بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَجْحَارٍ أَوْ أَنْ  
تَسْتَنْجِي بِرُجُوعٍ أَوْ يَعْظُمُ رِوَاةُ مُسْلِمٍ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ  
مَنْفَعٌ عَلَيْهِ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبِيلٍ فَقَالَ  
إِنَّمَا لِبَعْدُ إِنَّكُمْ وَمَا بَعْدُ بَانَ فِي كَيْدٍ لِمَا أَخَذَ هُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْتَرُونَ الْبَوْلَ وَفِي  
رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ لَا يَسْتَنْتَرُونَ الْبَوْلَ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالْثَمِيمَةِ ثُمَّ أَخَذَ  
جَرِيدًا فَارْتَبَهُ فَشَقَّهُ ابْنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً قَالَ الْوَيْلَ لِرَسُولٍ

پیشاب پانخانہ کے وقت قبلہ کو نہ • کریں، یاد رہے ہاتھ سے استنجا کریں، یا تین بھجروں سے کہے استنجا کریں یا گوبر یا  
بڑی سے استنجا کریں یا مسلم روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانخانہ میں داخل  
ہوتے تو فرماتے کہ اللہ ہی خبیث جنات اور نجس جہانوں سے تیری پناہ مانگتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخاری روایت ہے  
حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں پر گزرتے تو فرمایا کہ یہ دونوں خدا ہی نے چاہے یہ  
اللہ کی بڑی جیسے عذاب نہیں دیتے چاہے ان میں سے ایک تو پیشاب سے استنجا نہ کریں کرتا تھا، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت  
میں ہے کہ پیشاب سے پرہیز نہ کرتا تھا۔ اور دوسرا چھل خوری کرتا پھر نہ تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ تیری تر شاخ لی اور اسے چیر کر  
دو چھتے فرماتے پھر ہر قبر میں ایک گاڑ دی، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ

سبح آپ کی کنیت ابو عبد اللہ ہے وہاں کے شہر عقبان کے معانات میں رہے تھے اپنے ملے تھے وہاں کی خوشی میں پھر تھے ۱۴ جگہ  
فروخت تھے، یہاں تک کہ جو سند یا بندہ حضور تک عین میں پہنچ گئے۔ ساتھ میں نورسالی عراقی، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تابعی اور حضور  
کے صحابی ہیں یہ وہ مقام تھا جس میں نماز پڑھ کر عین توڑنے لگے کہا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ کے صحابیوں سے آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے  
اوصاف کر کے سنئے تو آپ کی خوشی سے لگے یہ سب خیال ہی سے کہہ کر قبلہ کو نہ کہ پیشاب پانخانہ کو نہ کہ وہ تحریر ہے ہاتھ سے چھو کر یا ہاتھ استعمال  
کے بغیر تیری، اور تیری وہ چیز ہے جسے کے لیے علم حالات میں تھیں، اگر اس سے کہ وہاں میں صفائی ہو کر کہنے دبی عرب منی ہے وہاں شافعی کے  
پیادہ تین وہیلے واجب ہیں، سب کو کہہ چکے ہیں کہ ان کے خدا ہے اور اگر ان کے جہادوں کو نہ کہ خود بخود جس سے تھیں اس سے پانی کیسے حاصل ہوگا اور  
بندگی میں تو ان کی کوئی بھی بلکہ ہے چکی طرف سے صفائی ہوگی ان کی طرف سے غم کا اثر ہے۔ سب یہ وہاں پانخانہ میں داخل ہونے سے پہلے پھر یہاں کی کو  
گئی جگہ پانخانہ کو نہ کہ نہ کہ ہے اور تھے ہوا کو تہ نہ کہ ہی تھے جو کہ پانخانہ میں گندہ جنات تھیں۔ اس لیے یہ وہاں میں چاہئے، حبشہ و بصرہ



[illegible]

يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أُنِيَ الْخَلَاءُ فَلَا يَمْسُ ذِكْرُهُ بِمِثْلِهِ وَلَا يَتَمَسَّهُ بِمِثْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرُوضًا فَلْيُسْتَنْزَلْ  
مَنْ اسْتَجَبَ فَلْيُؤْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَعَلَامٌ إِذَا دُفِعَ مِنْ تَاءٍ وَغَنَزَةٌ يَسْتَنْجِي بِالسَّاءِ  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. الْفَصْلُ الثَّانِي: عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ

تور بن میں سانس لے لے اور جب پاخانے جائے تو پیشاب گاہ دہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ دہنے ہاتھ سے استنجا کرے بلکہ  
(مسلم بخاری) روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو وضو کرے وہ  
ناک میں پانی لے اور جو استنجا کرے وہ وطاق کرے۔ (بخاری و مسلم) روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جاتے تھے تو سب اور ایک دکان پانی کا برتن اور برچھا لیتا، آپ پانی سے استنجا کرتے تھے وہ ہم پر کیا  
دوسری فصل۔ روایت ہے حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جاتے تو اپنی آنکھوں میں آدھار لیتے  
اسکے ابو داؤد و النسائی اور ترمذی سے روایت کیا۔ اور ترمذی سے کہا

تھانہ آپ کا نام حادثہ احمد بن حنبل سے انصار کا غریبی میں بیت عقباں تمام غزوات میں شامل ہوئے جدیدا امیر آپ کی آنکھ نکال دی تھی حضرت  
نعمان بن مقرئؓ کا لڑکا لعاب شریف ٹھکانا تو دوسری آنکھ سے زہن دھو کر ہو گئی، ابو سعید خدریؓ کے خیالی منہ میں شریک بھائی میں ستر سال عمر  
پانی سترہ میں حینہ منقہ میں وفات پائی، سلمہ بلکہ بقیہ منہ سے طمیدہ کر کے سانس لے تاکہ تنور کا دھڑ پانی میں نہ پڑے نیز سانس میں  
اندک گڑ لگا دینا ضرور ہوتا کہ جو پانی میں مل کر بیماری پیدا نہ کرے اس سے معلوم ہوا کہ اگر دھو کر گریب میں پھونکے ملنا مستحب ہے، سلمہ اگر کو  
دھونا ہاتھ کا لے پیچھا اور قبیح و قبیل شمار کر کے کیلے سے لہذا اسے گندہ کام بنی شمال ذکر ہے سو فیہ فرماتے ہیں کہ اس امر میں زیان  
انکہ وہ ان کو گناہ میں مبتلا کر کے کرے چہرہ، اللہ کا ذکر کرنے قرآن دیکھنے دیکھنے کے لیے ہیں۔ سلمہ علم ہو کہ جو وضو میں ناک میں پانی بک  
صاف کرنا مستحب ہے اور پانہار کے بعد وضو کرنا مستحب کرنا اور طاقن مرحلہ لینا مستحب ہے پانی سے استنجا بعض صورتوں میں فرض ہے بعض میں مکرا  
بعض میں مستحب، سلمہ وہ دوسرے صاحب حضرت ابن مسعودؓ نے یا ابی ہریرہؓ رضی اللہ عنہم میں کہ خود یہ نہایت تھیں پانی سے قوای  
وضو میں کہ بعد استنجا کرتے تھا اور جیسے سیاہی سے دھوا کرتے یا پیشاب کیلے کراؤم کرتے تھا چنانچہ کہ بعد نہ کہ چھ پرچھ کو نہ کہ ناکہ نفل  
وضو کے پڑتے تھے بعض میں کہ کیا تھا کہ وہ دھوا کرتے یا پیشاب کیلے کراؤم کرتے تھا چنانچہ کہ بعد نہ کہ چھ پرچھ کو نہ کہ ناکہ نفل  
یا ہر ایک کھاتے یا جب میں ڈال دیتے تھے کہ جو کھانسی میں کھاتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک میں چیزیں ڈال دیا یہاں تک کہ ہم

هَذَا الْحَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ عَرِيبٌ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ وَفِي رِوَايَةٍ  
وَضَعُ بَدَلُ نَزَعٍ - وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْبِرَّ  
إِنْطَلَقَ حَتَّى يَرَاهُ أَحَدًا رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ - وَعَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَأَتَى دُمَشًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ  
قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيَرْتِدْ لِبَوْلِهِ رَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ - وَعَنْ أَبِي قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدُ ثَوْبِهِ  
الْأَرْضَ رَأَاهُ الْبَرَمِيدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالْدَّاهِمِيُّ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور ابوداؤد نے فرمایا کہ یہ حدیث منکر ہے نہ اور انکی روایت میں اُسامہ کے کچلنے لگانے ہے، روایت ہے حضرت جابر سے 'فرشتے ہیں کرنبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے بناتے کا ارادہ کرتے تو دناں پلتے جہاں آپ کو کوئی نہ دیکھتا تھے (ابوداؤد) روایت حضرت ابوہریرہ سے فرشتے ہیں کہ ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تھا، حضور نے پیشاب کا ارادہ کیا تو دروازہ کی جڑ میں نرم زمین پر گئے، پھر پیشاب کیا، پھر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی بھی پیشاب کرتا ہے تو پیشاب کیلئے نرم مگہ چھوٹے ستھ (ابوداؤد) روایت ہے حضرت انس سے فرشتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب پاخانہ کا ارادہ فرماتے تو جب تک کہ زمین کے قریب ہوتے اپنا کراڑا نہ اٹھاتے تھے (ترمذی) ابوداؤد دارقطنی روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

نام لکھا ہوا کاتب کو کہ اسے لکھ کر دیں خدا کے پاس دے جائے جیسے کوئی دیر جو میں اس کے اطباء یا استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
استخرا میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
افزون ہے یعنی ان پر جو ان کی ایمنی کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
ستہ میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
کہ میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
دوسرے شخص کی طرف سے لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت  
ہے چنانچہ اگر کوئی شخص لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت میں میں جو میرے بھائی جہاں دہاں کے لئے کوئی دیر لکھ دے وہاں کے استخرا میں میں دے دے کہ اگر میری نفلت

صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے بیٹے کیلئے باپ، تمہیں سکھانا ہوں جب تم پائلے جاؤ، تو قبلہ کو منہ نہ کرو، اور نہ پیٹھ سے، اور تین چھروں کا حکم دیا، اور رید و ہڈی سے منع فرمایا، اور منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ سے استنجہ نہ کرے، (ابن ماجہ، دارمی) روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمائی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دہانہ تھا بھارت اور کھانے کیلئے تھا، اور بایان تھا استنجہ اور کھانا کھانے کے لئے (ابوداؤد) روایت ہے

فرکر کر نرم کر دیا جسے اس کا پہلی حیثیت سے معلوم ہوا چنانچہ کایم کہ نہیں خواہ کسی مکان میں ہوئے یا بجلی میں ہو کر چھ جھڑوت ستر کھن جانا نہیں  
اسی لئے عام جگہ میں کرتھیاں ہیں بلکہ اندر سے بھی مجبوراً ضرورت نہ دوسرے، دیتے سے فرم کرے۔ یہاں اس کے تھیں قلم ہے جسے سلطہ نے شہادت  
جست اور قلم ہے۔ میں تمہارے والے کی شکل میں اور ادب و اعانت اور قلم میں تمہاری اولاد کی شکل میں ہیں جسے کہ بعض اوقات شہر میں بھی مسطورہ کی  
کے پاس ہیں مقام چنانچہ کے والد ایک مہتمم کے ہندو کے برقیں ہی ہے ان کی کھلیں کلم قرآن مسطورہ کی کھلیں میں ہیں ان کے سے نکاح پر ہندو ہمہ کی ہمت کر  
آپس پر کرنا فرما نہیں۔ اسی لیے سارے مسلمان کلم قرآن آپس میں جمائی ہیں کیونکہ اس دست ملنے سے نیکو اللہ ہے۔ مسطورہ کو عبداللہ بن آدم سے اس کی کھلی  
ہوئی کتاب جاء الحق من ربکھیں سلطہ جنگلی میں ہو گیا بادی سے۔ اوس میں ہو گیا کھلی سدا میں ہر حال کیسے کو نہ پانچہ کر کہ چشما پانخانہ در کرب و میرٹ  
اللہ اعلم کی کھلی ہوئی پر ہے۔ چونکہ اس میں کو مجھ کی کوئی تہ نہیں سلطہ اس حضرت کی وجود پہنچے بیان کی پانچہ میں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسام  
اسی مسطورہ کی کھلی ہے اس چیز سے استیجا مانا ہے جو صفائی رکھے، اگر کسی وسیلہ سے ضرورہ یا کا نہ اسے استیجا منحوس اگر چہ سادہ ہی ہو کیونکہ اس پر  
مسطورہ کی کھلی نام لکھا جا سکتا ہے۔ لہذا محرم ہے در تانہ نیز اولی و ضرورہ چیزوں کے استیجا منحوس ہے کہ یہ نقصان پہنچائی دینے خیال ہے کہ  
کہ انسان بجات اسی اللہ کی خواہ اس کے استیجا منحوس ہے۔ عباد اللہ کے کو کے محرم ہے گھاس مجبور کو کہتے ضرورہ کو سب قابل عزت  
ہیں۔ سلطہ میں اپنے ہاتھ سے ضرورہ فعل کرتے ہے سادہ پہلی ہی کو دھرتے تھے۔ نیز اس کے کھانکھتے اور پانی چھتے تھے اور پانی ہاتھ سے  
استیجا، ناک کی صفائی، ضرورہ کو پینکنا و ضرورہ ہر کام میں کھلی کی است کر کے کرتے تھے۔ لہذا ایک ہاتھ کے کام دوسرے سے دیکھ کر لکھتے  
فرمایا کوئی کھلی نہ دینے ہاتھ سے کر لیں اور کوئی کھلی نہ ہاتھ سے نہ

ملہ نہیں بخود کام احتیاج ہے کہ عام حالات میں نہ کافی ہوتے ہیں بلکہ دست و خیر کے موقع پر پانچ یا سات کی ضرورت ہوتی ہے مفہور دستا ہے جتنے سے حاصل ہیں ان سے زیادہ کھانے میں پتھر لڑھکتے ہیں۔ چاہیں جو خواہش تھوڑی کیوں نہ کیجیگا یہ کھانے کے پتھر کا کافی نہیں ہوتے ساتہ چوبیس نبات کی خوراک کھانے والے کو گرائے کے جانوروں کی غذا اسی لئے مفہور ہے۔ آٹھا وادفر یا پانی غیر مینڈی کی کھانے کو ٹوٹی ہے۔ اخیال ہے کہ کبب مینڈی نبات کے جانوروں کی خوراک کا احترام ہے تو ہاں سے جانوروں کی خوراک کا بھی ضرور احترام ہوگا۔ بھانڈا نبات کے محسوس ہونا ہے کہ مسلمان میں ولایت حدیث شریف میں ہے کہ جب نبات ڈھکے اٹھاتے ہیں تو اس کی گت پلٹے ہیں اور جب ان کے جانور کو بوسہ دیتے ہیں تو اس میں دلہنے پلٹے ہیں کہ گویا نبات آپ انسانی ہیں۔ ایسے مسلمان کے نزدیک میں ملازمین کے ساتھ ہے۔ آخریہ چرستہ میں یہاں کیا سطور میں شک میں نہات باقی مشہور مولوی صاحب مسلم کو بڑی کھلی سے اشارے سے کلم گوئی کی کثرت و زندگی سے خبردار ہیں۔ مفہور نے جنگ جبر سے ایک دن پہلے مولوی صاحب کو ملنے کا زمانہ بیان کیا کہ ان کا زمانہ بیان تھا کہ اس زمانہ میں مولوی صاحب کو موت لگتی تھی کہ جبر جہم ملے

[illegible]

إِلَى الْغُلَاطِ فَلَيْسَتْ تَرَفَاقَ لَهَا جِدُّ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمَلٍ فَلَيْسَتْ تَذِيرُ  
وَأَنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ مِنْ فَعَلٍ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَاحِجٍ  
رَوَاهُ الْبُؤْدُودُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالذَّارِقِيُّ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْحَنَةٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ  
فِيهِ فَإِنَّ عَاقِبَةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ الْبُؤْدُودُ وَالدَّرِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ  
يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ أَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اخذ نہ ہائے تو اذکر سے اگر اذکر پائے بجز اس کے کہ ریت کلاہر جمع کر کے تو اس ڈھیر کو طوف پٹھیکر لے  
 کیونکہ سلطان لوگوں کے پانڈے کے ہتھکا ہے کیلینا ہے جو ریت کے تو اچھا ہے جو درے تو گناہ نہیں ہے  
 والہود اذکر ابن ماجہ واری اروایت ہے عبداللہ ابن شعل سے ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے کہ تم میں سے کوئی غسل نما میں اگر گزرتی شب در کرے پھر اس میں غسل یا وضو کرے گا۔ کیونکہ اہم  
 دوسو سے ہوتے ہیں اسے ابوداؤد ترمذی اور سنائی نے روایت کیا مگر ابن دینو نے نہ فرمے نقل  
 کا ذکر کیا۔ روایت ہے عبداللہ ابن حرس سے ہے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خوار و مرستہ کا اسی سے مشافہ معلوم ہوتا ہے کہ بیتا محض ہم میں داخل کرنا جائز ہے۔ جیسے شہ بابا خان داخل کرنا کہ جس میں جہ  
سلطہ کو لوگوں کے سامنے تو اکثر ان فرسخ ہے۔ تنہائی میں اس کو سب۔ کیونکہ یہاں ایک خدیجہ ہے اسی سے تنہائی میں بیٹنگ رہنا ممنوع ہے ظہیر  
کی طرف چلنے کی اس واسطہ سے کہ لوگ تو کچھ سے وغیرہ سے بھی آکر لگا جاسکتا ہے اور وہ دونوں طرف سے حرکت کرتے ہیں مگر تنہائی میں ہی رہنا بہتر ہے  
حاجب نہیں۔ شیشیاں کے کھینٹنے سے وہاں بہرہ کر لوگی اور لوگ دیکھ کر شہاب سے کہہ سکتے ہیں کہ وہاں بہرہ کر رہا ہے۔ اس سے بے فائدہ ہے وغیرہ۔ اس لیے سماجی میں تیز ترین ہے۔  
بیت اور انصاف میں شریک ہوئے۔ مدینہ منورہ کا قیام ہا شہر کفر فتح ہوئے پہلا دل آپ ہی وہاں داخل ہوئے۔ عہد خانہ میں ممبروں میں گفتگو کر رہے  
سکھانے کیلئے یہ کہیں گے کہ وہاں شہاب سے ملنے سے متوجہ نہ ہوں گے۔ اس پر آپ نے استدلال کرنے کے بعد کہ ہم کو یہاں پہنچنے سے ہم تباہ کر دینا چاہیے  
انہیں پختہ ہو کر اس میں پانی خارج ہو سکے گا۔ خانہ کا ہوتا وہاں شہاب کہہ سکتے ہیں کہ میں حق نہیں اگر ہر بہرہ سے کہہ دے کہ اسے لیکن اگر کسی بھی ہوا دینی کے لئے  
سچی ہو تو شہاب کہنا نہایت برا ہے کہ زمین کو جس کو جائے گا اور فصل یا دھنوں میں گھلا پانی ہم پر پڑے گا یہاں دوسری صورت یہ ہوا ہے۔ اسی لیے  
بیکار نہایت زیادتی ہے۔ شہاب نے اس سے دوسرا حکم کیا کہ اس کی جگہ پر ہے۔ عید کا تجربہ ہے۔ باندی کی پیشکش پڑنے کا دوسرا ہے کہ کچھ سنی زیادہ  
ظاہر میں شہاب آپ قبیلہ منیر سے تعلق رکھتے ہیں۔ امرہ کے بننے والے ہیں۔ آپ کے والد کا نام پیر صاحب پیر صاحب پیر صاحب

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُؤْلِنَ أَحَدَكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّسَانِيُّ وَعَنْ مَعَاذٍ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقُوا الْمَلَاحِينَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّانِي الْمَوْلَادَ وَكَارِعَةَ  
الظَّرْنِي وَالظِّلَّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَأَشْفَقَيْنِ عَنْ عَوْرَتَيْهِمَا  
يَتَحَكَّمُ لِكُلِّ وَابْنٍ فَلْيَنْقُتْ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ زَيْدِ  
أَرَقَمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الْخُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَوَّحَذَكُمْ

کہ تم میں سے کون شخص سوراخ میں ہرگز چننا ہے کہ اسے ابو داؤد اسان اور ابیہ ہے حضرت معاذ سے فرماتے  
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں یعنی جیروں سے بچو گھاٹوں اور میانہ راستہ اور سارے میں پناہ  
کرنے سے بعد ابو داؤد اور ابیہ ہے حضرت ابوسعید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ وہ شخص بنانا کہنے سے جائیں کہ شرمگاہیں کھولے پائیں کہ کیوں اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا  
ہے کہ احمد ابو داؤد ابن ماجہ اور ابیہ ہے زید بن ارقم سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے کہ یہ بات نہ سنا ہے کہ اس کے حاضر رہنے کے لئے کہ اس سے تعجب نہ کرے کوئی

سے عمر سے اور ان میں کا سوا شرمگاہ میں نہیں چڑھ کر اگر سوراخ میں دھریے جائے جو نسیاں حیرت مکرورہ جائے یا جات پڑتے ہیں یہ تیار چوتھ  
یا پانچ سے نکلتے ہیں اگر وہ سارے ہی نکل کر میں تکلیف دیں گے اس لیے وہ ان چننا کرنا میں فرمایا گیا چنانچہ سدا ہی جہاں انسانی ذات  
اس سے پہلے کہ اپنے ایک سوراخ میں چننا کیا کہ جن کے نکل کر آپ کو جھک کر دیا ہوگی نے اس سوراخ سے کہ اگر کسی عین حقیقتاً نہایت  
الْفَرْقِ سَعْدِ بْنِ عَمْرٍاءَ وَكَوْنَهُمَا بَشَرًا فَتَمَّ حَقُّهُمَا وَكَ  
ہر تہا داشتہ اہمات اس سے اس کی شرح پہلے کی کہ ہر وہ جہاں لوگ جاتے  
پاؤں کرتے ہیں وہاں پناہ کن میں ہے کہ اس سے رب تر بھی ناراض ہے اور لوگ بھی گالیاں دیتے ہیں اس سے سلام ہو کہ جس کے منہ نانی  
اور مستحقان و غلاموں میں پناہ کن نہایت ہر دم سے تبدیل کرتا ہے اور اب کے مذاک کہ حق ہے کہ جو کہ ہر دم سے کے سامنے شگاہا میں منہ ہے  
اور چننا پناہ کن کہتے ہوئے ہیں کہ ان میں ہر دم میں وقت باتیں کرنے سے مذاک کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ اس وقت اللہ کا بھی ذکر کر کے کہ چننا  
آئے تہذیبان سے اللہ شرمگاہ میں کہیں اگر کوئی سلام کہے تو جواب بھی دے دیں مگر چننا پناہ کا خالصہ صحبت کے وقت مطلقاً بات کرنا منع ہو  
معاذ چننا صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی کثرت اور عرصہ سے انسانی میں قدمی ہیں کہ ان میں قدم ہر دم سال عمر پائی ششہ میں کہ ان میں ذات پائی اور میں مذکر چننا  
شہ کہ کہ سارے میں پناہ کن میں اس کا ذکر کرتا ہیں اس لئے وہاں شہان لوگوں کا کہ ان میں چننا میں اس لئے کہ یہ علم ہے کہ یہ ضرورت پناہ کن میں  
ہاؤں ہر دم میں چننا میں ہے کہ اگر یہ ہر دم شرمگاہ میں سنا جہاں جوئی ہوگا کہ میں تمام جو شہانوں کے شگاہا میں ہر دم سے فرمایا جہاں ہاؤں



[illegible]

جن کو کاتوڑ خور فرماتے تھے ابوہریرہ اور اوس نے وہاں چھپا کیا۔ سنائی نے معنی۔ روایت ہے کہ اسی مہینہ میں سے فرماتے  
 دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو دوسو فرسنگے اندر شتر لگا دے، والی اچھپھیتا دیتے کہ ابوہریرہ اور اوس نے کاتوڑ  
 ہے اس میں بہت حقیقت ہے کہ فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کس پاس گزری کیا یہاں تھا جو ایک تخت کے نیچے دکھا جاتا  
 جس میں روایت پیشاب کرتے تھے کہ ابوہریرہ اور سنائی روایت ہے حضرت عمر سے فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 دیکھا کہ میں کھڑے ہوئے پیشاب کرتا تھا تو یہاں کہ اس عمر کھڑے ہو کر پیشاب دیکھ کر دھڑک رہا تھی کہ جو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا  
 (ترجمہ) ابیہرہ مابہر الخ الامم علی الشتر علی ما یحضر من اذیہ ہے روایت صحیحہ موقوف ہے فرماتے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

[illegible]

قَوْمٌ مِّمَّا لَا يَمْتَنِقُونَ عَلَيْهِ قِيلَ كَانَ ذَلِكَ يُعَذِّبُ الْفَصْلُ الثَّالِثُ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَانَ يَبُولُ فَأَشْبَاهُ فَلَا تُصَدِّقُوهُ مَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ  
النَّسَائِيُّ وَكَعْنُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ جَبْرِئِيلَ  
أَنَّهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَعَلِمَهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ

ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا مسلم بخاری اکابر الیہ کر یہ عذر امتناع میری فصل  
روایت ہے صحت عائشہ سے قوائی ہی ہو جس میں خبر دے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو  
اسے سہانا و آپ بھی کر پیشاب کرتے تھے اے احمد، ترمذی، نسائی، اروایت ہے حضرت زید ابنہ  
سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روای کر حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس گئے تھے تو آپ کو وضو  
کھانی شہر حب و وضوے فارغ ہوئے

صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ دھکی کر دیکھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تم پر بیڑ میں مدد فرما جس کے لیے کھڑے ہو کر پیشاب  
کرنا مفید تھا، اچھا کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر انکھ سے پیشاب کرنا سبب عاریوں کا علاج ہے (روایت دوسرا احمدات) خیال رہے کہ اس روایت پر کوئی  
بگڑ کھڑے ہوئے ہوں گے جس سے پیشاب کی تحیث میں مفید ہے ہوں گے، سلفہ ام المومنین حضرت رملہ مات کر کے ذکر فرمادی ہیں، یہ حضرت نے  
گھر میں کھڑے ہو کر پیشاب کیا وہ ایک بعد وضو کھڑے ہو کر پیشاب کیا ہے، لہذا حدیث میں مذکور نہیں، سلفہ آپ کی کثرت البوار  
ہے آپ کا وہاں صحبت نہ ہو، آپ کو کچھ سال کی عمر میں قبیلہ بنی مکن نے پکڑ لیا، اور بادشاہ کا قیدی بن کر وہاں رہا، حضرت نے بعد از مدد  
کے مرضی فریخت کیا لیکن آپ کو اپنے چچا کو بھی فیکر ہوئی کہ اسے نپوڑا، جب حضرت نے بنی مکن کو دیکھ کر فریخت کیا تو انہوں نے حضرت زید کو سونپا  
حضرت میں مذکور کیا، حضور نے انہیں آزاد کر کے اپنا بیٹا بنالیا اور اپنی از کھلم اچھمن سے نکال کر دیا، جس سے اسامی بن زید پیدا ہوئے پھر حضور  
نے آپ کا نکاح خنیس بنت جحش سے کر دیا، بعد میں حضور کے نکاح میں آئیں، آپ حضور کو کھڑے ہو کر تھے، حتی کہ آپ کا کھڑا لیت بلکہ میں  
ہوتا ہے لوگوں آپ کو زید ابن محمد کہا کرتے تھے، تب، ایت الہی اذ عُوا اِلَیَّ سُبَّانِیْہُ تمام مبارکہ میں عرف آپ کی نام قرآن پاک  
میں آیا، فَتَنَّا نَفْسَی زَیْدَ بْنَ حَارِثَہَا آپ کی عمر کچھ سال ہوئی جمادی اولیٰ شہرہ غزوہ موتی میں شہید ہوئے، سلفہ بنی مکن سے روایت  
نمازمیں جب سراج کے بعد پہلی وحی ہے جو نبوت کے برسوں میں ملنی کہ کلاس سے چھ نڈا ناکی تھی، وضو حضور پڑھا، سب کے  
کیا کرتے تھے لہذا اس مرض پر راضی نہیں کہ پہلی وحی اسے دیا، شہرہ زید بنہ ہے، وہ اسے کہ تعلیم کے بعد حضور خود دیکھتے ہیں سب کو کہہ دیتے تھے  
نوح سے چھ سالہ میں اسکا ان روایات کرتے تھے مگر اب، اعلام شہرہ بنہ لہذا میرا ان سے کہنا یا نہیں بلکہ رب کی طرف سے پہنچا ہوا

[illegible]

جبرائیل میں حضور کے نام ہیں، اسنو تنہا نہیں لکھا ہے۔ یہ لفظ ایک حضور یعنی امت کو یہ سکھائی اسکا خیریت پہلے کہ علی کو یہ دربر لکھا ہے۔ لفظ خیر لکھا ہے۔ یہ لفظ ایک حضور یعنی امت کو یہ سکھائی اسکا خیریت پہلے کہ علی کو یہ دربر لکھا ہے۔ لفظ خیر لکھا ہے۔ یہ لفظ ایک حضور یعنی امت کو یہ سکھائی اسکا خیریت پہلے کہ علی کو یہ دربر لکھا ہے۔

اِنَّ هَذِهِ الْاَيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رَجُلٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاَمَلَهُ يَحِبُّ  
 الْمَطَهَّرِينَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمَعُشَرُ الْاَنْصَارِ اِنَّ اللَّهَ قَدْ  
 اَنْشَأَ عَلَيْكُمْ فِي الظُّهُورِ مَا ظُهُورُكُمْ قَالُوا اَتَوْضَأُ لِلصَّلَاةِ وَنَقْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ  
 وَنَسْتَسْبِغِي بِالْمَاءِ فَقَالَ فَعَلَيْكُمْ ذَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ  
 قَالَ بَعْضُ أَتَشْرِيكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْرِئِي اِنِّي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يَغْلِبُكُمْ حَتَّى الْخُرَاقَةُ قُلْتُ  
 اَجَلْ اَمَرْنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْبَقِيلَةَ وَلَا نَسْتَسْبِغِي بِاَيِّ مَاءٍ وَلَا نَكْتَسِبُ بِدُوبِ  
 ثَلَاثَةٍ اَحْبَابٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ

کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اس مسجد میں ایسے لوگ ہر خوب پاک ہونا چاہئے کہ تم پر اور اللہ تعالیٰ کو اپنا فرما جائے تو  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے انصار! کہہ دو انہی نے تمہاری پاک بستی عرفہ کے لئے ہمارے پاس آکر ہے وہاں کو ہم  
 ذرا کیلئے وضو نہ بنا کیے کیلئے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استسما کہ تو فرمایا کہ وہ یہی پاک ہے اسے ہر دم کو روئے ایسا روایت ہے  
 حضرت سلمانؓ فرماتے ہیں بعض مشرکوں نے مانا کیا کہ ہم جہاں سے صاب کو دیکھیں میں کہ تم کو ہوا نہ کہ ایک مسکنہ ہے میں نے  
 کہا ہاں یہی سب کو دیکھ کر کہہ رہا ہوں نہ ہوا نہ ہاں ہے آخر سے استسما کہ وہ یہی چیزوں سے کم پر کفایت دیکھیں۔ ان میں نہ  
 گھر ہو نہ بڑی نہ مسلم یا احمد سے روایت کیا۔ یہ اس کے خلاف ہیں۔

یہی منقولہ کے لیے باعث قرار ہے کیونکہ تلخ ہے۔ اس میں ایک مرتبہ کی تعریف فرمائی ہے جس میں علیؓ سے کہہ کر وہاں نماز کیے کا حکم دیا  
 یعنی جو بڑا مسجد کے پاس انصار رہتے ہیں اسی کی مدد ہی نماز پڑھتے ہیں بڑے پاک لوگ ہیں آپ بھی وہاں نماز پڑھیں اس سے معلوم ہوا کہ میں مسجد کو  
 بڑا گنج بنا دیا ہو یا لوگوں نے وہاں نماز پڑھی ہیں یا اس کے خوب بڑا گنج ہے ہاں میں وہاں نماز کا عجب بڑا درجہ ہے اور اوروں میں جا کر نماز پڑھنا  
 کہہ کر کہہ رہے ہیں اسے فریستہ اور نعمت کے بہت کئی مسائل داخل ہو گئے ہیں یا کسی پوری تحقیق ہماری تفسیر تو انہی نماز میں دیکھو سارے مسائل در جواب  
 لوگوں کو سننے کیلئے ہے اور منقولہ تو یہ ایک عمل سے واقف ہیں، قرآن ہے۔ یہ یعنی حق منقولہ ہے۔ انہی کے دشمنوں کے بعد پانی میں آجی کر  
 لیتے ہیں۔ یا من پانی سے ہی استسما کرتے ہیں نہ کہ زمین میں، دوسرے میں نماز کا حکم دیا ہے جیسے کہ وہ فرماتے ہیں، دوسرے اگر صرف دشمنوں پر کفایت کرتے ہیں  
 اگر کفایت جنگ پانچوں کی ہو سکتی ہے، دوست کی سمیت دشمنوں کی طرف سے جگہ پر سے زیادہ جگہ نماز پڑھنے کے لئے یعنی پانی سے استسما کر لو نماز کیلئے  
 وضو اور وضو سے منسوب حضرت بکرؓ نے فرمایا تھا کہ وہی نماز کا حکم دیا ہے کہ نماز کے لئے پانی کی شہن گنجہ سے بڑے لوگ بھی یا نماز کا حکم دیا ہے کہ نماز  
 کیا جگہ نماز میں ہے یعنی ہر جگہ نماز کا حکم دیا ہے کہ کہیں کی کا قیام نہ رکھا کہ کسی گھر یا دیکھو یہاں استسما کے لئے یہی کیسے تفسیر حکام

وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَفِي يَدَيْهِ الذِّقَّةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ قَبْلَ الْيَمَانِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنْظِرُوا إِلَيْهِ يَبُولُ  
 كَمَا بُولُ الْمَرْأَةِ فَمِعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ أَمَا عَلِمْتَ مَا  
 أَصَابَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَئِيلَ كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ فَرَضُوا بِالْمَنَافِضِ فَفَهَا هُمْ  
 فَعَذَّبَ فِي قَبْرِهِ رَوَاهُ الْبُؤَادُ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الشَّافِعِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِي مُوسَى  
 وَعَنْ مُرْوَانَ الْأَصْفَرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَا وَرَأَيْتُهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ

روایت ہے حضرت عبدالرحمان بن اسعد سے کہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے کہ رکب  
 کے قدر میں نہ تو صاف کھانے کا پتھر تھا نہ صاف پانی کی کھنچ تھی کہ اس کے کچے پیشاب کیا تو بعض کھار ہوئے انہیں کچھ تو  
 حواریوں کا طرح پیشاب کہتے ہیں بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لی تو فرمایا افسوس تم پر کیا قسمیں ہیں نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 واسے کو کیا کہتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب انہیں پیشاب ملے گا تو قہریوں سے بگڑا کر ڈالتے تھے اس سے انہیں منع کیا  
 تو انہیں غصہ ملا دیا گیا کہ اسے ابو داؤد و ابن ماجہ نے روایت کیا اور شافعی نے ان سے انہوں نے ابو موسیٰ سے ۔  
 روایت ہے حضرت مراد بن صفیہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر کو دیکھا کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جنازہ پر

مطالعہ فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسند کی والدہ کا نام ہے والدہ کا نام جیدہ بنت ابی عامر ہے آپ صحنہ میں سٹھ و درجہ شریف  
 لگا دے ڈھال ہے۔ میں میں کوئی اور بٹھا استعمال دیا جائے بھی ہوتی ہے۔ جنگ میں تمہارا دلہا سانی سے لڑکھتی ہے۔ ڈھال کی کڑی میں شہید  
 کرنے سے موم بڑا کر شہید کیے وقت ہم سے ہم کا جیسا نامزد کیا نہیں صرف قریش کا کھچ جاتا تھا کہ ہے کیونکہ شمال میں توئی جیسا ہے مسند  
 ہے پھر وہاں پر ہے مگر سیکے سامنے تھے پیشاب پناہ ذکر کیا کرتے تھے ستر اور خیمہ محراب اس سے نہ نکلیا وہ لوگ ستر و خیمہ کا خالق نہ تھے  
 جیسے آقا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حکام و حکم و فرمانروا کا خالق نہ تھے ۔ ایسے ہی ہے جیسے نیکے ناک و اداں کا نیکو کر خالق نہ تھے  
 سٹھ خلافت جواب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پیشاب کے کام بہت محنت تھی کہ اگر شہید میں لگ جائے وہاں لوگوں کو ان پر لگ جائے تو  
 انہی کمال چیل ڈالوں میں ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیا کہ ایسا نہ کرو اس مشورے پر وہ مذہب قریش گرفتار ہوا حالانکہ اس نے  
 انہی چیز سے روکا تھا جو نفس پرست گراں تھی۔ اور قریش جس جہاد یا دنیا سے منع کر رہا ہے۔ جزد تکلیف دہ ہے جس نفس پر جہاد  
 جہاد کی مثال ہوگا جس سے مسلمان ہوتا ہے کہ نفس کوئی نیک امر نہیں ہوگا۔ اور واقعات اس زمانہ میں شہید ہوں گے مسند میں ملے ہوئے مسند کے  
 اختلاف کریں نہ تو دیکھ کر اس کے خالق کا کوئی جواب نہ دے کر ہی سے مسند بھی دیکھ لے آپ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام ہیں۔ تاہم میں  
 آپ سے ایک وعدہ پیش کر رہا ہوں ۵

[illegible]

[illegible]



اِذَا قَامَ لِلتَّحَنُّجِ مِنَ اللَّيْلِ يَتَوَضَّأُ فَاُذِيَا التَّوَاكُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَثَرْتُ فِي الْفُطْرَةِ قَصَّ الشَّارِبِ وَارْعَاءُ  
الْبَحِيَّةِ وَالتَّوَاكُّ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَعَسَلُ الْبَرَاكِجِ وَتَنْفُ  
الْأُحْطِ وَحُلُّ الْكَانَةِ وَاسْتِغْصَاقُ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّادِّي وَكُنْتُ

جب جب تک کھڑے رہتا تھا تو پتا نہ پڑتا کہ مسواک سے کتنے بار دھو کر دیکھوں اور بات ہے حضرت عائشہ سے فرمائی  
میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی چیز یا چیزوں کی سنت سے میں نے جو کچھ سیکھا ہے وہ تو یہ ہیں کہ مسواک  
مسواک، ناک میں پانی مینا، ناک میں پانی پوسہ دھونا، بال کے بال کھینچنا، ناک سے ناک کے بال ہونڈنا، پانی خرچ  
کرنے یعنی استنجہ کرنا، دوا کی کچھ چیزیں کرنا

دیکھائی ہے، داغی دوسرے کو قوی کرتی ہے، ناخنوں میں دھکی دیتی ہے دیکھو شاہ فیروز واندانیوں میں ستر واپس ہیں جی میں سے ایک ہے  
کہ اس سے خواب نہ آئے اگر اندیشہ ہے کہ سہ یعنی دھو کر استنجہ سے بھی پہلے پھر دھو کر اس کے بعد کہو کہ مسواک دیکھو کہ میں سنت ہے  
اور دھو کر بھی۔ سہ فطرت کے فطری عمل ہیں پھر بھی۔ تاہم استنجہ و فطرتی امور صحت اور اس میں سنت، دنیا کو فطرت کہا جاتا  
ہے جو پر ہائے صحت بھی مائل ہے۔ سہ فطری کارکردگی کے ہوتے ہی فطری طور پر جانے اس سے زیادہ کہنا بھی صحیح ہے بعد از اس بھی خوب جس  
طرح سے جانوں کی بھارت جنگ ہو گئیں بڑھانے کی بھارت دی ہے (راشدہ الامت) سہ چار انگشت واجب اس سے قدرے زیادہ جائز  
ہے، بہت زیادہ کمزور، چار انگشت سے کم کرنا سخت منع اور شدائد عام نیز مندوب اور صائیں لا طرہ ہے، اگر عورت کے حادھی  
نکل آئے تو اسے منہ سے نکال دے، خیال ہے کہ ٹھوڑی کے نیچے والے بال ایک انگشت کے بعد گھڑائے لباس کے اس پاس ہی منہ سے  
کہ بالوں کو صحت پر جانے میساک کرنا ابی کر لا طرہ تھا، ہماری شریف، قرآن مجید فرماتا ہے لَا تَأْخُذْ بِذِلَّةِ النَّاسِ  
مَنْعَ دُخَانِ سَنَتِ نَبَا ہے۔ جو قرآن شریف سے ثابت ہے۔ سہ ہاتھوں اور پانوں کے اس طرح کہ پٹے دینے ہاتھ کی کھلی  
انگلی سے شروع کر کے چھانگی پر ختم کر دے پھر بائیں ہاتھ کی چھانگی سے شروع کر کے انگلی پر ختم کر دے، پھر دایے ہاتھ کے انگلی سے  
کاغذ کاٹ لے اس کے بعد دھوئے پانوں کی چھانگی سے شروع کر دے اور بائیں پانوں کی چھانگی پر ختم کر دے۔ بعد کے دن کشنا تا  
سحب ہے۔ اور جبرات کے دن بعد نماز عصر بہت بہتر ہر ہفتہ یا چند دن میں ایک بار کاٹ لے۔ چالیس دن سے زیادہ  
نہ چھوڑے۔ سہ کمانا دھو کر کھا کر یا کوئی اور کام کر کے دلو پوروں سے پوری انگلیاں بھی۔ سہ ایکڑ یا سنت ہے۔ ستر یا  
جائز ہے۔ سہ سنت ہے جو سنہ و فطرت سے صاف کر دینا بھی جائز، نیچے سے لاکھ جتنا مختلف سنت ہی حکام میں تھیں اور وہ  
بہرہ و رزاق، سہ یعنی چھ یا پانچ یا ستر یا پانی سے کرنا سنت ہے، اور اگر ناست رہے پھر سے زیادہ تو روزی

تاہم  
نہ چھوڑا  
طرہ

الْعَاشِرُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الْمَضْمُضَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةِ الْخُتَّانِ بَدَلُ إِعْقَابِ  
الْحِجَةِ لَمْ أَجِدْ هَذِهِ الزَّوَايِدَ فِي الصَّوَحِجِينَ وَكَفَى كِتَابُ الْحُسَيْنِيِّ وَلَكِنْ  
ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَمَاعَةِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِي مَعَالِمِ الشُّعَرَاءِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ رَوَايَةُ  
عَمَّا رُبِنَ يَكِينُ: الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: السَّوَاكُ مُطَهِّرَةٌ لِلْفَمِ مِرْصَافَةٌ لِلزَّيْفِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَاحْمَا  
وَالدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى أَبُو عَرُوبٍ فِي صَحِيحِهِ بِهَذَا إِسْنَادِهِ وَعَنْ أَبِي أُبَيٍّ  
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ الْخِيَاءُ وَالدُّرُوسُ

دوسری بات یہ کہ جو ایک مسلم یا ایک روایت میں دوسری جگہ سے کی جائے ہے اسے غتبہ کہتے ہیں۔ یہ بات  
موسمیں ہی پائی ہے اور وہ کتب میں بھی ہے۔ لیکن اسے جاس دے لے اور یوں ہی خطا ہے کہ عالم اسٹن میں  
ہوایت ابو داؤد و ماہنامہ یا سر سے روایت کیا کہ دوسری فضل روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمائی ہے فرمایا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ مسواک منصفان کرنے والا ہے۔ اللہ کی رضا کا سبب ہے کہ اسے شافعی و احمد  
واری و نسائی نے روایت کیا اور بخاری نے اپنی مجلس میں بغیر سند روایت کیا کہ روایت ہے حضرت ابو ایوب سے  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ چار چیزیں پیغمبروں کی سنتوں میں ہیں وہ شرم ایک  
ایک روایت میں ہے۔

سہ راہی سے دو مصعب ہیں یا اگر کسی کو ایسا ملے تو نہایت سہ راہی کے کاغذ سنت ہے۔ ساتویں دوسرے کے ساتویں سال تک  
کر دیا جائے۔ بلوغ سے پہلے ہونا ضروری ہے۔ بعد بلوغ سے تھوڑے کچھ کھون کا نام ہے جو جوان آدمی ایسا کہ لائے تو اگر ممکن ہو  
تو غتہ کا کام جانے والی حدت سے اس کا ناک کر دیا جائے کہ وہ غتہ کرنے والے نہیں۔ سہ راہی صاحب مسیح پر اتر اتر  
ہے کہ پہل فصل میں غیر مصعب کی روایت ملے آئے۔ سہ راہی اس میں دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ خیال ہے کہ مسواک سے مسلمان  
کا مسواک کی غیبت و بدعت والو ہے۔ گناہ کی مسواک اور مسلمان کی مانتا مسواک اگر چہ نہ تو مسواک کر دے گی مگر فضائے الہی کا  
خداوند بنے گی نیز اگر چہ مسواک میں دنیوی اور دینی بہت فوائد ہیں۔ مگر یہاں صرف دنیا کے بیان ہوئے یا اس لئے کہ یہ بہت کم  
ہیں یا کہ جو باقی فوائد بھی ان دوسو داخل ہیں مگر ان معانی کے سوا کسی شوق اللہ کے شکر مبارکوں سے بجا ہے اور نہ ہی حیلہ جو بھی ہے کہ کسی  
کسی شخص سے نقل ہو گیا ہے یا بہت فرق نہیں ہو گیا ہے کہ کسی نے کلام نہیں کیا کہ جو کلام نے اپنے تئیں کلام کی ذمت مڑوئی

عقندر، عطر، لٹا، مسواک اور نکاح سے پہلے ہی کہ روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات و دن میں جب بھی مسواک کرتے تھے، تو دھونے پہلے مسواک کرتے تھے کہ (امام ابو داؤد) روایت ہے اس کی سرفراخی میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے مجھے دھونے کے لیے دیتے تھے تو میں پہلے اس سے مسواک کرتی تھی پھر دھو کر آپ کو دیتی تھی کہ (امام ابو داؤد) تیسری فصل، روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں

[illegible]

فَجَاءَ فِي رَحْلَانِ أَحَدُهُمَا الْأَبْرَمِينَ الْأَخَرُ فَقَالَتْ السَّوَاكُ الْأَصْغَرُ مِنْهُمَا فَفَقِيلَ لِي  
كَيفَ دَفَعْتَهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَاءَ فِي جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِي بِالسَّوَاكِ  
لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ أُحْفَى مُقَدَّمٌ فِي رِوَاةِ أَحْمَدَ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمُ السَّوَاكَ رِوَاةُ الْبُخَارِيِّ وَ  
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَنْوِدُ

میرے پاس دو شخص آئے جن میں سے ایک دوسرے سے بڑا ہے، میں نے مسواک چھوڑ کر وہی کوئی تو مجھ سے کہا گیا  
کہ بڑے کو دیکھو، لہذا میں نے بڑے کو دیکھا، وہ مسلمان بن کر آیا اور اب سے حضرت ابوامامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے فرمایا کہ میرے پاس جو بڑا ملازم آتا ہے، میں نے اسے مسواک کرنا سکھایا، میں نے کہا کہ میں اپنے بڑے کے لئے مسواک  
کو بھی نہیں ٹھونک رہا، اور اب سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے مسواک کے  
متعلق بیش بہا کچھ بتا دیا، اب اب سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے

سے غائب ہو، وہ بھی ایک ہی طرف ہوں گے اور چھوٹا شخص سے قریب ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب کا ممانعت فرماتے ہوئے پہلے اس کو  
دایا تو یہ کسی طرف سے حکم بڑا اگر قریب پاؤں کو نزدیک دیکھئے، اگرچہ یہ واقعہ خوب کاہلے مگر نبی کی خواب بھی وہی ہوتی ہے لہذا اب تک یہ ہے  
کہ مسواک یا کوئی اور چیز تھپیل دال دینا ہے تو بڑے کو پہلے دایا جائے، شریک دروہوں ایک ہی جانب میں ہوں اور اگر دونوں طرف ہوں تو  
پہلے دایا جائے، دایا کر دیکھ جائے پھر بائیں دایا کر دیکھ جائے اور اگر ادا کر دیتے ہیں۔ لہذا احادیث میں۔ بعض بنیں

خیال ہے کہ وہ دونوں خوب میں آئے طے فرماتے ہوں گے جو شکیں انسانی میں آئے اور مسواک بعد قیام رکھ کر آگے نکال دے، شری مسائل میں  
میں کہ اپنی مسواک دوسرے کو استعمال کے لیے دے سکتے ہیں اور اگر دے دینے کا یہ ہوگا جیسے دائرہ طہارت میں کہ خدمت میں مدد فرماتے ہیں  
انسانی میں آئے اور کہیں کہ ساتھ چلیں کہ ساتھ سنو، کی تعلیم دینے کے لئے یعنی جو سنت میں مسواک ساتھ میں عرض کی بنا حدیث میں یہ اقوال  
نہیں مگر اگر آیت قرآنی کے ساتھ بھی مسواک کا حکم آیا، خیال ہے کہ حکم دینے والا قرآن ہے، پھر میں ایمن بچا دے دے، میں یہاں حکم کی نسبت سبب  
لیکن ہے اور یہ حکم تھا یہ ہے لہذا اس سے یہ فہم نہیں کہ مسواک فرض ہو سکتا ہے کہ اتنی زیادہ مسواک کرو جس سے مسواک چھوڑ جائے، اس کے بعد عرض  
کیوں سے سنا، یہ وہی بات ہے، میں مسواک کی ریت دی کہ کبھی اس کے بعد میں نہ دے، میں اس کے بعد بھی وہی چیز پیش اس پر عمل کر کے دیکھا  
تا کہ تم بھی پیش مسواک کرو اس سے معلوم ہوا کہ مسواک کی غرض نہیں حد نہ دے، بیان کچھ ادا ہوئی ۛ

عِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا الْبَرُّ مِنَ الْآخَرِ فَأَوْحَى إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السَّوَاكِ أَنْ  
كَثُرَ اعْطَى السَّوَاكُ الْبَرُّهُمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْهُمَا كُنْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَفْضُلُ الصَّلَاةِ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا  
يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَهَنِّيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ  
لَوْلَا أَنْ أَشَقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَلَا خَرَفْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ  
إِلَّا ثَلَاثَ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ وَسَوَاكُهُ

اگر آپ کے پاس دو شخص تھے جن میں ایک دوسرے سے بڑا تھا تو آپ کو بھی سواک کے متعلق دی گئی چیز کے ساتھ لکھیں  
یعنی بڑے کے سواک کے لیے وہ (بڑا اور) روایت ہے اس سے سفارشی میں نبی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
نہا کیے سواک کی گمانے وہ اس نماز پر ستر گنا زیادہ ہے جس کے لیے سواک نہ کیا جائے محمد سے قبل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
میں روایت کیا روایت ہے ابو سلمہ سے وہ زید بن خالد جہنی سے لایا کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑا  
مشاکر میں اپنی ہاتھ پر بھاری دھبنا تھا انہیں ہر نماز کے وقت سواک کا حکم دیتا اور نماز کو کھڑا تھا ان رات تک  
چھپے ہوتا دیتا ہے فرماتے ہیں کہ زید ابن خالد مسجد میں نماز کے لیے بیٹھ یوں آتے تھے کہ ان کی سواک الی کے

سے تھانہ بیڑی کا واقعہ ہے تو جب کہ واقعہ کے علاوہ، لہذا یہ اس خوب کی تفسیر ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہی خوب کا ذکر ہو اس کی شرح خوب کی  
سیڑی ہوا کی گئی سٹھ حدیث اپنے ظاہر پر ہے۔ مگر کا عدد بیان زیادہ کے لیے ہے جیسے اور میں کہا جا سکتا ہے۔ میں سنکر میں، بعض  
علماء نے فرمایا کہ کبھی سنت کا ثواب فرض دیا جیسے بڑھ جاتا ہے۔ دو کچھ جماعت پر لگنے نماز کے لئے واجب ہے اور بعد اور بیڑی کے  
لئے فرض، مگر اس کا ثواب تا میں گنا اور سواک سنت ہے اس کی کا ثواب بڑھ گا، میں ہی سلام کرتا سنت اور جواب سلام فرض، مگر  
سلام کا ثواب جو ہم سے زیادہ ہے۔ اور ہو سکتا ہے کہ جماعت کے تائیں وہ ہے ایسے میں جس کا ہر روز سواک کے  
سفر میں کے برابر ہو سٹھ آپ کا نام مبداء الی مبداء الرحمن میں خوف ہے۔ فرضی زہری میں میرزہ نور کے سات مشہور فقہاء میں  
سے ہیں، معلم الشان تا میں ہیں وہ سال عمرانی مشہور میں ذمات ہوئی۔ سٹھ مشہور مصلی ہیں۔ عبد اللہ ابن عربی کے زمانہ  
میں مشہور مقام کو فرض فوت پر ہے و تھانہ داش، سٹھ یعنی یہ حدیث میں فرض کو یا کہ نیز سواک نمازی زہری حدیث سنت سے پہلے نفاذ،  
نہا جہتی سلام کی کہ مشہور نے ضروری کلام میں مشہور مصلی کو ملک اعلام بنایا ہے کہ یہاں میں فرض کر دیا میں ذکر کی :

عَلَىٰ أَدْنَىٰهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ الَّذِي الْكَاتِبُ لَا يَقُومُ إِلَى الْقِيَامَةِ إِلَّا اسْتَنْ شَحَّ  
رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَأَخْرَجَتْ صَلَوةُ  
الْعِشَاءِ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ حَدِيثٍ حَسَنٍ صَحِيحٌ  
**بَابُ سُنَنِ الْوُضُوءِ ۝ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ۝** عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقِظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا  
يَعْرِسُ يَدَهُ فِي الرِّثَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا لَثَلَاثَ فَيَاتَهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مُتَقَيِّمٌ

اللہ کے کان پر موزی۔ جیسے منشی کے کان میں قلم جب بمقدار کو کھڑے ہوتے تو مسواک کر لیتے پھر وہاں کہا مسواک کر کے  
لپٹے نہ اسے ترمذی و ابو داؤد سے روایت کیا مگر ابو داؤد نے لاخرت کا ذکر کر دیا کہ ترمذی نے فرمایا اگر یہ حدیث  
حسن صحیح ہے باب وضو کی ستیں نہ پہل فصل روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی غلام سے جاگے تو برتن میں اپنا ہاتھ دڑا دے تا نکاح میں بارہ حصوں  
کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں رہا ہے

۱۔ حضرت نید میں غلام کا اپنا ہاتھ دڑا۔ اللہ کے اس صحابی نے بلکہ قرنی سے اللہ علیہ وسلم نے یہ عمل بھی نہ کیا۔ حضرت نید کی صلوٰۃ سے ہر نماز  
کے مالک وہاں نماز کا دستور ہے جب تک کہ خود میں تحقیقاً عرض کر چکے ہیں۔ عمل ایسی ہی ہے جیسے حضرت ابو ہریرہؓ زید کی حدیث مگر  
حضرت بن نمک واقعہ دھوئے تھے۔ ہذا یہ عمل قابل تقلید نہیں، میں نے کثرت میں بعض شافعی کو دیکھا کہ ان کے گئے میں مسواک پڑی  
رہتی ہے۔ ہر نماز کی نیت پر مسواک کرتے ہاتھ تھے۔ **۱۔** مسواک کا کھرا کر کے رکھنا سنت ہے غالب یہ ہے کہ حضرت نید  
نے کئی صلوٰۃ سے ہر وقت کی نماز بعد از نماز پہلا ایک ایک وقت کی ساری نماز کے لئے ایک دفعہ مسواک کر چیتے تھے۔ مگر کثرت  
کے دو معجزات اہل گائے گئے کہ ہر نماز کے لیے کئی کئی بار مسواک کرنے لگے۔ اشرف حدیث کی صحیح کچھ نصیب فرمائیے، آمین۔

۲۔ سن سنت کی جیسے ہر سنت کے لئے بھی سنتیں ہیں، اور وہی "سب فرائض"۔ سنت مطلقہ اور قیاسیہ سنت۔ اگرچہ بیٹ  
جون قبیلہ کم غریب میں سنت حضورؐ کے وہ فرماں ہیں جو کتاب اشرفی مذکور نہیں اور حضورؐ کے وہ اعلان جو امت کے لیے واجب علی ہیں، پہلا  
نسخہ حضورؐ محض میں سنت نہیں جیسے حضورؐ نے عادت کیا وہ سنت مذکور ہے بارہ جیسے عادت کیا وہ سنت حدیث میں ہے جیسے عادت کیا وہ سنت مذکور ہے  
کیسے کہی کہ وہ سنت غیر مذکورہ، اور اگر پیش کر کے مانگیں ہم بھی یا تو واجب خیال ہے کہ وہی فراموشی میں سمجھ کر نہیں سمجھ کر نہیں سمجھ کر نہیں سمجھ کر نہیں  
نہیں ہر نماز سے قبل ہر نماز میں مسواک کا اجتماع صرف دھوئے سے کر کے سونا تھے صرف اسباب سے کہ ہر نماز کو کمال میں ہے ہر نماز کا ہے کہ سونے

عَلَيْهِ ۖ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ وَقِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَيْدٍ بَنٍ عَالِمٍ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عَابِدُ بَوَّابٍ ۖ كَأَفْرَعٍ عَلَى يَدَيْهِ فغسل يديه مَرَّتَيْنِ

مسلم لکھاری روایت ہے کہ ان ہی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو یہ کہیں کہ کوئی اپنی دنیا سے پیار کر جو پھر دھنوک کے تو تھیں پارتا کہ جہاں کے کیوں کر شیطان اس کے پاس کے پاس پر رات گزارا ہے نہ کہ وہ مسلمان ہی ہے بعد اللہ ان زید ابن حاتم سے کہ اب کیا نہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے دھنوک کر تھے تھے تو کہیں نہ باقی منگیا پھر رانے ہاتھوں پر ڈال دو تو دل ہاتھ دو دو بار دھوئے تھے

میں باقیہ تمام انجانہ و کوسیدہ کیا برقیہ میں لکھا ہوا ہے بلکہ اقدار ان گاہی ہر جہاں پیشاب و پیلے سے نکل گیا کیا تھا، اللہ ہی نے کہہ دیا ہے پاک برقیہ  
اب اگر تم شے باندھیں اپنا دھاتل حد گئے تو لہجہ تم بولا۔ لہذا پہلے کھینچیں تک بھی ہمارے ہاتھ صول، اس حد کی بند پر ملا کہ تراخوت ہے  
بعض نے اس حد کو معلقہ فرض کیا، میں نے عرف کو سنے کے بعد اس معنی سے اس کی پانچ کو بھی مانا جس میں اس طرح کا ڈھل ویا جائے،  
انہوں نے کہ نہیں، چونکہ معلقہ منت دھو ہے خواہ سوکا ٹھکانا یا دھوئے سے چھل و پیلے سے استنجا ہر روز، تہجد بعد نماز،  
کچھ کھانا کہہ دو ان گنا حلیہ تک نہیں مکت کھم ہے، اعت و حکمت کا فرق غریب دینی میں رکھنا چاہئے، خیال ہے کہ خند باعث ہے۔  
پیشاب کی حرکت یا بہت بہت بہت کی حرکت ورنہ، پیشاب کے بعد ہاتھ دھونا فرض نہ ضرورت کے بعد، تو خند کے بعد گھبراؤں ہر گاہ  
ملے، حدیث اپنے ہر ادر شیطانی سے مراد فرق ہے۔ جو ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے یہی وہی ہے کہ کام کے شروع  
دینا ہے نیز میں ان گنا حلیہ سے نکل دینا غرضی شہوات پیدا کرے، چونکہ ناک اس سے خوف ہوگی لہذا فرضی اسے بھی دھو لیا جائے  
خیال ہے کہ جیسے ناک جھانک ہر وضو میں منت ہے خند کے بعد ہر یا اللہ وقت، ایسی ہی کلائی ناک ہاتھ دھونا بھی ہر وضو میں منت ہے کیونکہ یہ  
حلیہ تک نہیں لکھا مکت کھم ہے اس سے معلوم ہوا کہ چہاں گندہ آؤی دیشا جائے وہ جگہ دھونا بہتر ہے کہ وضو تک، اس لئے دھونا لکھا گیا  
گنا شیطانی چھڑکا تھا ملے آپ افسانہ خانی میں، مشہور ہوگا کہ ان کا کرتے تھے، جدا شدہ زید ابن جعدہ دوسرے میں دعا دانی کہہ گئے  
ہیں مشہور ہے کہ آپ نے حضرت وحی کے ساتھ مل کر سیر کذاب کو قتل کیا، آپ جنگ اسیر میں معزز کے ساتھ تھے، جنگ وحی میں کھم  
شہید ہوئے۔ ملے ہار ہاتھ دھونا بیان ہونے کے لئے ہے کہ معلوم ہو کہ اس طرح میں وضو ہوتا ہے روز بھی بدل ہاتھ دھونا منت ہے  
کیونکہ دوسری حدایت میں ہے کہ مشہور ہے جن ہار دھوا، دھو کر دنیا کہ جس پر ہر باقی کی گئے اس نے یہاں، حضرت ہدایت عرف، اہل دنو کا  
ذکر فرمایا، اس کے بعد اشریت کا ذکر دیکھا تھا، کی دھانی کا، مسواک دھوئے خاص نہیں اور تو حقوں پر بھی ہوتی ہے اس لئے

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ فُضَّ مَضْ وَاسْتَنْتَرُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ  
 مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ سَمَّ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمَقْدَمِ  
 رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى تَفَاقُ ثَمَّ رَدَّ هُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكْنِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ  
 ثُمَّ غَسَلَ بِحُلِيِّهِ رَأْسَهُ مَالِكُ وَالسَّكَنِيُّ وَلَا بَنِي دَاوُدَ نَحْوَهُ ذَكَرُوا صَاحِبَ الْجَمْعِ  
 وَفِي التَّفَقُّ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا بِأَنَّا وَفَا كُنَّا لَمَنَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ هُمَا ثَلَاثًا ثُمَّ  
 ادْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا مَضْمُضً وَاسْتَشَقَّ مِنْ كَفِّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا

پھر کو لکھوں کہ جب ملائی تین بار، پھر تین بار دوسرا پھر ہاتھ دو بار کیوں تک دھوئے پھر دونوں ہاتھوں  
 اپنے سر کا کیا کر انہیں آگے پیچھے گئے سر کے آگے حصے سے شروع کی پھر پیش گوئی تک گئے پھر لوٹا لائے  
 حق کی آجگر کوٹ آئے جہاں سے شروع کیا تھا، پھر اپنے پاؤں دھوئے، ٹوکے، سائی، اور اوپر لوٹ کر عمارت بھی  
 اس طرح ہے جیسے میں نے لے کر کیا ہے اور علم ہمارے یہ ہے کہ وہ انداز میں عام سے کیا گیا کہ آپ ہمارے  
 سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کریں تو آپ نے تین منگایا اس سے قبول پاپاں لے کر تین بار دوسرا پھر  
 اپنا ہاتھ تین میں ڈالا پھر نکالا کہ پھر ایک چلو سے گل لکھوں تک میں پالیا بیٹھیں یہیں ہدایت

اس کا ذکر بھی دفرایا (۱۶) ۴ ملے ظہری ہے کہ شریف کا کس ایک ہدی کیا ہیں ہر س سے سرو سے گا اور مرکا اور نہ سنت نہیں نیک  
 ہے کہ چہاں سر کا فرض ہے، اور اس سے سر کا سنت ہے، یہاں سے سنت کا ذکر ہے، ہر اقدار کے انکسار کوئی کے آگے ہر قدر کے  
 پھر اگر تو سر تک کے جائے وہیں میں یہ انگلیں ملنے کہ صرف تجدد ہر کے دونوں طرف لگائے اور آگے کو کھینچ کر لے، یہ ہی یہاں  
 مواد ہے اگر کی انگلی سے اندرون کان کا کج کرے اور آگے سے بیرون کا کج کرے طریقہ متب یہ ہے، ساتھ ساتھ کھینچ کر  
 باہر ہر کہ دھری دعوت میں ہے، لہذا یہ حدیث میں لحاظ سے ملے ہے، ساتھ میں اس اثر سے جو مانع کے اصول کے خلاف ہیں جو میں  
 صحاح ستہ کا حدیث میں نہ ملے، اس حدیث میں مستند یا مخرج ہے کہ انہوں نے پہل فصل میں وہ حدیث نقل فرمائی جو مسلم و بخاری کی نہیں ملے، یہی  
 جو حدیث موجود تھا ہے گھر سے یا کسے میں پانہ قاقاب نے کھائی تک اقدار پانہ میں کو جو ہے پھر کی ضرورت کے پہلے میں اقدار کی کھائی یا  
 خیال ہے کہ نہ ہر حق میں متسل پانہ وہ ہے جس سے حدیث میں بھی نا پکی اور کھانے کے پانہ سے قباب کی نیت سے وضو یا غسل میں متسل کی جائے یا  
 ان میں سے کچھ بھی نہ تھا کیونکہ ان حدیث کا سنت تو قول کجا تھا، اور جب جو اقدار اقدار پانہ لے کر لے کر قباب کھینچ کر وضو یا غسل نہیں



[illegible]

[illegible]

[illegible]

اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيْمَانَ مَا اسْتَطَاعَ فِي سَاكِنِهِ كُلِّهِ فِي ظُهُورِهِ وَتَرْحِلِهِ وَ  
 تَنَعُّلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۚ الْفَصْلُ الثَّانِي ۚ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ  
 صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اِلْسْتُمُوا اِذَا الْوَضَاةُمْ قَابِذٌ وَّيَدِيَاكُمْ رَوَاةُ اَحْمَدَ  
 وَالْاَوْدَ اَذْهَبَ عَنْ سَمِيْعٍ بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اَللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ  
 اِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ اِسْمُ اَللّٰهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْاَوْدَ عَنْ

طریق کلم بقدر مفاہات اپنے تمام اکاوی میں اور اپنے سے شروع فرمایا پسند کرتے تھے۔ اپنی مہارت میں اور کلم کرنے  
 اور نعلین پہننے میں کلم ہماری دوسری فصل روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم پہننا اور جب وضو کرو تو درپیش سے شروع کرو گے (احمد، ابوداؤد) روایت  
 ہے حضرت سعید ابن زید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس کا وضو نہیں جس نے اس  
 پر اللہ کا نام نہ لیا ہے اسے تریڈ کیا اور اپنا پسندے روایت کیا احمد ابوداؤد نے حضرت

سعد بن جبریل پر یہ طہرہ شالہ و شافری لکھی ہر سر رکھنا غن و مہل کے بل باندھا جماعت کو کچھ کھانا، مسجید، بازار، سرگاہ کرنا وغیرہ سب  
 میں سنت پر ہے کہ وہ اپنے ہاتھ یا پانی یا چیز سے ابراء کرے کہ نہ نکلیاں گھنے ملا فرشتہ اپنی طرف ہتھ پکے ایک بار سے سمت افضل ہے حتیٰ اگر  
 وہ پانی یا پانی یا چیز سے فریاد متن ملک ہے (اشترہ الصمات، ملاذ ملتے ہیں کہ دردی کو جس صف کا نہایت حق بائیں سے افضل اگر مسجد  
 نبوی میں یا پانی یا چیز و اپنے سے افضل کیونکہ وہ درو مطہرہ سے ترجیح ہے۔ درو مطہرہ دل ہے اور دل بائیں طرف ہے جس پر زندگی کا دروازہ ہے  
 ان کا ہاتھ حدیث میں ہے صوفیائے کرام کے اقوال ہیں ہیں کہ جسے کہ جب نکلیاں گھنے ملا فرشتہ کے ہاتھ سے دہنا حیرت بائیں سے  
 افضل ہوا تو وہی قرب مصطفیٰ کی اور سے بائیں سمت افضل ہوگی؛ چنانچہ سرکار فرماتے ہیں کہ نماز میں دہنی وجہ نہ ہو کہ نہ جو نہ کہ نہ اور حرکت کا  
 فرشتہ ہے مکہ پر نہایت یا چارہ جو ان سب کرامات سے اور خوشی مثل دیم کی داخل ہے یا بائیں اہل کی جمع ہے جو بائیں یا بائیں سے جائز پرکت  
 ہاں کہ جو کلام اسلام میں دہن مشرب ہو گیا اور قیامت میں نکلیں گے نہ اعلان ہو یا ہاتھ میں ہوں گے ایسے لکھے ہیں دہنی یا بائیں کہتے ہیں۔ یعنی  
 جیسے کہ پہننا دہنی ہاتھ یا بائیں میں بعد میں پہننا اور صبر و شہر میں ترک کر دے کہ شہر میں کہہ دے کہ اس کے بعد جس  
 مکہ آپ کا نیت اجماع صحابہ پر فرمائی میں صدی میں تعلیم الاسلام میں مشر و مشر و عی سے ہے۔ سوائے وہ کہ تمام ملکوں میں حضور کے جواہر ہے حضرت  
 عمر کی خبر و ناظر کے کلام میں میں میں جس کے ذہیر حضرت عمر کا اتفاق معلوم ہے کہ سر مال سے نہایت عمر کی نیت میں تھا میں شہر سے مدد مال ہوا  
 آپ کی نیت شریف میرے ساتھ لگائی، نیت اہل بیت میں دہنی ہوئے مکہ و مدینہ سے پہلے ہم اللہ پر شہادہام ملا کہ نزدیک سنت مسیحی ہے اور یہاں کہ  
 کی نفی ہے نہ کہ ہر کوئی و نہ کہ وقت ہم (اشترہ پر) اس کا وضو کیا نہیں جیسے حدیث شریف میں ہے کہ مسجد سے قرب ہونے ملے کہ بیز مسجد نہ نہیں

[illegible]

[illegible]

چند  
مقامات  
کامیاب  
کامیاب  
کامیاب

[illegible]



[illegible]

میں ہیں۔ وہ جے غلام اچھی جان پر کیا کہ حضور کی مخالفت کی، اپنی اس سران کیا ۱۱۱ نے نفس پر یہ نافرمانی مشقت ڈال جو کوئی نہیں سے زیادہ کو سنت مجھے تو اسے  
وہ خود بھی غلام تھا، بہر حال میں سے کی ہو سکتی ہے زیادتی نہیں ہو سکتی، غرض یہ کہ وہ خود نفسی مسائل سے غصے کو دھل جانے کا یقین کر جاتا ہے اس پر  
نیز وہ شیطان و دوسرے کا چاہ ہو سکتی ہے؛ بلکہ آپ قیوم و باری کے ہیں بیت الارضوں میں حاضر ہوئے، مدیجہ بقیہ قیام رہا، مہربانوں کی ایک بصرے  
سمجھاؤ کہ ان لوگوں کو کم سمجھاؤ وہاں ہی مشورہ میں استقامت ملے، دعا میں جہاد و زور ہے کہ ایمان کی دھانے کی کثرت نہیں جیسے ان کے  
حاضر و دور کی فائدہ سے ان کا بہت بڑھتا ہے اس میں بھی یقین نہیں فوری طور سے اس کا حکم کیا گیا ہے وہ میں مدد سے بڑھتا اور طرح ہو سکتا ہے۔  
تو وہاں میں زیادتی اور غصے کی مدد نہ دیا دلتی جیسے پائے گئے، تکدھو نہ دلاؤ، تہذیب و تمدن کے یہاں میں مدد سے وہاں دلتے سے بنا یعنی  
حیرت و اس میں جو کچھ شیطان دلتا کہ خواہے کو کھرت میں ڈال دیتا ہے، بلکہ ہائی کے زیادہ استعمال پر جو میں کرتا ہے اس لئے کہ وہاں کہا جاتا ہے  
نہ دلتی مشن کو بھی وہاں دلتا مشن جو کہ ان کو بھی وہاں کہتے ہیں، شیطان کی ہانتیں مختلف ہیں۔ جن کے ملینڈ و ملینڈ و کام ہیں میں سے ایک وقت  
کہ لاہور نام سے ملے ہیں جو شاہ جہاں کے پیرا ہوئے دوسرے کہا جاتا ہے۔ جلد و بخار کی ناکر شاہ جہاں کی بھی کو شاہ جہاں کے پیرا ہوئے دوسرے کہا جاتا ہے۔

مسلک تہذیب نے ان دھنیں و مٹھن کو ضعیف کیا، پہلی حدیث گوشت دہا ہی سدا و دوجہا الرطل یعنی ناپاکی کی وجہ سے انداس حدیث کو ابو سعاد  
 کو جوہر سے اور زہا کہ بعض لوگ معنائے دوسرے سمجھ کر کہہ دیتے ہیں کیونکہ اس میں حدیث کے اثر کو دیکھ کر دینہ جیسے احد و ثانی کی تفسیر  
 کرتا ہے وراثت و علم۔ مسئلہ اس کی کثرت ابوجزیر ہے یعنی میں انداز میں۔ مگر اس کی بنا پر کہ علم نفسی ہے، مرقاۃ نے خبر دیا کہ یہ کوثر میں رہتے  
 تھے وراثت ضعیف اور دست درمی تھے، مرقاۃ راضی تھے۔ جیسے کہ لہذا حدیث ضعیف ہے۔

هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَارِقُ حَدَّثَكَ جَابِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً  
مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَكْجَهٍ وَعَنْ عَبْدِ  
اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ  
وَقَالَ هُوَ نَوْرٌ عَلَى نَوْرٍ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ هَذَا أَضَوْؤِي وَضَوْؤُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي وَضَوْؤُ  
أَسْلَافِهِمْ رَوَاهُمَا تَرْمِذِي وَالتَّوْدِيُّ ضَعُفَ الثَّانِي فِي شَرْحِ مُسْلِمٍ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ كُلَّ صَلَاةٍ وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوَضُوءُ

ابو جعفر محمد بن عقیل نے فرمایا کہ آپ کو حضرت جابر نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دو دو بار تین تین  
بار وضو کیا یا اس حدیث کے کہ ابنا ماجہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو  
کیا اور فرمایا کہ یہ نور پر نور ہے۔ روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
سلم تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ روایت ہے حضرت ابی امام کا وہ ہے کہ ان  
دو حدیثوں کو روایت کرنے والے کی نووی نے شرح مسلم میں دوسری کو ضعیف بتلایا۔ روایت ہے حضرت انس سے  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور ہم کو ایک ہی وضو سونت تک کافی ہوتا

سے آپ محمد بن علی رضی اللہ عنہ (ابن ابی عمیر) رضوان اللہ علیہ نے روایت کیا کہ ابی امام نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار دو دو بار تین تین  
بار وضو کیا یا اس حدیث کے کہ ابنا ماجہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ نور پر نور ہے۔  
روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین تین بار وضو کیا اور فرمایا کہ یہ میرا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔  
روایت ہے حضرت ابی امام کا وہ ہے کہ ان دو حدیثوں کو روایت کرنے والے کی نووی نے شرح مسلم میں دوسری کو ضعیف بتلایا۔ روایت ہے حضرت انس سے  
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے اور ہم کو ایک ہی وضو سونت تک کافی ہوتا

مَا لَمْ يُحْدِثْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ قَالَ قُلْتُ  
لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَرَأَيْتَ وَضُوءَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِكُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَكُنْ  
كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا مِنْ أَحَدٍ فَكَأَنَّكَ حَدَّثْتَهُ أَنَّهُ أَعْبَدْتُ زَيْدَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ الْغَسِيلِ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ كَانَ أَمْرًا لَوْ ضُوءَ بِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرًا فَلْتَأْشُقْ ذَلِكَ عَلَا

جب تک بے وضوء نہ ہوئے نہ وضوء کرنا چاہئے حضرت محمد ابن یحییٰ ابن حبان سے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
عبید اللہ ابن عبد اللہ ابن عمر سے کہہ کر بتائے تو کہ عبد اللہ ابن عمر ہر نماز کے لیے ہنوت کرتے تھے۔ ہا وضوء ہوں یا  
بے وضوء کیس سے یہاں تو کہنے کے کہ انہیں اسما بنت زید ابن خطاب نے خبر دی کہ عبد اللہ ابن حنظلہ ابن ابی  
عامر غسل کرتے انہیں خبر دی تھی کہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لیے ہنوت کا حکم دیا گیا تھا ہا وضوء ہوں یا بے  
وضوء کیسے چاہیے

نیز ابی ہریرہؓ نے روایت کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا واجب ہے  
کیونکہ سنت واجبہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یا دو یا اضعاف دس یا بیس نماز کے لیے ہے۔ وہ نماز کے لیے وضوء کرنا  
لئے وضوء کرنا فرض تھا۔ پھر نیز روایت مسند بخاری میں ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا  
ہونے کے بعد کہ ذکر ہو اسکا اثری حال مراد جو اپنے حضورؐ کا اثر ہونے کے لیے وضوء کرنا چاہیے تھے۔ اس آیت کے ظاہر پر عمل فرماتے ہوئے ہذا اقسام  
افانکونوا فانیسوا اللہ اب بھی ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے۔ خیال ہے کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے اور نماز  
اشراق نمبر کے وضوء سے پہلے وضوء کرنا ضروری ہے۔ وضوء کرنا ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے  
وہ ایک وضوء ہے۔ ہا نماز میں بھی وضوء کرنا ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے کہ ہر نماز کے لیے وضوء کرنا ضروری ہے  
اکثری حالت کا ذکر ہے۔ سلف آپ فقیر تاملی ہیں انفرادی ہیں۔ آپ کی کثرت، ابو عبد اللہؓ کے امام، مالک کے استاد ہیں سلف میں صفات پائی  
علم و جدات میں ہر شے شہد تھے۔ سلف یہ اسما حضرت عمرؓ کی بیٹی ہیں۔ حضرت زید ابن خطابؓ کے بڑے بھائی ہیں جو آپ سے  
پہلے گھر گئے، مہاجر بن ازیل بن سہیل سے ہیں۔ جہاد بن قیسؓ کے ساتھ ہیں۔ خلافت مدنی جنگ بدر میں سید محمد بن جہاد بن ازیل  
حضرت اسماؓ میں صحابہ کرام ہیں۔ سلف یہ جہاد بن قیسؓ کی بیٹی ہیں۔ ان کے والد بھی صحابی ہیں حضرت زیدؓ کے وقت کی عمرات ہیں مبنی ناصر کے  
بعد جب ابن مدینہ کے قریب رہا یہ سیدہ بنی امیہ کی کنیت تھی کہ ہذا پریمت کی اسی وجہ سے زیدؓ کے مدفن علیہ السلام کی قبر کا نام چنگر ہے  
اسی میں آپؐ شہید ہوئے حضرت عمارؓ کی خدمت میں آپؐ کا نبیل عمارؓ کے ہاں چلے گئے اور چنگر کا نام ابو عبد اللہؓ کا نام تھا حضرت عمارؓ نے فرمایا

[illegible]

وَصُوءَ الصَّلَاةِ حَزَكَ خَاتَمَهُ فِي أَصْبَعِهِ رَوَاهُ الدَّارِقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ  
 الْإِسْخَارِيُّ بِأَبِي الْغُسَلِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهِ الرَّابِعِ ثُمَّ جَلَسَ  
 فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ لَمْ يُزَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ  
 مُعْنَى السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللَّهُ هَذَا مَنَسُوحٌ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فِي  
 الْإِحْتِلَامِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَلَمْ يَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ

تو ہمیں ملے گا اگر غرضی کو طہارت کے لئے ان دونوں کو دارقطنی نے کیا ہے اور ابن ماجہ نے اس کو روایت کیا ہے پہلے فصل روایت  
 ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب تم میں سے کوئی عورت کے پاس چلے جائے کہ وہ  
 بیٹھے ہو کر کوئی کام کرے تو غسل واجب ہوگا اگرچہ اس کا دل نہ ہو کہ وہ غسل کرے اور یہ ہے حضرت ابو سعید سے روایت ہے  
 میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ پانی سے ہی ہے کہ (مسلم) شیخ امام علی السہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے  
 فرمایا کہ یہ حدیث منسوخ ہے اور حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ پانی کا صرف پانی سے ہوتا  
 اسلام میں ہے اسے نہ نہایت کیا گیا ہے نہ اس کے خلاف کیا گیا ہے

خبردار رہنے میں ہم اللہ سے درخواست کرتے ہیں کہ انتہائی حد تک ہرگز نہ لے اس کے سچے پانی و پتھر تو ہمیں اس کا جائز نہیں ہے اور اگر کسی  
 کو ضرورت ہے تو سچے پانی چھپائے تو اس کا بظاہر مستحب ہے ورنہ اس کو نالی ہے ملے اس میں سے غسل چاہرے کی ضرورت، مستحب احباب غرض  
 نہیں ہیں جو بات سے بغض سے انکار کرتے ہیں نہ تو شریعت میں لکھی کہ دوسرے ہر ایک کو ازل و قبلہ ہی میں سنت پانچویں جو غسل میں لکھی کہ غسل ادرام کے  
 وقت کا غسل ضرور کے دو غسل میں مستحب ہے۔ مسلمان ہوتے وقت ہر دے کو ہونا کہ قرآن کے دن اور ان مقامات کیلئے، چھپنے، ماری کے  
 مستحق ہر جزو، غسل یا باغ و قریب وغیرہ کے لیے کہا جائے اس میں ہر ایک کے تمام کے غسل یا باغ و قریب کے غسل میں میں فرض نہیں لکھی کہ اگر کسی پانی  
 کا تمام نہ ہو بلکہ پانی کا ہونا کہ اس طرح اس میں ہر ایک کو سب غرض میں غائب ہوجائے تو غسل واجب، دہی میں واجب  
 میں جب شہادت عورت سے صحبت کی جائے اور مستحق غائب ہوجائے تو غسل واجب ہوگا، چاروںوں سے چاہا کہ ہونا ہر ایک میں اور شہادت کا  
 ذکر آتا ہے۔ دوسرے میں صحت سے بھی صحبت ہوگی یا باغ و قریب کے صحبت کیے ہیں نہ ان کے طریقے میں اور ان کے  
 واجب نہیں بلکہ یہی غسل کرنا چاہئے ہے یا باغ و قریب کے صحبت سے ہوشہ بھی اگر عورت کی صحبت میں ہے تب تو ضرور ہے اس کا تاج

ہدایت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی کہ میں نے تم کو کیا شہادت دی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 حق سے نہیں فرمایا کیا عورت پر غسل واجب ہے جب اسے اسلام ہو؟ یا ہاں جب پاؤں دیکھے کہ تو اسے مس کرنے  
 میں مضطرب یا اور نہیں؟ یا رسول اللہ! میں عورت کو کبھی اسلام نہ سنا ہے کہ فرمایا ہاں تمہارا ہاتھ گرا کر اس کو ہو ورنہ  
 پھر اپنی ہاتھ کے ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟ (مسلم بخاری) مسلمان نے ام سلمہ کی روایت سے یہ فرمادیا کہ کہہ دو کہ میں نے  
 سفید ہونے پر اور عورت کے گلہ بڑی زردی میں سے جو غائب یا چھپے ہو پھر اس کو شہادت ہو گا کہ روایت ہے حضرت  
 عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی کہ کہہ دو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا  
يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَدْخُلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُغْلِلُ بِهَا أُصُولَ سَعْرِهِ ثُمَّ  
يُصَبِّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يَفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ مُتَّفِقٌ  
عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ يَدَّ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ هَذَا الرِّجَاءُ ثُمَّ يَفْرُغُ  
بِيَمِينِهِ عَلَى شَاكِلِهِ فَيَغْسِلُ رُجْلَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَعَنْ أَبِي عُبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ كَأَلَّتْ مَيِّمُونَةَ وَصَفَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ فَكَثُرَتْهُ بِتَوْبٍ وَصَبَتْ

وہ جب جہانگاہ غسل کرتے تو یوں شروع کرتے کہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر فرات کے منہ کی طرف کھڑے  
کرتے۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں ڈالتے تو ان سے ہاتھوں کی جڑوں میں نکال دیتے پھر اپنے سر پر دونوں ہاتھوں  
سے پانی پھونکتے۔ پھر اپنی تمام کھال پر پانی بہاتے تھے کہ وہ مسلم بخاری اور مسلم کذابیت میں ہے کہ یوں شروع  
کرتے کہ برتن میں ڈالتے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے پھر اپنے دایستے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے  
پھر استنجا کرتے پھر وضو فرماتے تھے روا یہ ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا حضرت میمونہ  
نے کہ کہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے غسل کا پانی دکھا پھر میں ایک کوبڑے آگ کر دیتی اور پانی پھونک کر پانی بہایا

بلکہ خیال ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قسم کی نہیں بتایا گیا کہ پانی کی عبادت میں ہے انکی عبادت صرف میرٹ ہے بلکہ ہے، یہ بات لا دھن را دھو سے پہلے ہے  
کیونکہ وضو ذکر کر کے اہد ہے۔ چونکہ اس قدر میں غلو یا بڑے بہت میں ہاتھ دھن کر پانی لیا جاتا تھا اس لیے پہلے ہاتھ دھوئے جاتے تھے نیز ہاتھ میں گند  
لا بھی استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً اگر اگر تختہ وغیرہ پر ہونے تو پاؤں بھی دھو لیتے اس کا اگرچہ زمین پر ہوتے تو پاؤں غسل کے بعد دھوئے مثلاً زمین  
طالع دھ کے غلاب بھی مفت ہے کہ پہلے غسل کا نہ ان کے بعد دھوئے پھر تمام کہ کیا تھا بھی سر پر پانی ڈالتے۔ مثلاً اس سے معلوم ہوا  
کہ غسل سے پہلے استنجا کرنا بھی مفت ہے۔ مثلاً آپ صلام محمد ذہب طرف ملایا مارا ہے چھپا پکا نام کہ تھا حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
نام تبدیل فرمایا نہ از جاہلیت میں مسعود ابن عمرو رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں اس کے بعد ابوہم کے نکاح میں آئیں ان کے فوت ہو جانے کے بعد نبی  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت صلح سے عمرہ تھانہ کے موقع پر مکہ منکر سے دس میل قند تبارہ فرمایا کہ آپ نکاح کیا، اس کا نشان کہ اس میں  
نکاح کی جگہ آپ کی نکاح ہوئی، آپ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں پوری ہیں۔ جس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے نکاح نہیں کیا۔  
ہم افضل ہیں جہاں شادی میں اس کی والدہ و والدہ نہایت میں کہ آپ پیش رو ہیں میں عباد اللہ میں اس کی والدہ۔ مثلاً اگر آپ تین دن بعد غسل فرماتے تھے بھی  
پھر بھی آپ جلد تان کر مٹا کر گلیں نہ لڑا کرتے تھے۔ لہذا چاہیے کہ تین دن بعد غسل میں نہاتے۔ یعنی نہ کہ اس کے معنی ہیں پانی کو  
ڈھک دیا، اگرچہ دوست نہیں۔ (مرقاۃ) ❦ ❦ ❦

پھر ان میں سے ایک شخص نے یہ بیان پھر دہرایا، دوسرا بھی دہرایا، تیسرے نے پانی پانی کا لفظ استعمال کیا پھر دہرایا  
تھانہ زمین پر لگا، ان میں سے ایک نے کہا کہ پھر ایک ایک لفظ دہرایا اور پھر اس نے کہہ دیا کہ ایک ایک لفظ دہرایا  
پھر اپنے سر پر پانی بھرا دیا اور اپنے تمام پر یہ بات پھر دہرایا، تیسرے نے دہرایا اور پھر دہرایا، چوتھے نے دہرایا  
تھے کچھ کچھ کہیں کہ قبول فرما لے اور انھوں نے جواب دیا: "ہوئے تشریف لے گئے، مسلم ہمارا، ہمارا کے خلاف  
ہمارا کے لئے یہ روایت ہے، حضرت عائشہ سے کہنا کہ ایک ایک لفظ دہرایا، تیسرے نے کہہ دیا کہ قبول فرما لے اور  
میں پھر جواب دیا کہ: "نہیں، یہ ایک ایک لفظ دہرایا، پھر دہرایا کہ ایک ایک لفظ دہرایا، چوتھے نے کہہ دیا کہ قبول فرما لے  
فرمایا اس سے پانی کا دروہ لیں اس سے کہیے کہ ایک دروہ لیں اس سے کہیے کہ ایک دروہ لیں اس سے کہیے کہ ایک دروہ لیں  
لے اور دہرایا

ملہ منوں کی قربت پر ہونے کی پہلی بات دھوئے جانیں پھر سنا پھر سنا کر جانے پھر کم پر پیدا جانے۔ چونکہ گناہی پر حق فرمایا تھا اس لیے حق کے ساتھ جانیں نہ دھوئے بلکہ جیسے دھوئے اگر پختہ نہیں حق پر ہو تو پاؤں پیسے دھوئے واپس خیال ہے کہ یہاں سے گرا کر نہیں باوجود منہ سے کہ کیا ہی نہیں کہ کرا کر کے اٹھنے میں کسی بھی جہاد ہے۔ یہ کسی کا تھا کہ نہیں بلکہ نہایت پہل سیٹ کے خلاف نہیں جس میں کسی کا دیکھو ہے۔ ملہ ہاں نے اگر کرا دیا امان نہ دیا کہ آپ جلدی کیا تھے وراثت کو کا تھا کہ اب کسی اچھی تعلیم یعنی فیضانِ اسلام کے لئے کوشش کرونا پانی نہ چھوٹا اخیل جبر حال سے یہ قیادت نہیں بن کر پانی چھوٹا اخیل سے کہ یہ کہ کچھ کچھ اخیل نہ ہو تو یہ نہ چھوٹے نہ ثابت میں ہے اس کے لئے اس کا کہ حضور فرم کے کہ ہم پر جو حق ہوا تھا ہے وہ اسے تسلیم نہیں اس کے اسے اسلام پر کہ متنبہ حال کے متعلق یہ تمام اخیل اس وقت تک جانیے حضور اچھی شخص کے لئے کہ اس کا بدلہ اس کے باوجود پھر چھوٹے پر بھی حضور نے اس کو کہ وصیت فرمائی متنبہ حال کے حاضر کرنے کے بعد شنگ اکیلا شنگ ہی جیسے کہ کرا کر اس کا کھڑا ہوا پھر نہ جانے کہ اس کا کہ اس کی جہاد ہے یعنی نفسوں میں شنگ ہی سے منہ شنگ ہی میں سنا کہ اگر کرا دیا۔

عربی کی جگہ کھڑا گاؤں (مسلم جلاد کی) اور ایت بے حسرت ام سلمہ سے فرمائی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس صورت ہوں جو اپنے سر کے بال گندہ کرتی ہوں تو کہاجاتے کہ غسل کے لینے انہیں کھول کر دل فرمایا نہیں تھیں یہو کا کافی ہے کہ اپنے سر پر چھپ پانی ڈالیں کہو پھر اپنے پر پانی بہا لیں کہو تو کہو بھراؤ گاؤں (مسلم) اور ایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدد دہندہ (مطل) سے دھو کر تھے اور ایک صند سے پانچ نیک خنجر فراتے تھے کہ ان کا علم ہوا باریت ہے حضرت معاذ سے فرمائی کہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے جو میرے اور آپ کے درمیان بڑا شے

[illegible]

جے (نرمذی و امین صاحب)

[illegible]

موقوف ہو کر ان کرم کے بھی ایسی چیزوں کی اشترک فرمائی ہے فرماتا ہے۔ **اَلْعَدْوِیُّ خَیْطٌ مَقْصُودٌ** اور طریقہ ہے تَتَعَلَّقُ بِاَنْفِیْہِمْ وَفَرِحَ لِهَذَا حَرْثٍ بِکُلِّیِّ مَقْرَضٍ  
 نہیں ہے سلحہ اس حدیث سے مدد ملنے معلوم ہونے ایک کوشل میں جم کے سادہ بال بگڑ کر بغرض میں کی ایک ایک بھی خشک ہو گیا تو فصل دیوگدا دوسرے  
 بلکہ اگر برکت پر خشک چٹھی گندھا ہوا یا دم لگا گیا جس کے نیچے پانی نہ پہنچتا تب جس فصل دیوگدا اگر ناخوش ہو گیا یا خشک ہوئی ہے۔ تو فصل حدیث  
 نہیں کیونکہ اس کے نیچے پانی نہ پہنچے گا۔ خیال ہے کہ گھنٹی وار دھن دھن مانی نہیں کیونکہ اگر اس میں روشنی اشتک ہے۔ دھن دھن لگتی یا دھن دھن ہے۔ من  
 میں کسی کے نیچے پانی نہیں پانی یا نیچے ہوتا ہے۔ حقاقتاً سلحہ یعنی برتر چاہے کے ان کا حفاظت کر دیوگدا تھا۔ اس لئے ان کی حکومت چند قوی نہیں مفسر صحیح حدیث  
 کی تفسیر اور انکار کی جرح کے لئے کہ یہاں جرح کے لئے ہے۔ جیسا کہ اعلیٰ حدیث سے ظہر سلحہ یعنی غلبہ غلبہ ہوگا ایک تو پانی نہ پہنچے  
 کا دوسرے تمام نمانوں پر بار کرنے کا لہذا فصل میں برقی احتیاج پیدا ہے۔ ناف، مٹل کھن کھن، اور اس بہت غیاں سے پانی پہنچانے کی یہاں اکثر فقر توبہ  
 پانی نہیں پہنچتا۔ سلحہ یعنی زلفیں پائے نہیں رکھو یا ہمیشہ بال نکھتا یا ہٹا کر ہٹا کر خیال ہے کہ اگر کبھی علی اللہ کریم اللہ اللہ ہمیشہ سواد حج  
 کے آدمی کسی سرزد نہ لیا اس حدیث سے علی لعلی کا ہمیشہ سر نہ لانا ثابت نہیں ہو سکتا کہ آپ بال نکھتے ہیں اگر نہ لگاتے ہیں تو سر نہ لگاتے ہیں  
 جو از ثابت ہوگا۔ ذکر اس کی منقبت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سر نہ لانا دیا ہیں خود بھی کی حدیث قرآن دیا لہذا ہمیشہ ہی اس خصوصاً اس لہذا  
 میں کئی مسلمان سر نہ لگنے کی عادت سے کہیں ہے ۛ ۛ ۛ

إِلَّا أَنَّهُمَا لَمْ يَكُنَّا رَقِيبَيْنِ لَمْ عَادَيْتُ رَأْسِي؛ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ رَوْادَةَ الرَّمِيزِيِّ وَابْنُ دَاوُدَ  
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ؛ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ  
رَأْسَهُ بِالْخُطْمِيِّ وَهُوَ جُنْبٌ يَجْزِي بِذِكِّكَ وَلَا يَصِيبُ عَلَيْهِ الْمَاءُ رَوْادَةَ الْبُكْدَاوْدِ؛  
وَعَنْ يَعْقُبَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْسِلُ بِالسُّبْرَارِ  
فَصَعِدَ الدِّبْرَ فَجَدَّ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَتَّى سَتِيْرُ حَيْثُ الْحَيَاءِ  
وَالنَّسْرِ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَرِ رَوْادَةَ الْبُكْدَاوْدِ وَالنَّسَائِيُّ وَفِي رَوَايَتِهِ قَالَ  
- إِنَّ اللَّهَ سَتِيْرُ فَإِذَا ارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَغْسِلَ فَلْيَسْتَرِ رَأْسَهُ

[illegible]

(ابوداؤد و نسائی) کہ روایت میں ہے کہ اللہ مریہ پوش ہے جب تم میں

سے کوئی نہاتا ہوا ہے تو کسی چیز سے لڑ کر رہا ہے

۱۸۔ وہ نذرانے لئے کافی بننا تھا، بلکہ اگر کوئی شخص میزبان کے کسی ضل کرے اور چرندار چاہے تو جائز ہے کہ اگر حکومت کو کوئی کے ضمن میں جہالت صغریٰ بھی ہو جاتی ہے اور بڑے صحت کے ساتھ جبراً جہالت بھی جانتا رہتا ہے۔ ساتھ میں ضل پہلے غلطی سے سرد عورت سے چہرہ نام جن کے ساتھ مرد عورتوں نے ملکہ غلطی کا کچھ اُتر جاتی ہے اور یہ وہی لایا جہالت میں کے لیے کافی مانا گیا۔ اس سے مسلم کو اگر ضل کے اعفاء کے لیے کچھ تحصیل کر ضل صحت ہے، یہ بھی ضل کے ساتھ خاص ضل کر مرید زائد ہے ہی غلط اور جہالت کافی تصدیق دیتے۔

[illegible]

یوں جو جلد بنگہ ہوتا سن ہے۔ اس سے چاہا جائے۔ حالہ بنگاہی میں اس کا کرنا مستحب ہے اور کسی کے ساتھ واجب ہے اور حق کو تسلیم ہے۔ اس لئے میں  
فروع اسلام میں نیز ان اہل محبت کے لئے مسئلہ واجب ذہن تھا۔ آپ مشغول غائب ہوئے یعنی واجب ہوئے ان شاء اللہ ہو یا دھرمات نے نزدیک اسلام  
میں اصلاحات عقیدہ توحید فرض ہوا، مہر اور مصلحت والی غارت یعنی لاکھ پھر شکر کا ذائقہ لذت خیزت سے غائب کنیزت خصوص ہو گئی مہر و  
ہجرت اللہ سے اور کو گوارہ وغیرہ فرض ہوئے اس لئے میں اگر فرض کے وقت وہاں ہاتھ میرے تھوڑی ہوا یا کیا فعل کے بعد دستور و غیرہ کے وقت ہاتھ میرے  
پانی ہوا یا میرے تھوڑی لانی ہوا اب وہ دیگر دستور اور غارت بعد پر مہر۔ حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس جگہ صرف اس کی تھا، پانی چاہئے کہ اب اس میں  
کیونکہ فرض میں اس سے ہم پر پانی ہوا یا فرض ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر فرض کو ان کی ضرورت نہ ہو گیا ہو اور بہت جلد کے بعد کہ فرض ہو، وہاں فرض کرنا  
فروع میں بلکہ مصلحت ہو کہ وہاں ہے اس لئے میں سراج میں لکھا، احکام دینے کے بعد وہاں میں خصوصاً کہ جسے کہ اسے اب بھی احکام پر عمل کرنا نہیں  
کیونکہ کوئی اس سے بے نفع ہوتا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ یہ خصوصاً سراج کی بات ہی ہو گئے، میں نے نزدیک ضرورت اسلام میں فرض کرنا اور اصلاحات

دارالحکومت پر کچھ غلط عمل ہوا، خیال ہے کہ کام شافی کے نزدیک بھی گیا اور ایک اور مہربانی فرم ہے، سچے وضع و حال میں ایک بار اعلان ہوا تو انہیں اندر پر کار  
وام سامنے کی یہی وجہ پکڑے کہ نہایت نظر دانی اور قوت دعوایہ تو انہیں ہے کہ اس کی بالکل کانٹن غالب ہو جائے اس طرح کہ تین بار محو سے اندر پر دوسرے ٹھکانے  
گرا جس کے نزدیک بھی جو کچھ سے ٹھکانے کے قبل کی حالتوں، جیسے بہت کوئی وہاں نہایت کرنا نہ لگے کہ اگر کچھ شکرانہ میں بھی اس قدر جان بیکار نہ تھا  
بے گناہ و عیبت نام ماحیکہ غفلت نہیں، ملے جو محو جانتے سے بنا کہ کسی کے لغوی معنی میں غفلت کا مطلب شریعت میں غفلت اگر جس سے فعل نام واجب ہو  
مہایت کہ تاج کے کچھ کوئی کی وجہ سے اس کی ہمد و نواز و غیر سے ملے، ہر تہے، اندر غفلت، ایک اور چند سب کو سب کیا بدست جو تعلق سے اور  
اس کے ساتھ کہ تہینا، انصاف پیشہ و معارفوں انصاف ہے، ملے ہر نذر دیا کہ مضمون سے جو ایک نذر کا پکلائے ملنے کا نام، انصاف کا نام تو ملے گی آپ  
تو قرض کرنے ملے ہے تھے، ملے بہت اور شفقت کی بنا پر ذکر چلتے اور ملے چلتے کے لیے جب کہ بعض لوگوں نے کہا ملے ہے سارے کہ انتہائی غریب  
اس وقت حضرت ابو بکرؓ کا کہنا ہے کہ نہ ناپاک حالت میں معاف و غیر سب معاف ہے مگر اگر ادا و ادب کی وجہ سے اس وقت عین ذکر کے خیال تھا  
کہ میری مسئلہ پرچہ لوگوں پر کچھ اس کے ہاتھ پر کے کا یقین رہتا، اس نے ناخوشی انصاف کا ملے یعنی مہارت نہایت نہایت تہینہ نہیں ناگواری سے معاف  
خیر و برکت میں خیال ہے کہ لا فریبی نہیں فرقان کیلیم میں جو مشرک کو بھی فرمایا اس کے گناہ انصاف و ملے ہے، اس مرتبہ سے چند مسامحہ ملے ہوئے ایک  
کہ مہربانی کا پتہ یا مہربانی نہیں جس سے کہ مضمون نہایت میں درگاہ کا نہایت ہے تیسرے یہ کہ مہارت کی حالت میں ضروری کام کا چکر کا جائز ہے۔



ذَكَرَ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نُصِيْبُهُ  
الْجَنَابَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأُوا غَسَلَ ذَكَرَكَ  
ثُمَّ تَمَّ مَتَّقْ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا كَانَ جُنُبًا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءًا لِلصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ وَعَنْ  
إِبْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ  
أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ؛ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ  
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْوِفُ عَلَى نِسَاءِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ وَاهُ مُسْلِحُهُ؛

کہ حضرت امی خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمیں مدت میں جنابت  
میں پیش پانی سے نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کرو غسول نہ کرو پھر سوہاؤ نہ (بخاری مسلم اتفاقاً)  
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت میں ہوتے اور کچھ کھانا یا سونا چاہتے  
تو نہا نہ وضو فرماتے تھے (مسلم بخاری) اعرابت ہے حضرت ابی اسید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی انہی بیوی کے پاس ہلے پھر دوبارہ جانا چاہے تو بیچ میں وضو کرے (مسلم)  
اعرابیت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک غسل سے اپنی ساری بیویوں پر دورہ فرماتے تھے  
(مسلم)

پھر تھے بلکہ یہی سے سوا فرما دے گا اس کے ساتھ بیٹھا بیٹھا جائے۔ خطہ اعتباراً رکھے ہوئے کہ شاید مہینے پر بھی غسل کے احکام جاری ہوں  
لے تو کیا اس وقت غسل کر دینا چاہیے کہ وہ کچھ ہے تھے کہ شاید قرآن میں عاجز اور کسی کو آفسل و خوار ہوتا ہے تھہ یہ حکم اعتباراً ہے کہ کوئی خوار  
کے نہ نہ نہ مست مستحب ہے نیز وضو سونا نہ لازم ہے نہ کرنا اور تادہ و فیہ اسلئے یہ بھی سنت مستحب ہے علاوہ فرماتے ہیں کہ کلمات جن میں وضو کرنا  
مذکر تھا ہے۔ تھہ یہ بھی سنت مستحب ہے بہتر تو یہ ہے کہ ہر بار غسل کرے لیکن فقط وضو بھی جائز و درہ وضو ہی درست بیچ میں طہارت ہے  
لذت محبت قوت سب کچھ حاصل ہوتی ہے تھہ صحیح مذہبیوں کے پاس اس تشریف سے جلتے اور کچھ آخری فعل فرماتے: ظاہر ہے کہ درمیان  
میں وضو فرماتے ہوں گے۔ خیالی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ عائشہ صفیہ ام حبیبہ ام سلمہ سوہاؤ جنوب بصرہ مدینہ منورہ میں  
یہی جن میں حضرت خدیجہ ام حبیبہ ام سلمہ عائشہ خدیجہ ام سلمہ عائشہ خدیجہ ام سلمہ عائشہ خدیجہ ام سلمہ عائشہ خدیجہ ام سلمہ عائشہ خدیجہ ام سلمہ  
کی طہارت ہوگی لہذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرور وہ کی طہارت تھی نیز آپ کے ہاتھوں کے درمیان عدل و بیعت تھا چنانچہ اس طرف سے عدل فرماتے تھے اسی سلسلے  
کیک شب میں تمام نساء کے پاس تشریف لے گئے و درمیان کو ایک کی باہمی میں دوسری کے پاس جانا دست نہیں بعضی نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ سَنَدًا كَرِهَهُ فِي كِتَابِ الْأَطْحِمَةِ أَنشَأَ اللَّهُ تَعَالَى الْفَصْلَ الشَّامِيَّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَلَا رَأْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَحْتِيبُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبُخَارِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهٍ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ عَنْهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ عَنْهُ عَنْ مَيْمُونَةَ بِأَقْظَى الْمَصَارِيجِ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ

روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت ذکر الہی کرتے تھے ملہ (سلم) ہماری جاس کہ حدیث انشاء اللہ کہناؤں کے آپ میں بیان کرید گئے تھے ۔ دوسری تفصیل ۔ روایت ہے حضرت ابی جاس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی بیوی نے گن میں غسل کیا ہے حضور نے اس سے وضو کرنا چاہا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ناپاک ہوں ۔ فرمایا پانی تو ناپاک نہیں جو ناپاک (ازدری) ، ابو داؤد ، ابی جاس ، دارمی نے اس کی تسلسل اور شرح مسند میں انہیں سے روایت ہے مسند سے راوی مصابیح کے الفاظ سے روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہانت سے غسل فرماتے

حال کی جان تک پہنچ کر فرماتے ہیں کہ اگر وہ دست نہیں (ازترتہ و غیرہ) ملہ یعنی جنات و طہارت ہر حال میں زبان فریب سے گریز فرماتے مظاہر و غیرہ پر شہادت کرتے تھے کہ کہ جنات میں صرف طہارت قرآن مجید ہے ۔ لطیفہ ۔ مجھ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ جنات میں وہاں شریف سے حضور و علیہ السلام کے ہم کیسے اہل ہوگی ، میں نے جواب دیا کہ اگر سند میں گندہ آدمی نہ لے تو گندہ پاک جو مانا ہے گندہ پاک نہیں ہوتا حضور و انہوں نے کہا کہ میں نے جو جو میں جنتی و نفاس کی حالت میں رہی ہیں انہیں حرم سے وقت گزار دینا کہ جب شہید ہوئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور و علیہ السلام ذکر الہی فرماتے تھے جیسا کہ آپ سنتی تھیں خیال ہے کہ حضرت داؤد پر مشیر و غیرہ کے ہاں ذکر و تہجد افضل ہے انکا تہجد حدیث میں مذکور ہے ملہ میں صحابہ میں وہ حدیث کی تمام پرستی کروا رہے تھے کہ وہاں ذکر الہی ہمیں فرمایا کہ حضور نے فرمودہ کہے کہانا ہلا فرمایا ۔ ملہ وہی حضرت یسوع عیسیٰ میں غسل کر کے کے سنائی ہیں کہ اس سے پانی کے غسل کیا نکلا اس میں جبکہ کوئی تہجد پانی حضرت کو ذکر الہی تھا خدا تعالیٰ ملہ میں عورت کے فضل سے وہ وضو غسل کر لیتے ، خیال ہے کہ شہری میں اس سے جہانت بھی آ رہی ہے اگر وہ جہانت میں کثرت کیلئے ہے اور حدیث بیان ہونے کے بعد میں عورت کے فضل سے وہ وضو غسل کر لیتے

مِنْ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِِي قَبْلَ أَنْ أَعْتَمِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ  
نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ السُّنَنِ يُلْفِظُ الْمَصَابِيحَ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُخْرِجُنَا مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا الْعَمَّ وَلَمْ يَكُنْ يُجِيبُهُ أَوْ يُجِيزُهُ  
عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةُ رَوَاهُ الْبُؤْدَاءُ وَذَوُ السَّائِفِ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ؛ وَ  
عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْرَأُ الْعَجَائِصَ وَلَا  
الْجُنُبَ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ  
لِعَجَائِصٍ وَلَا جُنُبٍ رَوَاهُ الْبُؤْدَاءُ؛ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پھر میرے غسل سے پہلے مجھے گھر میں مکمل کرتے تھے اسے ابھی مجھے روایت کیا اور قرآن کی آیتوں سے مکمل روایت  
کی اور قرآن سے میں صحابہ کے الفاظ میں روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں کہ تم میرے غسل کے بعد قرآن پڑھنا نہ کرو  
تو میں قرآن پڑھتا ہوں اور ہمارے ساتھ گوشت کھاتے تھے کہ جنابت کے سوا حضور کو قرآن سے کوئی چیز  
دور کرتی تھی کہ ابوداؤد و ترمذی ابھی مجھے اس کا مکمل روایت کیا روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں  
قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ عائشہ اور سہیل قرآن سے کچھ پڑھیں کہ قرآن کی روایت ہے حضرت  
عائشہ سے فرماتی ہیں قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان گھروں کو میرے پیچھے روٹ کیوں کر میں عائشہ  
اور سہیل کے لیے مسجد کو ملال نہیں کرتا ابوداؤد۔ روایت ہے حضرت علی سے فرماتے

میں قرآن یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

نہیں لیکن اگر کسی قرآن پڑھنے والا مطلقاً کہ میرے ساتھ بستر میں لیٹ جائے اور پڑھ کر دے تو وہی آگ کا پتھر ہے جس سے کافر قتل ہوتا ہے  
مسجد قرآن میں پکڑا جائے اور اس سے منافق جائزہ لے لیا جائے ان کے تشریف لا کر غیر ضرورت کے ساتھ حور سے لے کر قرآن کی تلاوت میں زنا  
لینے والے ہیں کیا جانتے ہیں کہ قرآن پڑھتے ہوئے اگر کسی نے اپنے گھر میں بیٹھ کر قرآن پڑھا تو اس کا پتھر ہے جس سے کافر قتل ہوتا ہے  
تک کہ میں کبھی قرآن تلاوت کرتا ہوں یا میرے ہاتھ سے قرآن پڑھتا ہوں یا میرے ہاتھ سے قرآن پڑھتا ہوں یا میرے ہاتھ سے قرآن پڑھتا ہوں  
لیکن قرآن تلاوت کرتے ہوئے نہ کہ قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے  
پھر قرآن تلاوت کرتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے  
جانتے ہیں لیکن قرآن تلاوت کرتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے لیکن قرآن پڑھتے ہوئے

[illegible][illegible]

الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرُو بْنِ حَظْمٍ أَنْ لَا يَسْئَرَ  
النَّفَرَانِ إِلَّا طَاهَرَا زَاوَاهُمَا لِكِ وَالِدِ أَرْقُطِيٍّ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ  
فِي حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ  
فِي سَكَنٍ مِنْ التَّسْكَنِ فَلَقِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ  
غَائِطٍ أَوْ بُولٍ فَلَمْ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا اكْتَدَّ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي  
التَّسْكَنِ صَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَاسْتَمَرَّ بِهِمَا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حرم کو گھسانے میں یہ تھا کہ قرآن کو صرف پاک آدمی ہی چھونے سے ملتا ہے۔ چنانچہ  
روایت ہے حضرت نافع سے کہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر کے ساتھ کسی کام میں گیا حضرت ابن عمر نے اپنی مٹا  
پونہ کر لی تھی اور آپ کی اس بات کی حدیث یہ تھی کہ فرمایا ایک آدمی گلیوں میں سے کسی گلی میں گزرا جس حوض سے  
اللہ علیہ وسلم سے اس کی ملاقات ہو گئی حالانکہ آپ پانی سے یا چٹاب سے کئے تھے تو اس نے سلام  
کیا آپ نے جواب نہ دیا جتنی کہ وہ شخص جب گلی میں چھپ جانے کے قریب ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے مجھ سے اپنے چہرے کا مس کیا

آپ کے والد محمد بن عمرو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مائت شریف میں سلسلہ میں مقام غزاد میں پیدا ہوئے۔ ۵۰ سال عمر پائے اور ان کی زندگی میں شہید  
ہوئے۔ (مسند احمد ج ۱)

صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر و ابی حزم انصاری کو اپنی ایک ملاقات کا حکم بنا کر بھیجا جب انہیں ایک زمانہ کا مسکرا کر ملا فرمایا جس  
میں خرافات متین صدقات وغیرہ تحریر تھے۔ اسی کا یہاں ذکر ہے۔ سلسلہ یعنی اس فرمان ہمیں دوسرے احکام کے علاوہ یہ حکم بھی تھا۔ کہ  
قرآن کو ہم صاف پاک آدمی چھونے سے بچنا چاہئے۔ جب یہ بات لگائی۔ جب یہی زمانہ تھا کہ بلا غافل قرآن چھوئے۔ ان کا نام کو ہم سے  
ہاں جو وہاں یا کسی کپڑے کے ساتھ چھوئے یا ہاتھ سے جیسے کہ کتب مقدسہ میں ہے قرآن کو ہر زمانہ سے تو حیات و موت کے ساتھ چھوئے بتایا جا چکا ہو  
کہ حضرت نافع بن عبد الرحمن نے فرمے کہ ان کو انہوں میں سے کسی آدمی سے جس و دم کے رہنے والے مسئلہ میں ملاقات پائی تھے اس حالت میں تھے سلسلہ ظاہر  
ہے کہ یہاں حاجت سے لوگوں کی غرضی کام ہے۔ نہ کہ تفسیر، جیسے کہ بعض لوگوں نے کہا لیکن آپ کی کام کے لیے گئے ہیں وہی آپ کے ساتھ تھا۔

سلسلہ یعنی اتفاقاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہو گئی اس وقت ملاقات کا ارادہ نہ تھا سلسلہ ظاہر ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام چٹاب یا پانی کا دھو  
بالکل نیک و پاک تھے۔ اس نے ہمیں دیکھ کر پانی کا استنجا بھی کیا تھے۔ کہو کہ دات کر رہے ہیں تو قرآن چٹاب یا پانی کا دھوئے سلسلہ ہے استنجا کرتے ہوئے  
چٹابوں یا گلیوں میں چھپیں۔ بلکہ خاص کو قریب ہی تک کر لیتے تھے کہ اس طرح چٹاب مرآت کے خلاف ہے۔ ۵۰

وَجْهًا ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذُرَاعَيْهِ ثُمَّ رَكَ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ  
 إِنَّهُ لَمْ يَنْتَعِزْ أَنْ ارْتَدَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ  
 وَعَنِ الْمَعْجَرِيِّ قُفْتُدُ أَنَّهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُبَوِّلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ  
 فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ ثُمَّ ارْتَدَّ إِلَيْهِ وَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَذْكَرَ اللَّهُ الرَّاعِي طَهْرًا

پھر وہ بارہ ہاتھ لے کر اپنے ہاتھوں پر میرے پیرس شخص کا جواب دینا اور فرمایا اگر مجھے تمہارا سے جواب دینے میں  
 رکاوٹ صرف یہی کہیں پاک نہ تھا کہ ابو داؤد روایت ہے حضرت معاذ بن جبل نے حضرت سے تکرارہ علی السلام علیہ  
 وسلم کہ حضرت میں سے میرے جو جبکہ آپ شہاب کہو ہے تھے کہ انہوں نے سلام آپ کے جواب دینا صحیح کہ وضو  
 کر لیا۔ پھر اس سے مسند کی اور فرمایا اگر میں نے یہ پسند نہ کیا کہ بغیر پاکی کے سلام کا ذکر کر دوں

سلام جب اس شخص نے سلام کی تو کوئی حد تک دیر سامنے موجود تھی۔ اسی لئے مسند علیہ السلام دیکھ کر وہاں دیکھ کر پہنچے۔ اتنے میں وہ شخص لگی کے  
 کہ اس کے پس منظر لگی۔ لہذا پیش پر با حاضری نہیں کہ فوراً ہی تم کہیں ذکر کیا۔ اس سے سلام بڑا کی کہ دیر دیر تک نہ مانو ہے یہی احادیث کا مذہب ہے کہ  
 لئے صرف یہی بات مشکلی ضروری نہیں۔ سلام ہی اس وقت بعد وضو تھا اور جواب میں کہا ہوتا ہے جو حکم اسلام مسموع تھا کہ انام میں ہے  
 اگرچہ یہاں صحیح مراد نہیں پھر بھی اس لفظ کا اصرار کرتے ہوئے میں نے خبر وضو یا نقل بوقت سب دیکھا۔ معزز شیخ نے اختلافات میں فرمایا  
 کہ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز اللہ کی تھی پھر ہی تم نے نماز پڑھا کہ آچے پھر وضو کرتے ہوئے سلام کا لفظ بھی نہ سنے نکالا۔ یہ ضروری حکم ہے لہذا  
 اس حدیث پر ذکر با حاضری ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سے اگر قرآن پڑھتے تھے دعا میں پڑھتے تھے۔ وضو سے پہلے ہم اشارت کرتے تھے اور  
 یہاں نیز وضو سلام کا لفظ بھی نہیں بولتے کہ وہ عام حکم شرعی تھا اور حکم خصوصی شریعت و طریقت تقویٰ و تقویٰ میں فرق ہے نیز با حاضری ہے کہ  
 پانی کے ہوتے ہوئے ہم دست نہیں ہوتا پھر وضو سے یہ حکم کہیں کیا اس تجھے نماز وغیرہ نیز صرف جواب سلام دیا نماز نہ جاہد ہو تو  
 پانی کے ہوتے ہوئے ہم ہاتھ سے دوسری نماز نہیں پڑھ سکتے یہاں بھی جواب کا وقت جاری تھا آدمی چھپا ہوا تھا۔ اس سے یہ عمل فرمایا۔  
 غرض کہ یہ حدیث ہے غالب ہے اس سے سلام بڑا کہ جواب سلام میں در لگانا ضروری نہ تھا۔ اور اس در لگانے پر مسند کی روایت مست ہے۔ تاکہ  
 اسکو صحیح نہ کہو کہ آپ نام خلف بن علی سے۔ لقب جاہد کہہ سکتے تھے ان کے سے فرمایا کہ تم کہے جاہد ہو۔ آپ قریشی تھے نہ نبی۔ فتح مکہ کے دن  
 انہوں نے اسکو العباسی بنام دیا وہ ان ہی وفات کے بعد شہید شہاب یا یا خانہ کو فرمایا سلام کرنا مست ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔ لیکن  
 اگر وقت حاجت کے بعد جواب دے دینا ہے تو جانے کہ اس صریح میں ای کا ذکر ہے جو کہ ای ای کوئی کہ سلام نہ تھا ای لئے انہوں نے لفظ حاجت  
 میں سلام کیا تھا اس کی پوری کثرت ہو کر لگتی ہے کہ مسند کے وضو کے جواب دیا کہ کہیں سلام کر کے لے لے کہیں جائز ہے تھے۔ بلکہ مسند کے  
 پاس ہی تھے۔ اس لئے جواب کی عدلیہ و تقویٰ ہو گیا۔ پھر جواب دیا وہاں سلام طالع جارحہ۔ لہذا فرق ہو گیا۔

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ تَوَضَّأَ قُلْ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدُّ عَلَيْهِ ۚ  
**الفصل الثالث** ۚ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُوبُ تَهْنِئَتَهُمْ بِمَنْ يَنْتَبِئُهُ ثُمَّ يَنْتَابُ رَوَاهُ أَحْمَدُ ۚ وَعَنْ شُعْبَةَ قَالَ  
 إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَفْرَعُ بِيَدِهِ الْيَمْنَى  
 عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَتَسْبِي مَرَّةً كَمْ أَقْدَرُ فَمَسَاخِي فَقُلْتُ  
 لَا أَدْرِي فَقَالَ لَا أُمُّ لَكَ وَهِيَ مَنَعَكَ أَنْ تَذَرِي ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ  
 يَغْسِلُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ يَقُولُ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَتَطَهَّرُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ۚ وَعَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ

ابو داؤد اور ترمذی نے جو توختی تک مدد سے کی اور غریب اگر جب شوکر یا تو اس کا جواب دیا تیسری نفس و دوات  
 سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہنمی ہوتے پھر سو جاتے پھر  
 جاتے تھے پھر سو جاتے (احمد اور ابی داؤد) ہے حضرت شعیب سے نہ فرماتے میں کہ حضرت ابی ہاشم رضی اللہ  
 عنہ جب ناپاک سے غسل کر لیتے تو داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی ڈالتے تھے پھر استنجہ کرتے  
 ایک دفعہ محمول گئے کہ کتنی بار پانی ڈالا ہے مجھے پوچھا کہ میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم مگر یا اجابہ کہ اس مذہب سے جہنمی کی چیز  
 نے مجھے سے روکا کہ پھر نہ ڈاکا شوکر نہ پھر اپنے ہم پر پانی بہاتے پھر فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے  
 طہارت فرماتے تھے ابو داؤد - روایت ہے حضرت ابو داؤد سے نہ فرماتے میں کہ ایک دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے یعنی بحالت جنابت فلا ذکر کے سوجاتے پھر جاتے پھر بدناموں سے کیلے دنوں ذکر سے پہلے دنوں کا یہ تھا کہ حضرت کی نیند خوشیوں توڑتی تھا  
 فرماتے ہیں کہ کو بھی یہ درست ہے کہ لاؤ دنوں کے سوجائیں پھر اگر جاگ تو سولے کیلے دوبارہ وضو کی عزت نہیں پہلا وضو کا ہے اختر  
 (العمات) طلحہ آپ شعیب ابن یزید میں سیدنا عبد اللہ بن ابی اس کے آؤ کہ وہ غلام ہیں امام نسائی فرماتے ہیں کہ شعیب ضعیف ہیں دیگر مؤرخین کی  
 توختی کرتے ہیں۔ سیدہ کو کہہ دے جس کی نعمت کی گواہی تھی اور شروع اسلام میں جو نعمت سات بار وضو پانی تھی۔ پھر سات کا حکم شروع ہو گیا احتیاج  
 بھی باقی ہے (ان روایات) لہذا یہ حدیث ابی داؤد کے خلاف نہیں ہیں میں تو یہ بار بار دھو دھوے لاؤ کہ ہے ہر مکان ہے کہ آپ ہر محل میں کہتے  
 ہوں نہ کہ ہمیشہ طلحہ میں نہ سے یہاں میں ہوتے ہیں اور ملک میں ہیں یہاں دھونا تھا میں ہوں اور سات کو جو ہے کہ بارہ و جہی  
 قریب کہ وہ - جس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر شاکر کو بارہ نہایت دے ہر حال کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ وقت ضرورت استنا کو بھی بتائے کہ لوگوں  
 تک میں پہنچانے یہاں ہاتھ دھوئے کی گئی ہے۔ یہ کہہ بھی یہاں سات کا حکم شروع ہونے سے پہلے یا اس وقت جبکہ نعمت نہایت ہو کہ

[illegible]



محبوب عالم ہیں، اس لئے یہ صوابی کا نام نہ معلوم کون جھڑپ نہیں دے سکتا۔ یہ محنت بھی نہ تھی، بھر مٹھی ایسا کرنا نہ ہوتا تھا اگر کسی کو حجت بھی نہیں ملے کہ آپ کا نام مسندِ اہل سنت کے فتح سے کہاں نہ کر دیتے ہیں، بلکہ اس کا قصہ یہی مختصر میں قصات ہوئی ملے ہیں اگر محنت و دردا یک دلی سے حضور اعلیٰ کریں تو آگے چلے جھڑپیں ایک ایک ساتھ لیں تاکہ ان میں سے کوئی دوسرے کے فضل سے ظہور نہ کرے اگرچہ آئندہ پلوں میں فتنے سے ہی حکایت ہوگی مگر یہ محنت ملے حمل نماز میں جھڑپ کن اور دوسری کیا ہو سکتی ہے، خصوصاً جو کہ پانی پینے کی کوئی نالی وغیرہ نہ ہو اور وہ دن نالہ کرتے ہوئے ملگ لگائے میں محنت پیدا ہوتی ہے کہ کام بھی کبھی کرنا سنت ہے، ہلا کہ نہ کھانا بھی ٹھیک نہیں، شہ جو کہ پانی بہت کم ہے جس میں پانی کو پانی چنے کوئی نہ تھلا بخیر و کا پانی، جلدی اور غیر جانوری، مشین اور غیر مشین جہازات کا جو مواد دوسرے وغیرہ سے ملے کہ قند پانی اور ان کے پینے کے سوا جگہ ان میں اس لئے نہیں، بھی میں کہنے والا اعظم بھی ملے ہیں شہرہ برے جوئے محفوظ ہے پانی میں چشما برکت اگرچہ جڑ نہیں لیو کہ اس کا پانی تجسیر کو کہل دوسرے وغیرہ کے مابین نہیں گا، جس سے کہنے میں تخلف ہوگا اور دوسری کو بھی اور بہت سے شہرہ برے پانی میں چشما برکت نہ سب نہیں کہ اگرچہ وہ ناپاک کوزہ ہوگا لیکن اس کے پینے سے موت کرنے سے دل کی کہت کرے گا۔ بیل صورت میں محنت تحریر ہے اور دوسری صورت میں تھوڑی بہ صورت حنفی کی قوی دلیل ہے کہ وہ قند پانی کی جست پر نہ لے ناپاک ہو جاتا ہے، اگر ناپاک نہ ہوتا تو یہ حرمانت اس کا بکد سے نہ فرما دیتا جاتی۔ اس کی تحقیق اسکا ادا شدہ آگے آئے گی

[illegible]

طرحہ حریف تمام فاضلین کی رائے ہے کہ وہ بھی اپنی تہذیب پر غرور سے بھر کے غلو کرتے ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں کہ انہاں نے  
اشرفیہ کا یہاں کا اعلیٰ شخص ہی کہتے ہیں۔ ہمارے علم و حکمت میں حریف چن چڑھتے ہیں۔ ایک ایک حریف صریح نہیں کہتی کہ ہم ہندی کے لئے  
میں اپنی بیعتی فرشتے ہیں کہ ہر حریف حضور سے ثابت نہیں۔ دوسرے یہ کہ حریف اجماع علماء کے خلاف کیا کیا ایچہ قدم میں ایک سچے کر اگر کو حریف ہیں  
جس کا دین پر تمام ممالک موجود ہیں کہ انہی پاک کرنے کا کام دیا کیے سے انکار کیا جاوے گا۔ وہ ہم میں ہندو تھے بلکہ تھانہ سے یہ کہتے تھے کہ  
جس کو سب سے اعلیٰ ہیں۔ چنانچہ ہر مذہب کی جوتی، اللہ کا کوہان سر کی کوہ پڑے ہے۔ اب تو کہہ جاتا ہے پھر شک کی مقدمہ حریف میں ہیں نہیں۔ اتنے  
اجال کے کہتے کہ اس حریف پر ان کو کہہ کر کیا جاتا ہے۔ جو کہے بلکہ حریف کا انہی سے کہیں خلاف ہے تو کہہ فرشتے ہیں کہ اگر جس میں اتنی گستاخ  
جائے جس سے چنانچہ کی بوجھ نہ یا رنگ بدل جائے تو پانی جس بوجھ نہ کہ اس حریف کے خلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ وہ کہ حریف  
اس سچی سے دوسری حادیث میرے سخت خلاف ہے کہ حضور نے فرمایا کہ میرے ہاتھ میں جناب نہ کہو نہ فرقا دوں اور اب کہ پانی کے بغیر میں نہ نکلتا  
تو پانی انہاں کے لئے ہے کہ انہاں کو دوسری میں نہیں کہ اشتیاق نہیں کیا گیا۔ پھر کہ کہ یہ حریف کے منہ میں جو کہتے ہیں کہ حریف میں پانی نہ کہ

[illegible]

سلہ یعنی مسند کے پانی کا بیڑہ اعلیٰ ہے یا زمانہ مقرر نے کی وجہ سے کسی خاص مسئلے سے اس کا مزہ نہیں رہا لہذا پاک پوچھو جس مسئلہ پر خیال ہے کہ اگر تفریق کا پانی بہت مقرر ہونے کی وجہ سے بیڑہ یا بیاد ہو جائے تو پاک ہے یا گندہ اس مسئلہ کے نزدیک اس کے سے معنی ہیں اگر کچھ کونہ گنا کردی نہیں اگر ماسہ پس اگر مقرر نے یا مسند کی وجہ سے اسے کار سے پار چھینک جائے جس سے وہ مر جائے تو مسند لیکن اگر اپنی جاری سے مر کر پانی پتہ جائے تو وہ کیونکہ اس میں مسند کا رونا نہیں بلکہ برائی کا رونا ہو جو بعض افسانے کے معنی پر سمجھ کر پانی کا ہونا مدلل حتیٰ کہ جنگ لکھا و غیرہ میں لگے معنی درست نہیں کیونکہ یہاں انسان اور دیوانہ کو وہ بھی معلوم جانتے ہیں۔ تو نہیں بھی حدیث میں قید لگا کر لے گا۔ مسند معنی جس حالت جنات حضور کی خدمت میں اسلام لانے کیلئے حاضر ہوئے اور حضور انہیں متین کرنے کیلئے مسعود کو حضور نے پھر سے باہر آکر لے لے گئے مسعود ان مسعود کے پاس حسب عادت پانی کا ٹوٹا تھا۔ مسند معنی مجبور کا اٹھنا اور نہ صرف اسی شریعت اور کلمات کو سمجھ کر پانی میں مٹی کی بجائی کو خواہی یا نہ خواہی یہ نذر کا حضور نے جس کو مکیا یہ کہ مسند کی دریا میں ہے صرف ہم انم کی دلیل ہے کہ جو کچھ تیرے وجود میں ہے جزائے شاعر پر تو کہو جو کہ مسند معنی فن کے حالت کا نام تو بوسا کہ جسے کہیں کہیں ہم انم تیرے ہی کہو نہ صرف اسی شریعت کے لفظ انم ہیں ان سے شاعرانہ بیان خود اوستا نے دروشتی ہے اور اس کیلئے ہمیشہ حدیث میں وہ ہمیشہ تیرے ہی کہو نہ صرف اسی شریعت کے لفظ انم ہیں ان سے رو ہے لیکن یہ صرف انہی کے لفظ ہی ہیں انہی کو کہو نہ صرف اسی شریعت کے لفظ انم ہیں ان سے رو ہے لیکن یہ صرف انہی کے لفظ ہی ہیں انہی کو کہو نہ صرف اسی شریعت کے لفظ انم ہیں ان سے

كَانَتْ كَحَتِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ دُفُوءً فَجَاءَتْ  
 هِرَّةٌ تَسْرِبُ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الزَّعَّاقُ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبِشْهُ فَرَأَى أَنْظِرْ لِيهِ فَقَالَ  
 أَخْجِئِي بَا إِنْ بَيَّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِشَيْءٍ مِنْهَا مِنَ الطَّوَائِدِ عَيْنُكُمْ أَوْ الطَّوَائِفَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ

اے آپ ہوتا ہوا کے فرزند کی بیوی تھیں، ابوتناورہ اللہ کے پاس آئے تے تو انہوں نے ابوتناورہ کے لیے وضو کا پانی اٹھایا اور انکس سے پیئے گل آپ نے اس کے بے ترن جھکڑا حق کس نے پایا یکدش فرمایا کہ مجھے ابوتناورہ نے اپنی طرف دیکھے ہوئے ملائکہ ابوتوبہ نے جھٹکتا ہوا کہ تعجب کرتی ہوں میں ہاں ابوتوفرا ایک درول عشرہ علی الشریعہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابی جحس نبیوں کو تو تم پر بھیجئے وائے ابی جحس نے وایوں میں سے سے نہ

[illegible]

وَأَحْمَدُ بْنُ التَّرْمِذِيِّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ مَوْلَانَهَا أَرْسَلَهَا بِرَسُولَةٍ إِلَى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تَصَلِّي فَأَسْرَتُ أَتَى أَنْ صُغِيرَهَا جَاءَتْ هَرَّةٌ فَكَلَّتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَواتِهَا أَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرَّةُ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيَكُونُ بَنُجَسٍ مِنْهَا مَنْ الطَّوْفَانِ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا وَادَّاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَضَّأَ بِمَا أَفْضَلَتِ الْخُبْرُ قَالَ

وہ ایک اسی شخص کی بیوی اور وہ مسلمان تھیں مگر ان کی اور اہل بیت سے نفرت ہو کر ان کو اپنے صاحبے ابن عباس سے وہ اپنی والدہ سے ملا کر ان کی نگاہیں ہر سید و سچ حضرت عائشہ کے پاس جمہور میں نے آپ کو نماز پڑھتے پایا مجھے اندازہ کیا کہ کچھ دور ایک ایسا ہی سے گھبرا گیا جب حضرت عائشہ نماز سے فارغ ہوئیں تو آپ نے وہاں سے کہا کیا جہاں سے ملے گا کیا اختیار فرمائے گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لی جس نہیں دو توم پر گھومنے والوں سے ہے کہ وہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ لی کے پنے ہوئے پانی سے وضو کرتے تھے کہ وہ ابو داؤد اور روایت ہے حضرت جابر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا تم کو میرا کچھ ملے گا تو نے سے منکر فرمایا

روایت کی ہے کہ حضور فرماتے ہیں جب وہ لی رتن جاتے تھے اسے ایک یا دو بار وہود نیز اسی طحاوی میں ہے کہ سیدنا علی علیہ السلام کے لیے جو کچھ ملے وہ منسوب کرتے تھے بلکہ اس سے منع فرماتے تھے اس کے متعلق اور بہت سی روایات ملتی ہیں منقول ہیں نیز جس کا گوشت ناپاک اور حرام ہو اس کا جو کچھ میں پاک نہ ہو گا۔ لی کا گوشت ناپاک اور حرام ہے لہذا اس کا جو کچھ ناپاک ہو گا پانی سے تھام کر چھو لے کر لوں میں آنے والا ہے نیز نہایتوں سے پرہیز نہیں کرتی لہذا جو کچھ مذکور ہے جیسے چھوٹے پتے جو نہایت سے پرہیز کر لیں اگر وہ پانی میں ڈال دیں تو پانی کو ہرگز بوجہ ملے اللہ ان سے عارح ملے ہیں جلیل القدر تابعی ہیں ابو قتادہ انصاری کے آثار مذکور وہ وہ ہیں آپ کی والدہ بھی کسی کی آنکھوں کو لٹائی تھیں ہر گز ہر کسی سے بنا یعنی نہایت کو عرب کا مشہور وہ ہے۔ مثلاً انکی سے اشارہ کیا یا سر کی حرکت سے نماز میں بوقت فروزت آتا ہلکا سا اشارہ جاتے ہے۔ مثلاً وہ بھی حضرت عائشہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اجتہاد ہے۔ حضور نے لی کے ہم کو پاک فرمایا۔ لعاب یا جو کچھ لے کر نہیں کیا۔ مثلاً وہ جو کچھ اہم قرآن و حدیث سے غلاف نہیں کر لیا کہ اس سے وضو صرف مکروہ تنزیہی ہے۔ حضور نے بیان فرمایا کہ جیسے کیا اور ممکن ہے کہ دوسرا پانی نہ ہونے پر اس سے وضو کیا گیا جو

نعم وبما افضلت السباع كلها رواه في شرح السنة: وعن ابي هانئ قال  
 انكس رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وميمونة في قصعة فيها اتراب  
 رواه النسائي وابن ماجه: الفصل الثالث: عن يحيى بن عبد الرحمن  
 قال ان عمر خذرم في ركب فيه عمر وبن الناصر حتى وردوا حوضا فقال  
 عمرو يا صاحب الحوض هل تدر حوضك السباع فقال عمر بن الخطاب يا  
 صاحب الحوض لا تخبرنا فاننا ندر على السباع ونشرب علينا رواه مالك ورازي

ہاں ہمارے سے بھی بہتر تمام جانوروں نے بھی پوچھا کیا ہے اس وقت سنہ ہجری میں حضرت ام ہانی سے نہ فرمایا  
 کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ميمونة سے اس گھس سے دھو کیا جس میں گندے کپڑے کاغذ تھے (سائل واپس آئے)  
 تیسری فصل: روایت ہے حضرت یحییٰ بن عبدالرحمان سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب میں تو ظہری تشریف لے گئے  
 جن میں حضرت عمر و ابی عامر تھے جت کہ ایک حوض پر پہنچے تو عمر نے کہا اے عمر و! دے کے کپڑے تو عمر پر  
 دھو دے ہوتے ہیں؟ کہ تو حضرت عمر ابی خطاب نے فرمایا اے عمر و! اسے نہ بتا کیونکہ ہم جہنم لانا پر اوردہ  
 ہم پر آتے ہیں بلکہ اللہ نے یہ بھی نبیادیکھا

اسے اس حدیث کی بنا پر امام شافعی رحمہ اللہ نے فرماتے ہیں کہ تمام حوضوں کا مجموعہ پاک ہے امام احمد و امام احمد کے ہاں جس امام اعظم کا قول قوی  
 ہے اور اس حدیث میں یہ کہیں کوئی پانی یا پستیا ہوا ہے جو ناست پڑ جائے سے ناپاک نہیں ہوتا جیسا کہ تیسری فصل میں آج کے حدیث میں  
 شافعی سے بھی خلاف ہوگا کیونکہ اگر کوئی حوض بھی دھو سے ہی تو پانی سے ناپاک ہو گا جیسا کہ پہلی حدیث میں ہے جس میں قوی کا  
 مجموعہ بھی جس ہونا چاہیے کیونکہ کعب گوشت سے پیدا ہوتا ہے، فیہا بے گندہ کا مجموعہ بھی پاک ہے کہ اس کی طرف میں شک ہے  
 کہ کوئی اس میں محاذ کرے کہ کعبت اختلاف ہے جعفریہ اس سے دھو دے کہ دوسرا پانی نہ دے تو دھو بھی کرے اس کے ساتھ ہم بھی اللہ آپ کا  
 نام ناختہ یا مانگے۔ جی تو حقانی متقی ہیں ہیں۔ آپ کے گھر سے حضور کو معراج ہوئی تھی شجرۂ اہل الہیہ کی از حدیث میں جس میں  
 حضور نے کعب کا بیضام دیا مگر کعب میں نہیں ہو سکا فتح مکہ کے دن ایمان لائیں امیر صادق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سطرہ کے ہونے  
 پائی سترہ میں طرف اتر تھا پانی اس سے دھو کر کعبہ کا ٹھکانا ایسے پانی سے جو کعبہ میں دھو کر ہے۔ سترہ میں اگر دھو ساس سے پانی چلے  
 ہوں تو ہم اس سے دھو کر دھو کر پانی یا دھو کر نہیں، انہیں کہ یہ عین کعبہ کا فرق معلوم نہ تھا، سترہ میں چونکہ پانی شجرہ پہنچا گیا تھا کہ پانی جانے  
 سے جس میں نہ ہوتا اور کعبہ کے پڑ جانے سے گناہ نہیں ہوتا اور کعبہ کے پڑ جانے سے گناہ نہیں ہوتا اور کعبہ کے پڑ جانے سے گناہ نہیں ہوتا اور کعبہ کے پڑ جانے سے گناہ نہیں ہوتا  
 جابر کی تفسیر ہے۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ بھی کہ قوی دلیل ہے۔



[illegible]

[illegible]

برہمچاریوں کا کہنا ہے کہ اس سے بھی ہمیں متاثر ہو جاتا ہے اس حقیقت سے لاعلم نہیں آتا کہ پاکستان میں مذہب کے نام پر کتنی سیڑیاں اُٹھ رہی ہیں۔ ان کے حلقہ کار میں ہر قسم کی تفریق اور برائیوں کا پھیلنا ہے۔ ان کے حلقہ کار میں ہر قسم کی تفریق اور برائیوں کا پھیلنا ہے۔ ان کے حلقہ کار میں ہر قسم کی تفریق اور برائیوں کا پھیلنا ہے۔

ثُمَّ لَتَصِلَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ الْمَسْتَنِي  
يُضِيبُ النَّوْبَ فَقَالَتْ كَذْتُ أَعْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَيَقْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَخَّرَ الْغُسْلَ فِي ثَوْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ الْأَسَدِ وَهَمَاءَ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِكُ الْمَاءَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُلْكٌ  
وَبِرَوَايَةٍ عَلَّمْتَهُ وَالْأَسَدُ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ وَفِيهِ ثُمَّ يَصْلِي فِيهِ، وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ

پھر اس میں نماز پڑھنے کے لئے مسلم بن ہارک اور ایسی ہی حضرت سلیمان ابن یسار سے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ  
میں کھائے میں پوچھا جو کچھ کو لگ جائے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے دھوئی  
تھی پس آپ نماز کو پڑھنے سے اترے تھے حالانکہ وہ دھوئے لگا کر آپ کے کپڑے میں جوتا کہ رسم بنی ہارک اور ایسی ہی حضرت  
اسود اور ہاشمہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں کہ میں حضور راہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی دل دیتی تھی کہ میں  
اور عمر بن عبد القیس ایک روایت میں حضرت عائشہ سے یہ طریقہ ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ اس میں نماز پڑھ کر بیٹھے روایت اس

لہ اہل حدیث سے چند نئے مسلم ہوئے لیکن یہ کہ بعض کا حق نہایت فخر ہے اس لئے اس کے دھوئے میں ممانعت کا پابندی اس لئے لکھا ہے  
دھوئے سے پہلے اس کا نام دوسرے پر کرنا پاک کرنا دھوئے کی پاک ہو جاتا ہے اس لئے کوئی نہ ضرورت نہیں جس سے یہ کہ نفع کے حق میں چھوڑنا  
دنیا نہیں بکرو دھونا ہیں کہ جو بعض کا حق نہ ہوتا ہے جیسے سے پاک نہیں ہوتا، خوب دھو جاتا ہے لہذا حدیث امام احمد و ابی جعفر ترمذی  
ازہ کے کاتب اب جعفر سے پاک نہیں ہو گا اس کا دھونا ضروری ہے کیونکہ وہاں بھی نفع ہی کا رہے ہے۔ مسئلہ آپ ام المومنین حضرت زکوة  
کے اکابر کہ وہ غلام میں فقیر تھے ہیں، حالانکہ یہ اس کے بھائی ہیں بہت سال کی عمر میں اس کا دھونا ضروری نہ تھا، دوسرے روایت میں ہے کہ اگر وہاں  
ایک سے کہ نہیں ہے درجہ پاک کرنا نہیں جیسا کہ شوافع کا خیال ہے وہ دھوئے کی ضرورت نہ تھا، دوسرے روایت میں ہے کہ اگر وہاں  
ہو جائے کہ کوئی بھی پاک کرنا کی ضرورت ہے، نیز کہ کوئی کپڑا دھوئے کے بعد پاک ہو جاتا ہے، پھر یہ کہ ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے لئے ایک نام  
اسوادی بنی ہارک بنی ہارک سے ملتی ہے جیسے کہ میں نے اس میں حضور کا نہ پڑا یا حیدر کے فضلہ لڑائی کے ساتھ حضور سے ہیں۔

۱۰ حج مرفوعہ کے کائنات میں اللہ عزوجل ہے اور وہ شہید ہیں ایک نعمتوں کے لئے ہے سب سے میں دعائیں اور دعا کرتے ہیں آپ غنی، یا غنی کی  
مشہور میں خات پانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ اس حدیث سے اس میں خات پانی سے فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کپڑا دھوا کہ وہ  
پیدا فرمایا ہے کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک پاک چیز یا کسی دوسرے نام صاحب کے نزدیک غنی نہیں ہے روز اس کے نکلنے سے غنی نہ جنت پر تیار آسانی کیلئے  
ملک میں ملے جو شہید کا حق ہے کہ کسی کا نام میں پڑا یا حیدر سے ہیں تقسیم سے پاک ہو جاتا ہے اس میں ہر نام نہیں تاکہ اگر وہ پڑا یا حیدر پاک ہو  
یہ جو حیدر ہے کہ انسان پاک میں سے کیسے نہ ہو، اگر وہ ہر نام کی پہلی کتاب ہے میں نے کتب کتاب ہے کہ خود ہی غنی ہے کہ میں نے کتب کی پہلی کتاب

نبتِ محسن سے مذکورہ ۱۰۰ بچے چھوٹے بیٹے کو جو کما انڈیا ۲۹ سالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے اسے اپنی گود میں بچایا اس سفاک آپ کے کچرے پر پیشاب کر دیا۔ حضور نے پانی منگایا اس پر پانی بہا دیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھاری ہنسی سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کما لیا کہ یہاں سے تیرا کچرہ بھی جاتی ہے (مسلم اور ابی داؤد)۔ اسی زمانے میں ایک مختصر مہم کی نوبت ہو کر بنی مرقہ دو گئی وہ مرقہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر گزے تو فرمایا کہ تم نے کسی کمال کیوں نہ پایا جسے پالینے اور نفع اٹھانے لوگوں سے نہ ہو بلکہ وہ تم کو رہنے والا رکھا کہ اسے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنایا اور اس سے

[illegible]



[illegible]

وَالْبُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالْذَاكِرِيُّ أَنَّ تَقَاتُشَ : وَعَنْ أَبِي الْمُبَلِّجِ  
أَنَّهُ كَرِهَ مَنْ جُلُودَ السِّبَاعِ رَوَاهُ وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ أَتَانَا كَاتِبُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهْلَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ  
التِّرْمِذِيُّ وَالْبُودَاؤُدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ : وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ رَوَاهُ  
مَالِكٌ وَالْبُودَاؤُدُ : وَعَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ  
قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةَ لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ  
أَخَذْتُمْ أَهَابَهَا قُلُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْهَرُهَا

ابوداؤد و ترمذی، اور ترمذی، اور دارمی کہے ہیں، اسی طرح ایک کہ بھچا یا ہائے، روایت ہے حضرت ابی بلتر سے کہ انہوں نے  
دو تلوں کے چمروں کی قیمت کو پلپتے بھاننا اور، یہ ہے عبداللہ بن یکم سے کہ فرماتے ہیں کہ ہمارے باپ کا  
اللہ کے اللہ علیہ وسلم کا خط آیا کہ تم درود کا کمال سے نفع، بخاؤ نہ چھوٹے، و ترمذی، ابوداؤد و ترمذی، ابی  
ہاشم، روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درود لکھا انہوں سے  
نفع حاصل کرنے کا حکم دیا جب بچائی میں نہ تھے، ماہک، «ابوداؤد، روایت ہے حضرت سمیونہ سے فرمائی ہے  
کہ ترمذی کے کچھ لوگ حضور پرترہ سے جو انہی کی بکنی کو لگنے کے لئے لکھتے رہے تھے ان سے حضور صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا کہ تم نے، ان کو کھسکیں، اے بیٹے، کہ یہ ترمذی روایت ہے کہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لاں کچھ فرور دیا ہوتا ہے اور ہر عانت خوشی سے چندوں کی کمال پر کاروبار چھٹا اکی پڑتی ہیں ورنہ سب وہ خوشی بھگت ہے جسے آپ کا نام  
دارانِ سماویٰ میں کونکہ ہر ملنِ شائن میں پڑتا ہے کچھ ادا سامان میں ہے اس طرح چل کر ہر طرف سے گر چکا ہے جس کی ہر شے سوار ہوئے پہننے سے سنہ  
خریاد اور عانتِ خیر ہی ہے بعد اسلہ لگانے سے پہلے کو نہ کوئی خبر ہے اکی یہ جان نہیں پکارتے کہ بعد میں اس کو دستِ خدا الایلیہ کا پناہ دے کہ تم آؤ  
کے ایک جگہ جانا ہے بعد اس قدر ترقی کی ہے کہ کس قدر کو ایسی علیہ اس میں بیان سینہ چھوڑ دے جسے آپ کا سین میں بھی کہ اس قدر کا پناہ دے کہ کس قدر  
کے ایک فیروزہ کیچڑ جلا کر کھائے اور حضرت خدیجہ کے عانت ہے کہ کوئی بقیہ اس کو نہ کھا لیا کہ آپ کی کھوس اپنی کو طرہ سے الگ کی کھا لیا کہ کوئی  
اور نہ ہی کوئی اس کی خدمت میں پناہ بخار شکر کی کہ بعد کچھ زمانہ کے کہ وہ اس کی کھا لیا کہ آپ کی کھوس اپنی کو طرہ سے الگ کی کھا لیا کہ کوئی  
اسے تعلیم کی نہیں برحق ان کے فنی اظہار سے باندھے ہیں تمام آؤ لڑا دے کہ بے شک باجست و اجانت کے دے کہ وہ کچھ اور سے کوئی فرور دیا ہوتا ہے یا



الماء والقرظ رواه أحمد والبوداؤه وعن سلمة بن المصباح قال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء في غزوة تبوك على أهل بيت فأذا خربة معلقة فسأل الماء فقالوا يا رسول الله إنها ميتة فقال دبا عنها طهورها رواه أحمد وأبو داود الفصل الثالث عن امرأة من بني عبد الأشهل قالت قلت يا رسول الله إن كنت طريفا إلى المسجد منتنة فكيف نفعل إذا مطرنا قال فقلت ليس بعدها طريق أطيب منها قلت بلى قال ففعل به هذه

کو ایسے پانی اور بول کے چرچے چاک کر دیتے ہیں کہ احمد و ابو داؤد و ابو یوسف سے بصحت مسلمہ ان محقق سے نہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ تبوک میں نہ ایک گھر تشریف لے گئے وہاں محکمہ کلج ہوئی تھی آپ نے پانی اٹھا دیا وہ بوسے پاؤں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھال ہے فرمایا اس کا پانی لائیں اس کی پاک بن گئی احمد و ابو داؤد و جیسری افضل۔ روایت ہے عن عبد اللہ اشعث کہ ایک بی بی صاحبہ سے نہ فرمائی ہیں کہ میں نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ غلط ہے جب بادشہ تو بتو تم کیا کریں نہ فرمایا کہ اس کے بعد اس سے اچھا راستہ نہیں ہے میں بولی ہاں فرمایا تو وہ اس کے پسے میں بیٹھے

یہ کہنا میں غیال ہے کہ مراد کی کمال تو کہہ کر پاک ہوئے۔ لیکن ذرا غور سے غور کیا کہ کمال ہی پاک ہے۔ جائز و ناجائز سب چیزیں ہر ایک کا جو ہے۔  
 ۱۵۔ ان کا یہ خیال تھا کہ اگر کفر کی پاک فرماؤں حقیقتاً لیکن یہ غلط ہے۔  
 مراد کی ہر چیز کو کمال ہے کہ نہ کمال کا جائز اور نہ کمال کی چیز کا استعمال کسی طرح معتدل،  
 اس خیال پر وہ ٹپے بیٹھتے لیکن حجاب ہے۔ معلوم ہو گا کہ مراد کے لیے ہر چیز کی کمال ہے۔ مثلاً خیال ہے کہ کمال کی پاک لینے دوسرا ہر چیز کو  
 لہذا یہاں پاؤں سے لڑکے کا ہاتھ ہے یعنی دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے  
 کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے  
 حسن بصری و غیرت سے روایت ہے کہ مراد کے لیے ہر چیز کی کمال ہے۔ مثلاً خیال ہے کہ کمال کی پاک لینے دوسرا ہر چیز کو  
 ۱۶۔ ان لوگوں نے اپنے خیال میں اس ملک کو پاک کیا لیکن ان کا خیال تھا کہ اس ملک کو پاک کرنے کے لیے ہر چیز کی کمال ہے۔ مثلاً خیال ہے کہ کمال کی پاک لینے دوسرا ہر چیز کو  
 فرمایا کہ کہنے سے پاک ہو جائے گا۔ لیکن یہ خیال تھا کہ اس ملک کو پاک کرنے کے لیے ہر چیز کی کمال ہے۔ مثلاً خیال ہے کہ کمال کی پاک لینے دوسرا ہر چیز کو  
 سفر میں کہ کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے  
 بھی نہیں کر لیا۔ میں نے کہا کہ کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے  
 باوجود اس کے کہ وہ کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے دھو کر کمال لینا دوسرے کے ہاتھ سے

رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نَصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْوُطْئِ، وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَعَنْ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ  
 كَانَتْ الْكَلْبُ تَقْبَلُ وَتُذَبِّرُ فِي السُّجْدَةِ زَعَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ  
 يَكُنْ يُؤَيِّرُ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ، وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلٍ مَا يُوَكِّلُ لِحْمَهُ، وَفِي رِوَايَةٍ جَابِرٌ مَا أَكَلَكُمْ فَلَا تَسْأَلُونَهُ

وہ لوگوں کو روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ننگے پاؤں چلتے تھے نہ قرمڑی روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین کے مسید میں آگے جاتے تھے۔ لیکن صحابہ اس کی وجہ سے مسجد نہ دھوئے تھے نہ بجاہری اللہ! ہے حضرت براء سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں سمجھا۔ عیسیٰ کوئی حرج نہیں سمجھتا تھا۔ اور جابر کی روایت میں ہے کہ جس کا گوشت کھیا جائے اس کے پیشاب کوئی حرج نہیں

[illegible]

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْعَارِظِ فَحَمَلَتْ مَعَهُ إِدْوَاةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذَتْ أَهْلُ بَيْتِهَا عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدْوَاةِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ وَعَلِيهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَخْشُرُ عَنْ ذُرَائِعِهِ فَضَلَّانَ كُمُ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَالْقِي الْجُبَّةَ عَنْهُنَّ كِبْرًا وَعَسَلَ ذُرَائِعَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعَمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ

ایک دن فجر سے پہلے ہاتھ لگے میں آپ کے ساتھ ایک برتن سے گیا لاجب واپس آئے تو آپ کے ہاتھ شریف پر برقعہ سے پانی ڈالنے لگا آپ نے پتا ہاتھ اوروں دھویا تو آپ پر اولیٰ حضرت خاتون آپ کہیں لوں سے چڑھانے لگے لیکن جتنے کہ سستیں تنگ تھیں تو آپ نے اپنے ہاتھ شریف جے کچے سے لکڑے اور چرا اپنے کردہ صولہ ڈال لیا کہ کہیں لوں تک ہاتھ دھوئے پھر فریالی اور چوکی پر کمر کیا یہ کچھ میں نے آپ کے ہونے آئے ان کے کارا کہ با تو آپ نے

سفر کے اسی سے سفر سے سفر فرمایا، وہ ایک حق سائنس کا مسافر اس حدیث پر عمل نہ کرتا، علامہ حدیث پر سازگار عام ہے اس کی تلقین بہت کتب جادو الحق مقدم میں دیکھو۔

علامہ کا معزز پانی سے اختیار اور دوسری مسلم ہذا کہ بدگوئی کی خدمت کے لیے حاضر ہونا پھر ہم نے کئی خدمت کی ناسنت محابہ ہے انسان کی نیامی وقت ناز سے چلے سنت ہے۔ علامہ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک کہ دوسری دوسرے سے مدین سنت ثابت ہے دوسرے کہ درگاہ کو اس طرح دوسرا کہ کو نام کے ہاتھ میں۔ جو سنت محابہ ہے خیال ہے کہ یہاں کی لہذا کہ میں پانی کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ یہ وہ فیہ ہے میں داخل ہیں۔ علامہ پھر بھینسا سلطان کا پاس پھنسا جو کہ موزائے کام کا قطر ہے۔ اسی لئے نہیں مونی کہا جاتا ہے وصف طے اس کا ہاتھ حدیث ہے مصلحتی اس میں غیب کشادہ ہوتی تھیں یہ رنگ شیشیوں کا جو کہی جلا میں شیشی کا گوا۔ یہاں رہتا ہے نہ فرمایا کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گھر کے پائے ہوئے کپڑے سے دوسرے ہلکے وضع کا پاس پھنسا جاتا ہے اس پر کڑی پر خوارانہ پاک بڑی کام نکلو۔ حضرت عمر فاروق نے خیر کے طے پہننے سے ممانعت فرمائی اور فرمایا سنا گیا ہے کہ وہ لوگ کپڑے شیش سے دوسرے میں الٹی اس کی کتب حروف کی کہ بدتر ہی میں ہوئے م سے بھی پہننے ہیں۔ اور دوسرے نے بھی یہ اپنے اپنا علم واپس لے لیا۔ دوسری قوم کا پاس پھنسا جاتا ہے بڑی ہلکے ہلکا دینا انسان کی علامت دوسرے نیچے فیض اور شہین بھی تھا وہ یہ رنگ ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ ایک وقت کہ وہ ملک پہلی فریز چھوڑ کر پھنسا جاتا ہے وہ شیشی سے ملا کر ملا کہ جو قرانی صفہ ہے کہ وہ موزائیکانی کی تفسیر فرماتا ہے۔ خیال ہے کہ مضمون شیشی سے سکا مچ ہی کہتے تھے۔ پیام سرا کا اس حدیث ثابت ہے یہ فرض لہذا سنت، سرا کہنے علامہ پر کس نہیں کیا تھا، بلکہ اسے پکڑا تھا کہ اگر چاہے حضرت خیر و اسے کچھ لہذا یہ حدیث حضرت جابرہ کی اس حدیث کے خلاف نہیں کہ آپ نے فرمایا علامہ پر کس جابر نہیں۔ جب تک کہ سر پر تھا

(نہ چھوڑے، مرقاۃ)

المرآت عیادت  
اور نہ فرمایا  
کے کتب میں

دَعَاهُمْ فَأَتَوْا فَادْخُلُوا مَعَهُمَا هَاتَيْنِ فَمَسَمَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبَتْ فَأَنْتَهَيَا إِلَى الْقَوْرِ  
وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكِعَ بِهِمْ رَكْعَةً  
فَلَمَّا أَحْسَنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَدْوَى إِلَيْهِ فَأَذْرَكَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدِي الرُّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكْعَتَا الرُّكْعَةِ الَّتِي سَبَقْتُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝ الفصل الثَّانِي ۝ عَنْ  
أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

فرمایا کہ میں نے دو رکعتوں سے انہیں پاکی پر پہنچانے کے لیے پھر ان پر مس فرمایا پھر آپ سوار ہوئے اور میں بھی ہم قوم  
مک پہنچے جو نماز کے لیے کوشش ہو چکے تھے انہیں عبدالرحمان ابن عوف نے نماز پڑھا دی تھی ایک رکعت پڑھا  
چکے تھے تب جب انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھوس کر تو یہی پہنچنے کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے  
انہیں اشارہ کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایک رکعت پڑھ لی جب انہوں نے سلام پھیرا تو حضور انور  
کھڑے ہو گئے میں آپ کی سادگی کے ساتھ کھڑا ہو گیا جو رکعت رکھی تھی تم نے پڑھ لی کہ مسلم اور دوسری مسلم روایت  
ہے حضرت ابو بکر سے وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی کو حضور نے مسافر کو تین دن و رات کو

ساتھ بیٹھنے کی اجازت دے کر ہے، پھر اگر وہ پہنچے ہیں خیال رہے کہ اگر کوئی شخص بیٹھ پڑھتا ہو تو اس سے پہلے پھر وضو کے باقی اعضا دھوئے  
تھیں مگر اس سے اس حدیث سے جو ثابت ہو رہی ہے کہ فرمایا کہ اسے خود دست دے پڑھ لے چکے یہ طریقہ انہوں نے یاد رکھا تھا یہ اس لئے ہوا کہ  
جماعت میں کوئی نیکو اگر حضور نے اس کو نماز پڑھنے کی اجازت دے کر اس سے دور تھے اور حالت سفر کی تھی اور وہ حضور کے بغیر نماز پڑھنے کے لئے اگر عزت  
فکر کیا تو اس کی حالت سے اسے کوئی کچھ نہ ہوتا تھا جیسے وہ اس سے چند سالن صوم ہوئے، ایک یا دو سالانہ صوم میں نماز کی حالت میں  
حضور کی اجازت لے کر بیٹھ کر پڑھتے تھے دوسرے کو یہ اجازت نہ تھی حضور کا اس کے لئے جس سے اس کی نماز میں ہوتی تھی وہ اس کی نماز میں ہوتی تھی دوسرے کو اگر عین  
جماعت نماز کی حالت میں حضور نے رکعت سے انہیں قہر سے عدم کی اجازت فرمائی ہوگی اور اس وقت سے حضور ہی ام میں جس کے بعد حضرت عبدالرحمن فرماتے  
تھے کہ کوشش نہ کرے جو تھیر کر اس ام کو اگر حضور اجازت کا حکم دے تو حضور کا نائب ہو کر اس کے لئے گناہوں پر کافری کی نماز میں غفلت کے کچھ چیزیں  
خیال ہے کہ حضور نے صرف ایک رکعت دوسرے کے لئے بھیجے تھے جسے باقی تمام نمازیں پڑھا لیں یہی صحیح ہے نہیں، یہی اس قدر مدنی اگر ہم میں آیا  
تھا حضور نے نہیں اجازت پر انہوں نے اس قدر کیا تھا کہ وہ اپنی کمر بستہ رہ گئے اور مدنی کہ اسے اب صاحب حضرت عبدالرحمن کی فرمانبرداری  
حق اللہ تعالیٰ سے ہی اگر مدنی میں ہی تھے اس سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے اسلام کے در پر سلام پھرنے کے بعد کہ  
سیرا کا نشانہ سے سلام نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں نے اپنے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر، حلال میں یا ان کے انوکھے طریقے میں بیویوں میں ہر قسم کی

مشق  
ایماندہ

فرمانی کر رہے ہیں

۱۳۳۳

طَعَفَهُ الْبُودَاؤُةَ وَعَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى عَلَى  
الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَالْبُودَاؤُةَ وَعَنْهُ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَّ عَلَى الْجَوْرَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالزُّهْرِيُّ وَالْبُودَاؤُةَ  
دَاوُدُ وَابْنُ مَاجَةَ الْفَصْلُ الثَّلَاثُ عَنِ الْمَغِيرَةِ قَالَ مَسَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ قَالَ بَلْ أَنْتَ رَسِيتَ بِهِمَا  
أَمَرَ نِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبُودَاؤُةَ وَعَنْ عُمَرَ قَالَ تَوَكَانَ الدَّيْنُ بِاللَّيْلِ  
لَكَانَ اسْقَلَ الْخُفَّيْنِ أَوَّلِي بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَكَذَلِكَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہوئی ہو اور اؤڈے سے صلیف فرمایا کہ روایت ہے انہی سے فرماتے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ آپ  
موزوں کے دوپٹے کو مس کرتے تھے کہ (ترمذی، ابوداؤد) روایت ہے انہی سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم نے وضو کیا اور پاؤں پر مس کیا کہ (احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ) میری فضل  
روایت ہے حضرت مغیرہ سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مس کیا میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ کیا آپ معمول گئے فرمایا مگر معمول گئے مجھے میرے سر پر عرویل نے اسی کا حکم دیا کہ (احمد، ابوداؤد)  
روایت ہے حضرت علی سے فرماتے ہیں اگر دین واسے سے ہوتا تو موزوں کے نیچے مس کرنا اور پر مس کرنے سے  
بہتر ہوتا میں نے

لے اس حدیث کے سن کر دو چیزیں یاد آئیں کہ اس کی اسناد حضرت میرزا محمد تقی صاحب نے نہیں بلکہ اس کے راویوں میں، یعنی حضرت میرزا کے نام و نام  
یہ کہ اس کی اسناد میں خواہی چاہے یا نہ ہو جیسے راوی میں اس حدیث کے ملاقات کیا ہے ثابت نہیں نیز یہ حدیث حضرت عیوبی کی اس صحیح حدیث کے  
تعلیق میں میرزا نے نقل کیا کہ لفظ ابوداؤد کہ ہے لفظ حدیث میں اس طرح اب بھی ہے مثلاً یہ حدیث صحیح میں ہے ابوداؤد میں بھی اس میں صرف ابوداؤد کا ذکر  
ہے نہ کہ اب نہیں ہے بلکہ اس کا نام ایک قول ہے مثلاً ابی اسقہ منہن کو اب کہا جاتا ہے اب اسقہ تین صورتیں میں جائز ہے ایک کہ اب اسقہ منہن کو  
میرزا نے اسے پیش کیا ہے پھر جانی جتنے پھر سے دھلک نہ جائے دوسرے کہ اس کے حرف تے میں پڑا اس سے ہوئے منہن کہنے ہیں، تیسرے کہ اس کے الفاظ ہی تمام  
پر ہو پڑا ہو جو ہے مگر کہتے ہیں، چنانچہ ابی اسقہ کی جڑ میں مراد میں لینی اسقہ منہن کو اب کہا جاتا ہے اب اسقہ تے میں جو راویوں کی حفاظت کیے پہنچے جاتے ہیں  
اگر یہ ایک ہیں کہ اس کا کہی وہ اب تک پہنچے جاتے تو یہی پر مس جاتے ہیں۔ مگر چونکہ حضرت عیوبی اس پہلے موزوں کے نیچے دو دیکھا تھا اس لیے یہی  
کیا اور یہی کیوں بھول کر نسبت کرنا خود اپنی غلطی اور بھول ہے اس کے محسوس ہے فی الواقع طریقہ اس پر بھول گئے اس حدیث کے آخری حصے سے سلام ہو  
ہے کہ حضرت پر مس قرآن کریم سے بھی ثابت ہے کہ یہ قرآن کریم کی کتاب میں ہی ایک قرات آتی ہے کہ یہ بھی ہے اور مام قرأت سے مطلب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ عَلَى ظَهْرِ خُفْيَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ بَابُ التَّيَمُّ  
 الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ حَدِيثَةٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِلًّا  
 عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ جُعِلَتْ صُفُوفُنَا كَصُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا  
 مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ ثَرَبَتُنَا طَهْرًا إِذَا لَمْ يَحْدِ الْمَاءُ رَوَاهُ سُليْمَانُ وَكَعْنُ عِمْرَانُ  
 قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْقَضَ مِنْ  
 صَلَاتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعَاذِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر آپ مہزوں کے اوپر سگڑتے تھے، (ابوداؤد) دہریہ نے اس کے معنی کی دعا پڑھ کر، کچھ کباب نے پہلی منسل اروایت ہے حضرت عذیبہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم کو دوسروں کو لوگوں پر چڑھ چڑھ سے بڑھ گئی تھی تم ہماری صفیں پر فخریوں کی صفوں کا طرح کر گئیں تم ہمارے بیٹے مایہ میں مسجد بناد گئی تہ، اور جب پانی پائیں تو اس کی مٹی پا کر کہنے لگے کہ کوئی گئی تہ، دہریہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ سے فرماتے ہیں کہ تم کو چھوڑو انور اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ آپ نے لوگوں کو کوفہ پر جمانا جب ننانے سے نامرز سوئے تو ایک شخص کو کھینچا جو گھٹا تو کہہ کر اسے ساتھ لے کر دو گئے

[illegible]



فرمایا اے غلام! تجھے قوم کے ساتھ دلاؤ نہ چاہئے کہے کہ نہ رو کاٹ عزم کی بجائے جنابت پہنچی اور اپانی ہے نہیں تو فرمایا  
تیرے لیے نہ ہے کہ تجھے کافی ہے کہ وہ مسلم ہمارا کی اداوت ہے جسوت ہمارے فراتے ہے میرا کہ ایک شخص حضرت  
عمرؓ کا خطاب کی خدمت میں آیا کہ وہ بول اے میں سے جو جانا ہوں اور اپانی یا تا نہیں کہ جب حضرت ہمارے عزم کی کہ کہے  
امیر المومنین کی آپ کو پڑھیں کہ ہم ادا آپ سے عرض تھے کہ آپ نے تو نازد چڑھی اور میں غیب ہوا پھر نازد چڑھ گیا شیخ حسن  
یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تا فرمایا کہ تم کو یہ کافی تھا میری صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

[illegible]

فرشتے نے بلا امتداد فرمایا تھے جو کہ خطہٴ اجتماعی پر گرفت میں نہ ملے گا تو میرے سر پر جی رنگ جائے گی کہ تم کو اس مفید دلی سے ملے  
جو دین کے اندر ہی جانا ہی ہے فقہا فرماتے ہیں کہ کہیں کہیں میرے پر ہو وہ دین و دنیا کا باز ہے کہ رشید ہے میری ہر جگہ ان کے اس نام پر کسی  
کو بنا پر نام احمد اور اسماعیل بن محمد بن ابی ہاشم باقی ماستے ہیں لیکن پیچھے میں کر لیا خداوند سبحان ہی ایسا کہ حضرت نے مجھ میں دو بار میں پر باقی ماستے کہ  
اسی کا نام بھی دیا لہذا میں مولود نہیں بلکہ بیان ہو چکا ہے میں نے جب کہ ان کے نام میں صرف میں مرقی میں پر باقی ماستے کہ میرے جہاں میں  
پر میری ذاتی ہے انکا مادہ میں سے تھائی وہ جو نیز میں کہتے ہیں مولود تھیں اور ان کا بیان نہیں بلکہ کہیں تک میرے ہاتھ ہی جیسا کہ دیوار عایت  
میں ہے یہ حدیث میں ہے اور اہل عایت اس کی تفصیل میں یہ لکھی کہ لکھائی مولودیت میں جیسے ناقصہ اور ابیہا ماستے کہ ہر ماستے کہ حضرت  
نے جس کے بھی دکھایا جو اس فرما بھی دیا ہو لہذا میں دونوں دریا میں کسی کوئی تھائی میں بعض عایات میں ہے کہ حضرت فرماتے تھے کہ یہ ہاتھ دیکھا  
اور حضرت ماستے کہ اسے اللہ نے اسے دیا ماستے کہ شہرہ مال احمدی میں اللہ ہی کیسے جانتے ہیں ایہ ماستے کہ حضرت نے ان کے ہاتھ کو دیکھا کہ  
نابری تھے پر ابیہا میں کسی کو ماستے کہ اسے جسے میں کیلئے پاک و صاف میں تھائی ماستے کہ اس سے صلیب نما کہ دوسری دیکھ کر فرماتے تھے کہ تم کہنا  
اور فرماتے کہ کہیں کہیں جس کو دیکھا کہ نقصان نہ ہو ماستے کہ میں دیکھا ہوا تھا کہ میرے ماستے کہ اسے اور دوسری دیکھ کر میں ماستے کہ نقصان  
کے لئے خطہٴ خیال میں کہ نقصان نہ ہو ماستے کہ اسے اور دوسری دیکھ کر میں ماستے کہ نقصان نہ ہو ماستے کہ اسے اور دوسری دیکھ کر میں ماستے کہ نقصان

بہارِ حیات  
منہ پر  
نورِ خدا  
سکینا

وَلَكِنْ ذَكَرَهُ فِي شَرْحِ السَّنَةِ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي عَنْ  
 أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّيِّدَ الطَّيِّبَ وَضُوءَ الْمُسْلِمِ  
 وَإِنْ لَمْ يَجِدْ الْمَاءَ عَشْرَ سِينِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَسِّسْهُ بَشْرَةً فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ  
 نَوَاهِ أَسْمَهُ وَالْزُهَيْدِي وَالْبُودَادَةُ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ عَنْهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرَ سِينِينَ بِهِ وَعَنْ  
 جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا حَجَرٌ فَتَجَاءَهَى فِي دَأْسِهِ فَأَحْتَمَ فَسَلَّ  
 أَصْحَابُهُ هَلْ يَجِدُونَ لِي رُخَصَةً فِي الشَّيْءِ قَالُوا مَا يَجِدُ لَكَ رُخَصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى  
 الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا بِكَ قَالَ قَتَلْتُمُوهُ

یہ حدیث شریف میں ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی فصل، ماییت ہے اور اس سے فرماتے ہیں یا رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک مٹی مسلمان کا آپ وضو ہے اگر پچوس سال پانی نہ پائے نہ پھر جب پانی پائے تو  
 اس سے پانی نہ دھوئے کہ یہ یقیناً بہتر ہے کہ (اسمہ زہیدی اور بودادی) روایت نے اس کی شکل روایت کی کہ اس سال  
 قول ایک روایت سے حضرت جابر سے فرماتے ہیں ہم ایک سفر میں گئے تو ہم میں سے ایک شخص کو حجر لگا گیا جس نے  
 اس کے سر پر نہ کر دیا۔ پھر اسے احتلام ہو گیا تو اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا تم میرے لیے نیم کی اجازت  
 پاتے ہو وہ بولے تیرے لیے نیم کی اجازت نہیں پاتے تو تو پانی نہ دلا ہے اس نے غسل کر لیا پس مر گیا جب ہم حضور  
 انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس کی خبر دی گئی فہر یا یا انہیں خدا کا عذاب کرے

کیا ذکر نہ ہوا تھا، اسی کیفیت پر ملاحظہ فرمائیے کہ حضور یا یہاں جواب معلوم کیجئے کہ اگر ایک خاص عمل تھا اور طہارت و غیر طہارت  
 بر حال ہو کر خدا کی طرف سے شرعی حائز مال کے ہوتے ہوئے تم کو کیا تھا جیسے نماز گزار کیلئے تم کو کیا نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں یا نہ پڑھیں یا نہ پڑھیں  
 کہ یہ تم جانتے ہو کہ طہارے پر احترازی ہے کہ وہ فعل طہارے میں غیر طہارے کی روایت لے آئے مثلاً یہ حدیث، ام المومنین کی قوی دلیل ہے کہ تم  
 وضو کر کے طہارت مطلقہ کا کلام ہے لہذا ایک کلمہ ہے ایک وقت میں بھی چند نمازیں پڑھ سکتے ہیں اور ایک وقت کے کلمہ سے کئی وقت تک نمازیں  
 پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اس صورت میں وضو کر دیا تو وضو کا حکم ہے وہی اس کا حکم ہے نہ کہ فاسق کے ہاں تم وضو کر لیتے ہو کہ وقت نماز تک  
 بدلنے سے تم فاسق ثابت ہو اور ایک کلمہ ہے چند نمازیں نہیں پڑھ سکتے، سینا ابن عمر سے روای ہے کہ آپ پر نازل کئے گئے کہ تم کہتے ہو، یہ  
 احترازی تھا جیسے وضو کرنا کہ بہتر سے وضو میں ہے یعنی اصل نماز کا حکم اور اس کے ہم معیار کی عدم تکلیف جب اس کا کوئی وجہ نہ ہو  
 وہی اس کا مطلب ہے جس کی تم میں ہوتا ہے کہ وضو کرنا بہتر ہے اور نماز ہے اصرار کہ نہ ہو بخیر مستکبر کہ گویا کہ تم کی یاد رکھو کہ وضو کرنا  
 پلاندھنے کی بات ہے کہ وضو کرنا بہتر ہے اور نماز ہے اصرار کہ نہ ہو بخیر مستکبر کہ گویا کہ تم کی یاد رکھو کہ وضو کرنا

[illegible]

أُودِدَ وَالذَّارِي وَرَوَى النَّسَائِيُّ خَوْفَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأُودِدَ أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ  
يَسَارٍ مُسَلَّاهُ الْفَصْلُ الثَّلَاثُ عَنْ أَبِي الْجَهْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ قَبْلَ  
الَّتِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُوبٌ رَجُلٌ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدْرِ فَمَسَحَ بِوُجُوهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ  
السَّلَامَ مُتَّقِنٌ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَسَحَّوْا وَكُفِّهِمْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّبِيِّ بِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِكُفِّهِمُ الصَّبِيَّ  
ثُمَّ تَسَحَّوْا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِكُفِّهِمُ الصَّبِيَّ مَرَّةً  
أُخْرَى تَسَحَّوْا بِأَيْدِيهِمْ كُلَّهَا إِلَى التَّنَاجُبِ وَالرَّابِعُ مِنْ بَطْنِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ الْوَدَّ

ابو داؤد دارمی نے روایت کیا کہ اسی محل اور شان والہ ابو داؤد نے عطا الہی ہمارے سر مبارک عبادت کی ۔  
 عسریٰ فصل عبادت سے حضرت ابو الجہیم اسی محل میں صبر سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چاہے کبھی کبھار  
 سے تشریف لائے نہ تو آپ کو ایک شخص ملا۔ اس نے سلام کیا جنور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اے  
 کاکب ایک دیوار کے پاس تشریف لائے تو چہرہ اور ہاتھوں کا مس کیا پھر اسے سلام کا جواب دیا کہ وسلم چاہے کبھی  
 عبادت سے حضرت عطاء الہی ہمارے ۔ یہ بیان کرتے تھے کہ صحابہ نے ہر ایک شخص سے نماز فجر کے پہلے تمکین کی جب کہ وہ  
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو میں اپنے ہاتھ اندھیر سے پھر ایک بار اپنے منہ پر ہاتھ پھر بیا پھر دوبارہ  
 منہ پر ہاتھ اندھیر سے تو اپنی ہتھیلیوں سے پھر اسے ہاتھوں کا مس کرو اور بجاؤ کہ مس کرکے ۔  
 ابو داؤد :

[illegible]

سنویدل کا بے پناہ فضل و عبادت ہے جس سے فرائض میں فریادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تم میں سے کوئی عہدہ کے لئے آئے تو اس کو کیا کہے گا؟ اہل علم بخاری روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرائض میں فریادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کہ دن کا فضل پرانے ہو جاوے ہے، اہل علم بخاری روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ فرماتے ہیں فریادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے میرے مسلمان! یہ کہ میرا ہر ایک دن ایک دن فضل کے ساتھ جینا ضرور مجھ دعوے کہ اہل علم بخاری اور دیگر فضیل۔ روایت ہے حضرت عمرؓ

سلسلہ خلسہ کے حج سے بعض روحانہ شیخ کے زیر سے بعضی نہایت بامعولے کا پانی اس کے پیش سے لینے نہایت میان میرے سلسلہ مراد میں خلسہ  
پانچ رقم کا ہے۔ خلسہ فرض، واجب، سنت، محبوب، میان، خلسہ فرق میں ہیں، یعنی سے نفاس سے جہالت سے خلسہ واجب، سنت کا خلسہ  
سلسلہ سنت پانچ ہیں، جو کما میر میں کا احاطہ کثرت عرف کے دلی خلسہ میں سنت کو نہایت کثرت کما میر کا اسامہ و صفت سنت کثرت کما میر  
مذہب کے لیے نہایت خلسہ میان ہے اس باب میں سنت اور محبوب خلسہ کا ذکر ہو گا کثرت اہم اہم اللہ مہر اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت  
کا ہے حدیث صرف خوش نہیں بلکہ حکم ہے ہم ہائیک اللہ اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت اہم اہم اللہ مہر اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت  
جو کما میر سے حدیث صرف خوش نہیں بلکہ حکم ہے ہم ہائیک اللہ اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت اہم اہم اللہ مہر اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت  
ان کے لئے خلسہ سنت میں نہیں جیسا کہ اس باب میں معلوم ہوا ہے بعض علما نے اسے اشد کو تفسیر ہو گیا نہیں کثرت اہم اہم اللہ مہر اللہ کے نزدیک ہے حکم ہو گیا نہیں کثرت  
میں تہم سے کسی کے پاس جو کما میر اسے خوش کرے ان کے نزدیک خلسہ میں جو کما میر اسے خوش کرے ان کے نزدیک خلسہ میں جو کما میر اسے خوش کرے ان کے نزدیک خلسہ میں  
میں کے بعد کیا جائے اس بات پر کہنے سے یہ سنت اور اس کی سنت اگر واجب یعنی ثابت ہو تو صرف حکم ہے خوش نہیں اور اگر کسی فرض سے  
خوش فرض ہے جیسا کہ آئمہ ارباب اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خلسہ میں جو کما میر اسے خوش کرے ان کے نزدیک خلسہ میں جو کما میر اسے خوش کرے ان کے نزدیک خلسہ میں  
ہو ہی قول ہے کثرت میں ایک دن سے اور کثرت کا دن ہے جیسا کہ دوسری دعا میں سے معلوم ہوا اور ازوم سے معنی لزوم مراد ہے ذکر تہم  
محبوب بہتہ کہ ہنرمیں جو کما میر دلی خلسہ کرنا پانچ لینے ناگزیر ہیں جیسا کہ ہو جائے اس کے لئے جیسا کہ دوسری دعا میں سے معلوم ہوا اور ازوم سے معنی لزوم مراد ہے ذکر تہم

جناب سے فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عید کے دن وضو کرے تو خیر اور اچھا کیا اور  
بڑھنے لگے تو نہانا بہت اچھا ہے۔ لہذا احمد، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ، ابویوسف، حضرت ابوہریرہ سے  
فرماتے ہیں، فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو عید کو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے گا (ابن ماجہ)۔  
احمد و ترمذی کا یہ بھی زیادہ کیا کہ جو عید کو شام سے وضو کرے وہ وضو کرے گا۔ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ  
عنها سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عیدوں سے غسل کرتے تھے۔ جناب (زیبا کی) سے اور عبد کے دی اور سنگل علیؑ  
سے روایت میں کو بڑھنے سے گنگا ابوراؤد، ابورایطہ بن قیس، ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ مسلمان ہوئے تو نہیں بلکہ انشاء  
علیہ وسلم نے حکم دیا کہ باقی اور بری سے غسل کریں

[illegible]

وَسَلَّمَ أَنْ يُغْتَسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ الْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ  
عِكْرَمَةَ قَالَ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوا فَقَالُوا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْفُسْلَ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا قَالَ لَا وَلِحُكْمُهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسَلَ فَلَيْسَ  
عَلَيْهِ يَوْجِبُ وَسَأَخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْفُسْلَ كَانَ النَّاسُ مِنْهُمْ مُؤَدِّينَ يَلْبَسُونَ  
الصُّوْفَ وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيْقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ زِمَامًا هَوَ  
عَرِيشُ خُزْجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمٍ حَادٍ وَعَرَفَى النَّاسُ فِي ذَلِكَ  
الصُّوْفِ حَتَّى تَأْتَتْ مِنْهُمْ رِيَاخٌ أَدَّى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

لہ (قرآن مجید) ابو ذر غفاری، انسانی تیسری فصل، روایت ہے حضرت عکرمہ سے فرماتے ہیں کہ کچھ عراقی لوگ آئے  
اور بولے کہ اسے اس میں کیا آپ مجھ کے کہ ان میں اس وجہ سمجھتے ہیں۔ فرمایا انہیں یہ بہت بات ہے  
اور میں کہتے ہوں کہ اسے اس میں کیا ہے اور جو شخص نہ کہ اس میں پھر وہی نہیں کہ میں نہیں بتا ہوں کہ غسل  
شرع کیجیے ہو، لوگ سخت میں نے کہ تو ہی جانتے اور اپنی پیچیدہ چیزوں پر دیکھتے تھے۔ ان کی مسجد تک میں  
جس کی چھت شیخی تھی جو صرف پیر میں ہوتی تھی، لیکن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک گرم میں بیٹھا شریف  
لے لے اور لوگ آکر ان میں کیا نہ پہنچتے تھے کہ ان سے جو عیسائی تھے جس کی وجہ سے بعض نے بعض سے تکلیف  
پان تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

مثل کو کیا پتہ ہے وہ آپ کو ان کی زندگی کے اندر میں حضور کے پاس حاضر ہوئے، مشرعوں میں ان کے حضور میں حضور نے فرمایا کہ وہ لوگ  
ہوئے تھے کہ وہ میں بہت کچھ مانع و مصلحت سے میری ہی تمام بیان: سنا ان سے کہ وہ بڑا کلام کہتے وقت کہ پڑھنے سے پہلے مثل کو ہنسنے کو  
بعض عدا کے قبیلہ کے لاف زور کہ فرمایا میں پھر اسلام لیا تو اس پر عینت کی وجہ سے مثل پر نہیں پہنچا، بعض دلیلات میں آیا ہے کہ میں مثل میں شریعت  
نے ان کو مرشدانہ کام میں دیا تھا، اس لئے اسلام لوتے وقت سر نہ لایا میں مستحق سنا، آپ پر یہی ہیں، یہ سنا خدا شہاد میں دیا میں نے تمام میں تاہم میں  
سے میں ان کو کہنے کے فقہ میں بھی ہیں، اپنے زمانہ کے بڑے علم تھے، ان سال عمر میں شہاد میں وراثت پائی سنا عراق کے کچھ کچھ پانچوں میں بہت مثل  
میں وہاں سے مثل تک حوزہ میں ہی تھوڑے سے ملوان تک پہنچا، اس کا طالعہ جہاد سے کو زور بعروہ میں ان سے شور شرابی کی وجہ  
اور غیبت میں عراق کی ریاستیں میں سنا کہ قرآن مجید کلام الہی میں ہے اور جو عدا میں اس میں کو سنت میں مانتے ہیں، وہ وہاں کی طرح میں  
میں نام کر کے کہو کہ فاضل اور میں کی محبت میں دیکھی تھی، بدش میں پائی بہت خدا ورام دفن میں صاحب گلاس مجید کا بعد میں میں نے فاضل  
خدا کو میں نے علم امام الہیاء تھے، مگر میں میں علم امام تھا کہ میں کا ان عدا سے نہیں بلکہ میں سے ہے۔



یوں ہی نہ تو فوٹیا اسے لوگوں کو اجاب دے دی جو کہے تو نہ بیاہ کر دے اور چاہیے کہ ہر ایک اپنا بہتر خیال پیش کرے اور خوشبو لے لیا کہ جس نے حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ پھر اشد سے مل دیا کہ اور تو کون سے کون کے علاوہ اچھے لباس پہنے اور کام کرتے سے حیرت گئے کہ ان کی سیدہ فاطمہؓ جو غنی تھیں اور پسینہ سے جو بدن کو کھینچنے سے تکلیف پہنچتی تھیں وہ جاتی رہیں ابہر اور در حین کام اب بھی فیاض۔ روایت ہے حضرت انسؓ ایک ملک سے فراتے تھے کہ ہر دو کی صاحب ان میں عورت ماشہ موتی تو اس کے ساتھ لگاتے

[illegible]

وَلَمْ يَجِمْعُوهُمْ فِي الْبَيْتِ فَسَلَّ أَصْحَبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنزَلَهُ  
تَقَالِي وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَيْحِضِ الْأَيَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا التَّكَامُ فَبَلَغَ ذَلِكَ الْيَهُودَ فَقَالُوا مَا يُرِيدُ هَذِهِ الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ  
مِنْ أَمْرِنَا شَيْئًا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ فَجَاءَ أَسِيدُ بَنِي حَضِرٍ وَعَبَادُ بَنِي يَشْرٍ فَقَالَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّ الْيَهُودَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا فَلَا يَجْمَعُهُمْ مُتَغَيِّرًا وَجْهًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَظُوظُنَا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْكَ مَا خُذَ جَاءَ فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا هَذِهِ فَمَنْ لَبَّى  
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَثَرِهِمَا فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا فَعَرَفَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا رَدًّا  
مُسْلِمًا وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَعْسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور انہیں گھروں میں ساتھ رکھتے تھے حضور اور صلوات اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مسئلہ حضور سے جو چھ تواریخ تھیں  
نہایت آسانی لوگ آپ سے عین کے متعلق پوچھتے ہیں، حضور انو صلوات اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیت کے سوا  
سب کچھ کر سکتے ہو، یہ خبر یہود کو پہنچی تو بولے کہ یہ صاحب ہمارے دینی کاموں میں سے کوئی چیز خلاف  
کیے نہیں چھوڑتے، پھر حضرت اسید بن حضیر اور عبید بن جراح نے حاضر ہوئے، پھر رسول اللہ پرورد  
ایسا ایسا کہتے ہیں تو کیا ہم حاضر سے محبت سمجھ کر یہ کریں، نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور عرضہ میرے  
حق کو کم کچھ کر آپ پر نافرمانی ہو گئے، نہ وہ دونوں اپنے گئے، ان کے پیچھے حضور کی بارگاہ میں دو درجہ کا بدریہ آیا تو حضور نے  
ان کے پیچھے آکر بیجا اہلیانہ کئے، پھر انہیں دو درجہ بلایا، اب مجھے کہ حضور انو صلوات اللہ علیہ وسلم سے اس وقت  
حضرت عائشہ سے فرمائی کہ میں اس کو میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم

لے آکر نزد قہر لڑیں، یہ واقعہ اب بھی ہے مگر یہی اکثر بہت تکلیف دہی ہے، یعنی حاضر اللہ کے ساتھ رہنا اس کے ہاتھ کی چیز کی اناس کے  
ساتھ بیٹنا بیٹنا، بلکہ حاضر فریب مہلک ہیں اس سے محبت وام تعلقی ہے جس کا سر کا فر ہے، یہ معنی ان کے ہیں کہ ان کا مدعا یہ ہے کہ مخالفت پس ہے  
کہ جسم پر جانیں اسے یہ جائز کہہ دیتے ہیں یہودی ہیں، کہ اس اسلام اور غیر اسلام پر بہتان حق اسلام کے کسی انہی دہی پر کو لاؤ، یہی چیز کی چھائی تھا۔  
اسے آپ انہی میں موسیٰ بن حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ پر سعد بن معاذ سے پہلے اسلام لے گئے، یہی بہت مقبریں شریک تھے کہ وہ تمام خواتین میں سے  
کیا قدر ہے، وہ آپ انہی میں قید تھی، جدا اہل سے ہیں حضور کا، مگر پہلے مصعب کے ہاتھ پر اسلام لے گئے تمام خواتین کے حضور کے ساتھ ہے، وہ مگر  
یہودی کی مخالفت ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ یہودی کے خلاف سے حضرت عائشہ کی مخالفت نہ کرنا، اہل ان کے خلاف سے، وہ حضور کا یہ  
اہل و نسب بڑی محبت پر حق تھا، یہ کہ حضور انو صلوات اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیلئے نہیں جاتے، جاسکتے دیکھو وہی رکھنا اور یہ نہیں کہ اسلام کا علم

[illegible]

قَالَ يَا نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْوِيلُنِي الْخُمْرَةُ مِنَ السُّجْدَةِ فَقُلْتُ إِنْ  
حَاطِضُ فَقَالَ إِنْ حَاطِضُكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُلي فِي مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَى  
وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَأَنَا حَاطِضُ شَفَقَ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى حَاطِضًا أَوْ امْرَأَةً فِي دُبِّهَا أَوْ عَاهَا  
فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالذَّهَلِيُّ عَنْ رُوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْ

فرمایا میں مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد سے ہم کرجنائی دے دو میں بول کہ میں تو ماضیہ میں فرمایا  
تہما جہنم تہما ہے یا تہما میں نہیں ہے بلکہ وسلم، روایت ہے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا میں کہی حضرت عبداللہ  
علیہ السلام ایک بار میں انداز پر جتھے تھے جس کا کچھ حصہ غریبوں پر ہوا اور کچھ حصہ حضور پر حالائیں ماضیہ ہوئی کہ وسلم  
بخاری، دوسری فصل روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کرجنا  
عنوت سے حجاج کے یہ عنوت کے پائنے کے ہو گیا یا کسی کے پاس جانے اس نے محمد مصطفیٰ پر اسے ہونے کا  
اشکار کیا کہ (اسے ترمذی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے روایت کیا) اس درونوں کے ادا میں ہر ایک

خیال ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کی گود فرماؤں میں گھس کر وہاں ہی اس وقت بھی حضور علیہ السلامؐ کی وفات کے وقت بھی کھڑی ہو کر  
 جہاں آپ کی گودیں بنی اللہ آپ کا جو حضور لگا، تو یہاں لگا۔ بنا لیا آپ کی گود اور آپ کا جو عرض غلم ہے، کدے کے اندر اس دامن میں جیسے تالافت  
 کی طرح کدے کے آئین شمر

ان کا پہلو ہے نبی کی آرام گاہ۔ اُن کے حُجروں میں قیامت تک نہیں جاؤں گی

مستطاب

يَقُولُ فَقَدْ كَفَرُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ لَا تَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حِكْمِ الْأَثَرِ  
عَنْ أَبِي يُمَيْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أُخْبِرُ  
بِإِثْمِ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ مَا هُوَ إِلَّا زَارَ وَالتَّعَقُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ رَوَاهُ  
رِزْقِيُّنْ وَقَالَ مُعْجِي السُّنَنِ اسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلَيْسَ تَصَدَّقُ  
بِنِصْفِ دِينَارٍ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَ  
عَنْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدَنَارٌ وَإِذَا كَانَ

کامیاب کے کہے ہوئے کی تصدیق کرتے تو کافر ہو گئے۔ ترمذی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف حکیم اہرم سے پہلے نہیں  
 جو ابوتیمستہؓ و انصار بربرہؓ سے سناؤ گئی۔ روایت ہے حضرت معاذ بن جبلؓ سے فرماتا تھا میں نے کہیں نہ سنا کیا یہ قول  
 اللہ جلے میری جوی سے بہانہ تیرے کہیں کی کام حلال بنے فرمادو تو تمہارے لئے اور پروردگار پر کیا ہے جس میں ہنتر ہے۔  
 ہزین: اُمی السہ فرماتے ہیں کہ اس کی نسبت لائق بنیعیؓ روایت ہے حضرت ابی عباسؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی شخص اپنی جوی سے بہانہ حرمین صحبت کرے جیسے جو انصار بنا خیرت کرے۔  
 ترمذی ابو داؤد و نسائی ابوداؤد ابی ماجہ بروایت ہے، اُمی سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی فرماتے ہیں

کہ جب بخون سرخ ہوا ایک درنار دے اور رجب

نفس ذاتی سے ثابت ہے عیب تو ناہے۔ علامہ ابی حامد نورانیؒ اور علامہ ابن کثیرؒ کی رحمت لعلیٰ کی یہ کلمہ ہے میں کہہ  
 دوں گا سنگ کافر ہے ابی تم کی احادیث و سنت تعلیٰ ثابت نہیں کر سکتیں اس کی بحث اس سترخانہ میں کر رہا ہوں کتاب جادو جادو جادو  
 کی بحث میں۔ علامہ یہ ہے کہ احادیث غریبہ میں اور سنت تعلیٰ ثابت کرنے کے لئے تعلیٰ درکار ہے۔  
 سلسلہ ابوتیہ کی کام طرف میں جلال ہے حکیم ابن ابرہم کو بعض مشرکین نے ضعیف فرمایا، غریب کو بعض نے ثقیل کہا، یہ کتاب کا استدلال سلسلہ میں  
 دیکھا، امام بخاری کے سلسلہ حدیث کو شیخ تقویٰ الاشہم نے تعلیٰ میں حاضر ہوئے، مگر باہر تائید مضبوطی سے باندھے، جو تو اس کے ساتھ پنا اور اس  
 یوں کھڑا رہے، لیکن پھر مشغول اس جوان کو جو اسی حال میں اپنے سترخانہ میں رہتا ہو یا اس سے کہ حضرت احمد علیؒ سترخانہ کا یہ علم غریب  
 خود کردیاں جوان کے لیے ہے حضورؐ کو بھی غریب، بلکہ کوئی کہ اس پر عمل فرما کر حور شاہد کرتے تھے، یعنی ان کی قسم حضورؐ کو اس پر بھی ثواب تھا  
 سلسلہ حکم استعجابی ہے، میری پرکاشی نے مانگا، کیا مجھ سے وہ، غایب کا سخن ہو گیا، صدقہ خیرات خراب ہو گئے، کیسے ٹکسے رہے، اس لیے الیا کرے، اور  
 اس کے اہل کلمہ اور توبہ ہی سے، جو کلمہ بعض علماء کو عرض کیا، یوں پر خیرات صدقہ کا عود ہے، اس کی دلیل و حدیث سے یہاں دہ شخص مراد ہے، جہاں

چاک جوہلے محمد الیورادو

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَأْتَتْ  
جَاءَتْ قَاطِرَةً ابْنِ حَبِيشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي  
أَمْرَأَةٌ اسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ أَكَادِمُ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَا تَمُذِّدِي عِرْقِي وَلَا تَغْسِي عَجِيزِي  
فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضُ فَلْيُغْسِلِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَصْبَرْتَ فَأَعْسِي عَنَلِ الدَّمِ ثُمَّ صَلَّى  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ عُرْوَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ عَنْ قَاطِرَةَ بِنْتِ ابْنِ حَبِيشٍ أَنَّهَا  
كَانَتْ تَسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مسئلہ کا باب مسئلہ علی فصل دوم آیات سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتی ہیں کہ انکار نہ بیٹھ جائیں حضور  
انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں گے اور یہ کہیں کہ یا رسول اللہ میں استحاضہ والی عورت ہوں کہ آپ کی  
ہیبا ہوئی تو کیا نماز چھوڑ دوں فرمایا نہیں یہ تو لوگ ہے جس میں نہیں عجیب تھا ایسی کیا کہے تو نماز چھوڑ دیا کرو  
اور جب چلو جانے تو غور و فکر نہ کرو پھر نماز پڑھ کر دیا کرو، گئے وسلم و ہماری اور سر کی فصل دوم جب عورت استحاضہ  
وہ عطر نہ بنائی حبیش سے لاکر وہ مسئلہ نماز پر مانتی ہیں اس سے نبی صلی اللہ

عید و سلم نے فرمایا

لے عطر عورت سے آگے استعمال کا خوف نہیں استعمال کیا ہے جس میں عورت کی لگ کر خون جاری ہو جائے ہے یہ خون بعض باتوں کا  
نہیں ہوتا اس کی کوئی منت نہیں بخلا کیوں نہ اندازہ محبت میری مانگ کہ بھی منع نہیں بلکہ اس کا حکم مسند کا سب سے لاکر ایک وقت و نحو  
کے قاری فرماتے ہیں اگر یہ خون آتا ہے وقت تک ملے پر نہ ٹوٹ جائے گا کہ عطر ہو چھینے اور دین حاصل کرنے کیلئے آپ نے عورت عیش  
ابن عبدالمطلب ابن اسد بن عبد العزیٰ ابن قیس ابن کلب ہیں، بعد المطلب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے طلب نہیں تو جو عبدالمطلب ابن قیس ہیں  
سنگہ یعنی دم کے قرب کی کوئی لگ کر گئی ہے جس سے یہ خون جاری ہو گیا ہے، دم کا خون نہیں ہے لہذا اس کے حکام معنی نفاس کے سہنیں،  
اس سے معلوم ہوتا کہ عورت حاملہ سے بچنے میں اس علم مسئلہ بتانے میں شرم نہ کرے وہ وہی کہ تین کیے ہو گئے سنگہ یعنی استحاضہ کی بیماری  
گنے سے پہلے تیس ہیں یہ تین عورتوں میں آتا تھا وہی تین عورتیں ہیں جن کی باتوں میں مذکور ہے جو خود اس زمانہ کی عورتوں کے بعد خون استحاضہ کا  
استحاضہ غیر شروع کرو وہ اس عورت کو باغیر کوسے ہی استحاضہ شروع ہو جائے، جن کی باتوں میں مذکور ہے جو تین عورتوں کے بعد خون استحاضہ کا  
شمار کوسے اور میں صحت استحاضہ کا میں، عطا ہے یہاں خون صحت سے عورت اگر میں کا خون ہے تب نہ وہ صحت سے عورتوں کو لے کر آئے،  
کہنے میں باغیر عیش فرماتے ہیں اگر استحاضہ کا خون عورت سے نکلے کہ اپنے جملہ کپڑوں سے استحاضہ کا خون دھو کر پھر دھو کر کھانا  
پڑھ دیا کہ اس میں مثل عا جب نہیں لکھا اس میں عیش نہیں کہ مسیحہ میں کے بعد میں عورتوں کے لیاں صرف خون دھونے کا حکم دیا گیا

[illegible]





[illegible]

وَلَمَّا بَطَّهْرْنَ مِنْفَاتٍ جِئْنَ مِنْهُنَّ وَطُهُرْنَ وَإِنْ قَوَّيْتَ عَلَى أَنْ تُوَخَّرِينَ الظُّهْرَ  
وَتُجَلِّينَ الْعَصْرَ وَتُقْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُوَخَّرِينَ  
الْمَغْرِبَ وَتُجَلِّينَ الْعِشَاءَ تَقْتَسِلِينَ وَتُجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاةَيْنِ فَافْعَلِي وَتُقْتَسِلِينَ  
مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِي وَصَوْنِي وَإِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَهَذَا الْعَجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَى رِوَاةِ أَحْمَدَ وَابْنِ دَوْدَ وَالْإِسْنَدَيْنِ فِي الْفَصْلِ  
الثَّالِثِ عَنْ أَنَسٍ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ طَمَعْتَ بِبَنَاتِ

عموماً عورتیں اپنے جینس وطر کے اوقات میں ناپاک و پاک نہ تھیں بلکہ اگر کرتے ہیں یہ صاف برعکس کہ عورتوں سے  
اور عصر عید کی پڑھو تو ایک غسل کرو اور دو نمازیں ظہر و عصر جمع کر لیا کرو اور مغرب دیر سے عشاء ملے کی پڑھو  
تو غسل کرو اور دو نمازیں جمع کر لو تو ایسا کرو اور جمع کے ساتھ غسل کرو، تو ایسا کر لیا کرو کہ اور مغرب دیر سے عشاء  
اس پر تقرر ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دونوں کاموں میں مجھے پریشانہ پسند ہے کہ دعا ادا کرواؤ  
تو نہی، تاہم یہ فیصلہ روایت ہے حضرت سہار بن سہیل سے  
فرماتے ہیں میں عرض کیا

یام میں کہے پھر عرف ایک بار غسل کرنا کہ بالی دونوں میں ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز پڑھیں رہو اگرچہ حقاً آنا ہے کہ میں یہ کافی ہے نہ سہ یعنی اس کو  
میں استعاضہ کی بیماری والی کامی خدمت عورت کی طرح ہی ہوگا ستہ یہ حق خوب پاک و صفائی کا ذریعہ بھی ہے لہذا اس پر اس کا حالہ جی میں حضور علیہ السلام  
ایمان بھی ہیں اور حکم جہم بھی اس حق کا خلاصہ ہے کہ ستمزد عورت عداوتی یا غسل کرے ایک تو بولے کہ نماز کے لیے اور دوسرے بولے کہ وقت کہنا ہے  
یہی ظہر سے اور ظہر پڑھنے ہی وقت عداوتی ہے وہی پڑھنے ظہر کا خود وقت ہی ادا کرے عداوتی وقت میں عداوتی مغرب کے خود وقت میں جی  
غسل سے نماز مغرب دستانہ و دوفی ادا ہو جائی مغرب کا خود وقت عداوتی وقت جیسے مسافر بھانٹ نماز سفر میں پڑھ کرے یہ حق نماز ہی حکم شرعی  
اللہ تعالیٰ میں اگر عداوتی یا چھوٹا نماز کے لیے یا پانچ غسل کر کے وقت اچھا غرض کہ ہر شے ہے حکم لڑائی نہیں فکر یا شرع بغیر اس حدیث کو  
عمل کرو گے اور ہر عداوتی کے خلاف نہ ہوگی، امام اعظم اس عداوت کو یہ اختیار دیتے ہیں رضی اللہ عنہ بنی ہوئی ہے حضرت علی بن ابی اسود بنی زبیر اور اکثر  
تاہم اس کا رضی اللہ عنہم سب سے عداوتی نماز کے کرنے سے روزانہ میں بارش کرنا جیسے بہت پسند ہے کہ اس میں پاک و صفائی بھی زیادہ ہے اور اللہ اللہ اللہ  
وہ نماز میں بلکہ نماز یا چھوٹا نماز کی حالت اس سے ثابت نہیں ہوتی سب سے مشہور صحابی بہت عداوتی نماز میں جیسے فقہ حضرت جعفر بن ابی ہاشم  
نکاح میں نہیں انہیں کے ساتھ آئی جیسے کہ مذکور کہ اس سے آچکے تھے جیسے کہ عبد اللہ بن جعفر، محمد، عون، حضرت جعفر بن ابی ہاشم کے بعد  
حضرت ابو بکر صدیق کے نکاح میں نہ تھے، جی سے صحابہ ان کو کیا دہوئے، حضرت صدیق کی وفات کے بعد حضرت علی مرتضیٰ کے نکاح میں آئیں جی سے

مسئلہ کیونکہ ہمیں کہ معنی کی طرح استعمال میں نہاتے مانے ہے لہذا جب امتداد دینی زبان کو گھبراہٹ کر کہ ایک نادر سے محرم دہلیوں قریب مسئلہ پوچھا  
خیال ہے کہ اس محنت میں کچھ تھک کے نہاڑی غنائی مقدار کا نظم دیا گیا مگر وہاں اس کا ذکر ہوا کیونکہ مسئلہ سے بعضی سند میں اس میں پختہ نہ ہوا  
کہ بعضی کے کچھ تصور موجب غائب نہیں۔ مسئلہ یہ بیان کرتے ہیں کہ جیسے کہ تم میری مانند عید، قبلہ سے غریبیت کے لئے گھر گھر دہلی ہے، یہ باقیہا  
سے مسئلہ ظہور کا پائیے تھا۔ مسئلہ یعنی امتداد کی باری خیطانی اثر سے ہے اس تحقیق تکمیل مدیت میں اگر کچھ ہوا پانی بلکہ مگر خفا میں بیاہار  
دینے کا اثر موجود ہے تو خیطانی میں اثر کر کے بیاہار کر سکتا ہے، باقیہا اثر ہے غدار چھوٹے جتنا خیطانی اثر اس کے حصہ کو ہے جسے خیال ہے کہ کثرت  
کے موجب بندوں پر بھی شیطان کا داخل ہوتا ہے۔ معزز آدمی اور مشرک کا گروہم کا سکا سکا غضب شیطان ہی نہی فَاَدَلَّهَا الشَّيْطَانُ دَان  
ان متبولوں کو شیطان کے گناہ میں کر سکتا، اگر کسی اور چیز سے فتنہ لہرے اور غفلت اور غلبہ فرماتا ہے اِنَّ قِيَامَ قِيَمَ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اَللّٰہ  
خود شیطان سے کہا تھا اَلَّذِيْ يَنْهٰی عَنْكُمْ اَنْ تَعْبُدُوْا اِلٰهًا غَيْرَ اِلٰہِیْہِمْ اَلَّتَّحٰلِیْہِمْ اَللّٰہُ لَیْسَ بِہِمْ اَللّٰہُ لَیْسَ بِہِمْ اَللّٰہُ لَیْسَ بِہِمْ اَللّٰہُ لَیْسَ بِہِمْ اَللّٰہُ لَیْسَ بِہِمْ  
اللہ معنی آدمی کو اور اللہ اختر درختہ وغیرہ یا خود اس میری گئی میں چلے گیا اور کس شکر لکھنے والا اس مسئلہ کے محضر کا اندر ٹوٹ جائے ۵۵ یعنی پانی پر  
آئینہ کی کشمیں زبرد کو پڑنے لگیں جس سے مسلم ہوا کہ اس بات کو معترف ہے کہ نفس کے بغیر ہر چیز میں اللہ درختہ وغیرہ) جب اس مسئلہ کے لئے کہ خیرانیہ کو خود  
بھانے کے باقیہا انگ زبرد پڑ جائے تو اس سے نکل کر اس میں توجہ پر رہے لگے عملی وقت مسلم کرنے کے لیے جسے دوری توجہ پر رہے عملی کیلئے ہے۔  
خیال ہے کہ اس کے بعد پوچھا کہ اللہ سے خود اس کو وقت نہ ہے، جب مذکورہ جہان سے اس کی رشتہ ہو کی لکھی اس میں مسلم ہیں کہ اللہ کے لئے خود اس کو وقت نہ ہے

[illegible]

أَحَدِكُمْ يَقْتُلُ فِيهِ كُلُّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَاكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ يَهْوَى إِلَهُ يَهْدِي الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ عَنْ رُبِّنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنْ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَمْرٍ أَوْ قِبَلَةٍ فَأَنَّى ابْتَدَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالْخَبْرَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزِينَةً لِلْيَلِيلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ

کہ میں روزانہ اپنے دفعہ ہنگامہ کی کچھ میل سب کے کانگوں نے عرض کیا کہ باکل میں نہ رہے گا قریب یا پانچ ہزار دو  
کا مثال ہے کہ غنہ ان کی برکت سے گناہ مثلاً ہے بعد مسلم ہزار اربعین ہے حضرت ابن مسعود سے فرماتے ہیں  
کہ ایک مرد نے کسی حدیث کا پورا کیا ہے عرض میں اعلیٰ کہم کہ حدیث میں آپ کا کوئی خبری نہ ہے تب اللہ تعالیٰ  
نصیب تبت لہر کی روئے کے کا روزہ صراط کی ساتوں نے ہزار نام کر کے نیکان گناہ

[illegible]



[illegible]



ہا ہے۔ چنانچہ اس سریت کا مطلب یہ ہے کہ جبہ مذکورہ مذکور ہے یا اس کے کفر پر مرنے کا اندر ہے یا کہ غارت سے مراد غارت کا نام ہے جس میں غارت  
مکمل کا فرق ہے۔ اسلئے مسلم بن نازک کا فرقہ نہیں نہیں جیسی اندر کا جبہ میں فرق نہیں۔ غارت کا لفظ ان کے ہی میں داخل  
ہے کہ کوئی فرقہ نہیں ہے۔ اسی لیے جو یہ قبور میں ہے اسی پر قبر میں اندر کی پر غارت میں ہے اس پر قبور میں، بنا علی کے کہ کسی پر غارت میں  
مذکور فرقہ میں اندر لیں جو جو جائی کی غارت کا فرقہ ہے جو فرقہ ہے جو فرقہ میں نہیں ملے جو فرقہ کے اسلامی مذکور خصوصیات میں سے ہے  
درجہ ہستی کا فرقہ میں جو فرقہ کے حق میں ہے کہ مل جائے ہے نیز فرقہ میں مل جائے ہے اس لیے خصوصیت سے  
اس کا ذکر فرمایا خصوصیت مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے  
سے قبل مذکور فرقہ کے لفظ میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے  
ہے لہذا مذکور فرقہ میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے  
مذکور فرقہ میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے  
ہے لہذا مذکور فرقہ میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے اس کا ذکر فرمایا خصوصیت میں مل جائے ہے اسلئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا أَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ أَبْنَاءُ سَبْعِينَ سِنِينَ وَأَضَرُّوهُمْ عَلَيْهَا وَ  
 هُمْ أَبْنَاءُ عَشْرِينَ سِنِينَ وَفَرَّوْا أَبْنَاءَهُمْ فِي الْمَصَاحِبِ وَادَّادُوا وَكَدَّارُوا فِي شَرْحِ  
 السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي الْمَصَاحِبِ عَنْ سُبْرَةَ بْنِ مَعْبُودٍ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا  
 فَقَدْ كَفَرْنَا بِكَ أَحْمَدُ وَالْإِمْلَاءِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْفَصْلُ الثَّالِثُ  
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَاجِلْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ فَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا دُونَ أَنْ

علیہ وسلم نے اپنا اولاد کو نماز کا حکم دو چوبیس سات سال کے ہوں اور انہیں نماز پر مامور کرنا واجب و ہر سال کے  
 ہوں نہ اور علیہ السلام کو روایات کے درمیان ان کے بیان میں ہے (ابو داؤد و ابویں ہی سے) شرح مسند میں انہی سے نقل  
 کیا اور مصابیح میں ابن معبد سے روایت ہے حضرت برید سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 کہ وہ معاملہ جو تمہارے سامنے آواں کے درمیان ہے وہ تمہارے لئے تو جس نے سے چھوڑ دیا جتنا کفر پر اور حد و ترکانہ  
 مسائل اور ماجریہ میں شامل۔ روایت ہے مسند عبد اللہ ابن مسعود سے فرماتے ہیں ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں حاضر ہوا کہ بولا یا رسول اللہ میں نے اپنے لئے ایک عورت کو لگے لگا لیا ہے

صحبت کی حد تک نہ پہنچا

شعیر کفر قریباً و لکھ دینے کے بعد فرض ہوئی اسلئے اسلاف کو بھی ہدف کے بعد ہوا۔ لکھ اعلیٰ کی نسبت ہندوں کی طرف کی اور حد تک ایک کی  
 تاکہ خرید و فروخت کے متعلق فقہ میں رہ فرما ہے راجعاً اللہ اشترائی خیال ہے کہ مختلف عادیث مختلف حد تک ہیں جس میں از میں کوئی وجہ  
 نہ آئی تھی قرینہ ایسا بھی ہے کہ کفر یہاں مشن ہو گیا جب نادان لگے تو نادانی پر جنت کا دوس فرمایا گیا اور یہ نہ کہ اللہ سے فرمایا گئے تھے جن کو  
 کیلئے اس اعلیٰ کی بھی تھیں لہذا عادیث میں شمار نہیں ہر سالہ ان عروسی میں اگر یہ اپنی پرانا زعفران نہیں کہہ دیا تو ان میں سے ایک حد تک لائے کیلئے  
 انہیں اب بھی سمجھنا نہ تھا۔ جو کہ وہ ان کی عروسی کے لئے کہہ کر جو کھانا ان پر ملتا ہے اس لئے نہ کہ اس کی حکم دیا پر نہ کہ انہاں وہ ہے اس لیے اس کی پرانہ  
 و غیرہ کا حکم دیا گیا عروسی سے صلہ ہو کر ان کے کرات سال سے پہلے جو رقیبت دی جائے گا اس کو حکم سات سال کی عروسی ملے یعنی جس میں ان کو  
 طالعہ بنت رسول رسوڈ کر ایہ عروسی لینے تو یہ شرط ہو گئے تھے اس سے اور ان فقہ میں بھی مسلمان اور منافق کے درمیان بھی ایک حد تک ہے  
 جو منافقوں کیلئے باعث نفاق ہے کہ اس کو ہر قسم انہیں قتل نہیں کرتے اور ان پر اسلامی احکام جاری کرتے ہیں اب جو منافق لانا کہ جو ہر دے  
 ہوا اس کا کفر ظاہر ہو گیا اور ملائی قتل ہو گیا ہے میں نے ان کے چھوڑنے سے اس منافق کا کفر ظاہر ہو گیا یہ حد تک اس حد تک ہے مگر حد تک

تو میں یہ بول میرے ہاں سے کہ جس کو چاہیں منسلک کریں وہ حضرت محمدؐ نے فرمایا اللہ شہرہ تیری پر وہ پویشی کی حق کا معنی کرتا ہے  
اپنے پروردگار پویش کرنا ہے فرماتا ہے کہ تم میں کسی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کچھ جواب نہ دیا وہ شخص کھڑا ہو کر بل دیات  
اس کے پیچھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا اسے بلایا اس پر بیعت خلافت فرما کر نماز قائم کرو دن کے  
کل دو اور رات کے ساتوں میں نیت کیا ان گنہگار بن جاؤ گے اٹھو اور لوگوں کے لیے نصیر رہو کہ قوم میں  
ایک شخص نے عرض کیا کہ یا نبی اللہ کیا یہ اس کے لیے ہے تو اب اس کے لئے نہ (مطمئن) رعایت  
ہے حضرت ابوذرؓ کے کہ تم میں اللہ علیہ وسلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اے یحییٰ بنے نازی سے اسلام کی امنگ تھی اسے حاکم اس پر سخت سے سخت سزا دے مکتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ نازی اشک المان میں تھا ہے صدیاً مہینوں سے معذور بلکہ نازی دولت سے معذور ملے کیونکہ شرب مصلیٰ کھڑا دیتی ہے اور مصلیٰ ہی براہوں سے روکتی ہے بے مصلیٰ میں انسان سب کچھ کر جیتا ہے خیال رہے کہ شرمون انجودی شرب کو کہتے ہیں مگر یہاں ہر شرف دلی شرب مراد ہے ۔ جیسا کہ مضمون سے ظاہر ہے ۱۰ مراقبہ وقول کہ حق ہے یہاں مقابلات یعنی وقت ہے جیسے میعاد یعنی وعدہ میلاد یعنی ولادت مروج یعنی عروج یہاں ناز کے اوقات مراد ہیں ناز کے اوقات تین قسم کے ہیں وقت صباح وقت متب اور وقت مکروہ ، ناز کے اوقات تشریف چریں ہیں جن میں عقل کو دین نہیں مگر ان میں عقلیں مفرد ہیں یہ عقلیں ہادی کلا بلکہ مراد الاکلام میں دیکھو چرکنہ ناز کے لئے وقت شرط اولیٰ ہے اس لئے صاحب مشکوٰۃ نے ناز کے بیان میں پہلے اس کا ذکر کیا ۱۱ ظہر یا ظہور ہے بنایا ظہور سے (دومیری) چھٹک سراج کے بعد اور ظہر ہی نما ظہر ہوئی اور ہے پہلے ہی ظہر کی نیزہ (دومیری) اور انکی جاتی ہے لہذا ظہر کا ہونا ہے ۱۲ آفتاب صبح سے دوپہر تک چڑھتا ہے اور دوپہر سے شام تک عجم کی طرف ارتقا ہے جس پر چڑھتا ہے اور اس کے بعد ارتقا شروع ہووہ نصف النہار ہے نصف النہار سے آگے بڑھنے کو نام زوال یہ زوال ہی وقت ظہر کا ابتدا ہے وہی یہاں مراد ۱۳ زوال کے وقت سایہ برابر ہوتا بعض مکوں اور بعض نادوں میں کراسوری میں ہونے کو سورج جنوب کی طرف ہوتا ہوا ہے لہذا اسوقت بعض جگہ سایہ جڑ کے برابر ہوتا ہے لیکن کسی بعض مکوں میں اسوقت سایہ بالکل نہیں ہوتا یا ہوتا ہے کہ سورج شمال میں ہوتا ہے اور سایہ شمال کی طرف ہوتا ہے اور وہم مشرق کا ہوتا لہذا یہ حدیث بالکل ظاہر ہے اور ایسا حدیثوں کے خلاف نہیں جن میں سایہ کی مقدار اور کہ برابر یا نفاذی گو کہ وہاں سورج کی کڑ کے اوپر دیاں مشرق کا اور ہر مکتا ہے کلاں میں ظہر کا آخرتی وقت مراد ہوا ہے کہ عجمی ہوں کہ آفتاب مٹنے سے ظہر شروع ہوتا ہے اور ایک شمسینجہ اس وقت سے سورج مشرق کی کلاں سے کہہ کر کہ ماکہ ان میں ظہر کا وقت نکالے ہے انکے ایک کلاں میں کہہ کر کہ ایک کلاں میں کہہ کر کہ اس

وَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصِفَ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ تَغِيبِ الشَّمْسُ  
وَوَقْتُ صَلَوةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلَوةِ الصُّبْحِ مِنْ  
طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا أَطْلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكَ عَنِ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا  
تَقْلَعُ بَيْنَ قَدْنِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَتْ إِنَّ رَجُلًا سَكَلَ

اور عصر کا وقت جب تک ہے کہ سورج زرد نہ پڑ جائے نہ اور نماز مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق غائب نہ ہو جائے  
اور عشاء کی نماز کا وقت رات کے درمیان آدھے تک ہے نہ اور نماز صبح کا وقت صبح چمکنے سے اس  
وقت تک ہے کہ سورج نہ چمکے۔ جب سورج چمک جائے تو نماز سے باز رہو کہ کیونکہ سورج  
شیطان کے بیگنوں کے درمیان نکلتا ہے (مسلم) روایت ہے حضرت بریدہ نے سے فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

اسی اصلی سایہ کا ذکر نہیں امام شافعی کے ہاں اصلی سایہ کے علاوہ ایک مثل سایہ چاہئے پہلے تفسیر پر یہ جو ظہر کے آفریقہ کا بیان ہے وہ دوسری  
تفسیر پر پہلے جو کہ تا کی ہے اسی سے معلوم ہوا کہ ظہر عصر کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں یعنی ظہر جاتے ہی عصر آجاتا ہے،  
۱۵ عصر کے وقت جب کہ بیان ہے یعنی عصر پہلے پڑے سے پہلے عصر کی نماز پڑھ لی جائے روز مغرب آفتاب تک وقت عصر ہے جیسا کہ مسلم  
دیناری کی روایات میں ہے خیال اسے کہ آفتاب ڈوبنے سے جس منٹ قبل پہلا پڑتا ہے ۱۵ منٹ قبل کا وقت آفتاب ڈوبنے سے شروع  
ہوتا ہے اور شفق غائب ہونے پر ختم، امام اعظم کے نزدیک شفق اس منیدی کا نام جو آسمان کے مغرب کنا سے پھر مٹی کے بعد دوبارہ ہوتی ہے۔  
اور امام شافعی و ما جہیں کے نزدیک مٹی کا نام شفق ہے یعنی منیدی کا وقت امام صاحب کے نزدیک مغرب ہے بھی قول تینا ابو ہریرہ امام  
ادعای اور عمران بن ہذال کے یہ ہے اور امام شافعی کے نزدیک یہ وقت مشابہ ہے بھی قول تینا جواد ابن عمر اور ابن عباس کا ہے احتیاط یہ  
ہے کہ منیدی آنے سے پہلے مغرب پڑا دے اور منیدی ڈوبنے کے بعد مشابہ پڑے تاکہ اختلاف صرح جائے ۱۵ یہاں بھی وقت  
مستحب ہر ادا ہے یعنی مستحب یہ ہے کہ آدھی رات سے پہلے پڑا دے روز وقت مشابہ صبح صادق تک رہتا ہے درمیان سے مراد یا  
دو بیانی رات ہے یا درمیان آدھا یعنی راتیں بھی ہوتی ہیں چھٹی بھی اور درمیان بھی نیم درمیان رات کے آدھے تک پڑھ دیا پورے  
آدھے تک نماز پڑھ روز کم نہ رہا ۱۵ بھی سورج نکلنے وقت کوئی نماز نہ پڑھو نہ نفل نہ فرض یہاں دو مسئلے سمجھا جائیں ایک یہ کہ  
تین وقت مطلقاً نماز منورہ ہے سورج نکلنے وقت پچھونچ دوم یعنی نصف النہار پر سورج ڈوبنے وقت کہ ان اوقات میں فرض نفل نماز کی جگہ یہ احرام  
ہے البتہ سورج ڈوبنے وقت آن کی ضرورت ہے، دوسرے یہ کہ جب تک سورج میں تیزی نہ آجائے تب تک طلوع نماز پڑھنا یعنی سورج نکلنے سے  
جس منٹ تک سورج ہوا حرام ہے ۱۵ میں ایک شیطان سورج نکلنے وقت سورج کے سامنے اس طرح نظر ہوتا ہے کہ سورج اس کے دونوں بیگنوں کے درمیان  
معلوم ہوتا کہ لپٹے دوسرے شیطان کو دکھائے کہ سورج کی جگہ پر نظر لگے ہوتا ہے یہی بہت مشہور اس وقت سورج کو کھو کھوتے ہیں کہ طرف پانی چھینک  
کر اس کی تعظیم کرتے ہیں مسلمانوں کو اس وقت جہاد حرام ہے تاکہ مشرکوں سے مشابہ نہ ہو اور شیطان یہ دیکھ کر کہ مسلمان جگہ جہاد کر رہے ہیں خیال

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَالَ لَهُ صَلَّى مَعَنَا هَذَيْنِ يَخُفُّ  
الْيَوْمَيْنِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الشَّمْسُ أَمْرِي لَا فَاذَنْ تُرَامِرَةٌ فَأَقَامَ أَنْ تَطْهَرُ ثُمَّ أَمَرَ  
فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ  
الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْوُضُوءَ حِينَ غَابَ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ الْخُرُوجَ حِينَ طَلَعَ  
الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمَ الثَّانِي أَمَرَ فَأَبْدَى بِالطَّهْرِ فَأَبْدَى بِالْعَرَاءِ أَنْ يُبْدِيَ بِهَا  
وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخْرَاهَا فَوْقَ الَّذِي كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے اوقات کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم ہمارے ساتھ  
ان دو دنوں میں نماز پڑھو کہ جب سورج ڈھل گیا حضرت بلالؓ کو حکم دیا اور انہوں نے افان کی ہر حرکت  
دیکھ کر انہوں نے ظہر کی تکبیر کی پھر انہیں حکم دیا تو عصر کی تکبیر کی جبکہ سورج بلند و سفید تھا پھر انہیں حکم دیا تو مغرب  
کی تکبیر کی جب سورج چھپ گیا پھر انہیں حکم دیا تو عشاء کی تکبیر کی جب شفق غائب ہو گئی پھر انہیں حکم دیا تو فجر کی  
تکبیر کی جب کہ صبح کی پہلی چھ پر جب دو سرا دن ہوا تو انہیں حکم دیا ظہر کو ٹھٹھا کیا بلکہ اسے خوب ٹھٹھا  
کیا کہ اندھ صبح پڑھی کہ آفتاب اور چٹا تھا اس سے زیادہ دیر نکلتی ہوئی تھی اور مغرب پڑھی

رہے کہ سورج ہر وقت کہیں نہ کہیں طلوع کر لے کہ وہ طلب ہے کہ شیطان سورج کے ساتھ اسی طرح گردش کرتا ہے کہ جہاں سورج طلوع  
ہو یا جہاں اس وقت وہ نمودار ہوتا ہے اسی کی بہت آفسری ہیں کہ آپ کا نام میرا، ابن حبیب ہے، نبی اسلام قبیلہ ہے میں سوا مد  
تمام غزوات میں حضور کے ساتھ رہے خواہ اس میں غازیانہ شان سے گئے، سر و میں وفات پائی وہاں ہی آپ کی اولاد اب تک ہے روز قات اب  
لے تاکہ انہیں ہر نماز کے وقت کی ابتداء و انتہا معلوم ہو جائے پھر نماز کو عملی تبلیغ قوی تبلیغ سے زیادہ مفید ہے غالباً یہ صاحب کہیں باہر کے  
ہوں گے وہ صاحب کرم تو ہر نماز حضور انور کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے یعنی سورج ڈھلتے ہی بغیر وقت نہ کر افان کہلوائی ہر سنتوں کا وقت  
نے کر کیا تاکہ وہ افان اس حدیث سے لازم نہیں آتا کہ افان کے بعد فوراً تکبیر ہوئی سوا مغرب باقی تمام نمازوں میں افان دیکھ کر ہی معلوم ہوجائے اس  
جہاں تم فرمایا گیا معلوم ہوا کہ اگر افان سے کچھ بعد ہوئی تھ یعنی عصر کا وقت آتے ہی عصر کی افان کہلوائی و دوش سایہ پڑنے پر صیائے انگہ باب میں  
افان اشراف بیان کیا جائے گا سورج کے مخالف دوش ڈھلے سے لے لڑ نہیں کیا ایک مثل سایہ پڑا افان ہوئی و دوش پڑی سورج صاف تھا پھر تھ گئے یعنی مغرب  
کہ افان کہتے ہیں تکبیر کی چونکہ یہ افان و تکبیر ہوئی تھیں اس لئے صرف تکبیر کا ذکر ہوا ہے یعنی ظہر آخر وقت ادا کی جب گری با سکل  
جاتی رہی وقت خوب ٹھٹھا اچھو گیا غالباً یہ گری کا موسم تھا وہ سردی میں تو ہر وقت ٹھٹھا کرتے تھے اس سے معلوم ہوا کہ ظہر تکبیر  
مثل سایہ کے بہت بعد پڑھی وہ تکبیر مثل سایہ تک سخت گرمی رہتی ہے لہذا یہ حدیث امام اعظمؒ کی دلیل ہو سکتی ہے کہ یہاں تکبیر تکبیر



يَعْيِبُ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ وَأَسْفَرَ بِهَا  
ثُمَّ قَالَ إِنَّ السَّائِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
وَقْتُ صَلَاتِكَ وَبَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ سَوَاءً مُسْلِمًا وَكَافِرًا وَنَسِيتُ الْفَصْلَ الثَّانِي عَنْ  
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا جِبْرِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ  
فَصَلَّى فِي الظُّلْمِ حِينَ نَزَلَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرًا لِشِرَاكِ وَصَلَّى فِي الْعَصْرِ حِينَ

شفق غائب ہونے سے پہلے نہ اور عشاء پڑھی تباہی رات گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی غروبِ آفتاب ہونے  
پر پھر فرمایا کہ اپنے نماز کے اوقات پوچھنے والا وہ شخص جلائی ہوں یا رسول اللہ تو فرمایا کہ تم اپنے نماز کے  
اوقات اس کے درمیان ہیں جو تم نے دیکھا ہے (مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت ابن عباس سے فرماتے  
ہیں کہ سرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دو بار حضرت جبریل نے بیتِ اشرف کے پاس میری  
امامت کی کہ تجھے فجر پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا اور سایہِ عمر کی برابر ہوا ہے اور مجھے عصر پڑھائی جبکہ

ذکر ہے اگر ہر وقت عصر آفتاب غروب تک رہتا ہے مگر حضور نے سورج نازل ہونے سے پہلے ہی صحرایہ رکعت سے پہنچنے کے لئے  
اس سے سلام پڑھا کہ وقتِ مغرب سورج ڈوبنے سے شروع ہو کر شفق غائب ہونے تک رہتا ہے یہی قول ہے امامِ مسلم کا ہے امامِ شافعی و مالک علیہما  
الرحمۃ کے نزدیک وقتِ غروب سورج ڈالنے مغرب کی قدر ہے یہ حدیث ہے امام کی قوی دلیل ہے صحیحاً اشرف علیہ السلام پہلے عرض کیا پھر ہے کہ میں بعض  
نمازوں کے وقت قیام کا ذکر ہے اس کو کمالِ مطلب ہے کہ وقتِ مغرب کی ابتدا و انتہا ہے لہذا حدیث پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ صحیحی حدیث ہے حضرت ابن عباس سے  
سیر سے جبریل بن نے مدینہ پہنچے نماز پڑھائی جبکہ سورج ڈھل گیا نماز پڑھائی جبکہ حضرت جبریل نے حضور کے ساتھ تہجد پڑھی امام ہیں یہ نماز پڑھا پستام الہی پہنچانے  
کیلئے تھا یہ عمل رسالت بھی ہوا کہ اگر کسی مقتدی امام سے افضل ہو گیا ہے حضور نے حضرت عبداللہ بن مسعود کے نیچے نماز پڑھی امام کہ حضور نے تہجد پڑھی  
نیز اہل امت سے یہ ثابت ہو گیا کہ نفل والے کے نیچے فرض نماز درست ہے کیونکہ آج یہ نماز حضرت جبریل پر فرض ہو گئی تھیں جبکہ انہیں یہ حکم دیا تو فرض  
ہو گئیں یہ واقعیتِ اشرف کے سلطان سے متعلق ہے جہاں اب بھی رنگِ نعل بیٹھتے ہیں یہاں جو نعل کی جگہ بیٹھنے کے لئے کہہ کر وقتِ تہجد میں جلی تم میرا جاکہ ہے یہ بھی خیال  
رہے کہ حضرت جبریل کی یہ تعلیم امت کے لئے تھی کہ حضور کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کا فرقہ اس کے اوقات اولیٰ سے ہی چلتے تھے جب تک وہی جب آئی تو  
آپ نماز اولیٰ مکلف تھے نیز سورج کو کھینچتے وقت بیت المقدی ماہ سے سورج کو نماز پڑھا کر گئے پھر بیت المقدی ماہ سے سورج کو نماز پڑھا کر گئے  
تو نبیوں اور فرشتوں کے امام ہیں گرامت کو تعلیم احکام کے نزول کے بعد ہوئی ہے بلکہ یہی اس دن آفتاب ڈھلنے پر انسان کا سایہ  
جوتے کے تھمے کے برابر تھا کیونکہ گری کا موسم تھا یہ سایہ موسموں کے لحاظ سے گھٹنا بڑھتا رہتا ہے خیال رہے کہ یہاں سایہ سے  
مواہم انساؤں کا سایہ ہے ذکر حضور کا سایہ حضرت جبریل کا کہ وہ دونوں نور ہیں اور سایہ نہیں جوتا حضور کا سایہ نہ تھا اگرچہ

سادے عالم پر انیس کا سایہ ہے اس کی تحقیق ہمدانی کتاب رسائل نور میں دیکھو ۱۵۰ اس حدیث امام شافعی و صاحبین نے دلیل بخیر کر ایک  
مثل پر مصر کا وقت ہوتا ہے ہمارے امام اعظم کے نزدیک مثل پر جتنا ہے گریہ حدیث ان کے بھی خلاف ہے کیونکہ اس میں سایہ اصل کا ذکر نہیں  
ہو گا لہذا ان بزرگواروں کے نزدیک بھی مصر کا وقت سایہ اصل کے سوا ایک مثل سایہ ہونے پر جتنا ہے حتیٰ کہ ان اوقات کی یہ حدیث غور سے  
بیچے گا سوائے ہر نماز دو رکعت تھی جسے ایسی اٹھ اوقات کا زمانہ تھے بعد میں ناریوں کی کسوتوں کی نوبت ہوئی اور اوقات میں یہ تبدیلی ان شاذ و  
خاص کی تحقیق تھکے باب میں ہوگی اور ہمدانی کتاب جہاں اعلیٰ سند میں بھی ملاحظہ کرواں گی تاریخ احادیث کا بھی ذکر آ رہا ہے ۱۵۱ یعنی انجیل میں جن اظفار  
پر جتنا ہے اس وقت مغرب بڑھائی شروع ہو جتے ہیں وہ اس دن دروزہ فرض تھا نہ اظفار بخدا دوسرے بعد ہجرت فرض ہو سکے لہذا حدیث پر  
فراض نہیں ۱۵۲ اس کا وہی مطلب ہے جو آئندہ بیان ہوا یعنی غروب کے ثواب کی سرخی کے بعد وہ مفیدی شفق ہے اس کے چھپنے پر وقت منشا جو  
الطیبہ وہی بیان مراد ہے جیسا کہ ان شاء اللہ اترے گا باب میں آ رہا ہے ۱۵۳ اس کا وہی مطلب ہے جو آئندہ بیان ہوا یعنی انجیل جب پڑھتے ہر روزہ دار کو  
مانا نہیں حرام جتنا ہے اس وقت تاخیر پڑھائی وہ اس وقت دروزہ تھے دھری واضع ۱۵۴ ظاہر ہے کہ آج غروب وقت پڑھائی جس وقت کی مصر  
پڑھائی تھی بیچنے ایک مثل سایہ پر لہذا یہ حدیث بالاتفاق غور سے کی جا دہ ہے نہیں کہ ظہر کا آزاد مراد اول باطل ایک وقت ہے  
سب کے نزدیک ظہر کے بعد مصر کا وقت ہوتا ہے یعنی نے فرمایا کہ یہاں تقریبی وقت مراد ہے یعنی قرینہ ایک مثل سایہ تھا۔ ایک  
مثل سے کچھ ہی پہلے یعنی نے فرمایا کہ تاخیر ختم ہونے پر ایک مثل براز کر شد و را پر، جس نے فرمایا کہ ایک مثل جس میں سایہ اصل کے  
مراد ہے یعنی کل مصر پڑھائی ایک مثل پر ملا وہ سایہ اصل کے اوپر آج ظہر پڑھائی ایک مثل جس میں سایہ اصل کے خوف کہ یہ حدیث مستلکات  
میں سے ہے حتیٰ کہ ہے کہ غور سے ہے ۱۵۵ یہ نیز بھی بالاتفاق غور سے ہے کیونکہ سب کے نزدیک وقت عصر آجاب چھپنے پر ختم جتنا  
ہے نہ کہ سایہ دوگنا ہونے پر بلکہ امام اعظم کے ہاں اس وقت عصر خروا ہوتی ہے ۱۵۶ یعنی مغرب دو دنوں ایک ہی وقت پڑھائی امام  
شافعی و مالک کا یہی قول ہے مگر ہمارے ہاں یہ حدیث ہی مشورہ ہے جمل حدیث میں گزر چکی کہ حضور نے دوسرے دن مغرب شفق ثانیہ

صَلَّى الْفَجْرَ فَاسْمَعَ تَهْلِيلَ اللَّفْقَةِ إِلَى فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ وَمِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْوَقَّتَيْنِ سَأَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ التِّرْمِذِيُّ ۝  
**الفصل الثالث** ۝ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْرَجَ الْعَصَا شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ أَمَا إِنَّ جَدِّيكَ قَدْ نَزَلَ فَصَلِّ أَمَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بجے فجر پڑھائی اہلکار کے پھر میری طرف متوجہ ہوئے عرض کیا اسے عمر مصطفیٰؐ نے یہ آپ سے پہلے نبیوں کے اوقات ہیں نہ اور ان وقتوں کے درمیان وقت نماز ہے کہ (ابوداؤد، ترمذی) تم میری فعل روایت ہے حضرت ابن شہاب سے کہ کہ حضرت عمر ابن عبدالعزیزؓ نے عصر کچھ دیر سے پڑھی تھی تو ان سے عروہ نے کہا کہ حضرت جبریلؑ اترے انہوں نے حضورؐ اور میرے اشرافیہ وسلم کے آگے نماز پڑھی ہوئے سے کہ پہلے پڑھائی اگر وقت مغرب صرف امام نماز کے بعد رہتا تو اسے تاخیر کیا مگر یہاں اس کے بعد کی ہے کیونکہ آج تو اسلام کی پہلی نمازیں ادا ہو رہی ہیں ۝

۱۔ یہ کہ حضورؐ انکار کے طور پر اپنے الفاظ میں ادا فرما رہے ہیں ورنہ حضرت جبریلؑ نے نہایت ادب سے عرض کیا مگر یا رسول اللہ! حبیب اللہ جیسے آج کوئی عالم کے کہے ملے والوں نے کہا کہ تو نبی کی کہہ مالا کہہ جیسے والے دیکھتے ہیں کہ حضرت جبریلؑ صرف امام شریف کے کہہ کر کھڑے کھڑے ہیں یہ تو حکم قرآنی کے خلاف ہے رب فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الَّذِينَ تَدْعُو اِلٰهَ ۝ یعنی ان کا ناولوں سے جس نے یہ جو نماز پڑھی وہ ان ہی وقتوں میں پڑھی، خیال رہے کہ کسی نماز پر یہ پانچ نمازیں صحیح نہ ہوئیں یہ اجتماع حضورؐ کی امت کی خصوصیت ہے لہذا صیغہ متا ہے ابوبکرؓ و داؤد و یحییٰ، ابن ابی شیبہ کہتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ نماز مطلقاً تم سے پہلے کی امت نے نہ پڑھی ہو سکتا ہے کہ یہ نماز بعض انہما نے پڑھی ہوا ان کی امت پر فرض نہ تھی جیسے آج نماز تہجد ہر اس حضورؐ پر فرض تھی ہم پر فرض نہیں، علماء نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ نماز فجر حضرت آدمؑ نے پڑھی جب تو یہ قول ہوئی، نماز فجر حضرت ابراہیمؑ نے پڑھی حضرت اسماعیلؑ کا ظہر و عصر نے پڑھا، حضرت عمرؓ نے پڑھی جب حضورؐ کے بعد آپ زندہ ہوئے، نماز مغرب حضرت داؤدؑ نے پڑھی اپنی قربت قبول ہوئے پر گروہ رکعت کی نیت پڑھی تھی جن رکعت پر وہ پھر دیکھنا چاہتے تھے لہذا ان ہی رہی، انہما نے پڑھی، نماز صبح ہمارے حضورؐ نے پڑھی بعض نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ علیہ السلام نے پڑھی جب آگ کے لیے پڑھ رہے تھے حضرت سے نہایت دیکھتے ہوئے صابریہ کو حضرت پیا کہ پھر پیدا ہو چکا تھا اور اشراف علیہ السلام ظاہر ہے کہ ان دونوں میں صرف حضورؐ نے حضرت جبریلؑ کے ساتھ نمازیں پڑھیں ان میں ہر ساقہ نہ تھے میرا کہ امتی نے معلوم ہوا حضورؐ نے اشراف علیہ وسلم خود نماز پڑھ کر رکھنے کا حکم دیتے تھے یا حضورؐ بطور نقل حضرت جبریلؑ کے ساتھ پڑھتے رہے اور بعد میں صحابہؓ کو پڑھاتے رہے خیال رہے کہ صحابہؓ کے سوا کسی نے نماز پڑھی تھی نہ خدا کی کیونکہ کائنات بیان سے پہلے من کے لائق نہیں ہوا اور ان کی رحمت نماز فرض ہوئی اور پہلے ظہر پڑھی تھی لہذا آج چار نمازیں جو میں پھر پانچ اس کی تحقیق ہماری کتاب تفسیر فیہی وغیرہ میں دیکھو ۱۔ یہ امام نہریؒ کی کہنت ہے آپ کا نام محمد ہے کہنت ابوبکرؓ اور ابن شہابؓ مشہور تھے ہیں

۱۵ یعنی مولیٰ سے زیادہ ہر سے پہلی مرثیہ اور العزیز غلامی سے پہلی خلیفہ برحق ہیں (مرثیات) یا جمہول اس لئے کہا گیا کہ حضرت امام حسن نے خلافت سے دستبردار کر لی تھی آپ کے حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں؛

۱۶ سہمان اشتر کا ادب ہے حضرت عروہ نے یہ کہا کہ حضور کو ناز پڑھا لی بلکہ یوں کہا کہ آگے کھڑے ہو کر ناز پڑھ کر دکھائی حضرت عروہ حاضر صلیق کے بھانجے اور حضرت اسامہ کے فرزند ہیں آپ کے ہاتھ کے کوئی کا پانی تقیر نے بھی پیانے ۱۷ بیٹے نے عروہ پر کیے جو مکتا ہے کہ حضرت جبریل حضور سے آگے کھڑے ہوں تب تو فرماتا ہے لَا تَقْعُدُوا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَدَمِي بَرَحِي قُرْآن کے خلاف سلام ہوتا ہے ۱۸ خیال رہے کہ حضرت عروہ ابن زبیر کو بھی صحابی ہیں مگر یہ بھی اسناد سے صرف بیان کی تصدیق ہے کہ میں نے حضور سے خود بھی یہ صرف کی ہے میرے علاوہ صحابہ نے بھی کسی اور ان سے دوسرے مسلمانوں نے بھی فرسک بلور گویا یہ اسناد پیش کی و رد جب صحابی خود حضور سے صرف میں ہیں تو انہیں اسناد کی ضرورت نہیں ۱۹ حضرت عروہ نے اس جنگ نماز کے اوقات کا ذکر کیا کیونکہ حضرت مرثیہ جدا العزیز کو اس پر تو کوئی خبر نہ تھا، انہیں شہید تھا کہ حضرت جبریل حضور انور صلی اشتر علیہ وسلم کو ناز پڑھا کہ جسے بھی حضور صلی اشتر علیہ وسلم تو امام الاولین والاخرین ہیں حضور صلی اشتر علیہ وسلم نے مولیٰ کو مانتے ہوئے سامنے نبیوں کو ناز پڑھا لی، امتی القدری میں ان مقتدیوں میں حضرت جبریل و میکائیل بیکہ سادہ براتی فرشتے اس معراج والے دوبارہ صلی اشتر علیہ وسلم کے پیچھے تھے آپ حضرت جبریل امام کیسے ہو گئے، اس لئے اسناد سے صرف ناز پڑھا کے کا واقعہ عرض کیا ہم پہلے عرض کیے ہیں کہ معراج میں تھے کہ ناز پڑھا لی اور گذشتہ نماز پڑھتے کر بعد وفات احکام شروع کرتے ہیں اور یہ سنانہ تھا اور احکام شروع کرنے والے حضرت جبریل تھے مشن حضور صلی اشتر علیہ وسلم نے حضرت جبریل امین کو سکایا اور شریعت کے احکام حضرت جبریل علیہ السلام لائے، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاتَّخِذْهُمْ وَرَثَةً

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى عُمَالِهِ أَنَّهُمْ أَمُورُهُمْ  
عِنْدِي الصَّلَاةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافِظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ وَمَنْ ضَيَعَهَا فَهُوَ  
لِهَا سَوَاءٌ أَصْبَحَ ثُمَّ كَتَبَ أَنَّ صَلَواتِ الظُّهْرِ لَنْ كَانَ الْفِي ذُرَاعِ إِلَى أَنْ يَكُونَ ظِلُّ  
أَحَدِكُمْ مِثْلَكَ وَالْعَصْرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بِضَاءِ نَفِيقَةٍ قَدْ نَامَ يَابِرُ الذَّاكِبِ  
فَرَسَخَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً قَبْلَ مَغِيبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءُ  
إِذَا غَابَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ

روایت ہے حضرت عمر ابن خطاب سے آپ نے اپنے حکام کو لکھا کہ میرے نزدیک سارے کاموں  
سے زیادہ اہم ناز ہے نہ جس نے اسے محفوظ رکھا اور اس کی پابندی کی اس نے اپنا دین محفوظ رکھا اور جس  
نے اسے ضائع کر دیا تو وہ ناز کے سوا کوئی چیز نہ کر سکا پھر کچھ لکھ کر اس وقت پر صبح صادق ایک گز پر پڑے تھے  
پہلے ایک پڑھ کر ایک سایہ اس کے برابر چلے گئے اور پھر جب پڑھ کر سورج اونچا سفیرمان چلی تو قدر کے سوا آفتاب پڑنے  
سے پہلے دو تین گز چلے گئے اور پھر جب پڑھ کر سورج ڈوب جائے اور عشاء اس وقت کہ شفق  
غائب ہو جائے تا ہی رات تک نہ تو عشاء سے پہلے سو جائے خدا کرے اس کی انگلیں دوسری جو سو جائے اس کی

۱۔ یعنی سلطنت کے کام کی انتظام نگاہ کے بعد ہی جب ناز کا وقت آجائے تو سارے کام ویسے ہی چھوڑ دو اس سے دو منٹے مسلم ہوئے  
ایک تیر کے سلطان اسلام کو چاہیے کہ رعایا کے دینی حالات بننے والے صحت پر نظر نہ رکھے، دوسرے یہ کہ بڑوں کو سنبھال چھوٹے خود سنبھال جائیں  
گئے اسی نے آپ کے حکام کو خصوصیت سے خطاب فرمایا ۲۔ حفظ سے مراد ناز کو درست کر کے پڑھنا ہے اور محافظت سے مراد ہمیشہ اور صبح وقت  
پڑھنا اس فرمان سے مسلم ہوا کہ جیسے ناز کی پابندی تمام نیکیوں کا دروازہ کھول دیتی ہے ایسے ہی ناز چھوٹا ناگن ہول کا دروازہ کھولتا ہے۔  
۳۔ نہ فرماتا ہے اِنَّ الصَّلَاةَ تَمْلِكُ كُلَّ شَيْءٍ مِّنَ النَّاسِ ۝ ۱۱۱ ۝ ۱۱۲ ۝ ۱۱۳ ۝ ۱۱۴ ۝ ۱۱۵ ۝ ۱۱۶ ۝ ۱۱۷ ۝ ۱۱۸ ۝ ۱۱۹ ۝ ۱۲۰ ۝ ۱۲۱ ۝ ۱۲۲ ۝ ۱۲۳ ۝ ۱۲۴ ۝ ۱۲۵ ۝ ۱۲۶ ۝ ۱۲۷ ۝ ۱۲۸ ۝ ۱۲۹ ۝ ۱۳۰ ۝ ۱۳۱ ۝ ۱۳۲ ۝ ۱۳۳ ۝ ۱۳۴ ۝ ۱۳۵ ۝ ۱۳۶ ۝ ۱۳۷ ۝ ۱۳۸ ۝ ۱۳۹ ۝ ۱۴۰ ۝ ۱۴۱ ۝ ۱۴۲ ۝ ۱۴۳ ۝ ۱۴۴ ۝ ۱۴۵ ۝ ۱۴۶ ۝ ۱۴۷ ۝ ۱۴۸ ۝ ۱۴۹ ۝ ۱۵۰ ۝ ۱۵۱ ۝ ۱۵۲ ۝ ۱۵۳ ۝ ۱۵۴ ۝ ۱۵۵ ۝ ۱۵۶ ۝ ۱۵۷ ۝ ۱۵۸ ۝ ۱۵۹ ۝ ۱۶۰ ۝ ۱۶۱ ۝ ۱۶۲ ۝ ۱۶۳ ۝ ۱۶۴ ۝ ۱۶۵ ۝ ۱۶۶ ۝ ۱۶۷ ۝ ۱۶۸ ۝ ۱۶۹ ۝ ۱۷۰ ۝ ۱۷۱ ۝ ۱۷۲ ۝ ۱۷۳ ۝ ۱۷۴ ۝ ۱۷۵ ۝ ۱۷۶ ۝ ۱۷۷ ۝ ۱۷۸ ۝ ۱۷۹ ۝ ۱۸۰ ۝ ۱۸۱ ۝ ۱۸۲ ۝ ۱۸۳ ۝ ۱۸۴ ۝ ۱۸۵ ۝ ۱۸۶ ۝ ۱۸۷ ۝ ۱۸۸ ۝ ۱۸۹ ۝ ۱۹۰ ۝ ۱۹۱ ۝ ۱۹۲ ۝ ۱۹۳ ۝ ۱۹۴ ۝ ۱۹۵ ۝ ۱۹۶ ۝ ۱۹۷ ۝ ۱۹۸ ۝ ۱۹۹ ۝ ۲۰۰ ۝ ۲۰۱ ۝ ۲۰۲ ۝ ۲۰۳ ۝ ۲۰۴ ۝ ۲۰۵ ۝ ۲۰۶ ۝ ۲۰۷ ۝ ۲۰۸ ۝ ۲۰۹ ۝ ۲۱۰ ۝ ۲۱۱ ۝ ۲۱۲ ۝ ۲۱۳ ۝ ۲۱۴ ۝ ۲۱۵ ۝ ۲۱۶ ۝ ۲۱۷ ۝ ۲۱۸ ۝ ۲۱۹ ۝ ۲۲۰ ۝ ۲۲۱ ۝ ۲۲۲ ۝ ۲۲۳ ۝ ۲۲۴ ۝ ۲۲۵ ۝ ۲۲۶ ۝ ۲۲۷ ۝ ۲۲۸ ۝ ۲۲۹ ۝ ۲۳۰ ۝ ۲۳۱ ۝ ۲۳۲ ۝ ۲۳۳ ۝ ۲۳۴ ۝ ۲۳۵ ۝ ۲۳۶ ۝ ۲۳۷ ۝ ۲۳۸ ۝ ۲۳۹ ۝ ۲۴۰ ۝ ۲۴۱ ۝ ۲۴۲ ۝ ۲۴۳ ۝ ۲۴۴ ۝ ۲۴۵ ۝ ۲۴۶ ۝ ۲۴۷ ۝ ۲۴۸ ۝ ۲۴۹ ۝ ۲۵۰ ۝ ۲۵۱ ۝ ۲۵۲ ۝ ۲۵۳ ۝ ۲۵۴ ۝ ۲۵۵ ۝ ۲۵۶ ۝ ۲۵۷ ۝ ۲۵۸ ۝ ۲۵۹ ۝ ۲۶۰ ۝ ۲۶۱ ۝ ۲۶۲ ۝ ۲۶۳ ۝ ۲۶۴ ۝ ۲۶۵ ۝ ۲۶۶ ۝ ۲۶۷ ۝ ۲۶۸ ۝ ۲۶۹ ۝ ۲۷۰ ۝ ۲۷۱ ۝ ۲۷۲ ۝ ۲۷۳ ۝ ۲۷۴ ۝ ۲۷۵ ۝ ۲۷۶ ۝ ۲۷۷ ۝ ۲۷۸ ۝ ۲۷۹ ۝ ۲۸۰ ۝ ۲۸۱ ۝ ۲۸۲ ۝ ۲۸۳ ۝ ۲۸۴ ۝ ۲۸۵ ۝ ۲۸۶ ۝ ۲۸۷ ۝ ۲۸۸ ۝ ۲۸۹ ۝ ۲۹۰ ۝ ۲۹۱ ۝ ۲۹۲ ۝ ۲۹۳ ۝ ۲۹۴ ۝ ۲۹۵ ۝ ۲۹۶ ۝ ۲۹۷ ۝ ۲۹۸ ۝ ۲۹۹ ۝ ۳۰۰ ۝ ۳۰۱ ۝ ۳۰۲ ۝ ۳۰۳ ۝ ۳۰۴ ۝ ۳۰۵ ۝ ۳۰۶ ۝ ۳۰۷ ۝ ۳۰۸ ۝ ۳۰۹ ۝ ۳۱۰ ۝ ۳۱۱ ۝ ۳۱۲ ۝ ۳۱۳ ۝ ۳۱۴ ۝ ۳۱۵ ۝ ۳۱۶ ۝ ۳۱۷ ۝ ۳۱۸ ۝ ۳۱۹ ۝ ۳۲۰ ۝ ۳۲۱ ۝ ۳۲۲ ۝ ۳۲۳ ۝ ۳۲۴ ۝ ۳۲۵ ۝ ۳۲۶ ۝ ۳۲۷ ۝ ۳۲۸ ۝ ۳۲۹ ۝ ۳۳۰ ۝ ۳۳۱ ۝ ۳۳۲ ۝ ۳۳۳ ۝ ۳۳۴ ۝ ۳۳۵ ۝ ۳۳۶ ۝ ۳۳۷ ۝ ۳۳۸ ۝ ۳۳۹ ۝ ۳۴۰ ۝ ۳۴۱ ۝ ۳۴۲ ۝ ۳۴۳ ۝ ۳۴۴ ۝ ۳۴۵ ۝ ۳۴۶ ۝ ۳۴۷ ۝ ۳۴۸ ۝ ۳۴۹ ۝ ۳۵۰ ۝ ۳۵۱ ۝ ۳۵۲ ۝ ۳۵۳ ۝ ۳۵۴ ۝ ۳۵۵ ۝ ۳۵۶ ۝ ۳۵۷ ۝ ۳۵۸ ۝ ۳۵۹ ۝ ۳۶۰ ۝ ۳۶۱ ۝ ۳۶۲ ۝ ۳۶۳ ۝ ۳۶۴ ۝ ۳۶۵ ۝ ۳۶۶ ۝ ۳۶۷ ۝ ۳۶۸ ۝ ۳۶۹ ۝ ۳۷۰ ۝ ۳۷۱ ۝ ۳۷۲ ۝ ۳۷۳ ۝ ۳۷۴ ۝ ۳۷۵ ۝ ۳۷۶ ۝ ۳۷۷ ۝ ۳۷۸ ۝ ۳۷۹ ۝ ۳۸۰ ۝ ۳۸۱ ۝ ۳۸۲ ۝ ۳۸۳ ۝ ۳۸۴ ۝ ۳۸۵ ۝ ۳۸۶ ۝ ۳۸۷ ۝ ۳۸۸ ۝ ۳۸۹ ۝ ۳۹۰ ۝ ۳۹۱ ۝ ۳۹۲ ۝ ۳۹۳ ۝ ۳۹۴ ۝ ۳۹۵ ۝ ۳۹۶ ۝ ۳۹۷ ۝ ۳۹۸ ۝ ۳۹۹ ۝ ۴۰۰ ۝ ۴۰۱ ۝ ۴۰۲ ۝ ۴۰۳ ۝ ۴۰۴ ۝ ۴۰۵ ۝ ۴۰۶ ۝ ۴۰۷ ۝ ۴۰۸ ۝ ۴۰۹ ۝ ۴۱۰ ۝ ۴۱۱ ۝ ۴۱۲ ۝ ۴۱۳ ۝ ۴۱۴ ۝ ۴۱۵ ۝ ۴۱۶ ۝ ۴۱۷ ۝ ۴۱۸ ۝ ۴۱۹ ۝ ۴۲۰ ۝ ۴۲۱ ۝ ۴۲۲ ۝ ۴۲۳ ۝ ۴۲۴ ۝ ۴۲۵ ۝ ۴۲۶ ۝ ۴۲۷ ۝ ۴۲۸ ۝ ۴۲۹ ۝ ۴۳۰ ۝ ۴۳۱ ۝ ۴۳۲ ۝ ۴۳۳ ۝ ۴۳۴ ۝ ۴۳۵ ۝ ۴۳۶ ۝ ۴۳۷ ۝ ۴۳۸ ۝ ۴۳۹ ۝ ۴۴۰ ۝ ۴۴۱ ۝ ۴۴۲ ۝ ۴۴۳ ۝ ۴۴۴ ۝ ۴۴۵ ۝ ۴۴۶ ۝ ۴۴۷ ۝ ۴۴۸ ۝ ۴۴۹ ۝ ۴۵۰ ۝ ۴۵۱ ۝ ۴۵۲ ۝ ۴۵۳ ۝ ۴۵۴ ۝ ۴۵۵ ۝ ۴۵۶ ۝ ۴۵۷ ۝ ۴۵۸ ۝ ۴۵۹ ۝ ۴۶۰ ۝ ۴۶۱ ۝ ۴۶۲ ۝ ۴۶۳ ۝ ۴۶۴ ۝ ۴۶۵ ۝ ۴۶۶ ۝ ۴۶۷ ۝ ۴۶۸ ۝ ۴۶۹ ۝ ۴۷۰ ۝ ۴۷۱ ۝ ۴۷۲ ۝ ۴۷۳ ۝ ۴۷۴ ۝ ۴۷۵ ۝ ۴۷۶ ۝ ۴۷۷ ۝ ۴۷۸ ۝ ۴۷۹ ۝ ۴۸۰ ۝ ۴۸۱ ۝ ۴۸۲ ۝ ۴۸۳ ۝ ۴۸۴ ۝ ۴۸۵ ۝ ۴۸۶ ۝ ۴۸۷ ۝ ۴۸۸ ۝ ۴۸۹ ۝ ۴۹۰ ۝ ۴۹۱ ۝ ۴۹۲ ۝ ۴۹۳ ۝ ۴۹۴ ۝ ۴۹۵ ۝ ۴۹۶ ۝ ۴۹۷ ۝ ۴۹۸ ۝ ۴۹۹ ۝ ۵۰۰ ۝ ۵۰۱ ۝ ۵۰۲ ۝ ۵۰۳ ۝ ۵۰۴ ۝ ۵۰۵ ۝ ۵۰۶ ۝ ۵۰۷ ۝ ۵۰۸ ۝ ۵۰۹ ۝ ۵۱۰ ۝ ۵۱۱ ۝ ۵۱۲ ۝ ۵۱۳ ۝ ۵۱۴ ۝ ۵۱۵ ۝ ۵۱۶ ۝ ۵۱۷ ۝ ۵۱۸ ۝ ۵۱۹ ۝ ۵۲۰ ۝ ۵۲۱ ۝ ۵۲۲ ۝ ۵۲۳ ۝ ۵۲۴ ۝ ۵۲۵ ۝ ۵۲۶ ۝ ۵۲۷ ۝ ۵۲۸ ۝ ۵۲۹ ۝ ۵۳۰ ۝ ۵۳۱ ۝ ۵۳۲ ۝ ۵۳۳ ۝ ۵۳۴ ۝ ۵۳۵ ۝ ۵۳۶ ۝ ۵۳۷ ۝ ۵۳۸ ۝ ۵۳۹ ۝ ۵۴۰ ۝ ۵۴۱ ۝ ۵۴۲ ۝ ۵۴۳ ۝ ۵۴۴ ۝ ۵۴۵ ۝ ۵۴۶ ۝ ۵۴۷ ۝ ۵۴۸ ۝ ۵۴۹ ۝ ۵۵۰ ۝ ۵۵۱ ۝ ۵۵۲ ۝ ۵۵۳ ۝ ۵۵۴ ۝ ۵۵۵ ۝ ۵۵۶ ۝ ۵۵۷ ۝ ۵۵۸ ۝ ۵۵۹ ۝ ۵۶۰ ۝ ۵۶۱ ۝ ۵۶۲ ۝ ۵۶۳ ۝ ۵۶۴ ۝ ۵۶۵ ۝ ۵۶۶ ۝ ۵۶۷ ۝ ۵۶۸ ۝ ۵۶۹ ۝ ۵۷۰ ۝ ۵۷۱ ۝ ۵۷۲ ۝ ۵۷۳ ۝ ۵۷۴ ۝ ۵۷۵ ۝ ۵۷۶ ۝ ۵۷۷ ۝ ۵۷۸ ۝ ۵۷۹ ۝ ۵۸۰ ۝ ۵۸۱ ۝ ۵۸۲ ۝ ۵۸۳ ۝ ۵۸۴ ۝ ۵۸۵ ۝ ۵۸۶ ۝ ۵۸۷ ۝ ۵۸۸ ۝ ۵۸۹ ۝ ۵۹۰ ۝ ۵۹۱ ۝ ۵۹۲ ۝ ۵۹۳ ۝ ۵۹۴ ۝ ۵۹۵ ۝ ۵۹۶ ۝ ۵۹۷ ۝ ۵۹۸ ۝ ۵۹۹ ۝ ۶۰۰ ۝ ۶۰۱ ۝ ۶۰۲ ۝ ۶۰۳ ۝ ۶۰۴ ۝ ۶۰۵ ۝ ۶۰۶ ۝ ۶۰۷ ۝ ۶۰۸ ۝ ۶۰۹ ۝ ۶۱۰ ۝ ۶۱۱ ۝ ۶۱۲ ۝ ۶۱۳ ۝ ۶۱۴ ۝ ۶۱۵ ۝ ۶۱۶ ۝ ۶۱۷ ۝ ۶۱۸ ۝ ۶۱۹ ۝ ۶۲۰ ۝ ۶۲۱ ۝ ۶۲۲ ۝ ۶۲۳ ۝ ۶۲۴ ۝ ۶۲۵ ۝ ۶۲۶ ۝ ۶۲۷ ۝ ۶۲۸ ۝ ۶۲۹ ۝ ۶۳۰ ۝ ۶۳۱ ۝ ۶۳۲ ۝ ۶۳۳ ۝ ۶۳۴ ۝ ۶۳۵ ۝ ۶۳۶ ۝ ۶۳۷ ۝ ۶۳۸ ۝ ۶۳۹ ۝ ۶۴۰ ۝ ۶۴۱ ۝ ۶۴۲ ۝ ۶۴۳ ۝ ۶۴۴ ۝ ۶۴۵ ۝ ۶۴۶ ۝ ۶۴۷ ۝ ۶۴۸ ۝ ۶۴۹ ۝ ۶۵۰ ۝ ۶۵۱ ۝ ۶۵۲ ۝ ۶۵۳ ۝ ۶۵۴ ۝ ۶۵۵ ۝ ۶۵۶ ۝ ۶۵۷ ۝ ۶۵۸ ۝ ۶۵۹ ۝ ۶۶۰ ۝ ۶۶۱ ۝ ۶۶۲ ۝ ۶۶۳ ۝ ۶۶۴ ۝ ۶۶۵ ۝ ۶۶۶ ۝ ۶۶۷ ۝ ۶۶۸ ۝ ۶۶۹ ۝ ۶۷۰ ۝ ۶۷۱ ۝ ۶۷۲ ۝ ۶۷۳ ۝ ۶۷۴ ۝ ۶۷۵ ۝ ۶۷۶ ۝ ۶۷۷ ۝ ۶۷۸ ۝ ۶۷۹ ۝ ۶۸۰ ۝ ۶۸۱ ۝ ۶۸۲ ۝ ۶۸۳ ۝ ۶۸۴ ۝ ۶۸۵ ۝ ۶۸۶ ۝ ۶۸۷ ۝ ۶۸۸ ۝ ۶۸۹ ۝ ۶۹۰ ۝ ۶۹۱ ۝ ۶۹۲ ۝ ۶۹۳ ۝ ۶۹۴ ۝ ۶۹۵ ۝ ۶۹۶ ۝ ۶۹۷ ۝ ۶۹۸ ۝ ۶۹۹ ۝ ۷۰۰ ۝ ۷۰۱ ۝ ۷۰۲ ۝ ۷۰۳ ۝ ۷۰۴ ۝ ۷۰۵ ۝ ۷۰۶ ۝ ۷۰۷ ۝ ۷۰۸ ۝ ۷۰۹ ۝ ۷۱۰ ۝ ۷۱۱ ۝ ۷۱۲ ۝ ۷۱۳ ۝ ۷۱۴ ۝ ۷۱۵ ۝ ۷۱۶ ۝ ۷۱۷ ۝ ۷۱۸ ۝ ۷۱۹ ۝ ۷۲۰ ۝ ۷۲۱ ۝ ۷۲۲ ۝ ۷۲۳ ۝ ۷۲۴ ۝ ۷۲۵ ۝ ۷۲۶ ۝ ۷۲۷ ۝ ۷۲۸ ۝ ۷۲۹ ۝ ۷۳۰ ۝ ۷۳۱ ۝ ۷۳۲ ۝ ۷۳۳ ۝ ۷۳۴ ۝ ۷۳۵ ۝ ۷۳۶ ۝ ۷۳۷ ۝ ۷۳۸ ۝ ۷۳۹ ۝ ۷۴۰ ۝ ۷۴۱ ۝ ۷۴۲ ۝ ۷۴۳ ۝ ۷۴۴ ۝ ۷۴۵ ۝ ۷۴۶ ۝ ۷۴۷ ۝ ۷۴۸ ۝ ۷۴۹ ۝ ۷۵۰ ۝ ۷۵۱ ۝ ۷۵۲ ۝ ۷۵۳ ۝ ۷۵۴ ۝ ۷۵۵ ۝ ۷۵۶ ۝ ۷۵۷ ۝ ۷۵۸ ۝ ۷۵۹ ۝ ۷۶۰ ۝ ۷۶۱ ۝ ۷۶۲ ۝ ۷۶۳ ۝ ۷۶۴ ۝ ۷۶۵ ۝ ۷۶۶ ۝ ۷۶۷ ۝ ۷۶۸ ۝ ۷۶۹ ۝ ۷۷۰ ۝ ۷۷۱ ۝ ۷۷۲ ۝ ۷۷۳ ۝ ۷۷۴ ۝ ۷۷۵ ۝ ۷۷۶ ۝ ۷۷۷ ۝ ۷۷۸ ۝ ۷۷۹ ۝ ۷۸۰ ۝ ۷۸۱ ۝ ۷۸۲ ۝ ۷۸۳ ۝ ۷۸۴ ۝ ۷۸۵ ۝ ۷۸۶ ۝ ۷۸۷ ۝ ۷۸۸ ۝ ۷۸۹ ۝ ۷۹۰ ۝ ۷۹۱ ۝ ۷۹۲ ۝ ۷۹۳ ۝ ۷۹۴ ۝ ۷۹۵ ۝ ۷۹۶ ۝ ۷۹۷ ۝ ۷۹۸ ۝ ۷۹۹ ۝ ۸۰۰ ۝ ۸۰۱ ۝ ۸۰۲ ۝ ۸۰۳ ۝ ۸۰۴ ۝ ۸۰۵ ۝ ۸۰۶ ۝ ۸۰۷ ۝ ۸۰۸ ۝ ۸۰۹ ۝ ۸۱۰ ۝ ۸۱۱ ۝ ۸۱۲ ۝ ۸۱۳ ۝ ۸۱۴ ۝ ۸۱۵ ۝ ۸۱۶ ۝ ۸۱۷ ۝ ۸۱۸ ۝ ۸۱۹ ۝ ۸۲۰ ۝ ۸۲۱ ۝ ۸۲۲ ۝ ۸۲۳ ۝ ۸۲۴ ۝ ۸۲۵ ۝ ۸۲۶ ۝ ۸۲۷ ۝ ۸۲۸ ۝ ۸۲۹ ۝ ۸۳۰ ۝ ۸۳۱ ۝ ۸۳۲ ۝ ۸۳۳ ۝ ۸۳۴ ۝ ۸۳۵ ۝ ۸۳۶ ۝ ۸۳۷ ۝ ۸۳۸ ۝ ۸۳۹ ۝ ۸۴۰ ۝ ۸۴۱ ۝ ۸۴۲ ۝ ۸۴۳ ۝ ۸۴۴ ۝ ۸۴۵ ۝ ۸۴۶ ۝ ۸۴۷ ۝ ۸۴۸ ۝ ۸۴۹ ۝ ۸۵۰ ۝ ۸۵۱ ۝ ۸۵۲ ۝ ۸۵۳ ۝ ۸۵۴ ۝ ۸۵۵ ۝ ۸۵۶ ۝ ۸۵۷ ۝ ۸۵۸ ۝ ۸۵۹ ۝ ۸۶۰ ۝ ۸۶۱ ۝ ۸۶۲ ۝ ۸۶۳ ۝ ۸۶۴ ۝ ۸۶۵ ۝ ۸۶۶ ۝ ۸۶۷ ۝ ۸۶۸ ۝ ۸۶۹ ۝ ۸۷۰ ۝ ۸۷۱ ۝ ۸۷۲ ۝ ۸۷۳ ۝ ۸۷۴ ۝ ۸۷۵ ۝ ۸۷۶ ۝ ۸۷۷ ۝ ۸۷۸ ۝ ۸۷۹ ۝ ۸۸۰ ۝ ۸۸۱ ۝ ۸۸۲ ۝ ۸۸۳ ۝ ۸۸۴ ۝ ۸۸۵ ۝ ۸۸۶ ۝ ۸۸۷ ۝ ۸۸۸ ۝ ۸۸۹ ۝ ۸۹۰ ۝ ۸۹۱ ۝ ۸۹۲ ۝ ۸۹۳ ۝ ۸۹۴ ۝ ۸۹۵ ۝ ۸۹۶ ۝ ۸۹۷ ۝ ۸۹۸ ۝ ۸۹۹ ۝ ۹۰۰ ۝ ۹۰۱ ۝ ۹۰۲ ۝ ۹۰۳ ۝ ۹۰۴ ۝ ۹۰۵ ۝ ۹۰۶ ۝ ۹۰۷ ۝ ۹۰۸ ۝ ۹۰۹ ۝ ۹۱۰ ۝ ۹۱۱ ۝ ۹۱۲ ۝ ۹۱۳ ۝ ۹۱۴ ۝ ۹۱۵ ۝ ۹۱۶ ۝ ۹۱۷ ۝ ۹۱۸ ۝ ۹۱۹ ۝ ۹۲۰ ۝ ۹۲۱ ۝ ۹۲۲ ۝ ۹۲۳ ۝ ۹۲۴ ۝ ۹۲۵ ۝ ۹۲۶ ۝ ۹۲۷ ۝ ۹۲۸ ۝ ۹۲۹ ۝ ۹۳۰ ۝ ۹۳۱ ۝ ۹۳۲ ۝ ۹۳۳ ۝ ۹۳۴ ۝ ۹۳۵ ۝ ۹۳۶ ۝ ۹۳۷ ۝ ۹۳۸ ۝ ۹۳۹ ۝ ۹۴۰ ۝ ۹۴۱ ۝ ۹۴۲ ۝ ۹۴۳ ۝ ۹۴۴ ۝ ۹۴۵ ۝ ۹۴۶ ۝ ۹۴۷ ۝ ۹۴۸ ۝ ۹۴۹ ۝ ۹۵۰ ۝ ۹۵۱ ۝ ۹۵۲ ۝ ۹۵۳ ۝ ۹۵۴ ۝ ۹۵۵ ۝ ۹۵۶ ۝ ۹۵۷ ۝ ۹۵۸ ۝ ۹۵۹ ۝ ۹۶۰ ۝ ۹۶۱ ۝ ۹۶۲ ۝ ۹۶۳ ۝ ۹۶۴ ۝ ۹۶۵ ۝ ۹۶۶ ۝ ۹۶۷ ۝ ۹۶۸ ۝ ۹۶۹ ۝ ۹۷۰ ۝ ۹۷۱ ۝ ۹۷۲ ۝ ۹۷۳ ۝ ۹۷۴ ۝ ۹۷۵ ۝ ۹۷۶ ۝ ۹۷۷ ۝ ۹۷۸ ۝ ۹۷۹ ۝ ۹۸۰ ۝ ۹۸۱ ۝ ۹۸۲ ۝ ۹۸۳ ۝ ۹۸۴ ۝ ۹۸۵ ۝ ۹۸۶ ۝ ۹۸۷ ۝ ۹۸۸ ۝ ۹۸۹ ۝ ۹۹۰ ۝ ۹۹۱ ۝ ۹۹۲ ۝ ۹۹۳ ۝ ۹۹۴ ۝ ۹۹۵ ۝ ۹۹۶ ۝ ۹۹۷ ۝ ۹۹۸ ۝ ۹۹۹ ۝ ۱۰۰۰ ۝

عَيْنُهُ كَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهُ وَالصُّبْحُ وَالْعُصْرُ بِأَدْبَةٍ مَشْتَبِكَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ  
وَعَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ قَدْ رُصِّلَتْهُ نَسْوِلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ فِي  
الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلَى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلَى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ  
سَوَاهُ ابْنُ دُرْدَوَيْلٍ وَالنَّسَائِيُّ : بَابُ التَّعْجِيلِ الصَّلَاةِ : الْفَصْلُ الْأَوَّلُ :  
عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَابْنُ عَلِيٍّ ابْنِي بَزْرَةَ الْأَسَدِيِّ فَقَالَ لَهُ إِنِّي كَيْفَ

آنکھیں نہ سونیں جو سو جائے اس کی آنکھیں نہ سونیں نہ اور فجر پڑھو جبکہ تار سے چلتے ہوں گئے ہرے ہوں گے  
(الحاکم) روایت ہے حضرت ابی سحر سے فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فرمایا کہ کلمہ کی نازک کا اندازہ ظہر گری  
بین عین قدم سے پانچ قدم تک اور سردی میں پانچ قدم سے سات قدم تک تھا (ابوداؤد و نسائی) اور نماز پڑھنے کا پانچ بیل  
فصل روایت ہے حضرت سیار بن سلام سے فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد حضرت ابی بزرہ اسلمی کے پاس گئے ان سے سیراب نے کہا کہ

مستحب ہی کا ذکر ہے ورنہ وقت مغرب شفق ڈوبنے تک رہتا ہے اور وقت عشاء صبح صادق تک مگر مستحب ہے کہ مغرب سونچ دو پتے ہی پڑھ  
لی جائے اور عشاء تہائی رات سے پہلے ۱۰۰ جناب طارق و غفر کی یہ بدو اظہار فضیلت کے لئے ہے خیال ہے کہ نماز عشاء سے پہلے سوہنا اور  
عشاء کے بعد بلا ضرورت جاگتے رہنا سنت کے خلاف اور غفر سے اشرطہ کلم کو سنت یا پسند ہے لیکن نماز سے پہلے سوکر نازیج نہ پڑھنا اور ایسے ہی عشاء کی  
بدو باگ کر فرقت کر دینا عشاء سے کہیں کہ عشاء کا ذکر بھی علم ہوتا ہے ۱۰۰ یعنی بزرگوار میرے ہی بزرگوار عشاء نام شافی جزا غفر ملے کہ کہل ہے (۱۰۰) کلم کے نزدیک  
بزرگوار کہ کلمہ کلمہ نام صاحب کلمہ اظہار فضیلت کے لئے ہے بلکہ اور کتب نازیج و فضیلت ہادی کتب ہاد الحق حیدر و امم کلمہ یعنی حضور کی کے ہر موم اگر  
ظہر پڑھتے تو جب پڑھتے تھے کہ درمیانی انسان کا سینہ میں حکم ہو جاتا اور اگر چہ پڑھتے تو اوقات پڑھتے جب لسانی تک لایا پڑھتے ہو جاتا اور سردی میں  
اگر چہ پڑھتے تو پانچ قدم سایہ پر اور سردی میں پڑھتے تو سات قدم پر کیونکہ بمقام غفر مل کے سردی میں سایہ اصل لیا جاتا ہے یہ اعزاز  
لک عرب کے لحاظ سے ہے دیگر ملک میں ہادی نہیں ہو سکتا کیونکہ ملک کا جس قدر عرض بلد زیادہ ہوگا اسی قدر سایہ بڑھتا ہوگا  
۱۰۰ خیال ہے کہ امام احمد کے نزدیک نازیج مجتہد اور نماز ظہر سردی میں جلدی پڑھنا مستحب ہے کہ وقت داخل ہوتے ہی نماز شروع  
کر دی جائے ان دو کے سوا باقی تمام نازیج کہہ کر پڑھنا مستحب ہیں امام صاحب کے نزدیک نماز جلدی پڑھنے کے لئے مستحب ہے بلکہ وقت  
مستحضر ہوتے ہی نماز پڑھ لی جائے ورنہ گھائی جائے جسے اللہ کے نزدیک مستحب ہے کہ نماز کا وقت آتے ہی پڑھ لی جائے  
مگر نماز عشاء میں تہائی رات تک دیر تک نام صاحب کے نزدیک مستحب ہے غلامیہ ہے کہ عشاء کی تاخیر اور مغرب میں جلدی پڑھنے میں سردی میں ظہر  
کی جلدی بہت مستحق ہیں باقی کاغذ میں اختلاف ہے

۱۰۰ آپ مشہور تالیس میں بصری قبیلہ بنی تمیم سے ہیں بہت صحابہ سے ملاقات ہے ۱۰۰ آپ کا نام غفر ابن عبید

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ الْمَكْتُوبَةَ فَقَالَ كَانَ يَصِلُ الْحَجِيرَ الَّتِي  
تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَيَصِلُ الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدَنَا إِلَى بَيْتِهِ فِي  
أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَبَّةٌ وَكَسَيْتُ مَا قَالُوا فِي الْمَغْرِبِ كَانَ يَسْتَوِي أَنْ يُؤَخَّرَ الْعِشَاءُ  
الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةُ وَكَانَ يَكْرَهُ التَّوَمُّ قَبْلَهَا وَالْحَدَايْتُ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْقُتِلُ مِنْ  
صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَةً وَيَقْرَأُ بِالسِّتِينَ إِلَى الْيَابِئَةِ وَفِي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرض کیجئے پڑھتے تھے وہ بڑے کہ دوپہری کی نماز جسے تم پہلے کہتے ہو تب پڑھتے  
تھے جب سورج ڈھل جاتا تھے اور عصر پڑھتے پھر ہم میں سے ایک کناہہ مدینہ میں اپنے گھر پہنچ جاتا  
علاوہ سورج صاف ہوتا تھا اور جو کچھ منجھکا بائیں میں فرمایا وہ میں بھول گیا اور آپ عشاء جسے تم عصر کہتے ہو  
اسے دیر سے پڑھتے کہ پسند فرماتے تھے کہ اور اس سے پہلے سونا اور اس کے گاہات چیت نا پسند فرماتے  
تھے اگر نماز غریبہ جب نماز پڑھتے تھے بیکر کوئی اپنے پاس لائے کہ یہاں بیٹا انا کناہہ سے روایتیں لکھ رہے تھے وہ اور

ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد مسلمان دور دور سے صحابہ کی زیارت کرنے ان سے مسائل پوچھنے کا کرتے تھے اس سلسلے میں آپ .....  
کی عافیت میں تھی: ۱۵۔ یعنی فجر اول وقت پڑھ پڑھ پڑھتے تھے یہاں سردی کے نماز کی ٹہر مراد ہے ورنہ انکی حدیث میں آ رہا ہے کہ حضور نے فرمایا  
فجر منڈی کی کہ چونکہ دوپہری کی گرمی و دروغ کی بھڑک ہے لہذا یہ حدیث نا انکی حدیث سے مشابہت ہے نہ منصفوں کے خلاف ۱۶۔  
یعنی آفتاب مٹنے سے قریب یا بکواس منٹ پہلے اور پھر پڑنے سے آدھا گھنٹہ پہلے صراط سے تھے قریباً دس منٹ میں نماز سے غارت ہوئی تھی یا میں  
منصف میں انسان بخوبی مدد مند کے کہ اسے پہنچ سکتا ہے یہ فقراء کے گھنٹے میں پہلے مسجد تھا شریف پہنچ جاتا تھا لہذا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا  
کہ حضور رکعت پڑھتے تھے یہ حدیث ہمارے خلاف نہیں ۱۷۔ شریعت میں اس نماز کا نام مشاہد ہے مگر وہی رکعت کہتے ہیں یعنی ادنیٰ وقت کے وقت  
وقت کی نافرمانی ہے کہ نماز کے وہی نام لینے یا کچھ اور شریعت نے مقرر کئے ٹہر کر یعنی صحر و دیگر صوبہ کو شام اور شام کو نشتال کہنا یہاں کہ جناب  
میر تقی ہے بڑا ہے ہاں تاخیر سے روانہ ہائی رات تک درگاہ ہے جیسا کہ دوسری روایات میں ہے ۱۸۔ اس کی شریعت پہلے ذکر رکعت ۱۹۔ کیا وہی  
فجر فردی یا میں مردی کی کہ وہی فجر اولیٰ جملے کی کہ ۲۰۔ مسلمانوں کے بعد میں نہیں خلاصہ ہے کہ مشاہد کے بعد وہی صبح کو کھڑی اٹھو۔  
۲۱۔ یعنی فجر ثانی ہوتی شروع کرتے کہ مسلمانوں یا مسیحیوں کے بعد کہ نماز پڑھ کر نماز پڑھ کر بھی اتنا اچھا ہوتا کہ ساتھی یہاں لیا جائے یہ ان لوگوں کی  
دلیل ہے جن کے نزدیک فجر اخیر سے میں پڑھتا سمجھ ہے، ۲۲۔ امام اعظم کے نزدیک یہ اندھیرا مسجد کا ہوتا تھا کہ وقت کا کیونکہ مسجد  
نوری بہت گہری ہے باہر کی روشنی وہاں بہت دیر میں پہنچتی ہے اور اگر مان لیا جائے کہ یہ وقت کا اندھیرا تھا تو یہ حضور کا خصوص ملک ہے  
فرمان آگے آ رہا ہے کہ فرمایا فجر اچھا لکھ کر کے پڑھو کہ اس کا ثواب زیادہ ہے اور جب حضور کے فرمان عمل شریف میں قصاص معلوم ہو تو  
فرمان کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ عمل میں احتمال ہے کہ آپ کی خصوصیات میں سے ہو خیال رہے کہ ایسی حدیث کوئی نہیں جس میں اندھیرا

ایک روایت میں ہے کہ آپ عشاء کو تہائی رات تک تاخیر کرنے میں پروا نہ کرتے تھے اس سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا پسند فرماتے تھے (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت عمو بن عمرو بن اسلم علی بن ابی طالب سے فرماتے ہیں ہم نے جابر بن عبد اللہ سے سنا اور علیہ السلام کے ہاں میں پرچا فرمایا باہر دہری میں پڑتے تھے اور صبح جبکہ سورج صاف ہوئے اور صبح جبکہ سورج ڈوب جاتا اور عشاء جب لوگ زیادہ ہوتے تو جلدی پڑھ لیتے اور جب تھوڑے محنت تو دہری میں پڑتے اور صبح اندھیرے میں دہری (روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ جب ہم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گھر پڑتے تو زکوٰۃ سے پہلے کے اپنے کپڑوں پر سو کر تھے کہ (مسلم بخاری) لفظ بخاری کے ہیں روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب گرمی تیز ہو نماز غلطی کرو اور بخاری کہ ایک روایت میں حضرت ابو سعید سے ہے

[illegible]



بِالْظُّهْرِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاسْتَنْكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ سَأَبْ أَكَلُ  
بَعْضُي بَعْضًا فَإِنْ لَهَا بِنَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ  
مِنَ الْحَرِّ وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الذَّمِّ هِرُّ مِثْقَالٍ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى فَإِذَا شَدَّ مَا  
تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سُمُومِهَا وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرِّ فَمِنْ زَمْعِ بَرِّهَا

کو ظہر ٹھنڈی کر دے کیونکہ گرمی کی تیزی دوزخ کی جھڑک سے ہے نہ آگ اپنے رب سے شکایت کی تھی کہا تھا اسے  
رب میرے بعض نے بعض کو کھا ڈالا ہے اسے دوسانوں کی امانت دی ایک سانس سردی میں اور ایک گرمی میں یہ دو جتنی  
گرمی اور ٹھنڈک ہے جسے تم محسوس کرتے ہو گتھ (مسلم بخاری) اور بخاری کی ایک روایت میں یوں ہے کہ جو تیز  
گرمی تم پاتے ہو یہ دوزخ کی گرم سانس سے ہے اور جو تیز ٹھنڈک تم پاتے ہو یہ اس کی ٹھنڈی سانس سے ہے

اسے یہ حدیث ان تمام احادیث کی شرح ہے جن میں فرمایا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو پہری میں ظہر پڑھتے تھے اس سے بتایا کہ وہاں جاؤں گی  
ظہر پڑھ رہا ہوں گرمیوں میں ظہر ٹھنڈی کرنے کا تاکید یہ کم ہے اس سے ٹھنڈی کے دو سسٹے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گرمی کی ظہر ٹھنڈی کر کے پڑھنا  
سنت ہے دوسرے کہ ظہر کا وقت دوش سائیکہ رہتا ہے کیونکہ ایک مثل تک ہر جگہ خصوصاً عرب میں بیت تیش پہنچتے ہیں بخاری ابو داؤد  
و یحییٰ حماد بن زید وغیرہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں ظہر پڑھیں جب پڑھیں ہو گئے لیکن اسے  
پڑھ گیا اور ٹھنڈا سا یہ ایک مثل کے بعد ہی پڑھتا ہے نیز بخاری شریف نے حضرت ابن عمر سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو  
ان مزدوروں کی طرح ہیں جو صبح سے ظہر تک ایک قیڑا پھر کام کریں بیسائی وہ مزدور ہیں جو ظہر سے عصر تک ایک قیڑا پھر سنت کریں اور تم  
وہ مزدور ہو جو عصر سے عصر تک دو قیڑا لے کر جملے کام کرتے کہا کہ کام کم اور مزدوری زیادہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت عصر  
وقت ظہر سے کم ہے روزہ یہ مثال درست نہ ہوتی اگر ایک مثل پر عصر شروع ہو جائے کرے تو اس کا وقت ظہر کی پھر لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بکس زیادہ ہو جائے اس سلسلہ پر اس کا حکم اور بیت دلائل ہیں اگر شوق ہو تو بخاری کتب جادائی حدیث دوم باب بیسویں خیال ہے کہ خلاف مذکور ایک  
کی آفتاب کے قریب آئے گئے اگر آفتاب میں گرمی دیکھو اسے آگئی ہو سکتا ہے کہ گرمی آفتاب سے بھی ہو اور دوزخ کی جھڑک کی وجہ سے اگرچہ گرمیوں کے  
عصر میں بعض جہاں دوسری مقامات پر ٹھنڈک جتنی ہے لیکن یہ اس کے خلاف نہیں جیسے صبح کی گرمی ایک ہے لیکن اسکے شکار ظہر میں زمین پر مختلف جگہ سردی  
کھلی گرمی آگئی ہے یا عصر میں ہے کہ جھڑک کی وجہ جہاں زیادہ ہے وہاں گرمی جہاں کم ہے وہاں سردی لہذا اس حدیث پر نہ تو مردوں اور  
عیسائیوں کا کوئی اعتراض ہو سکتا ہے نہ جگہ و احوال کا مسئلہ یعنی دوزخ جب اور کہ سانس پیتا ہے تو دنیا میں عموماً سردی کا زور  
ہوتا ہے اور جب نیچے کو سانس چھوڑتا ہے تو عموماً گرمی کی شدت خیال رہے کہ یہ حدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے کسی تامل یا توجہ  
کی ضرورت نہیں ہر چیز میں قدرت نے زندگی اور شور مچنے میں قرآن کریم فرماتا ہے مَا يَكُنْ لَكُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ أَلَا مَوْتٌ وَمَا تَكُنْ لَكُمْ  
مَوْتٌ إِلَّا حَرْبٌ مِّنْ قَبْلِهَا وَتَكُنْ لَكُمْ حَرْبٌ مِّنْ قَبْلِهَا وَتَكُنْ لَكُمْ حَرْبٌ مِّنْ قَبْلِهَا وَتَكُنْ لَكُمْ حَرْبٌ مِّنْ قَبْلِهَا

وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَيَذْهَبُ الدَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَبَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِ مُتَقَنَّ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا أَصْفَرَتْ وَكَانَتْ بَيْنَ قُرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَفَقَّرَ أَرْبَعًا لَا يَدْكُدُ اللَّهُ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ إِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَانُوا ذُرَا أَهْلَهُ وَمَالَهُ مُتَقَنَّ عَلَيْهِ وَعَنْ بَرِيدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَطَّ عَمَلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صراحتاً قت پر تھے تھے کہ سوچ بندا اور صاف بڑا تھا کہانے اور اطراف میں ایک حرکت جاتا وہاں اس وقت پہنچ جاتا کہ کوسوں بند ہو تاکہ ملائکہ بعضی اطراف میں نہ سے چاہیں یا اس کی شل تھے کہ (مسلم بخاری) روایت ہے اسی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ منافق کی نمائندگی کر بیٹھا ہوا۔ سوچ کا اختراع کرنا ہے جسے کہ جب بیٹھا پڑ جائے اور شیطان کے کدو کی گنگوڑ کے بیج آجائے تو کھڑا ہو کر چاروں پنجہیں مٹائے کہ ان میں اللہ کا حضور ایسا نہ کر دے کہ (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں کی نماز عصر جاتی وہی گھبرا ایں گا گھر بار اور مال لٹ گیا کہ (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت بروہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نماز عصر چھوڑ دے اس کے عمل ضبط ہو گئے کہ (بخاری)

[illegible]

نماز صبح جوڑی منجیل سے مراد اس کام کی برکت کا خرم نہا ہے یا یہ مطلب ہے کہ ہر صبح پڑھنے کا عادی ہو جائے اس کے لئے اذیت ہے کہ وہ نماز پڑھ کر کھڑے جس سے اعمال مضبوط ہو جائیں اس کا مطلب ہے نہیں کہ ہر صبح نماز پڑھ کر اذیت دہانہ ہے خیال ہے کہ نماز صبح کو خرقہ کریم نے بیچ کا ناز فرما کر اس کی بیت تائید فرمائی نیز صرفت رات و دن کے خرمشوق کا اجتماع ہوتا ہے اور یہ وقت گزلیں کیسے و تفریق اور بہادری کے فروغ کا وقت ہے اس لئے اکثر کلمہ غفرمیں سستی کو پڑھتے ہیں ان وجہ سے خرقہ خریفہ سے بھی صحر کی بہت تائید فرمائی اور حدیث شریفہ نے بھی : **لے** یعنی میرے خاندان پر کراتا انجلاہ متاقتا کہ کان سے پیچھا کرے اور جو حال گزرا نظر کا تمام ملا کر اس کا پانچواں ہے کہ نماز صبح جہاد اور وقت پڑھنے چاہئے **لے** اگر مردی پڑھتے تو رشتہ خائب ہو چکے بعد پڑھتے کہ اس سے پہلے وقت مشاہدہ نہ تھی نہیں اور لہذا یہ حدیث صرفت مرفوعہ کہ حکم میں ہے **لے** یہ اندھیرا یا تو سہرا کہ ہوتا تھا کیونکہ کھدہ زہری بہت گرم تھی یا وقت کا کیونکہ سرکار نماز جو خرقہ اور فرماتے تھے ان نازی عورتوں کا وہ ہے تاکہ انھیں صبر جمی لانے گھر چلی جائیں پھر عورتوں کو مسجد میں آنے سے رکھ دیا گیا تب یہ حکم بھی بدل گیا پہلی صورت میں یہ حدیث حکم اور ہمارے واسطے لائق عمل ہے دوسری صورت میں یہ عمل اس وقت کے لحاظ سے ہے اور حضور کی خصوصیات سے **لے** جو ہمیں اس لئے کہیں کہ آگے غریبہ جالے پڑھتے کا حکم کہہ رہا ہے اس کو قیصر کی بنا پر یہ حدیث اس قولی کے خلاف نہ ہوگی غالباً یہ بیہودا سلام بھرتے ہی دوسرے سے پہلے پہل جاتی تھیں جیسا کہ گفتہ پہلے کہ ف سے سلام ہو رہا ہے اور مرد و عا کے بعد جاتے تھے تاکہ عورتوں اور مردوں کا اختلاط نہ ہو، خیال رہے کہ حضرت عمر فاروق نے عورتوں کو مسجدوں سے روک دیا حضرت عائشہ صدیقہ نے اس کی تائید کی اور فرمایا کہ اگر حضور افر بھی آج کے حالات دیکھتے تو عورتوں کو مسجد سے روک دیتے انھوں نے تو گزری جو اس درجہ عورتوں کی ہے کہ وہ بیہودا اور بازا دیوں میں بھی ہیں ۔

عَلَيْهِ وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ  
تَسَحَّرَا قَلْبًا قَدْعَامُونَ سُحُورَهُمَا قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّلَاةِ  
فَصَلَّى قُلْنَا لَأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ قَدْعَامِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ  
قَالَ قَدْرًا مَا يَقْرَأُ الرَّحْلُ خَمْسِينَ آيَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ : وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ  
قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كُنْتَ عَلَيْكَ أَمْرًا يُبَيِّتُونَ  
الصَّلَاةَ أَوْ يُؤَخِّرُونَ عَنْ دُفْعَتِهَا قُلْتُ فَمَاذَا مَرُّنِي قَالَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْفَتَهَا فَإِنْ  
أَدْرَكْتُهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ : وَعَنْ أَنَسٍ هَرِيرَةٌ قَالَ

روایت ہے حضرت قتادہ سے کہ حضرت انس سے راوی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت  
نے سحری کھائی جب سحری سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف آئے اور نماز پڑھ لی  
ہم نے حضرت انس سے کہا کہ ان بزرگوار کے سحری سے فراغت اور نماز کی مشغولیت میں کتنا فاصلہ تھا  
فرمایا اس قدر کہ کوئی شخص یہاں آتیں پڑھ لے (بخاری) روایت ہے حضرت ابوذر سے فرماتے ہیں کہ  
مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم پہلے حکام مسلط ہوں گے تو نماز  
کو وقت کر دیا کریں گے، ان کے وقتوں سے پہلے کر دیا کریں گے میں نے عرض کیا کہ مجھے آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ نماز  
اپنے وقت پر پڑھ لیا تا اگر ان کے ساتھ بھی باوجود پڑھ لیا کہ وہ نماز میں ہونگے تو مسلم (روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں۔

لے آپ پھر رہیں گے میں سے ہیں بہترین حافظ و مستحضر اور زاد کیا تھے حافظ غضب کا پایا تھا قبیلہ سدی سے تھے ہعبہ سے ....  
تیمار تھا سلمہ میں وفات پائی آپے خواہر حسن بصری جیسے بزرگوار نے روایات میں لے یعنی سحری یا نفل آخر وقت کھائی اور فرما رکھیں اقول  
وقت پڑھی مرتبہ نے فرمایا کہ سحری اور نماز فجر میں صرف اتنا فاصلہ حضور انور کی خصوصیات سے ہے کہ نہ کہ آپ روز میں خطا سے  
معصوم تھے حضور کو سحری اور نماز کے اوقات کا یقین ملتا تھا میں صرف اتنے فاصلے پر فرما رہی ہیں کیونکہ ممکن ہے کہ ہم وقت کی پہچان نہیں  
عقلی کے کہ سحری وقت کے بعد کھالیں یا نماز وقت سے پہلے پڑھ لیں خیال رہے کہ فجر ہمدانی پڑھنے کی عمل احادیث ہیں لیکن قوی حدیث ایک  
یہی نہیں گروہ سے فجر پڑھنے کی قوی حدیث میں موجود ہیں لہذا جب غشی نہایت ہی قوی ہے لے اس سے مسلم ہوا کہ اگر تھاقی نے حضور کو سلام فیہ نصف صبح  
حضور نے اس کے بعد ابوہریرہ کی درگزی کر لی فجر کی اور کینہ جو وہ سلام کے تسلیم کی گئی تھی لے ابوہریرہ نے راشدین کے بعد تمام زندہ رہے اور اپنے بیویوں  
اور خاتم حکام کا زمانہ پڑا تو ان کے انہیں نماز کی جمع وقت پر نہ پڑھا سکے لے اس جملے سے بہت سے فقہی مسائل مسلم ہوئے ایک ہے کہ جماعت  
کے افراد میں نماز وقت سب سے نہ بٹائی جائے بلکہ ایک پڑھ لی جائے دوسرے ہے کہ اگر حاکم صبح وقت پر جماعت نہ ہونے دے تو

مسجد میں پھر کسی اپنی ناز و غرور پر دھڑے پیدا کر آج ماہیوں کی جسی سلام کی دہرے جیسی آتا ہے خبر ہے یہ کہ اگر عالم حاکم کے سامنے مجبوراً کو حق نہ کہے تو گنہگار نہیں۔ چوتھے کہ ناز پر چکنے کے بعد اگر حق مانے تو تیرت نفس اس میں شریک ہوا ہے مگر یہ علم غرور و مٹاوی ہے کیونکہ غرور و صر کے بعد نفس کمزور ہیں اور غلبہ کی تین رکعتیں ہیں باطل کی یہ کہ اگر عالم حاکم کے سامنے ناز نہ پڑے میں انہما اور تکلیف پہنچ جائے کا اندیشہ ہو تو مجبوراً اس کے پیچھے ناز پڑے مگر ناز سے عیب اگر ان کا کل اہل سنت کو زمین شریفین میں پیش آتا ہے۔ چھٹے کہ نفس والے کی ناز فرض والے کے پیچھے جائز ہے مگر اگر یہ ناز و دشا کا مغرور کواہم بدخرب ہوا رکھتی چاسلمان ان کو اس وقت مہل چنیں مانے تو مفردی کی حالت میں یہی کرے لے۔ ہجرتی اگر ناز و غرور کے دوران میں سوچ نکلو گئے یا صر کی ناز پڑتے ہوئے آفتاب غروب ہو جائے تو ناز نہ ہو گئی اس کی اختیار بھی عیب میں آ رہی ہے لے کیونکہ اس نے ناز کا وقت پایا اور اس کی یہ ناز ناز ہو گئی نہ کہ تصفا و خیال رہے کہ اس با عہد میں احادیث مستارض ہیں اس حدیث سے تو معلوم ہوا کہ غلو و غرور کے وقت ناز مہیب ہے مگر دوسری روایت میں آئی کہ کوئی کرم مٹے اثر علیہ علیہ وسلم نے ان دستور میں ناز پڑھنے سے سخت منع فرمایا لہذا قیاس شرعی کی ضرورت پڑی جو ان میں سے ایک حدیث کو ترجیح دے یا عین سے حکم دیا کہ اس صورت میں ضرورت ہوگی اور غرور ناسد ہو جائے گی کیونکہ عصر میں آفتاب دھونے سے پہلے وقت مکروہ بھی آتا ہے یعنی سورج کا پلہ پڑنا لہذا یہ شروع بھی ناقص ہوئی اور ختم بھی ناقص لیکن فجر میں آخر تک وقت کامل ہے اس صورت میں ناز شروع تو کامل ہوئی اور ختم ناقص لہذا عصر میں اس حدیث پر عمل ہے اور فجر میں عافیت کی

وَسَكَرَمَنْ نَسِيَ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي سَوايِهِ  
لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۖ وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِي التَّوْمِ تَغْرِيطٌ إِنَّمَا التَّغْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ  
أَحَدُكُمْ صَلَوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَابْتَغِ الصَّلَوةَ  
لِيُذَكِّرَنِي تِلْكَ ۖ الْفَصْلُ الثَّانِي ۖ عَنْ عَيْبِ أَنْ النَّبِيَّ صَلَّى

کہ جو نماز بھول جائے یا اس سے غافل ہو کر سو جائے نہ تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ جب یاد آئے تو پڑھے ایک  
روایت میں ہے اس کا کفارہ اس کے سوا اور کچھ نہیں بلکہ (مسلم بخاری) روایت ہے حضرت ابو قتادہ سے کہتے ہیں  
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سو جائے یا کوئی نسی (نہیں) کوئی صحت پورا کی میں سے تو جب کوئی نماز بھول  
جائے یا اس سے غافل ہو کر سو جائے جب یاد آئے تو پڑھے جو کہ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی  
یاد کے وقت نماز قائم کر دے (مسلم) دوسری فصل روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا میں

سورٹ پر اس کی زیادہ متفق ہماری کتاب جہاں النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت سے نکلتے وقت کی نماز دست نہیں اور سورج ڈوبتے وقت اس دن  
کی صحت ماننے پر اگر ہو کہ وہ ہے بلکہ اس طرح کو کہ جو بیٹا سونے کا ارادہ نہ کرے کہ آٹھ گھنٹے کی وقت نماز گزار جائے یا کچھ کم تو سونے پر ہے  
لیکن اگر ان کو جو نماز پڑھے سو گیا یا رات کو بجا دے دے سو یا جس سے فجر کے وقت آٹھ نہ کھلی تو فجر میں ہے جب تعالیٰ وارادہ کر  
جانتا ہے اسی لئے بعد نماز خدا جلوسو جائے کا حکم ہے لہذا اسی معنی سے آج کل کے فاسق و فاسقہ نماز سے بے پرواہ و بے پرواہ نہیں ہو سکتے بلکہ  
یعنی جیسے روزہ رہ جائے میں بھی کفارہ پڑ جائے اور جیسے بھی ارکان پنج پھوٹ جانے پر کفارہ لازم آتا ہے ایسے نماز میں نہ ہونے والی میں  
صرف خدا ہے ادا نہ کرنے سے قطعاً صوم ہے لیکن یہ کچھ بھول ہوئی نماز اگر قطعاً یا وہی نہ کئے تو وہی جہاں نہیں دوسرے کو دیکھا جائے یہ وہی نہ کئے تو اقسا  
اور اگر سب پڑ گئے ہیں کہ اگر نماز نہ کی کہ اگر نماز نہیں تمام عبادات کا یہی حال ہے کہ کیا صرف کر اور کیا مانے تاکہ اگر نماز پڑائی کا کفارہ نہ  
ہو کہ اگر قطعاً یا وہی نہ کئے سے کچھ بھول جائے سے اگر نماز نہ پڑا دے خدا نہیں بلکہ میں اگر نماز کے وقت اتفاقاً آٹھ نہ کھلے اور نماز رضا  
ہو جائے تو کفارہ نہیں بلکہ اگر میں ہے کہ انسان جانتا ہے اور دانستہ نماز خدا کرے یہاں ہے کہ اگر وقت پر آٹھ نہ کھلے اپنی کوتاہی کی وجہ سے  
ہو تو کفارہ ہے جیسے رات کو بلا دوسرے میں سو جائے سے دن چلے آٹھ کھلے یقیناً جرم ہے بلکہ یعنی جب میں یاد آؤں تو نماز پڑھوں  
اس آیت کی اور بہت تفسیر میں ہیں بہت ہماری اور قوی تفسیر وہی ہے جو خود حضور فرمائی وہ خیال رہے کہ یہاں میں یہ فرمایا کہ جب نماز  
یاد آجائے تو پڑھو بلکہ فرمایا جب میں یاد آؤں تو پڑھو کہ معلوم ہوا کہ خدا کو یاد رکھنے والا نماز نہیں بھول سکتا اور نماز پر  
باندی کرنے والا انتشار خدا سے غافل نہیں ہو سکتا اس آیت کی اور بہت سی تفسیر میں ہماری تفسیر نور العرفان میں دیکھو

[illegible]

عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے اور وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں لہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز اس کے آخر وقت میں دو بار بھی نہ پڑھی تھی کہ کہنے آپ کو وفات دی نہ آخری روایت ہے حضرت ابو یوسفؒ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت بھلائی پر فرمایا فطرت پر رہی جب تک مغرب کو نہ ادا کر کے گتہ جانے تک مجھے نہ دیکر بعد اوداؤد و ادا کرنے حضرت عباسؓ سے روایت کی کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر یہ خیال نہ رہتا کہ میں اپنی امت پر مشقت ڈال دوں گا

[illegible]



لَا مَرْتَبَ لَهُمْ أَنْ يُخْرَجُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثَلَاثِ اللَّيْلِ أَوْ يُصَفِّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ  
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَعَنْ مَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَعْمُوا بِهَذِهِ الصَّلَاةِ فَإِنَّكُمْ قَدْ فَعَلْتُمْ بِهَا عَلَى سَائِرِ الْأُمَمِ وَلَوْ تَصَلَّيَا أُمَّةً  
فَبَكَّوْهُمَا رَوَاهُ الْبُؤْدَاوَدُ وَعَنِ الثَّعْبَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِوَقْتِ هَذِهِ  
الصَّلَاةِ الْعِشَاءِ الْأَخْدَرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِهَا لِسُقُوطِ  
النُّفَرِ الثَّانِيَةِ رَوَاهُ الْبُؤْدَاوَدُ وَالْهَارِثِيُّ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ حَدِيدٍ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ

قرآن میں حکم دیتا کہ عشاء کو تہائی یا آدھی رات تک بھیجے کریں نہ (احمد ترمذی، ابن ماجہ) روایت ہے حضرت معاذ بن  
جبل سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اس نماز کو دیر سے پڑھا کر دیکھ کر تم کو اس کی دیر سے جاری  
اس میں پھر دیر کی دہائی کر تم سے پہلے یہ نماز کی حالت نے نہ پڑھتی (ابوداؤد) ہمارے حضرت نعمان ابن بشیر سے فرمایا کہ اس  
نماز میں آخری عشاء کے نماز کا وقت غریب تھا پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری شے کے پانچوں دیر جانے سے پہلے پڑھا کرتے  
تھے (ابوداؤد، دارقانی) روایت ہے حضرت ابن رافع ابن رافع سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ

جڑتا ہے اس وقت کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کا آخری وقت قرار دیا اسے تاخیر مغرب فرمایا قضاء نہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ انشاء  
اشرا میں منت خیر ہے اور دیر میں گے دیکر یہ مغرب جاری پڑھتے ہیں: **ع** اَوْ يُصَفِّهِ میں راوی کو شک ہے کہ حضور نے یا تہائی فرمایا یا  
آدھارے حدیث ان اعلیٰ کی شرح ہے کہ دیر میں اول وقت نماز پڑھنے کی توفیق ہے، اس حدیث سے بتایا کہ وہاں اعلیٰ وقت سے اعلیٰ وقت عقب وادخا  
مطلب ہے کہ اگر امت پر گرائی کا خیال مذہب تو اس مشا کہ اتنی تاخیر کو فرض قرار دے دیتا کہ اس سے پہلے عشاء نماز ہی نہ ہوتی، اب تاخیر  
سنت تو ہے فرض نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باذنی الہی احکام شریعہ کے ناکہ مختار ہیں کہ مگر یہ ہر دو کا جو  
جاہیں فرض کریں جو جاہیں فرض نہ کریں اس کے لئے ہماری کتاب مصلحت مصطفیٰ ویکو یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت پر ایسے عظیم وکرم ہیں کہ انھوں نے  
میں بھی سنت کی راحت کا خیال نہ کئے ہیں **ع** یعنی جو کہ نماز مشا اتم ہی کوئی ہے اس سے اس میں پڑھا کر تو ناکہ قیام انتظار نماز کا  
تو ہے اور اس کے بعد زیادہ باتوں کا وقت نہ رہے تو سو جایا کہ واضح حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے افضل ہے اس غیبت کی بہت سی  
درجہ ہیں جن میں سے ایک مشا کا دینا بھی ہے خیال ہے کہ نماز مشا ہم سے پہلے کسی امت پر فرض نہ تھی ہاں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے  
ہیں انھوں نے حدیث، اسکے خلاف نہیں جس میں جبریل نے عرض کیا تھا کہ یہ اوقات آپ کے اور آپ کے پیچھے انبیا کی نمازوں کے وقت ہیں اور ان میں رعایت  
کے خلاف ہے کہ کوئی طے السلام نے واوی بیٹا سے اگر اپنی جبری منور اور کبریت پاکر نماز مشا پڑھی **ع** یہ وقت سرور میں تھی تقریباً  
سائے سے نو بجے شب بنتا ہے جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہوا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمود یعنی میں ہر دو رکعت میں اس کا ثواب بڑا ہے (ترمذی، ابوداؤد، دارمی) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نہیں ہے کہ اس کا ثواب بڑا ہے تحریری فصل روایت صحیح حدیث داؤد ابن ماجہ سے فرماتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے تھے پھر اونٹ ذبح کیا جاتا پھر اس کے دس حصے کئے جاتے پھر پکایا جاتا ہم سوچا تو نے سے پہلے بھاگوشت کا بچے تھے (الم بخاری) روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ ہم ایک رات آخری عشا کی نماز کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے بیت بیٹھے۔

[illegible][illegible]

آپ تب تشریف لائے جب تہاہلِ اُدت گزرنی یا اس کے بھی بعد ہیں خبر نہیں کہ حضور کو کسی کام نے اپنے گھر میں دھوک  
 دکھایا یا کچھ اور سب محال ہے جب تشریف لائے تو فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کبھی اپنے گھر میں دھوکا نہ دیکھا تھا  
 کہ رہا ہے اگر میری اہانت ہوگا دل نہ جوتا تو میں اللہ کی غار اس ہی وقت پر چلا جاتا کہ میری طرف کو دھوکہ دیا یا پہلے نے غار  
 کی گنجشہ کی اور غارِ نبوی (س) اور ایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار تہجد ہی  
 نماز کی کہ طوطا بڑھتے تھے وہ لیکن عشاء کی گناہ تہجد کی گناہ سے کہہ دیر میں بڑھتے تھے تو در نماز کی بڑھتے تھے (س) (س)

[illegible]

۱۵ خیال ایسے کہ نافرمان کو قمر کہتا ہے یا حضرت جابر کہ اس منافقت کا علم نہیں ہوا یا وہ لوگ عشاء کا مطلب سمجھتے نہ سچے قمر کہنے سے سمجھتے

يُخْرِجُ حَتَّى مَضَى تَحْمِلُونَ شَطْرَ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوا وَمَقَاعِدُكُمْ فَاخْذُوا مَقَاعِدَنَا  
فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا وَاحْذُوا مَصَارِعَهُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ تَذُنُّونَ فِي صَلَوةٍ مَا  
أَنْتُمْ بِمُؤْتَمِرِينَ الصَّلَوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَخْرَجْتُ هَذِهِ  
الصَّلَوةَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ سَرَاوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَخَيَّلَ لِلظَّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَمْسَكُ تَعَجِيلًا  
لِلْعَصْرِ مِنْهُ سَرَاوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْخَبَرُ بِالصَّلَوةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلَ سَرَاوَاهُ النَّسَائِيُّ

تشریف دلائے تھی کہ قریناً آدمی رات گذر گئی نہ ہر نماز اپنی جگہ بیٹھے ہو چنا پڑا ہم اپنی جگہ بیٹھے ہے ہر نماز پر ایک دوگ  
نماز پر چکے اور اپنے بستر پر پہلے گئے تہ اور تم نماز ہی میں رہے جب تک کہ نماز کا انقضاء کرتے رہے  
اور اگر کمر و دلوں کی کمزوری اور بیماروں کی بیماری نہ ہوتی تو میں اس نماز کو آدمی رات تک سرخرو (بیچھے)  
کر دیتا تہ (ابوداؤد، نسائی) روایت ہے حضرت ام سلمہ سے فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہوتا نماز پر  
ظہر طہری پڑھتے تھے اور تم عصر عصر سے طہری پڑھتے ہو گے (احمد و ترمذی) روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ہوتی تو نماز طہری کھٹے پڑھتے اور جب سردی ہوتی تو جلدی پڑھتے تہ (نسائی)

تھے جیسے چھانکے دیباقی صحرانہ اور شہر و کھنڈان کہنے سے کہتے ہیں تہ میں جب نماز پڑھتا تھے تو کبھی کہتے اپنی ایک نماز بیت درواز پڑھتے تھے  
جیسے تعمیر و دیوار ہے کئی اکثری ہے وہ بھی حضور سے منسوب ہے سورہ اعراف پڑھی ہے مگر کبھی ہی درواز پڑھتے صحابہ کرام کی مسلم ہوتی تہ اسے نماز  
پڑھنے سے مروا پڑھنے کا ارادہ کرنا ہے صحابہ کرام کا طریقہ یہ تھا کہ حضور فرمادے کہ میں میری تشریف لائے مگر حضور کو نماز کے لئے بلا تے تھے  
نہ اکیلے پڑھتے اور اپنی جماعت ملکہ کہتے وہ کہتے تھے کہ حضور کے ساتھ کی تھا طہیہ اور افضل ہے تہ ظاہر ہے کہ ان لوگوں سے  
مروا و مسلمان ہیں جنہوں نے اپنی مسجدوں میں مشا و طہری یا وہ حدیثیں پچھے ہو گھروں میں اکیلے مشا و طہری کر سوائے اہل کتاب اور انہی کی مسجدوں کے  
دین میں مشا و طہری ہی نہیں تہ مشرکین سے مروا تقریباً آدمی ات ہے میں جنہاں آخرت سے مسلم ہو کر مسکو کر نماز پڑھنے لگے پیچھے گئے کہ اختیار دیا گیا ہے  
کہ جب ادا دینی حکم شریعہ کے ایک ہی میں مسلم ہو کر اگرچہ نماز کا انشاء و مطلقا جواز تہ مگر مسجد میں پچھ کر انشاء پڑھی عبادت اس لئے اس حالت میں  
انظہار میں مشا و طہری نہ ہے تہ احادیث سے مسلم ہو کر اگرچہ نماز وقت شروع ہوتے ہی نہ پڑھتے تھو دیر سے پڑھتے اگر حضور وقت شروع  
ہوتے ہی پڑھا کرتے تو یہ عزت اس سے پہلے کہ پڑھ سکتے لہذا یہ حدیث اہم اہم کہ تاخیر صریح قوی دلیل ہے حضرت ام سلمہ ان سے  
فرمایا رہی ہیں کہ اگر تم مسک کی اتباع چاہتے ہو تو عصر دیر سے پڑھا کرو تہ نماز سے مروا نماز ظہر ہے جو بھی اس میں شامل

[illegible]

الْحَيَارِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عُمَانَ وَهُوَ خَصُورٌ فَقَالَ إِنَّكَ إِمَامٌ عَامِمٌ وَنَزَلَ بِكَ مَا  
تَنْزِي وَيُصَلِّي لَنَا إِمَامٌ فَتَنَنِي وَتَحَرَّجَ فَقَالَ الصَّلَاةُ أَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ فَلَا ذَا  
أَحْسَنَ النَّاسُ فَالْحَيَارِ مَعَهُمْ وَلَا ذَا السَّاءُ وَفَاجْتَنِبَ إِسَاءَةً تَهْوَسُ وَادَّ الْبُخَارِيَّ  
بَابُ فَضَائِلِ الصَّلَاةِ ۝ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ۝ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ  
رُوَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَنْ يَجْلِبَ أَقَارُ أَحَدٍ صَلَاتَهُ

خیار سے کہ وہ حضرت عثمان کے پاس گئے جبکہ آپ مامور میں تھے نہ عرض کیا کہ آپ امام لوگوں کے امام ہیں اور آپ پر وہ  
بلا آئی ہے جو آپ کو کچھ پہنچے ہیں اور ہم کو کھٹے کا امام ناز پر عباد ہے جب ہم اس میں حرج سمجھتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ناز انسان  
کے سامنے اعمال سے بہتر ہے تو جب لوگ مچلائی کریں تو ہم ان کے ساتھ مچلائی کریں اور جب بڑائی کریں تو ہم ان کی بڑائی  
سے بھڑا (بخاری) ناز کے فضائل کا باب ۵۰ پہلی فصل روایت ہے حضرت عمار ابن مدیر سے فرماتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص الگ میں ہرگز داخل نہ ہوگا جو

بکرہ اور وغیرہ میں سب ہی نماز میں کعبہ کو نہ کہنے میں ملا کہ ان کی اقتدار میں ناز تھا باطل ہے جب ہم گنہگار ہوں گے والے کے پیچھے نماز نہیں  
ہوئی تو گنہگار بنیں اور اگر وہ اللہ کے پیچھے نماز کیجئے ہوگی عباد کا مطلب ہے کہ جب تک ان حکام کے مقام غریب نہ ہوں صرف مل فرما  
ہوئی تب تک ان کے پیچھے نماز پڑھو ورنہ غلط ہے فقہاء فرماتے ہیں کہ فاسق کو امام بناؤت لیکن اگر بن گیا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھو ورنہ اس کا ناز  
ہے عبادت ہے خیال رہے کہ جو فاسق خود نماز میں کسی حرام کام کر رہا ہے اور آپ کے پیچھے نماز درست نہیں اگر پڑھ لی تو ٹوٹا ناوا جائے پینے کی مثال  
جیسے جھڑوئی کے پیچھے نماز کرو نماز میں یہ کرکٹ نہیں کر رہا ہے دوسرے کی مثال جیسے داڑھی منڈے نہیں یا ملائی کپڑے پہنے ہوئے یا  
شراب کے نشے میں مست کے پیچھے نماز لہذا فقہاء کے نسخے میں اختلاف نہیں ۵۰ آپ علیہ السلام ان تالیف میں تشریح ہیں زہری یا غفرلہ سے  
نماز میں پڑھنے کے حکم کے بارے میں سنہ ۱۰۰۰ میں ہوئی ۵۰ معرکہ باغیوں نے آپ کو خلافت سے معزول کرنے یا خلیفہ بننے  
کے ارادہ سے آپ کو اس طرح گریبا تھا کہ آپ کی وقت نماز کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے اور آپ کے گھر میں پانی کا ایک قطرہ دبا سکا، ان کی شہادت کا یہ  
واقعہ میت و دراز ہے کہ کربلا میں ان قبہ میں بیان کیا جائیگا شہداء حضرت عبید اللہ کی صمدت سے آپ کے پاس گھر میں پہنچ گئے ۵۰

۵۰ یعنی خلیفۃ المسلمین تو آپ ہیں نماز پڑھانے کا حق آپ کو آپ کے متروکہ امام کو کتنا مرگاب یاغیوں نے مسجد نبوی خرابی میں اپنا  
امام متروک رہا ہے ہم اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ یاغیوں کے متروکہ امام کا نام نہ بن بشر تھا ۵۰ یعنی نیک کاموں میں ان کے ساتھ  
ہر جہاد اور ان کی برائیوں میں شریک نہ ہوں ان کو دود و نماز نیک مل سے ان کے پیچھے نماز پڑھو ورنہ اس سے مسلم ہوا کہ اگر یہ عقیدہ کہ بد  
حیثیہ کفر تک نہ پہنچی ہو اور وہ امام بن گیا ہو تو اس کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے یہی اس حدیث کا مطلب ہے کہ ہر نیک  
اور فاجر کے پیچھے نماز پڑھو یہی فقہاء فرماتے ہیں ۵۰ اگر یہ مسترد کیا تو اب الصلوۃ میں نماز کے

قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْعَصْرَ وَالْعَصْرَ مَا وَادَ مُسَلِّمًا وَعَنْ  
 أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْبُزْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ  
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَابِقُونَ  
 فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَجَبَّحْتُمُوهَا فِي صَلَاتِكُمُ الْعَجْرِ وَصَلَاةِ  
 الْعَصْرِ تَرَوْنَهُنَّ بِأَنفُسِكُمْ فَيَسْتَلْفَهُنَّ بَنُوهَا وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ  
 تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ نَزَّلْنَا هُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ

سُورَةُ النِّسَاءِ آيَةُ ۱۰۷ میں ہے کہ نماز میں پڑھتا ہے یعنی فجر اور عصر (اسلم) روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں  
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو دو غلطی نماز میں پڑھا کرے سخت میں ہائے گا کہ (اسلم بخاری) اچھا ہے حضرت  
 ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم میں رات اور دن کے فرضے باری باری سے کرتے ہیں  
 اور فجر اور عصر کی نمازوں میں جمع ہو جاتے ہیں کہ فجر جو تم میں رات گزار دینا وہ چلوا دیتے ہیں کہ ان سے ان کا رب پوچھتا  
 ہے حالانکہ وہ ان سے نیا جاننا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس مالی میں بھروسہ دیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے  
 پھوڑا اور جب ہم ان کے پاس پہنچتے تھے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے

لغزاً ان کے ہیں لیکن وہاں نماز کے فضائل تھے یہاں نماز کے اوقات کے ۱۰۷ میں ہے اس کا الگ باب باغذا اور باب باب الاوقات کے بعد  
 رکھا ہے اس کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ فجر و عصر کی پابندی کو خیر الادوار میں پیشہ رہنے کیلئے دہائی کا اگر کیا تو ماضی طور پر لہذا یہ حدیث  
 اس حدیث کے خلاف نہیں کہ بعض لوگ قیامت میں نمازیں ملے کر ان کی نمازیں حقوق کو لوٹ دی جائیں گی دوسرے یہ کہ فجر و عصر  
 کی پابندی کرنے والوں کو انشاء اللہ باقی نمازوں کی بھی توفیق ملے گی اور سارے گناہوں سے بچنے کی بھی کیم کہ یہی نمازیں زیادہ بھاری ہیں  
 جب ان پر پابندی کر لی تو انشاء اللہ باقی نمازوں پر بھی پابندی کر لیا لہذا اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ نہات کیلئے صرف یہ دو نمازیں ہی  
 کافی ہیں باقی کی ضرورت نہیں، خیال یہ ہے کہ ان دو نمازوں میں دن رات کے فرضے جمع ہوتے ہیں نیز یہ دن کے نمازوں کی نمازیں ہیں نیز یہ  
 دونوں نفس پر گراں ہیں کہ صبح سوئے کا وقت ہے اور عصر کا دوبارے کوغ کا لہذا ان کا درجہ زیادہ ہے اس غلطی کی نمازوں سے علاوہ فجر و عصر پر  
 یا فجر و عصر کی کسی اور جگہ کے لئے یہاں فرضتوں سے علاوہ تو اعمال کئے داسے دو فرضے ہیں یا انسان کی حفاظت کرنے داسے ساٹھ  
 فرضے بہر حال بقیہ کے ساتھ ساٹھ فرضے رہتے ہیں اور باقی کے ساتھ ۶۲، اسی لئے نماز کے سلام اور دیگر سلاموں میں ان کی نیت  
 کی جاتی ہے ان ملائکہ کی ٹیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں دن میں اور رات میں مگر فجر و عصر میں پہلے فرضے جاتے ہیں پاستے کو اگلے ٹیوٹی  
 داسے آجاتے ہیں تاکہ ہماری ابتداء و انتہا کے گواہ بنیں اور ہر ملائکہ اپنے بڑے گواہ کی طرف جہاں ان کا مقام ہے۔

اسے یہ سوال یا قرآن فرضتوں کو گواہ بنانے کے لئے ہے یا نمازوں کی غفلت ان کے دلوں میں قائم کرنے کے لئے کیوں کہ انسان کی

تھے۔ مسلم بخاری و روایت ہے حضرت جناب قسری سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو فجر کی نماز پڑھ لے وہ اشرف المان میں ہے نہ باق ائمہ کے اشراقی مان کے ہائے میں کچھ مواخفہ نہ کرے تاکہ یہ نہ کہ اشرف المان جب کسی سے اپنے جہاد کا مواخذہ کرکے اسے بھولنے لگا چلے جائے اور نہ سے مزدور فتح آگ میں ڈال دیکھا (مسلم) اور مصابیح کے بعض علماء میں بجائے قسری کے قشیری ہے روایت ہے حضرت ابوبکرؓ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جان میں کو ازمان اور پہلی نصف میں کیا خواب ہے یا بخیرینہ قرقر لے لے اسے نہ پاکستیں تو قرقر بھی ان میں اور اگر عرصہ کو دوری کی تباہی کیا خواب ہے تو اس کی طرف نہ کرے اور اگر مانے کہ عشاء اور جمعہ کی خواب ہے تو ان میں گھسکتے ہوئے

پیدا کر کے وقت فرشتوں نے کہا تھا کہ اسے وہ توفیق اور عون و عزایاں کرے گا اور ان کو خلافت کیلئے رہے رہا ہے معلوم ہوا کہ پوچھنا علمی کی دلیل نہیں گوارا حضرت نے کسی سے کوئی بات بھی نہ کر اس سے آپ کے لیے مکتبہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کا مطلب یہ تھا کہ اسے کوئی شے نہ ہوگی کہ وہ پوچھ کر کہے ہیں کہ اس پاس کی نیکیوں کا ذکر اور دو بیان کے گناہوں سے خاموشی یا یہ مطلب ہے کہ مولانا جن بندوں کی جائز اور اہم ایسی اعلیٰ برائے ان کے دروہائی اہمال بھی اچھے ہوں گے جس مکان کی برائی اچھی ہو اس میں بیشتر برکت ہی رہتی ہے بلکہ نبیؐ کو فرجی ناز دینے والا اللہ کی امان میں ایسا ہوتا ہے جیسے خدو کی کامیاب حکومت کی امان میں کہ اسکی بے سستی حکومت کا مقابلہ ہے خیال ہے کہ حکمران امان اور تم کی ہے اور ناز کی امان اور تم کی، لہذا اس حدیث میں تناقض نہیں بلکہ یہی اس نہج کو تم نازی کو توفیق اور عطا میں مسکت الیہ کے باقی ہی کہ کر دے گا وہ اعلیٰ اگرچہ ہم نے ان دونوں کے فضائل بیت بیان کر دیے لیکن اسکے باوجود کفار بیان نہیں ہو سکے کہ تو دیکھ کہ یہی معلوم ہو سکے کہ یہی دلیل شرعاً ان کیجیہ کہنا اور ناز کی صفات میں خصوصاً اس کے عجیبے عجیبے ہوتا ہے بہتر ہے جس کی زندگی بیان نہیں ہو سکتی بلکہ یہی ہر شخص چاہے کہ وہ دونوں کام میں کروں تو ان میں جھگڑا پیدا ہو جس کا فیصلہ قرعہ سے ہو معلوم ہوا کہ نیکیوں میں جھگڑا بھی عبادت ہے اور قرعہ سے جھگڑا بچنا نا عجب ہے بلکہ یہی توفیق و عہد کی ناز اگرچہ ویریں ہو مگر اس کے لئے جلدی



حَبْرًا مُتَّفَقٌ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلَوةُ الْفَقْرِ  
عَلَى الْمَسْأِفِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيْهَا لَا تَوْهَمَا وَتَوْحَبَا  
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ عُمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى  
الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْرَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا  
صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ رَعَاهُ مَلَكُوتُهُ وَعَنْ ابْنِ عُثْمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَلُوا لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْدَابُ عَلَى إِيْثِمِ صَلَوةِكُمْ الْمُعْرِبُ قَالَ وَتَقُولُ الْأَعْدَابُ  
هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمْ الْأَعْدَابُ عَلَى إِيْثِمِ صَلَوةِكُمُ الْعِشَاءَ فَإِنَّهَا فِي

جی پختہ ہے (مسلم بخاری اور ابوداؤد) اسی سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ انفقوں پر غرور و عشا  
سے زیادہ کوئی نماز ہماری نہیں کہ اور اگر جانے کہ ان دونوں میں کیا فوائد تھے تو گھٹ کر بھی ان میں پہنچتے (مسلم بخاری)  
روایت ہے حضرت عثمان سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو نماز عشا اچھا کرتے تھے تو اگر وہ آدمی رات  
جاتوں کھڑا اور فجر جماعت میں تھے تو اگر اس صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھیں تو اسے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی لوگ تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر غلبہ نہ پا جائیں۔ راوی نے فرمایا کہ دیہاتی  
اسے عشا کہتے تھے کہ اور ضرر یہ کہ دیہاتی لوگ تمہاری نماز عشا کے نام پر غالب نہ آجائیں کیونکہ وہ

پہنچنا تاکہ پہلے صلوٰۃ میں جگہ سے بیت جبرہ میں پاک میں نماز پڑھ کر کے لے لوگ گیارہ بجے سے پہنچ جاتے ہیں خصوصاً عجب کے دن سہ  
یعنی اگر بارشوں میں چھنے کی طاقت نہ ہوتی تو جبر و زور کے بل پہنچتے اس سے معلوم ہوا کہ منذر پر اگر چہ مسجد کی عافری واجب نہیں لیکن اگر پہنچ  
جائے تو غلاب پاؤں عشا کو حشر فرمایا نہ اس سے پہلے ہے بلکہ کیونکہ منافق مرتد و کھلا ہے کہ لے نماز پڑھتے ہیں اور وقتوں میں  
تو خیر جیسے تیسے چارہ ملتے ہیں مگر عشا کے وقت بخند کا نذر ہر کے وقت خند کی لذت انہیں مت کر دیتی ہے انھیں خوش نام خشکوں  
کو مل کتے ہیں وہ انہیں ہے نہیں لہذا یہ دو نمازیں انہیں بہت گراں ہیں اس سے معلوم ہوا کہ جو سلطان اور دفناؤں میں کسی کی کہے وہ  
منافقوں کے کہے کہ کرتا ہے بلکہ اس کے دو مطلب تھے کہ ایک یہ کہ عشا کی جماعت نماز کا ثواب کی لذت کی عبادت کے برابر ہے اور فجر کی جماعت نماز کا  
ثواب باقی آدمی لذت کی عبادت کے برابر تو جبر و زور دونوں نمازیں جماعت سے چارہ رائے صلی اللہ علیہ وسلم رات عشا کی ثواب سے کہ عشا کی ثواب کی لذت  
کے برابر ہے اور فجر کی جماعت کا ثواب کی لذت عبادت کے برابر کیونکہ جماعت عشا کی جماعت سے زیادہ جماعت ہے پہلے سختی زیادہ تھی جماعت سے  
مرد و بیکر اول یا نہا ہے ہمساکہ جس عطا رائے فرمایا بلکہ عشا سے مشق یعنی وقت رات اس سے رات کے کھانے کو عشا اچھا کہتا ہے یعنی رات  
کی پہل نماز یا رات کے کھانے کے وقت کی نماز چونکہ اس میں دوسری کام کی طرف نسبت ہے اس لئے اس کو نماز پسنند فرمایا

اشرفی کتاب میں مشاہد ہے کہ اور وہ باقی اونٹ کا دودھ دینے کی وجہ سے دیر نکالتے ہیں (مسلم)  
روایت ہے حضرت عائشہؓ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا تہ انہوں نے ہمیں بیچ کی نماز  
لیجئے نماز صبح سے دوکھ دیا خدا اُن کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے گا (مسلم بخاری) دوسری فصل  
روایت ہے حضرت ابن مسعودؓ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے بیچ کی نماز نماز صبح سے ہے (ترمذی) روایت ہے حضرت ابوہریرہؓ سے وہ نبی کریم

۱۔ کہ قرآن فرماتا ہے من بعد صلوة العشاء اسی سے معلوم ہوا کہ سب کے دینے ہوئے نام بدلنا بہت بُرا ہے اسی سے وہ لوگ جہت پکڑی جو عیسائیوں کی پیروی میں اپنے کو عثمان کہتے ہیں اشرقا نے جہا سے ہیں کہ نام اسلام رکھا اور جہا نام مسلمان فرمایا ہے مَوْتًا تَكُونُ شَهِيدًا اور فرماتا ہے فِي الْيَقِيْنِ وَجَدَ الشَّوْكَانُ الْاِسْلَامَ مَعْنٰی وہ لوگ نماز شاد کو عرض اے کہتے ہیں کہ مَعْنٰی مجھے یہ رات کی نماز تیری اور نماز روز پر ہے اور کہ تیری کہنا برا ہے نیز وہ لوگ اہل وقت یعنی اوشیالیان دھتے تھے تو اس کے معنی جو سب اوش دھتے کیونکہ کیا نماز اسی میں بھی عبادت کو عادت کی طرف نسبت ہے لہذا عمروؓ نے اسی کا نام فروزہ ازب ہے جو کہ اس جہاد میں حضرت سلمان فارسی کے مشورے سے مدینہ منورہ کی حفاظت کے لئے اس کے کسی پاس خندق کو کھودی گئی تھی اسی سے اسی کا نام فروزہ خندق ہوا مؤرخین کہتے ہیں کہ یہ فروزہ مشرعی ہوا اگر لاکھ ہند کی تحقیق میں مشرعی اہل خندق کے کوشش میں چند روز یا بیس دن صرف ہوئے اسوقت قریش، مطلقان اور یہود و منکر قوم کے کھنڈے کھڑے مسلمانوں پر چڑھائی کی تھی اسلئے اسے ازب کہا جاتا ہے میں جو کہم کے کافروں کا کھڑے مسلمانوں پر اوش وقت بہت تھکی تھی بڑی محنت میرے کپڑے سے دیکر خندق کھڑی تھی اگر بعض ذلیل میں زیادہ ہشترت کے دور سے نازی تھا جو نہیں گئے اس کے جسے کہ دور سے ہیں خندق کھڑے پڑی میں ہی ہشترت کے دور سے چلی نازی غرضاً کافر مشرعیوں کی اس سے سلام ہوا کہ صلوة کل جس کی قرآن شریف میں کیا کیجئے یہ نماز کھڑے کھڑے اگر بھی قول ہے ہاشم اہل بی بی فرشتے میں خیال ہے کہ فروزہ اس میں حضور کو کمالیہ ازب تھی لیکن اہل کفار کے یہ وہ نام دیو بیو نازی تھا لہذا میرے بعد عادی سلام ہوا کہ حضور کو نماز کیا کیا تیس نیز اہل بعد ملتے ملے ظاہر غرض تھا حضور نے حقیقتاً اپنا دستار چھوڑ دیا میرے کہ خندق کی جگہ لوگ جو پورے دیان سے آئے اگر

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ قُدْرَانَ الْخَيْرِ كَانَتْ مَشْهُودًا قَالَ تَشْهَدُهُ  
مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ : الْفَصْلُ الثَّالِثُ :  
عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَعَائِشَةَ قَالَا الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الظُّهْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ  
عَنْ زَيْدٍ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَلْقَاءُ وَكَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالنَّهَارِ جَدَّةً وَلَوْ يَكُنْ يُصَلِّي صَلَاةً أَشَدَّ عَلَى  
أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا فَذَلْتُ حَافِظُهَا عَلَى الصَّلَاةِ  
وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقَالَ إِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا صَلَاتَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ

صلى اشرطہ وسلم سے اس آیت میں ماویٰ کہ فجر کی نماز ماویٰ کا وقت ہے فرمایا اس میں رات اور دن کے فرقے حاضر  
ہوتے ہیں (ترمذی) تیسری فصل روایت ہے حضرت زید بن ثابت سے اور عائشہ صدیقہ سے فرماتے  
ہیں کہ بیچ والی نماز ظہر ہے نہ ملک نے زید سے اور ترمذی نے اُن دونوں سے تعلیقاً روایت کی تہ  
روایت ہے زید ابن ثابت سے فرماتے ہیں کہ رسول اشرطہ وسلم نماز ظہر دو پہری میں پڑھتے تھے کہ  
اوجھڑا اشرطہ وسلم کے صابہ پر کوئی نماز اس سے زیادہ دشوار تھی تب یہ آیت اتری کہ ساری نمازوں میں خصوصاً  
دوسری نماز پر پابندی کرو فرمایا اس سے پہلے دو نمازیں ہیں اور اس کے بعد بھی دو نمازیں تھیں (احمد ابو داؤد)

ہر دعا مستحضر ہوتی قرآن میں سے کسی کو ایمان نصیب نہ ہوتا خیال رہے کہ اس غزوہ میں ایک بار صرف صبح کی نماز تھا اور چوتھی اور ایک بار بعد نماز الہذا  
بھکاری و توفیق کی دو باتیں میں تقاضا نہیں ہے نیز کہ یہ نمازوں اور رات کی نمازوں کے درمیان ہے نیز اس وقت میں اس وقت کے فرقے میں تھے  
ہیں نیز اس وقت میں قرآن کا وہ زمانہ نہ تھا کہ وہ روز بڑھتے ہیں اس سے اس کی تاکید زیادہ فرمائی گئی اگر صابہ کا یہ قول ہے : لہ اس کی کچھ پہلوئیں ہیں کہ حضرت کا قصد  
ہے کہ قرآن میں یہ قرآن غرضے اور نماز فجر ہے خود سے اور دن کے لئے قرآن کی ماویٰ کا وقت ہے جو کہ فجر کے وقت دویم کے فرقے میں ہوتے ہیں بلکہ اس کی تاکید  
پابندی کہ وہ صبح ہو کہ صبح نمازیں اشرطہ قبول ہوں وہ نماز زیادہ قبول ہے جو لوگ کہتے ہیں کہ بزرگوں کے نماز کے پاس نماز زیادہ افضل ہے کی تہ بزرگوں  
کے نمازوں پر یہ صبر کرتے ہیں انما قدرہ آیت ہے کہ جو کہ وہ دن کے صبح میں داہرتے ہیں تاہن بزرگوں نے غرضی صبح کے کھانا سے اسے صبح و سلیما  
ان تک اگر شہر صبح فرما رہی صبح نماز کم کا صبح و صبح کے پاس میں ہوا انتہاف ہے جس نے نماز کا وہ نماز فجر ہے جس کے نزدیک کہ جس کے خیال میں صبح یا صبح اگر  
صبح کے تو کہ جو صبح ہے کہ بجز اس وقت صبح بیان کرنے کو تسلیم کہتے ہیں جیسے ترمذی فرماتا کہ حضرت عائشہ صبح نے فرمایا تھیں کہ میں جہاں میں اور اگر گرمیوں  
میں پڑھتے ہیں تو کسی بھی بیان ہوا کہ کے کہ جو کہ شہر صبح میں نماز کیا کہ حضور سرور دین میں ظہر صبح پڑھتے تھے اور اگر گرمیوں میں

أَبُو دَاوُدَ ۖ وَعَنْ مَالِكٍ بَلَدَةَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُولَانِ الصَّلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الصُّبْحِ رَوَاهُ فِي الْمُتَخَطِّاءِ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقًا ۖ وَعَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ غَدَا إِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ عَدَا بِرَأْيَةِ الْإِيمَانِ وَمَنْ غَدَا إِلَى الشُّوقِ عَدَا بِرَأْيَةِ الْبُيُوسِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ۖ **بَابُ الْأَذَانِ ۖ**  
**الْفَصْلُ الْأَوَّلُ ۖ** عَنْ أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ

روایت ہے حضرت مالک سے انہیں خبر ہوئی کہ حضرت علی ابن ابی طالب اور عبد اللہ ابن عباس فرماتے تھے کہ دو بیانی نماز فجر کی نماز ہے نہ (مُتَخَطِّاءِ) اور ترمذی سے حضرت ابن عباس اور ابن عمر سے تعلیقاً روایت کی روایت ہے حضرت سلمان سے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو فجر کی نماز کی طرف گیا وہ ایمان کا جہاد لے گیا اور جو سور سے ہی باز رہی طرف گیا وہ مشیطان کا جہاد لے گیا تے (ابن ماجہ) اذان کا باب سے پہلی فصل روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ صبا سے آگ اور ناقوس کا ذکر کیا تو یہود

دوسرے ۵۵ اس سے معلوم ہوا کہ نماز صلی فجر کی نماز ہے یہ بھی ایک قول ہے غالباً حضرت ثابت یہ اپنے اجتہاد سے فرما رہے ہیں۔ یعنی دن اور رات کی ایک ایک نماز ظہر سے پہلے ہے عشاء و فجر اور ایک ایک نماز فجر کے بعد صبح و مغرب ۵۶ اے ابن بزرگوں کے نزدیک صلی یعنی افضل ہے چھپے و کَذَّالَافَ جَعَلْنَا كُفْرًا أَهْتًا وَ سَهًّا مَعْنٰی جو کفر یہ غلازیت و جہوں سے باقی نمازوں سے افضل ہے لہذا نماز صلی بھی ہے نہ مال رہے کہ کل مرتبے خود ہی حضور سے روایت کر چکے ہیں کہ نماز صلی عصر ہے یہاں فجر کو صلی فرمادنا دوسرے معنی سے ہے لہذا آپ کے اس قول پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کہ حضرت خیر خدا نے پہلے یہ فرمایا ہو پھر گزشتہ حدیث مرفوعہ سن کر اس سے رجوع کر لیا ہو مگر یہی انسانی فعل کے دو ٹوٹے ہیں عزیمت شر اور حزب الشیطان ان کی شناخت یہ ہے کہ رحمانی قول دے دے دن کی اعتبار نماز اور اللہ کے ذکر سے کہتے ہیں اور شیطان کی لہر دے بازو و دنیاوی کاروبار سے۔ خیال رہے کہ وغیرہ کاروبار میں نہیں مگر سور سے اٹھتے ہی نہ خدا کا نام دے اس کی عبادت جگر ان میں لگ جاتا ہے شیطان کام ہے تاکہ اذان کے لغوی معنی اعلان و اطلاع عام ہے سب فرماتا ہے وَأَذَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ اور فرماتا ہے فَاذْكُرْ مَا نُوعِدْ يَوْمَ تَهْتَفُ عَنْهُمْ فَرَسَتٌ مِنْ خِصَامِ الْأَغْلَافِ نماز کی اذان کا نام اذان ہے جس کے پہلے اذان ہوئی انہوں نے عراج کی کلمات بیت المقدس میں وہی جب حضور نے سامنے نہیں کیا نماز رحمانی مگر مسلمانوں میں ہجرت کے بعد مسلمانوں میں خرم ہوئی جس کا واقعہ آگے آ رہا ہے و قد حذرنا غیال ہے کہ اذان نماز نہ لگاد اور جہ کے سوا کسی نماز کے سلا مشقت نہیں، نماز کے (اللہ) مگر اذان کہنا مستحب ہے بچے کے کان میں، آگ لگتے وقت، جنگ میں، جنات کے قبر کے وقت، غمزدہ اور غصے

اور یہاں ہوں گا ذکر کیا تب حضرت بلال کو مل دیا گیا کہ اذان کے کلمات دو دو بار کہیں اور پھر ایک ایک بار  
اسما بیل کہتے ہیں کہ میں نے یہ ایوب سے ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اقامت کے سوا اسے ذمہ نہیں ہے اور تیسرے حضرت ابو  
معدنہ سے کہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر بغیر نصیر اذان پیش کی فرمایا پس اکبر اللہ اکبر اللہ  
اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان لا الہ الا اللہ اشهد ان محمد رسول اللہ اشهد ان  
محمد رسول اللہ اشهد ان محمد رسول اللہ

۱۵۔ یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو حج کے لئے ایک ایک بار کہتے ہیں جیسے شوافع اور موجودہ وہابی مگر ان کی یہ دلیل بہت ضعیف ہے کیونکہ یہاں اذان ہی ترجیح کا ذکر نہیں حالانکہ یہ حضرات اذان ترجیح کے قائل ہیں نیز احادیث سے لازم آتا ہے کہ کئی حج کے لئے ایک ایک بار بولوں حالانکہ یہ حضرات اشراک پر بار بار اور قد قائلین القتلۃ دو بار کہتے ہیں ظاہر ہے کہ یہاں اذان اور کعبہ کے شرعی اذان ملاو نہیں بلکہ لغوی اعلان و اطلاع مراد ہے یعنی حضورؐ نے اس وقت یہ دے دی کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ میں جا کر بار بار ناز کا اعلان کریں اور پھر جب نماز مسجد میں جمع ہو جائیں اور حرامت کھڑی ہونے لگے تو اہل مکہ کو جمع کرنے کے لئے ایک بار کہیں کہ اٹھو جماعت تیار ہے ورنہ شرعی اذان ان کو بعد از ابن زید و غیرہ صحابہؓ سے غراب میں دیکھیں انہوں نے بار بار نبویؐ میں پیش کی جب سب سے پہلے فجر کے وقت دی گئی

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ  
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ: حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ: حَتَّى  
عَلَى الْفَلَاحِ: حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ: اللَّهُ أَكْبَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ  
الْفَصْلُ الثَّانِي: عَنْ إِبْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ  
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى  
عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (مسلم)  
دوسری فصل روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان

لہذا یہ حدیث ان بزرگوں کی دلیل ہے کہ انہیں ان کلموں کے معنی سمجھ کر کے سامنے کلمات اکیہا رکھے جائیں مگر قد قامت الصلوة دوبارہ اب بھی  
یہ حدیث وہاں کی وہی نہیں ان کلموں کی کہیں کہیں الّا اَلْاِقَامَةُ ایوب راوی کا اپنا قول ہے حضور کے الفاظ طبع نہیں نیر اشد اکبر  
چار بار ابھی نہیں آیا سہل آپ مشہور صحابی ہیں آپ کا نام شمرہ یا انوس یا سلمان یا سہل ہے اپنی کیفیت میں مشہور ہوئے ان کے  
باقی حالات پہلے بیان ہو چکے ہیں لہٰذا اس کا نام ترجیح ہے یعنی اذان میں جہاد میں پہلے آہستہ دوبارہ کہنا پھر بلند آواز سے دوبارہ کہنا  
یہ شوافع کے ہاں سنت ہے متنبوں کے نزدیک نہیں دلائل بھی آتے ہیں سہل یہ حدیث وہاں کی انتہائی کلم ہے کہ اذان میں چھ ہے امام  
اعظم فرماتے ہیں جہاد میں نیر کی خواب میں جو فرشتے نے اذان کی تعلیم ہی اس پر ترجیح دینی نیز خود جہاد میں ان نیر سے جہاد غلاب باؤ گاہ نبوی میں  
پیش کی اس میں بھی ترجیح دینی نیز حضرت بلال جوام المؤمنین ہیں ان کی اذان میں ترجیح منقول نہیں نیز جہاد میں ام مکتوم جو مسجد نبوی خریف  
کے نائب مؤذن تھے ان کی اذان میں بھی ترجیح منقول نہیں نیز حضرت سعد قرظی مسجد نبوی کے نائب مؤذن کی اذان میں بھی ترجیح منقول نہیں  
اسی حدیث ابو مخنف نے ان کی روایات سخت متعارض ہیں اور ان میں اضطراب ہے اور مضطرب و متعارض حدیث قابل عمل نہیں  
چنانچہ طبرانی نے انہیں ابو مخنف سے جو اذان نقل کی اس میں ترجیح نہیں لکھی وہی خریف نے ابو مخنف کے اذان میں دو بار  
اشد اکبر کا ذکر کیا اور یہاں ترجیح کا بھی ذکر ہے نیز صحابہ کرام نے ابو مخنف کی روایت پر عمل نہ کیا چنانچہ حضرت علیؓ، حضرت  
بلالؓ، حضرت ثوبانؓ، حضرت سلمہ ابن اکوعؓ وغیرہم رضی اللہ عنہم اذان و تکبیر کے کلمات دو دو بار کہتے اور کہلاتے تھے  
غالبیہ شرع ہمارے نے فرمایا کہ حضرت ابو مخنف کو زمانہ کفر میں توبہ و رسالت سے سخت نفرت تھی اسلام کے بعد  
انہیں اذان کا حکم ملا تو یہ شرم کی وجہ سے شہادتیں آہستہ کہہ گئے تب حضور نے فرمایا کہ ہر زور سے کہو بخ اللہ بے فرمایا کہ  
حضرت ابو مخنف جہاد میں مشہور تھے اس لئے یہ کلمات دوبارہ کہلاتے تھے ہمدانی تفسیر کی بنا پر حضرت ابو مخنف کی حدیث  
میں نہ تعارض ہوگا نہ اضطراب کیونکہ ترجیح والی روایات میں خصوصی واقعہ کا ذکر ہے اور دیگر روایات میں عام حالات کا اس کی پوری

تحقیق ہماری کتاب جاد الحق حصہ دوم میں دیکھو۔ طے یقینی کلمات اذان دوبار کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک بار خیال رہے کہ یہ حدیث اگر صحیح ہو تو ماخوذ ہے یا اس کی تاویل واجب، مخالفین اس سے اپنا قاعداً ہرگز ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ وہ اذان کی دونوں شہادوں میں ترجمہ کے قائل ہیں جس سے یہ دونوں کلمے چار بار بار کہے جاتے ہیں اور یہاں آیا کہ اذان کے سارے کلمے دو دو بار کہے جاتے تھے نیز وہ حضرات اقامت میں اولاً تکبیر چار بار اور آخر میں دوبار کہتے ہیں مگر یہاں آیا کہ اقامت کے سارے کلمے ایک ایک بار ہیں نیز اگر تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہتے ہو تو صحابہ کرام حضور کے بعد یہ معمول نہ دیتے یہی خلیل الرحمن ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اقامت ایک ایک بار کہہ رہا ہے آپ ناراض ہوئے اور فرمایا **إِذَا جَعَلَهَا مَقْشَقًا مَقْشَقًا** (اذا جعَلها مقشَقًا مقشَقًا) یعنی تیرے ہاتھ میں دو دو بار کہت ہو، وہی مرتضیٰ ہیں یا محدث کو شہرہ ڈالوں کسی کی تائید اگلی حدیث ہے یا اس میں یہ تاویل کی جائے کہ وہی اصل نہ متاثر کسی عارضہ کی بنا پر ہوا تھا یا اذان اور اقامت کے نفویٰ خواص نے جہاں جیسے جیسے عرض کی جا چکا ہے خلیفہ کی زندگی اذان کے بندہ کلمے پیل اور اقامت کے سترہ بار حدیث اقامت کے دو دو بار ہر منہ پر تینوں کی قوی دلیل ہے کیونکہ اگر اس کے کلمات ایک ایک بار کہتے تو اس کے جوتے ذکر مشرق لہذا یہ حدیث گذشتہ حدیث ابن عمر کی تائید ہے نہ اذان کے ۱۱ کلمے اس کے متفق عرض کیا جا چکا ہے کہ یہ حدیث شہادین اہل بیت پر جو کئے تھے اسلئے دوبارہ آواز دے کہوئے کئے اس میں ۱۹ کلمے کہے لہذا یہ واقعہ گذشتہ حدیث ابن عمر کے خلاف نہیں کئے ظاہر ہے کہ یہ حدیث شرعی سنت ہے لہذا یہ امام الشریع کی دلیل ہے کہ اذان سنت ہے ہاں چونکہ اشارہ دین میں ہے اس لئے اس کے چھوڑ دینے والوں پر مجاد کیا

[illegible]



وَعَنْ جَابِدِ بْنِ سَمُوحٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَلَالٍ إِذَا أَذْنَتْ فَتَرَسَّ بَلْ  
وَإِذَا أَقَمْتَ فَأَحْدَرُوا جَعَلَ بَيْنَ أَذَانِكَ وَقَامَتِكَ قَدْرًا مَا يَفْرَعُ الْأَكِلُ  
مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شَرِبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقْرُؤُوا حَتَّى  
تَرَوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السُّعَيْدِ وَهُوَ سَنَادٌ  
مَجْهُولٌ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ الصَّدَاقِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَنْ أَذُنَ فِي صَلَوةٍ الْفَجْرِ فَإِذَا أَذِنَ لِيَلَالٍ أَنْ يَقْبِضَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

روایت ہے حضرت جابر سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال سے فرمایا جب تم اذان کہو تو ہاتھ رکھ کر کہو  
اور جب تکبیر کہو تو طہری ہلادی کہو اور اپنی اذان و تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ کرو کہ کھانا ہالینے کا سانس سوار  
ہوے والا اپنے پیٹے سے اور قضاے حاجت والا جب حاجت کو پائے تو قضاغ ہو جائے اور وضو نہ کرے ہو حتیٰ کہ جو کہ وضو کیلئے  
نزدیکی کے حاجت کہ اور نماز کا کمرے سے ہی جاتے ہیں اور یہ مجہول اسناد ہے روایت ہے حضرت  
نویادہ ابن حارث صدیقی سے کہ فرماتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں حکم دیا کہ  
اذان کہو میں نے اذان کہی پھر حضرت بلال نے تکبیر کہنا چاہی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

اس بدعتی کا سید تھا کہ وہ اس وقت کہ فرمایا کہ اگر رافضی تھا مگر یہاں کہہ دیا کہ حضور عثمان کا بہت دشمن تھا خیال ہے کہ اس وقت  
تقریب کو کہہ جاتے ہیں مگر اس ضیف حدیث کا جو ہے نہیں بلکہ جو کچھ اس حدیث کے بعد سے ملے تو ہم ان کا ہر عمل ہے ان کے کلمات میں  
دشمن کا لفظ اور کلمات میں نہ ملے کیا جاتا ہے تکبیر ہی طہری اس فرق کی متنی حکمت معلوم نہ ہوگی اور اگر کہنا کہ ان کے ہر عمل سے بڑھ سکتا ہے  
کہ جو کہ تکبیر ہی طہری کہہ کر اٹھنا کہہ رہا ہے جو پہلے فلا کیلئے تھیں انہیں چیک اٹھ دینے کی ضرورت نہیں تھا ان میں غفلت کہ  
شیرینا ہے نہ بدعتی کہ وہ نہ پہچان جاتے۔ اس وقت بنا صد اذان مغرب کے عہد میں ہے مغرب کی افواک فوراً بند نہ کر شروع کر دی جاتے  
خیال ہے کہ ان وقت تکبیر ہی نہ تھا اس قدر چاہیے کہ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار سنتیں پڑھنے کے بعد ان کے ہاتھ کاٹا مگر کہتے  
ہیں کہیں کہہ گئے کہ لاہمی۔ اس وقت اس زمانہ میں طریقہ تھا کہ ہر اکرام صوف بنا کر بیٹھ جاتے حضور اپنے حجرے میں رونق فرزند جو تھے کثیر  
کھڑے ہو کر تکبیر شروع کرتا جب ہی علی اللہ تعالیٰ پر ہیبت فرما کر عرسے باہر تشریف لاتے اور صبر اکرام کو نظر آتے فقہاء فرماتے ہیں کہ کوئی صفت  
ہی علی اللہ تعالیٰ پر کھڑے ہو کر اٹھنا نہ ہو کہ وہ حدیث پر مشفق تشریف میں بدعتی مسلم و عجمی صوفیہ و سنیہ و شیعہ و ہمدانی و سب سے کچھ  
پہلے آ رہی ہے۔ اس وقت کہ فرمایا کہ اس وقت کے صحیح کہا جیسا کہ بعد ازاں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے بہت خود ہی اس کا اتنی بڑی ضرورت

اسی علی  
السلام  
الکرم  
الکرم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَا صَدَائِقَهُ قَدْ أَذَنَ وَمَنْ أَذَنَ فَهُوَ يَقِيمُ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ  
وَأَبُو دَاوُدَ وَإِنْ مَلَجَتْهُ الْفُصْلُ الثَّالِثُ : عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ  
الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَتَجَمَّعُونَ فَيَتَحَيَّيُونَ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يَنَادِي  
بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمَافِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا مِثْلَ نَادِي النَّصَارَى  
وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ نَأْمَلُ قَدْ نَالِ الْيَهُودَ فَقَالَ عُمَرَا وَلَا تَبْتَغُوا مِثْلَ مَا جَلَّ يَنَادِي  
بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَلَاءُ تَعْرِفْنَا وَبِالصَّلَاةِ  
مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ : وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ

سے فرمایا کہ تمہارے صدا کی بجائے اذان ہی ہے جو اذان کہے وہ ہی تکبیر کہے (ترمذی - ابو داؤد)  
ابن ماجہ) تیسری فصل روایتیں حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ آئے تو جمع ہو کر اوقات نماز  
کا اندازہ لگاتے تھے تاکہ نمازوں کی اذان کوئی نہ دیتا تھا لیکن اس سلسلے میں مشورہ کیا بعض نے کہا کہ جیسا انہوں نے  
ناؤں کی طرح بناوا اور بعض نے کہ بیڑے کی جگہ گھڑی بناؤ تب حضرت عمر نے فرمایا کسی کو نواز کی منادی کہنے کی اجازت نہیں  
دیجیے دیتے تھے تب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال! اٹھو نماز کی منادی کرو (مسلم بخاری)  
روایت ہے حضرت عبداللہ ابن زید ابن جعدہ سے کہ منبر مارتے ہیں کہ جب رسول اللہ

مسلم بخاری میں بھی ہے نیز ہر پرست کا عمل بھی ہے ہنایہ حدیث میں بغیر ہے۔ ۵۰ صدا میں کا ایک مقبہ ہے اسی نسبت سے ایک صدا کی جتنے  
پہلے شہر بھر دھواں میں ہے، اسی کے حضور سے بیعت کی ہے اور ایک اعتبار حضور انور سے اللہ عز و جل کے سامنے اذان میں بھی ہے۔  
۵۱۔ یہ کچھ کچھ ناس وائے کا ہے کہ خیال ہے کہ علم انعم کا نہ سب سے کہ کوئی کی اجازت سے حضور انور سے تکبیر کہہ سکتا ہے نیز اگرچہ ہر کوئی اذان  
دہرے کی تکبیر نہ پڑھنا دوسرا دیکھا تب بھی پڑھنے کے لیے کہہ سکتا ہے یا تو ہے کہ بار بار حضرت بلال اذان دیتے اور حضرت عبداللہ بن عمر تکبیر کہتے  
کسی اس کے بعد بھی جتنا ہنایہ حدیث اس کو قریب کہتے ہے جب کوئی نادان ہو جو حدیث میں سے کوئی ایک کلمہ نہ سمجھتا ہے  
مسلمانوں کا کیا سب سے بدھرمی افغانی دھنی جواب دہا ہے کہ تو حضرت عبداللہ بن زید کی خواب پر گواہی گئی تھی کہ اگلے حدیث میں کہا ہے بلال  
احادیث میں تفسیر میں نہیں ایسے آپ نے عرض کیا اَذَنٌ تَبْتَغُونَ تَمَّ فَوَ لَمْ يَحْتَجِبْ كَيْسَ نِيسَ۔ ۵۲۔ صلاۃ کے سلسلے میں ہر اکس حدیث کی کہ نہ  
پڑھیں تو عرضیں نے صلاۃ کا کیا انہوں نے اذان کو حضرت عمر کی رائے سے کہا درست ہے ہے جو ابھرنے کی گائیے کہ آپ انصاری کی حدیث  
میں دوسری بیعت تیسری میں تراجم اذیل میں آپ بھی تھے جدا اور تمام غزولہ میں حضور انور کے ساتھ تھے آپ خود بھی صحابی اور اہل بیت میں صحابی آپ کا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّوْنَا نَا قَوْمِي يُعْمَلُ لِيُضْرِبَ بِهِ لَنَا نِسْرًا يَجْعَلُ الصَّلَاةَ طَافًا  
فِي وَآنَا نَا نَسْرًا يَجْعَلُ نَا قَوْمًا فِي يَدَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ  
قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ سَأَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ  
مِنْ ذَلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلَى قَالَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ لِي أَخْرَجَهُ وَكَذَلِكَ الْإِقَامَةُ فَلَمَّا  
أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ  
إِنَّمَا كُدُّوْا حَقَّ الشَّعْرِ فَقُومُوا مَعَ يَلَالٍ فَالْتَمِسُوا عَلَيْهِ مَا يَتُفَلِّحُؤُونَ بِهِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس بنانے کا حکم دینا چاہا تاکہ ہمارے نازک واسطے لوگوں کے لئے نبی یا ہمارے لئے  
تو مجھے خواب میں ایک شخص دکھائی دیا جو اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھائے ہوئے تھا میں نے کہا کہ جبکہ بندے کیا تو ناقوس چیتا ہے  
وہ بلا اس کا تم کیا کر گئے میں نے کہا اس سے نازک بن گئے وہ بولا کیا تم میں اس سے بھی چیز بتا دوں گے  
میں نے کہا ہاں فرماتے ہیں وہ بولا کہو اگر نازک اور نیک اور اس طرح بیکسر جب صبح ہوئی میں حضور انور صلی  
اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو کچھ دیکھتا تھا حضور سے عرض کیا فرمایا بفضلہ تعالیٰ یہ خواب  
یہی ہے کہ تم یلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ تو کچھ خواب میں دیکھا ہے انہیں بتاتے جاؤ وہ اذان دیں

نائب مہم نواز سپریم کورٹ آف جج کی خواب پر اسلام میں اذان جاری ہوئی مسلمان میں آپ نے یہ خواب دیکھا اور حضور میں آپ کی وفات ہوئی ۔  
سہ سال کی عمر شریف ہوئی مدینہ پاک میں مدفون ہوئے سیدہ سیدہ ابراہیم علیہ السلام کے جیسا کہ قرآن میں ہے سلام ہوئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم  
کا اذن مبارک ناقوس بجانے کا جو چاہا تھا خواب پر ہے کہ یہ بعض اوقات ہو گا کہ جب تک اس بار سے میں وہی دن ہے جب تک ناقوس سلام لیا  
جائے وہ حضور صراحت کی ولادت طالع سے اذان سن چکے تھے جیسا کہ اسی مگر قرآن میں ہے ۔ مسلمان اس سے معلوم ہوا کہ انسان بیداری میں  
خیال میں رہتا ہے خواب میں بھی وہی کتہہ لکھتا ہے انہیں خواب میں ناقوس دیکھ کر ناسیا و آئی ہوئی انفرماتے ہیں کہ میں خیال میں ہو گئے اسی  
خیال میں رہ گئے اور عمر میں اٹھو گئے خیال ہے کہ گرد ترے دوسرے احکام کی طرح حضور پر اذان کی دہرائی ہوگی کہ میں نے خواب کو دیکھا  
میں کہنا تاکہ لوگوں کو ان حضرات کی محنت کا پتہ لگے اور لوگ جانیں کہ جب ان جنگوں کی عوامیں ایسی ہیں تو ان کی بیداری کے احکام کیسے  
پاکیزہ ہیں دیکھو قرآن مجید اسکی شہادت ہے کہ خواب کا نتیجہ ہے اللہ کی نصرت پریم جیسے دیکھو کہ بیداری اور قرآن مسلمانوں میں ہر دو  
سے مشابہت بھی دیکھو ان کے احکام کیسے اللہ کا ذکر اور اللہ کی تعریف میں ہو جائے ہے سنی اور شیعہ دونوں مسلمان ہر دو ایک اللہ کی تعریف میں  
ہے کہ اذان میں تہمید نہیں لکھیں کہ کلمات ایک ایک نہیں کہہ کر اذان کی اصل یہ ہے کہ خواب پر صراحت کامل دیا خیال ہے کہ قنات میں

مَدَن قاصبت الصلوة کا جہان اللہ عزوجل کی انصاف و حکمت و تعین الذہن کا زیادہ معجزہ کے جہان کے ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ  
انسانی صلاحیت میں شفق کا انسانی حق منعمی سے عبادت کے لیے تھیں خواب میں دکھا کر میں صاف نہ دیکھا کہ عجب نہ تھیں جہان انسانی میں کوئی  
خیال ہے کہ یہاں انعام و نجات کیلئے ہے ذکر تک کیلئے جیسے جیسے جہان میں انعام و نجات میں صاف ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ  
ذہنی اسکی تعریف پر عبادت کے لیے ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ ذہنی اسکی تعریف پر عبادت کے لیے ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ  
خواب میں تم کے ہوتے ہیں، انفس کے خیالات، تجلیات و سرے، بالائی الہام ہے و خواب، انشا، احکام و عبادت ہی اور جو نہ ہوتے ہیں میرا  
خواب دنیا و عبادت خواب کی فقیہ تحقیق انعام و نجات کی تبارک و تعالیٰ میں کیا بائیں دیکھ کر اس کے مسلم ہونے ایک دیکھ کر ان میں جہان و عبادت  
انور و سیکر پر انعام و نجات بہتر و احسن کہ یہ جائز ہے ایک انسانی تبارک و تعالیٰ کا عبادت جہان میں ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ  
فرخو سکتی تھی میں یہ توحید و تعالیٰ کا نام کہ پہلی انون تبارک و تعالیٰ کے ہوتی اور سیدنا جلال و شکم میں انون عبادت جہان میں ہے کوئی شے کو کہہ کرے یہ  
معجز و معجزہ سے معجز عبادت انور و نجات کا خواب کشف مسلم کا اپنے عبادت انور و نجات کے لئے لکھ کرے خواب میں دیکھا کہ کوئی شے کو کہہ کرے یہ

اچھ کی نے حضرت عبداللہ کی خوب بیان دہی کہ اترتہ نے فرمایا اٹھ کر یہی ہے کہ ناب عمر نے کشف محکم کیا اٹھ رات تہہ یہاں فرمایا کہ اس کا دس سے زیادہ عمارتوں نے قربا ہی خوب دیکھی حضور نے اس پر خدا کا شکر کیا، اہل قہ نے کہ کتاب الودع میں کہ کسک مسلمانوں کی خوشی کا جتنا کہ جتنا کہ مسلمانوں کی عمر میں معتبر ہے اس کی حدیث پیش کی، اٹھ آپ کا نام نعتیں اہل حادثہ کے کثرت ابوبکر قید بنی تھی یہی مشہور صحابی ہیں یہی مشہور یمنی مائتہی جو سترے لوگ تھے انہیں اٹھ سے اپنے پاؤں فریخت نماز کیلئے جگاتے تھے اس چند منٹے صوم جو نے ایک ریکہ ان کا بعد کسی خصوصی طور پر نماز کی اٹھ دینا چاہئے ہے۔ گو یہ خصوصی توثیح، دوسرے ریکہ نماز کا نام ریکہ ریکہ نماز است، بعض لوگ کہتے ہیں کہ جگہ نماز کا نام لے چلے نہ لے چلے ہے۔ تیسرے ریکہ کہ چھوٹے کو اپنے پاؤں سے رات کے ریکہ نماز است، خوش نصیب ہیں وہ جنہیں حضرت کی شکر نصیب ہوئی۔ ۴۔ خوابیدہ کو شکر کرے جگاتے جاتے صومیا کو خبر یہ ہے کہ حضور اپنے خاص صوم کو اب بھی شکر کرے جگاتے ہیں جو انہیں محسوس ہی ہوتی ہے خدا نصیب کرے، اٹھ نابہ یا واقعہ غفوت غاروں کے اندر دیکھا ہے اور یہی نوٹوں حضرت جلال ہیں کہ اٹھ بزرگ ہیں کیونکہ حضرت جلال حضرت کی ذات کے حدیث پیش چلے گئے تھے۔ جہنم اٹھ صوم میں وہاں ہی آپ کی کثرت ہوئی اس صوم جو شکر مسلمانوں کی قاضی عالم دیں فرم کر کہ اٹھ صوم خصوصی طور پر نماز کی اٹھ دے کہ سترے صوم کے لیے نمونہ ہے انہیں انہیں یہ کافی ہے کہ جیسی کہ اٹھ صوم میں کیا جزو ہے اسے عرف انہیں میں ہی استعمال کیا کریں اس کے علاوہ نہیں، دوسرے کثرت میں اور فضل سے بیلہ کریں یا اللہ صوم میں لہذا حدیث پیش کرتا ہیں کہ یہ کثرت کے اندر سے نماز خبریں داخل حوائج داخل کرنے کے لیے صوم کی اٹھ صوم میں اٹھ صوم میں تیسری ہیں مگر یہ تفسیر سترے صوم میں سترے صوم میں جو صوم کو کہ نہادیں مسجد قہ کے مٹھن تھے اور صوم کے کہ بعد حضرت جلال کی جگہ آپ محمد صوم کے مٹھن ہوئے، خیال ہے کہ سترے صوم میں ہیں اور اہل باہن سترے صوم میں عبداللہ کی اس صوم کا حال صوم دوسرا دھار اٹھ صوم کی انگلیں کانوں میں دھانے سے آواز ملنے لگتی ہے اور اس

ابْنُ مَاجَهٗ : بَابُ فَضْلِ الْأَذَانِ وَاجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ :  
 الْفَضْلُ الْأَوَّلُ : عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ أَهْلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ مَا وَلَا مُسْلِمٌ : وَعَنْ  
 أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ  
 الشَّيْطَانُ لَدَّ ضَرَاظٍ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّاذِينَ فَإِذَا قُضِيَ إِلَيْهِ أَمْرُ قَبْلٍ حَتَّى إِذَا

ابھی مہر باب اذان اور نودین کا پورے کرنے کی فضیلت کے چار فصلوں میں سے پہلے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث کے ساتھ کہ اذان پڑھنے والے کو روز قیامت کے دن بھی گروں ملے ہوں گے کہ تم اور امت سے حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جب نماز کے وقت اذان پڑھی جائے تو شیطان گڑبغاڑتا جاتا ہے کہ تم کو اذان سے دور کر دے گا اور تم کو نماز سے روکتا ہے۔

اذان میں چند کام پڑھنے کی ہیں یا کہ اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے کے کان میں اذان کے وقت انگلیں کا نودین لگانا سنت نہیں بلکہ یہی اقامت دیکھ کر اس میں ہر اس بلکہ یہاں بلند اور صوبہ زیریں اگر اذان پڑھ کر اذان کی جگہ سے تو انگلیاں لگائے کہ یہاں بلند کی جگہ سے ہے اذان پڑھ کر انگلیاں لگائے کہ یہاں بلند کی جگہ سے اس اذان سے خیال میں جگہ میں ہے۔

اس اذان دینے کے فضائل میں ہے کہ اذان سے اس اذان افضل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اذان دینے میں حدیث میں مسطور کے اذان دینے کا ذکر ہے اذان کا جواب ملے ہی ہے خود بخود ہی جواب تو خود میں حاضر ہو جائے اور جواب کلمات اذان کا جواب انا ہے صحیح ہے کہ پہلی اذان سننے پر دینا ہی باتوں سے حاضر ہو جانا اور جواب کلمات اذان دینا کا جواب انا ہے کہ اللہ تعالیٰ استجاب کرے اللہ تعالیٰ ہم پر دے اور اس حکم سے ملے ہے۔ مسئلہ میں گروں نذر ہر بندوں کے یا ہر اذان دینے کی رحمت کے منظور یا نہ وقت ہمیں گئے کہ اللہ سے پکارنا ہے اللہ تعالیٰ کے یہ صہیب نہیں کہ ان کے یہ تجھ کو اور صرف گروں ہی ہوں گی کہ یہ بدینی ہے میں نے فریاد کیا اذان کو ہرگز کے کہ یہ پڑھا جو کوئی نیز ہر دکانی دے قدم میں تو کون جنت کی طرف اور کون جہنم کے لئے قدم اٹھائے ہوئے ہوں گے کہ ہر صبح پہلے بہشت میں داخل ہوں گے مسئلہ خود نذر ہونے کے لئے دکانی ہائے باکی اور تصدیق کیجئے جیسے کہے کہ لا یموت بعد من قبرہ و لا یفسد قبرہ اس سے فرمایا کہ کوئی انسان کے لئے مٹی کی قبر نہ بن جائے مسئلہ یہاں بیان گئے کے ظاہری مٹی کی قبر میں اور اذان میں دینے کی شیعہ کی تاثیر ہے کہ یہ صہیب سے پڑھا کہ اذان کہلاتے ہیں کہ یہ وہاں جنات کے اثر سے ہے کہے کہ ان میں اذان پڑھتی ہیں کہ اس کی پڑائش پر شیعہ جو ہر ہر ہر ہر ہر کی کاد سے ہر دن ہر دن کے بعد ہر کے سر اٹھانے اذان دکانی ہائی ہے کہ کوئی وہاں جنت کے اٹھانے کی شیعہ کے کہنے کا وقت ہے ان کی بات سے شیعہ ہمارے گزیر جنت کے دل کو ملن ہو گا کہنے کوئی دل ملے گا یا نہ گا، ان کی بات سے صحت کے جوابات دینا ہر ہر کی پوری تختہ

ہمدی کتب جلد اسی جملہ اکتالیس ویکھو گزاردے سے اس واسی کی انتہائی ذلت اور غرض ہے کہ ایسی حالت میں دوسرے والا گزاردتا ہوا ہی بیگا کر کے  
لے کر تھیک سرواقت میں بیٹھ کر پڑھے۔ مکہ جیزوں سے اس روز سے غیر مشفق خیالات میں غمزدہ ہے کہ کونسی  
وہ باتیں ہوتی ہیں جو زمانہ کے باہر یاد نہیں آئیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو انسانوں کے دلوں پر تصرف کرنے کی قدرت عطا ہے  
انسانی دل آفرینا کیلئے کھینچتی ہے کہ کوشش کی جائے مگر وہ کوشش کی نجات نہیں جتی چاہئے کہ دوسروں کی پروا نہ کرے نہ اپنے پرستے ہے کہیں کی اور جس  
کھانا چھڑے مکہ مشرف بھی یہ ہے کہ اگر پہلے باہر واقعہ پیش آئے تو نہ سہ سے نہ پڑے اور اگر آتا رہتا ہو کم کر سکا کہ اس کا سہہ مٹا کر  
شہر بزرگ کے چار پر میں یقین تو بخشنے مانے، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی افضل سے افضل کی تاثیر نہ جاتی ہے کیونکہ ان دونوں تہذیبوں کی ایک کو  
وہ جو دوسرے شیطان نہیں جانتا، مانگا ہے تو انسانی سے مالا مال انسان کے نماز افضل ہے معصوم فرما ہے یہی کہ عمر کے شیطان جیسا کہ ہے مالا مال ایک اور  
مصریح افضل ہیں۔ مکہ عرض کر کے کہ اگر ملے یہ مسلمان ہے نہ کسی ہے مرنے سے اکلن دیتے دیکھا اور اگر وہ شہادت پڑھنے سے سنا حدیث اکل  
اسی حدیث سے کہ تم کو ان اہل کی طرف سے نہیں امتحان سے جو انات، جمادات کہ گویا گویا سننے کی طاقتیں بھی ہیں اس سے وہ ایک حدیث شہادت  
قرآن کریم کی طرح آیات سے عزا تہیں اس بلکہ ایک حدیث مشفق ہے کہ لفظ تمام کے تحت پیش ایک حدیث سے جو جتنے ہیں کہ ایک حدیث جو کہ  
اللہ تعالیٰ کر کے دلا گیا کہ اگر اب اس سے کوئی کتاب ہے کہ ان تو سہ پرش جوتے ہیں چاہئے کہ انسانی جہاد سے ہی جائے تاکہ گواہ نیاں نہ جوتیں

تایید میں فرمے ہیں کہ اصل میں انسان مراد ہیں۔ ۱۵۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلمات افغان سارے میرا کے تھے۔ اقصاء بھی  
قی حق الفلاح۔ ۱۶۔ بعد اقصاء۔ ۱۷۔ میر تقی میر کی مثنوی میں بھی مدح میں آ رہا ہے کہ تھے اقصاء اس کے تھے الفلاح پر لاؤ کھل پڑے  
پاؤں کے دھن بکھر دیکھ کرے تاکہ دھن میں پیش پاؤں ہو جائے۔ ۱۸۔ اس سے معلوم ہوا کہ دھن کے بعد دھن پر پڑنا مستحکم بعض مثنویان  
سے پہلے ہی دھن زینچہ پیچے ہیں اس میں بھی قصہ نہیں اٹھا مثنوی ہی مدح ہے۔ شامی نے ہوا کہ کلمات کے تحت دھن پر پڑنا مستحکم  
ہے۔ خیال ہے کہ کافان سے پہلے اسد بننا لازم سے اسد پر تباہی جائز بلکہ قراب۔ ۱۹۔ جو اسے حق نہیں کہہ سکتے۔ ۲۰۔ یہ کہ وہ سب  
اور توسل کو کہتے ہیں جو نکاسی جگہ میں رہتے قرب مضموع کہ سب سے اس لیے کہ فرمایا گیا حضور کا زمانہ کہ اس کے زمانہ میں فاضل اور اس کا کہنے  
پہ در وہ جگہ حسن کہنے اسد جو کہی ہے۔ ۲۱۔ رفاہہ واضحہ ہوا حضور کے لیے کہ سیر کی دلا کر کرنا ایسا ہی ہے جیسے تیرا پر کے اسد سے پہلے  
لگے وقت اس کی جائز مال کی دوا میں دینا ہے تاکہ سب سے یہ ہو جائے کہ اس میں حضور دانا، انہیں دوا میں دینا مانگے کہانے کو اسد سے لگے مثنوی  
بعد کرنا اس کی فضا میں قرار کرنا۔ ۲۲۔ یہاں خاص سے خاص خاص فضا میں حضور کی کے تھے میں حضور کی فضا میں بہت قرار ہے۔



عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ إِنِّي مُعْتَدٍ بِالنَّبِيِّ وَالْقُضِيَّةِ وَابْتِئْتُ مَعَ مَا مُحَمَّدٌ الَّذِي وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۔ علی الفلاح ہے کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ ۲۔ پھر فرمادی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو یہ بھی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر پھر فرمادی کہے لا الہ الا اللہ تو یہ صدق دل سے کہے لا الہ الا اللہ جنت میں جائے گا ۳۔ مسلم ۱ روایت سے حضرت جابر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اذان سننے وقت یہ کہا کرے یا اللہ اس نام و صوت اور کامل نماز کے رب محمد مصطفیٰ کو وسیلہ اور بزرگ سے اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا کہ تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت و وجہ ہوگا ۴۔ بخاری روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

شفاعت کی پوری بحث خدا کی نہیں ہادی کی ہے فقیر نہیں ملے دم میں دیکھو ۵۔ صلہ ظاہر ہے کہ کون سے انسان کے لیے ایمان دینے والا ہے کیونکہ ہر ایمان والے کا جواب دینا سنت ہے ثابت نہیں ۶۔ اھل کفر سے رو بروہ سلاسل ہے جو جواب ایمان دینے پر تیار نہ ہوں ان کے بازو بڑھے والا استغفار کرنے والا و غیرہ جہاں میں بہتر ہے کہ جواب دینے والے کو چھوٹے انصاف کے ساتھ بھی کہے کہ وہ اصل میں بڑے کلاس صیغہ پر ہیں علیٰ ہر حال خدا دیکھ کر شہر پر بھی اس وقت ۷۔ عمل نہیں اس لیے ہے تاکہ شیطان خدا سے اور ان کی حاضری اس کی پور ۸۔ صلہ ظاہر ہے کہ جس کو توفیق ملے کہ جو کچھ ہے ایمان والے کا جواب ہے دل سے کہے کیونکہ نبی خدا کی کوئی بابت قبول نہیں اگر سنت دہی جنت میں ہے جو قیامت کے ہر سنگی قرآن میں مستقیم ہے اور اگر سنت راہ دینا کی جنت میں میں ملاحت کی توفیق بھی زندگی تو دل میں نامی کے سونے پر رہنا ہے کہ قرآن خائف معاذ اللہ کہ توفیق میں اللہ سے دے دے کہ کچھ جنت میں ہیں ایک دنیا میں ایک ۹۔ فرت میں جنت تھا صلہ خیال ہے کہ کثرت میں حضور کے خاص مقام کا نام رسید اور قیامت میں حضور کے مقام کا نام تمام گزیرے یہ وہ جگہ ہے جہاں حضور رہا ہائے جاہلی کے ساتھ میں عذری کہ کفار و مشرکین نبیاء و مرسلین کو خود رب العالمین حضور کی ایسی تعریفیں کریں گے جو آج ہر مسلمان وہم و گہم سے بے غماہ کیسے تعظیم اللہ میں ہے سارے قرآن میں احسان فرمایا ہے کہ کون کون کے رسول کی دعا مانگتے کا حکم دیا گیا اسی مقام پر حضور شفاعت کی بڑی فرمائش گئے ہیں جس سے حضور کے اللہ پر ہر روز شفاعت کیے گا ۱۰۔ صلہ میں اس حدیث کی تائید سے اسے ایمان پر غارت نسب ہوگا اور میری شفاعت کا وعدہ کا حق ہوگا کہ میری شفاعت پر ایمان والے انسان کے بعد ہوا

فرج مقرر ہوئے پر تمہارے لئے اذان پر گانے بجاتے تھے اگر ان میں سے کوئی توبہ کرتے  
تو مدد کرتے تھے ایک شخص کہتے تھا کہ اللہ بکر اللہ بکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ فطرت پر  
ہے چہ اس نے کہا خداوند لا الہ الا اللہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگ سے نکل گیا صواب  
سننے سے دیکھا تو وہ بکرا بن گئے والا تھا کہ اسلام عدلیت ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے فرماتے  
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مؤذن کو کہہ کر یہ یا کہہ کر میں گواہ ہوں اللہ کے سوا  
کوئی معبود نہیں کیا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یقیناً محمد مصطفیٰ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں  
میں اللہ کی ربوبیت محمد مصطفیٰ کی رسالت اور میں اسلام سے راضی ہوں تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے (مکمل)

بہت جلد کوئی ہے، بہت اہمیت نہ کہ کوہ پیکہ کا اہمیت دکھانے کے لیے اسی کے سامنے اس واقعے کا ذکر ہے۔ لیکن یہی ہے جو اس واقعے کے خلاف ہمیں اس کی شفاعت نصیب کرے۔ شاہ یحییٰ جہاں میں کندہ کے عاقل و شجاعہ کو شکرتے قومی کا وقت اذان کا اظہار کرتے ہوئے کوہ پیکہ کی قبولیت اور وقت الہی کے نفاذ کا ہے اور جہاں میں جہاد ہے، مسئلہ معلوم ہوگا کہ افغان عیسیت کو کتنی کفر ہے، سرکار ان کی جو تحریک تھے کوہ پیکہ کی کشتی ہے، جہاں مسلمان آنکھ سے اپنی جہالتیں کر رہے ہیں۔ کندہ کا اندیشہ نہیں، ہندیا میں جہاد کی ضرورت نہیں، لیکن کوہ پیکہ کا فائدہ قوت سے کیے جاتا ہے کہ افغان کوہ پیکہ مسلمان کو نہ کیے۔ مسئلہ مفہوم افغانی اشد پر اشد نے اس جہاد کے لیے متفق چند گروہیں دیں ایک ایک وقت پر یکساں ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ تیسرے یہ کہ اس کے ساتھ گناہوں کی صفائی برائی۔ معلوم ہوگا کہ مفہوم ہر ایک کے دل کا حال بھی جانتے ہیں اور سب کے انجام سے بھی خبردار ہیں۔ لیکن یہ کہوں کہ مفہوم مسلمانوں کے سامنے ہے۔ شاہ ظاہر ہے کہ وہ اذان کے لیے اشد نہیں جانتے گی، جب تو خود افغان کی اذان کا گناہ کرتے گروہوں کی مردان میں ہر روز پڑھتے ہیں جہاں اذان کی نئی شکل ملے ہوگی۔

[illegible]

سَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ يَلْفُظُ الْمَصْلُوحِ  
وَعَنْ إِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدَانَ سَبْعَ سِنِينَ  
مُحْتَسِبًا كَتَبَ لَهُ بِدَعَاءِهِ مِنَ النَّارِ سَوَاهُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَإِنْ مَاجَنَّهُ وَعَنْ  
عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ رَبُّكَ مِنْ تَمَارِي عَنَمٍ  
فِي رَأْسِ شَخْلَةٍ يُؤْذِنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيُ قِيَتُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْظِرُوا إِلَى  
عَبْدِي هَذَا يُؤْذِنُ وَيَقِيُمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ

والصلاة ابو داود، ترمذی، شافعی، سلم دوسری روایت میں معاصیر کے الفاظ ہیں روایت ہے  
حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو سات برس تک  
مرتب کرے اس کے لئے ان دنوں سے تو اس کے لئے آگ سے خاص کسمی جاتی ہے کہ ترمذی ابو داود ہیں  
روایت ہے حضرت عقبہ بن عامر سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارا رب اس  
بکری پرانے دلوں سے خوش ہوتا ہے جو ہمارے انگریزوں میں ہوتا ہے ان دنوں سے اور غار پر چھٹکے اللہ تعالیٰ فرماتے  
ہے میرے اس بندے کو رکھو ان دنوں سے تمہارے قلم کرنا ہے مجھ سے تمہارے میں سے اپنے بندے کو رکھو ان دنوں سے

مسائل کیلئے اس طرح ان کے لئے کی جانت دے کر ان کی فائدہ سے بہت سی ناریں دیتے ہیں اور مختلف کچھ وقت میں دیا جیسا کہ اس کے لئے غرض  
سے اگرچہ عام شافعی امام ہی اللہ تعالیٰ کے لئے غرض کہ ان کی کتب ہمارے امام شافعی کی کتب زیادہ مشہور ہیں اس لئے ان کا ذکر  
کیا دیکھو امام احمدی امام مسلم امام مالک کے فارسی میں لکھا گیا ہے ان میں مستند ہیں درمیان اس کے لئے جعفر بن محمد سے ان دنوں سے تو  
رب تمہارے ہمہ تن اسلامی اور سنت میں دلوں کا بعد از پانچ سوٹ اور پانچ سوٹ۔ دنیا ہے جزا ست سوٹ دیا جائے اس سے بے کلف و  
مذہب سے گزرتا کہ سنت میں داخل ہوگا، بعض فرقہ بیٹے کہ جتنے میں کہ تمہارے بعض معافی و دیگر میں کہ ان دنوں سے سبیل اللہ میں گئے انکا  
ناقد یہ حدیث ہے افشاہ اللہ سارہ فیض پائیں گے۔ کہ آپ مشہور صحابی ہیں اور ساری طرف سے عقبہ ابن اسحاق کی فائدہ کے  
بعد مہر کے دانی بنے پھر امیر معاویہ نے مصلحت کر کے اس سے میں معری و شافعی، کہ بعض دنیا کے جھگڑوں سے دلوں سے اپنی دینی قوم  
کا لئے اور فارغ کر کے اکیلے پڑے مگر ان دنوں سے کہ مسلم کہا کہ فارغ ہو گئے کہ سب ان دنوں سے ہر حال سے اگرچہ ممکن ہیں اکیلے فارغ ہوتے ہوتے غرض کہ  
ان دنوں کی برکت سے جنات و فرشتے بھی اس کے ساتھ قرار پڑے ہیں اور اسے جہات کا لقب ملتا ہے جس میں انکس، مگر حق یہ ہے کہ کبھی بھی کہے  
کہ یہ کہ ان دنوں کے میں فارغ کے اقلہ کے مصلحت اور بہت سے نام ہے۔ کہ فرشتے سے امیر و عادلانہ اور دوسرے بلکہ معصوم کی پریم اللہ تعالیٰ  
سے ہو۔ ہوتا ہے، کہ مسلم ہیں اگر فرشتوں اور ان دنوں کی رحمت میں۔ طاقت ہے کہ ایک جگہ کہ مسلمان کو دیکھیں کہ پوسلہ گاران سے فرما ہے

داخلی کروں گا نہ ابو ذر نہ عائشہ روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے وقت میں شخص مشک کے ٹیلوں پر سوئے ہوئے ایک دو غلام جو اللہ کا حق اور اپنے سوا کا حق ادا کرتا ہے اور ایک وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرے اور وہ اسی سے راضی ہوں اور ایک وہ شخص جو ہر قوم میں پانچ نمازوں کا اذان دے کہ ترمذی اور فرمایا یہ حدیث غریبہ ہے روایت ہے حضرت جابر بن عبد اللہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن کی اس آواز کی انتہا کے وسط کی بخشش کی جاتی ہے کہ اور اس کے لئے تفریق شک جو گروہی ہے کہ اگر نماز میں حاضر ہوئے والے کیلئے ہمیں نماز میں بھیجی جاتی ہیں بلکہ اور نمازوں کو دیکھنا

اس پر پڑے چھپے بندہ کو دیکھو اس سے سلا حاضر داخل ہڑا : علہ اس سے چند منے معلوم ہوئے ایک ایک کرکے دینا سے جو کچھ مشغولیت مجتہد ہے اور سرے کرکے تہائی کی باتوں میں جدوجہد اتنے فعل سے کہ طاری میں دریا کا سفر ہے اس میں نہیں میرے یہ کہ ایک دفعہ میں بھی نکلے گا انہوں نے ذکر کیے کہ کھلے کی کھل کی نافرمانی ملے کے لیے کافی ہوتا ہے۔ جو نئے کی گرفتار دنیا و دایا و ہوا سے دلوں کے اخلاص میں دیا و خیر سے واقف ہیں اور اس کو دیکھتے ہیں دینے کا لطف دیکھنے کے بعد یہ بتائی کرنا یا پوچھیں یہ کہ ان کے مستقبل بندے لوگوں کے انجام سے خبردار ہیں رب نے انہیں مغفرت اور عفو اس کی خبر سے دی ہے۔ مثلاً حریف بالکل ظہری سنی پر ہے کسی نادر کی عزت میں قیامت میں آؤ سب لوگ کھڑے ہوں گے اسی سے قیامت کہنے ہیں۔ پھر مختلف مقامات میں ہوں گے کئی عرش فہم کے سایہ میں کئی کئی کسوں پر اور دین میں جہنم میں شکر کے چاہنے پر کہ سب لوگ انہیں دیکھیں بھی اس کی ان کی خوشحالی سے نادمہ بھی انہیں چوڑا نہیں دیکھیں لوگوں کو ان سے نادمہ تھا نے اس نے لوگوں بھی لوگ ان کے نادمہ سے شامیں گے خیال کرے کہ امام سے قوم کی رضا کا مطلب یہ کہ انہم کے قول سے اتفاق سے سلطان لاف میں ہوں جن باتوں سے ان کی نافرمانی ۱۷ اعتبار نہیں کرے کسی کو نہ کر دینی بھی جسے اور نافرمانی بھی پابندی کرے وہ بھی اس خدام میں فعل سے جہنم اور دین میں حق ادا کرے مثلاً میں مبتلا کر امانت دینا اور اس کی مغفرت دینا اور اس کی نافرمانی کرنے والے کے عرش کی کبری و کھانی اور خدا ماننے کے کہنے والے کے سینہ و کبر و سب سفاقت میں بھی ہو سکتے ہیں مغفرت کی ان کی ان کی حرکت سے وہ ان ملک کے گنہگاروں کی ان کی سفاقت میں ہے۔ جہاں ملک اس کی اور نہی کے کہ ان سب

شہادت کر لگے۔ سٹے میں سمجھو، بھلا مسلمان پڑھنے کا قاپ ایکٹلہ دگر میں ناز پڑھنے سے نہیں گندے خیال سے کہ کہیں وہ انگریز بن گیا اور دوسری  
مدایت میں، اب معنی میں ۵۰۰ لاکھ ہے کہ کہیں یہی سمجھو، مراعت اور بھلا نام واپس ثواب بن کر گوش فیسوں کی سمجھو، نبی میں جرات سماج کے ساتھ حضور  
مسند کے پچھنے نماز میں پڑھیں، اسکا ایک بکھہ دوسروں کی کشفی منافق سے افضل ہے، جہ ملے ہے اہل افغان سے جتنے لوگ کہیں کی گاپانے  
گرمیں ناز پڑھتے ہیں ان سب کا مجموعی ثواب نذرانہ کوٹ ہے کہ کہیں یہی سمجھو، اور ان سب کا ہی اپنی اپنی منافق کا ثواب، سٹے آخیر  
جہ افغان میں، مسند سے آپکو حاکم حاکم بنایا اور شرع خلاف خدا و حق ملک دیے کے حاکم ہے، پھر عمر رقاصہ نے وہاں سے سوزل کے کہان اس  
بریں کا گور بنایا، سٹے اس کا سٹم تھا کہ امام تمام کوٹنے اور سوزل کر کے کا حق سلطان اسامہ کر میں ہے اس کا سوزل کر کے امام تمام کے سوزل کر کے  
میلو نہیں ہو سکا، دیکھو کہ تباہ سٹے یعنی یہ کہ کہان پڑھا کر سوزل سے ختمی کوٹنے اور جاری میں ہل فندہ پڑھا، سٹے اس کی پٹنٹے معلوم ہوئے  
ایک یہ کہ ختمی کوٹنے اور سوزل کر کے کا حق امام کو ہے اور سٹے ایک افغان پر اجرت لینا جائے کہ گور بہتر اس لئے کہ مسند نے یہاں اجرت کوٹ  
نہیں کہا بگڑ بنایا ختمی کوٹ کر کوئی بشہ افغان لینے اور ملاک خیال ہے کہ اس نذر میں وہاں اجرت دینا اگر گور کو جس حق تو اس حق کے ساتھ حق  
سب کوٹ نہیں دے نہ اسے دینا حق نہیں دے دیکھو سٹاں حق کے بالی تمام ختمی کوٹنے خلاف سٹے خلاف پڑھا، لہذا کہ خلاف دست کہیں ہے نیز  
عمر رقاصہ نے اپنے نذر میں افغان اور ملک کی تخریبی مٹر کیں حالاکہ یہاں میں جرات ہے اور ملک اسلام ختمی کوٹنے بالی افغان کے اسکا آواز

دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِي فِي دَعَوَاتِ الْكَبِيرِ؛ وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ أَوْ بَعْضِ أَصْحَابِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَا لَا أَخَذَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ  
الصَّلَاةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ  
الْإِقَامَةِ لَمْ يَحُدِّثْ عَنْهُ فِي الْأَذَانِ رِغَاءُ أَبُو دَاوُدَ؛ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُدْعَى الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ سِوَاةِ أَبِي  
دَاوُدَ التِّرْمِذِيِّ؛ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُدْعَى ابْنِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْمِدَادِ وَعِنْدَ الْمَبَايِرِ  
حِينَ يَخْرُجُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَفِي سَائِرِ مَا وَابَتْ وَتَحْتَ الْمَطَرِ سِوَاةِ أَبِي دَاوُدَ وَالدَّارِمِيِّ

داؤد ترمذی، دولت کبیر روایت ہے حضرت ابو امامہ سے یا بعض صحابہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت بلال نے ہمیشہ کسی مجلس  
کی سبب انہوں نے کہا تہ تاسبت، اصلوگے کو حضور فرمایا کہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نام دہم رکھے اور ان کے  
میں وہی فرمایا جو حضرت عمر کی اذان حدیث میں ذکر ہوا ہے، ابو داؤد روایت ہے حضرت انس سے فرماتے  
ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان اور تکبیر کے درمیان کی دعا تو نہیں ہوتی تھی ابو داؤد ترمذی  
روایت ہے حضرت سہل بن سعد سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تے دو دعائیں روزتیں  
کی باتیں یا مست کہم رکھ دیکھاتی ہیں اذان کے وقت کی دعا تے اور مباد کے وقت کی دعا جب بعض بعض کو  
کرتی کر رہے ہوں گے اور ایک دعائیت میں ہے کہ بارش کے وقت کی دعا تے (ابو داؤد، دارمی)

سننے ہی یا فتن کے بعد کہ جسے کسی زیادہ ظاہر ہی ملے جو کہ شام کا وقت بھی قبولیت کا وقت ہے اور ان کا ہونا بھی اس کے ضروری وقت  
کے لیے یہ دعا مشافہ فرمائی گئی ہے دے والے سے مراد تو نہیں ہیں یعنی انی مؤذنین کی ان مؤذنین کی رکعت سے مجھے کتنے شے معلوم ہو کر وہی کی بات  
کے قبل دعا لگنا جائز ہے لہذا اگر کہتے ہیں کہ فضیلا اپنے حبیب کے بعد ان کی فضیلت مجھے نقش ہے، سنلے اس سے معلوم ہوا کہ ان کی طرح  
کبیر کا بھی جواب دیا جائے اور قَدْ قَامَتِ ۱۰ الصَّلَاةُ پر جواب دیا جائے، خیال ہے کہ راویوں کا یہ کہنا کہ بعض ماہر نے فرمایا حدیث کو کشف  
نہیں کیا کیونکہ کما کرتھا بعد ازاں میں کوئی حق نہیں، سنلے ظاہر ہے کہ اس سے افان تکبیر کے بعد ان کی صلاوت مبرا ہے کہ اس میں جب  
ہیں زمانے کے قبل ہوئی اگر کہتے ہیں کہ ان سے مصلح دعا مانگے تاکہ اہل حدیث پر حق ہو جائے یعنی ماہر نے عرض کیا کہ معصوم میں اس وقت کیا دعا  
لگائیں تو یہاں دنیا کی امن و رعایت لگو، سنلے یہی خوف کے ان حق ناسخ جو ہے کہ مردان افان میں کہہ جواب افان کا وقت ہے سنلے ہزار  
کشت و فتن کی حالت میں جب فانی کا زور نہ کتنی کر رہے ہوں مسافروں کے فاضل شہید ہو رہے ہیں کہ بہترین بات ہے کہ ان کا اس سے بنا

[illegible]



مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
 الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثَمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ؛ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يَتَادَعِي فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ وَمِثْلَ هَذَا يَتَعَيْنَا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ؛ وَعَنْ عَائِشَةَ رَأَتْهُ  
 اللَّهُ عِنَّمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَدَّدُ قَالَ وَأَنَا  
 وَأَنَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ؛ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

نَحْنُ أَفْزَانُ دِي حَضْرَتِ صَلَاحِ بِنِ عَمِي دِي كِبَاوِ مُؤَذِّنِ نِ كِبَاوِ تَسْتِ اَكْرَبِ اَسْمَ نِ عَلِ الصَّلَاةِ تَوَاسْتِ فَرِيَا  
 حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ جِبْرِ حَتَّى عَلِ الْفَلَاحِ كِبَاوِ تَوَاسْتِ فَرِيَا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ صَلَاحِ الْعَظِيمِ  
 اَسْمَ كِ جِبْرِ دِي كِبَاوِ مُؤَذِّنِ نِ كِبَاوِ جِبْرِ فَرِيَا كِ مِي نِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاحِ عَلِ دِي كِبَاوِ جِبْرِ دِي كِبَاوِ  
 (احمد) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی فرماتے تھے  
 جلالِ افغان دینے کھڑے ہوئے جب خاکوش ہوئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیسے سے اس طرح  
 کہا کرے جو اس نے کہا جنت میں داخل ہوگا (النسائی) روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
 سے فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو شہادتین کہتے سنتے تو فرماتے تو میں بھی اور میں بھی  
 سننے (ابوداؤد) روایت ہے حضرت ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عَلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ نَحْنُ أَفْزَانُ دِي حَضْرَتِ صَلَاحِ بِنِ عَمِي دِي كِبَاوِ مُؤَذِّنِ نِ كِبَاوِ تَسْتِ اَكْرَبِ اَسْمَ نِ عَلِ الصَّلَاةِ تَوَاسْتِ فَرِيَا  
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ نَحْنُ أَفْزَانُ دِي حَضْرَتِ صَلَاحِ بِنِ عَمِي دِي كِبَاوِ مُؤَذِّنِ نِ كِبَاوِ تَسْتِ اَكْرَبِ اَسْمَ نِ عَلِ الصَّلَاةِ تَوَاسْتِ فَرِيَا  
 كِبَاوِ جِبْرِ دِي كِبَاوِ مُؤَذِّنِ نِ كِبَاوِ جِبْرِ فَرِيَا كِ مِي نِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَاحِ عَلِ دِي كِبَاوِ جِبْرِ دِي كِبَاوِ  
 کے نماز میں مدینہ پاکر معذات پائی وہ ملے یعنی عیسا مسطورہ حدیث تا پھر درجہ اولیٰ شریف فرمایا یہ کلمات نہ دہرائے بعض ملاکوں کا یہ ہے  
 گزرا وہ تو یہ ہے کہ کلمات بھی دہرائے اولیٰ شریف بھی پڑھے لے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا تھا یہ ہے کہ پہلے ہی ہی الصلوٰۃ پر میں غری  
 اولیٰ شریف ہی پڑھی ہوگی گزرا دیکھنے نے اختصار کیا یہ اسے تھا یہ ہے کہ کلمات افغان لاہجہ ماوراءہ یعنی افغان و کلمات دہرائے تو جنتی ہے کہ اگر  
 کافران کے طور پر ان کی نفق کرے تو اس کے کڑی اور شاذ ہوگا اس میں اختلاف نہ کیا گیا کہ جب افغان دہرائے تو یہ جنتی ہے تو افغان دینے پر

جبریل صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لئے جنت واجب ہو گیا اور ہر وہی اس کی انوار کے عوض ساتھیوں اور دیگر کے عوض نہیں بخلی  
 کھلی جائیگی کہ وہ اس بابر و سدرت ہے انہی سے فرشتے ہیں کہ ہم کو مغرب کی انوار کے وقت دعا کا حکم دیا جاتا تھا۔ یہ قدرتی  
 دولت کبیرا باب اس میں دو تفصیل میں مذکور پہلی فصل روایت ہے حضرت ابی مسرور سے فرماتے ہیں: **خبرنا**

[illegible]

[illegible]

سلسلہ آپلامانہ ہلک کثیت، ابرو سیلیان ہے قبیلہ خیث سے ہی ایک وندسی حضو کے پاس حاضر ہوئے۔ ۱۲۰۰ھ قاضی ربیعہ میں قیام کیا، عبداللہ کے زمانہ میں مشہور ہیں وہی ذات پائی، سلسلہ وادع ہونے کے لیے ۱۲۰۰ھ قیام کرنے کے بعد سلام بجا کر مدینہ سے چلے وقت حضرت اقدس میں حاضر ہوا سنت صحابہ ہے، ابھی حجاج مکر منفر سے چلتے وقت طوف وادع کرتے ہیں اور حیدر پاک سے وضعت ہوئے حضرت سلام وادع عرض کرتے ہیں، سلسلہ یعنی انصاف و دیگر کوئی بھی کہے نہ گرامت بڑی اس کے سفر کی تیسرا لیے لگا کی سفر میں کوئی مقام مقرر نہیں ہوتا مسجد میں جہانم مقرر ہوگا دیکھا کہ گاہک جھوٹا بڑا میاں کر دیکھ لیا دیت میں ہے ریشہ میں بہت تفصیل ہے علم میں بڑا اثرات آواز بڑا انصاف اب پیر پیر گوی میں بڑا، عرض بڑا، اس حدیث سے مسلم بڑا کر افغان سے امت، انصاف ہے ابھی مسلم بڑا کر سفر میں بھی حج، افغانان حاجت سے نذر پیشین چاہیے نذر کر وادع ہی ہوں تو قہر مات کریم، الگ الگ نذر پیشین یعنی مدائن سے حدیث کی بنا پر افغانان کو نذر خاں یا دیگر صحیح پہلے کر افغانان سنت، جان خدا دین میں سے ہے کہ اس کے لئے پیر جہاد واجب، سلسلہ سبحان اللہ کیا ایان افروز کھر ہے یعنی میں حدیث و کمال قرآن کی برکت کوئی تفسیر میں ریشہ صرف غار کا حکم دیا طریقہ اذانتا یا غار یا جارہ ہے، اقبوا العلوق کی تفسیر میں ہوا لایزال علی سائرہ لکڑی کا ہی صل ہے ۱۲۰۰ھ کثارت کو کرم قرآن کی تفسیر کہتے ہیں، سلسلہ یعنی افغانان دغا و دغا وقت میں ہوں لہذا کہ افغانان وقت سے پہلے جان نہیں ماضی، اگر کی تفسیر ابھی لکھ چکی سلسلہ مدینہ منورہ کی طرف غزوہ فتح مشہور میں ہوا، قرینہ، ۱۲۰۰ھ سلسلہ غزوہ خیر کو مامور کیا، اللہ نے شانہ دفع معاف مائی

[illegible]

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرٌ لَا قَاقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِهِمُ الصَّبِيَّ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ مَنْ  
بَيَّ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي  
مِنَ ذَلِكَ وَمِنْ أُنَى قِتَادَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيِمَتِ  
الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي قَدْ خَرَجْتُ مُتَّفِقِينَ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيِمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتَوْهَا تَسْعُونَ وَ  
أَتَوْهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمْ السَّكِينَةُ فَمَا أَذَرْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا أَكْمَفَاةً وَتُتَّفَقُ عَلَيْهِ  
وَفِي رِوَايَةٍ الْإِسْلَامِ كَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا كَانَ يُعْمِدُ إِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ وَهَذَا

اور حضرت بلال کو حکم دیا انہوں نے ملائی کیمیری پھر اسے سب کو فجر پڑھائی جب نماز پوری کر چکے تو فرمایا کہ جو نماز بھول جائے تو ادا کرنے پر پڑھے۔ افسوس تھا کہ فرانسے کے کیمیری یا درمنا خاتم کریم نے اسلام، رعایت ہے حضرت ابو قتادہ سے فرماتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز کی کیمیری کہی جائے تو نہ کھڑے رہتی کہ مجھے نکلنے دیجو نہ (مسلم بخاری) روایت ہے ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نماز کی کیمیری کہی جائے تو دوڑتے جاؤ بلکہ چلتے ہوئے ائمیدان کیساتھ آؤ تہ جو پاؤ پڑھاں جو جائے پوری کر لو (مسلم بخاری) مسلم روایت ہیں کہ چونکہ جب کوئی نماز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ نماز اسی میں سزا سے ہے یہ

[illegible]

البَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي فِي الْفَصْلِ الثَّالِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَنِ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَا أَنْ يُوقِفَهُمْ لِلصَّلَاةِ  
فَقَدَّ بِلَا وَرَقْدٌ وَاحْتَقَى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتِ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَأَسْتَيْقَظَ  
النَّوْمُ فَقَدْ فَرَعُوا فَأَمَرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرَكِبُوا حَتَّى  
يَخْرُجُوا مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هَذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا  
مِنْ ذَلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْزِلُوا وَأَنْ  
يَنْوُصُوا وَأَمْرٌ بِلَا أَنْ يُتَادَى لِلصَّلَاةِ أَوْ يُقِيمَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

باب دوسری فضل سے خالی ہے جمیری فضل روایت ہے حضرت ذہابین اسلم سے لے کر خاتمہ میں ہر ایک روایت  
یہی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھنے کے رستے میں نزول فرمایا اور حضرت بلال کو اس لینے مقرر کیا کہ انہیں نماز کے  
لینے کا جو دیں تہب حضرت بلال اور سب حضرت سونگے کے اور جب جاگے جبکہ انہیں سورج چمک رہا تھا قوم نے  
گھبراہٹ ہو کر کہا انہیں نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سوار ہو جائیں حتیٰ کہ دور اس جنگل سے نکل جائیں اور  
ذہاب کا کہہ چل میں شیطان کا کہ لوگ سوار ہو چکی کہ اس جنگل سے نکل گئے پھر حضور اوسل علیہ السلام نے انہیں حکم دیا کہ اتریں اور  
دھوکریں اور حضرت بلال کو حکم دیا کہ نماز کی کبیرا اذان کہیں پھر نبی کرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں

[illegible]

[illegible]

نادر خان قزوینی قیاس نہیں بت عارف خراب خانوں میں نادر اس لیے کوہ پربت پر چلا کہ اس کا قریب و بیکر کھڑا ہے یعنی نادر عزم میں نادر کوہ کو پہنچ کر اس کے پاس لے گیا لیکن وہ شیطان سے شہ غاہر ہے کہ یہاں آؤ ہمیں ڈاکو بہتتی انہی کو دیکھ کر ان کے لیے چھوٹے ٹکڑے ملا دیے ہیں یہ خیال جس کو کر سحر ہے انہی کا ذکر کیا بلکہ یہ کہ: ملے معلوم ہوا کہ اگر کسی قوم کا نادر ملے تو خدا بہار است کی طرح اسے گھاسے پھینک دینا اور اس سے بڑے سلعہ خیر اگر چاہا تو قومیں تیاست ہی کھلے ان شاء اللہ تو اس کی ہر بات پر کراہی جاتا دینا نیز دوست کی پھرتی میں ہے لہذا اس قتلہ پر مگر اڑا دیا اس میں سچا لائی مکین ہیں۔ سلعہ اکثر ضعیفوں کا یہ قول ہے کہ ہر نادر کی تفتاب چھوڑ کر کے جانے لے گھر یعنی نادر کی تفتابی آہستہ قزاق سے آگے نہیں ملے یہ حدیث ہے اس سے معلوم ہوا کہ نادر اگر کسی قتلہ کرے تو قریب سے اس کا اگر کسی نادر سفر میں تفتاب کرے تو یہ نیز اگر کوئی نادر تفتاب سے پہلے تفتاب سے شستہ میں قتلہ کرے گا۔ سلعہ سرور بدیع الہی علی اللہ علیہ وسلم حضرت جان کی صفائی بیان فرما ہے یہی کہ انہوں نے کہا ہے کہ علم کی مخالفت نہ کی جو کہ پڑنا شیطان کی حرکت سے ہوا۔ بحال بلکہ قصوری اس سے چند سلعے معلوم ہوئے ایک یہ کہ یہ سلعہ کثرت شیطان کو گھون کو ایسے تنہا کرتا ہے جیسے ہاں پتے کو سوتے وقت اس وقت کا ہی پرشہ کاٹنا چاہیے دوسرے یہ کہ شیطان کبھی معمولی بندوں پر بھی دوسرا یہ شیطان رتبے ہاں نہیں گراؤ نہیں کر سکتا۔ لہذا بعد اس آیت کے خلاف نہیں اس آیت کی تفسیر جو قیاس لکھ: عَلَیْہِمْ سُلْطٰنٌ مِّمَّہِمْ یہ کہ حضرت اوز علی اللہ علیہ وسلم سے یہی ہوگی کہ ہر حال سے خبردار رہتے ہیں اور شیطان کی حرکتوں کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ دیکھو یہ تفتاب نے یہاں



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ ابْنُ بَكْرٍ  
أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَلْنَا مَعْلَقَتَانِ فِي أَغْنَابِي الْمُوَحِّدِينَ لِلْمُسْلِمِينَ صِيَامُهُمْ  
وَصَلَاتُهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَكْجَهٍ بِابْنِ الْمَسْجِدِ وَمَوْضِعُ الصَّلَاةِ الْفَصْلُ  
الْأَوَّلُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ

طرح جنوری جیسے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بحر صدیق کو خبر دی تھی ابو بحر صدیق بوسے میں گواہی دیتا ہوں آپ مجھے  
رسول ہیں صلی اللہ علیہ وسلم، مالک روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کی  
گواہی میں مسلمانوں کی دو چیزیں رکھی ہوئی ہیں ان کے رونے سے دنیا کی باتیں ابھر جاتیں پھر ان دنوں ان کے معاملات کامیاب  
پہل فصل روایت ہے اس جاس سے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہے سشریف

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کتاب کے طور پر مجھے قلم کر دیا کروں تو جہاں کو چاہوں یا وہ عذر فرماتے جہے مجھ محبوب کی خیمہ میں اسی طرح وہی ہے  
اس کی پیری کا کیسا دل ہو گا اب فرما ہے حضور ﷺ دین پر تھما دین پر تکلیف لگائی ہے اسلام ہو گا کہ انت کا کھولا اپنے راستی  
کے ہر حال سے غور ہے، خیال ہے کہ یہاں جہاں کی نیند کا سبب شیطان بنا کر نیند کا خالق رہا ہے اس لئے اس کی کچھ عطا کی حدیث میں اس  
نیند کو بہک طرف غروب فرمایا گیا اس لیے ان خیمہ کی طرف فقیر کی اس تقریر سے بہت ہی کیا اس عطا عطا دین سے بہت اظہار یابی ہے  
سلا کر ناز پر خدا کا شایان نے مجھے تنہا کو اس سوگیا اس سے سلام ہو گا کہ اکثر مہر کم شیطان کی وکالت محسوس کرتے ہے بلکہ کبھی شیطان  
وکیلیں کرتے دیکھتے ہیں تھے اور بڑے ہیں جیسے تھے اور وہ ان کے اس قدر بھوت ہر مکان خاصا کافی مالک کر صالک غائب کر اس مشکل شریف میں  
آئے تھکا۔ سلام یقیناً آتا ہے آپ کی رسالت انھوں دیکھتی ہو گی کہ اگر اسی سے رہا ہوں سلام ہو گا کہ حضور ﷺ علیہ وسلم قلم نام غیب آپ کی  
نبوت اور رسالت کی دلیل ہے جو کہ قلم کا انکار کرتا ہے و پروردہ نبوت کا انکار ہے اس کی پسندی تحقیق ہماری کتاب جتنا حق مدلی میں دیکھو۔  
سلا کر کوئی قانون کے قانون سے اور نہ سے دونوں کے ذریعہ ہیں۔ کہ ان سے ہی کھری اور نہ سے ہر اور قانون سے ہی نماندگی کا اور اگر ان میں سے  
وقت پر ہیں گئے، لوگوں کے لئے سے غار دہشت ہمیں گئے اور سب کا خواب ان کو گئے گا اگر غار دہشت پر ہیں گئے تو جبکہ ناندہ سے ناز پیدا ہوں گے  
اسد اللہ ابی عزت پر ہر وقت ہے میں ایک حدیث نقل فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جنت میں پہلے فرمایا جائیں گے پھر بیت اللہ  
کے مومنوں کو اور پھر بیت المقدی کے مومن پھر سلا کر کوئی ملکہ مجھ کے نبی سے ہیں کہ اگر مگر شریعت میں میں اگر مجھ سے جو زمانہ کے لیے  
وقفہ میں وہ حدیث تحریر میں ہے کہ مدنی تحریر کرے لیے مجھ سے اس کے معنی ہیں کہ ہر جگہ ناز نہ آئے ہے۔ پچھلے دنوں میں سوا

قبل از  
وقت  
ادب  
حسین

مسجد  
مسنی  
لغری  
شرفی

مبادت مخالف کے اور کس مخالف ہوئی تھی، غارت کے فضائل سے ملو وہ بگڑی جہاں غارت گرد یا فرگرد، ہے خیال ہے کہ گھر میں مانی ہوئی  
 سیدہ افسانہ ہے مگر وقت نہیں ملے یعنی فتح کر کے وہ ایک کثیر شریف بنت بنائے گئے۔ پھر اسے آب خرم سے دو گیا، پھر حضور خود ملی اللہ  
 علیہ وسلم اس کی شریف سے گئے۔ انفال ہے کہ کثیر منظر اللہ بھائی شریف تمام بھائی بگڑی مانی سے بڑھ کر ہے (راقۃ کلہ صبح ہے  
 کہ حضور خود شریف ہے اور وہاں غارت ہوئی ہے۔ حضرت ابی واس کا اس آفرین ہوئی کیونکہ اس وقت کہ حضور علیہ السلام ان واقعات کے  
 ساقدار تھے۔ آگے حضرت جلال کی دولت آکر یہ کہ آپ نے وہاں غارت ہوئی اور اس وقت تک حضور اور یہ اس وقت تک بجا رہے تھے ان کی  
 خبر دیکھ کر بے ایمان کی ہوشیاری اس وقت تک غارت ہوئی تھی ہے اور وہاں نبوت اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کوئی ہے سیدہ کہ کثیر بگڑ کر کے  
 دار و جہنم کے کسے اور کثرت کے کثرت ہے یعنی انقیاس کہ یہ تمام فضائل کا تہذیب ہو گیا کبھی حضور نہ ہوگا۔ اسی میں شریف و فضائل اس طرف بھی جو ہا ہے  
 کہ کثیر بہرہ و فضل ہے سلاک غارت کے سامنے بننا ضروری نہیں کہ کثیر کے اند غارت یعنی جہنم کی طرف نہ کہ تہذیب کی طرف نہ کہ غارت پر مانی  
 ہے خیال ہے کہ کثیر باں کی اخلاص نام ہے جو ہر سے آہن کہ کثیر بگڑی و نام و کثیر بہرہ و تہذیب کے اند غارت نے انی محبت میں کثیر کی طرف نہ کہ  
 سامنے دیکھ کر غارت ہے۔ کثیر بگڑی و نام و کثیر بہرہ و تہذیب کے اند غارت نے انی محبت میں کثیر کی طرف نہ کہ  
 حضور نے نہیں کہ کثیر باں کی اخلاص نام ہے جو ہر سے آہن کہ کثیر بگڑی و نام و کثیر بہرہ و تہذیب کے اند غارت نے انی محبت میں کثیر کی طرف نہ کہ  
 ہے اور اخلاص نام ہے جو ہر سے آہن کہ کثیر بگڑی و نام و کثیر بہرہ و تہذیب کے اند غارت نے انی محبت میں کثیر کی طرف نہ کہ

[illegible]

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اِلَيْهِ وَسَلِّمْ فَقَالَ جَعَلَ عُمُوْدٌ اَعْنِ يَسَارِهِ وَنُحُوْدٌ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ  
ثَلَاثَةُ اَعْمَدَةٍ وَّرَاءَهُ وَكَانَ اَنْبِيَاً يَوْمَئِذٍ عَلَى سِنَةٍ اَعْمَلَةٍ ثُمَّ صَلَّى مُتَّفِقٌ عَلَيْهِ  
وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً فِيْ مَسْجِدِيْ

مسلم نے کیا کیا تو فرمایا ایک ستون اپنے بائیں اور دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے  
رکھے کہ اس دن چھ ستونوں پر پختہ پھر نماز پڑھی (مسلّم بخاری) روایت ہے حضرت ابو ہریرہ  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمر میری اس مسجد میں ایک نماز

مسجد میں وہاں چھ ستون جملہ سے یا عثمان نے اللہ کے کئی کئی تاکہ لگائی کہ جو نماز پڑھا جائے، اس کے نیچے اگر کعبہ بند کئے اس کی نماز  
باز رہی مسجد کعبہ میں نہ کیا

سہ بنی حذافہ کعبہ سے داخل ہو کر سامنے والی دیوار کے قریب پہنچے تھے کہ تین ستون بیٹھے تھے کہ کعبہ کے دو طرف اور دو طرف قریب ہو گئی پھر نماز پڑھی اس  
روایت سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے سیدنا باطل نے انھیں دیکھا اور قریب قریب ہیں، یہ واقعہ فتح مکہ کے  
دن ہی کا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کعبہ میں پھر نماز پڑھنے پر انھیں بھی نہیں کا جبکہ امام مالک کا کہنا کہ کعبہ میں قبل نماز میں پڑھنے پر  
امام شافعی کے ہاں اگر وہ نماز کعبہ ہو تو دعا کی طرف متحرک کئے نماز میں نہیں گرا، امام احمد کا نقل بہت قوی ہے اس حدیث کی جوی  
تاہم کہانی پہلے حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز پڑھی تھی نماز دیگہ کی قید نہ لگانا کہ کعبہ میں نماز پڑھنا انھیں حرام میں نماز نہیں۔

لطفی بعد ازاں تھے فرمایا عثمان ابن عفان فرماتے ہیں کہ فتح مکہ ہجرت پہلے میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضور اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میرے لیے آج کعبہ کو دو دو میں نے آپ کی بیٹی بے لابی کی مگر حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بڑی بڑی نواہی  
اور فرمایا کہ اسے عثمان مغربیہ وہ وقت کہ آپ نے کتبہ میں چاہا کہ میرے ہاتھ میں دیکھو گے جسے چاہیں دوں، میں دیکھا کہ اگر آپ اپنا حق فریضہ جاکر  
جائیں گے اور کعبہ میں داخل ہو جائے گا، فرمایا نہیں دیکھ کعبہ کی تم کعبہ کو کسی دن عزت شہ کی کہ مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اگر آپ کے گھر کیوں نہ لیں  
بانتھالی نہیں جاتی تھی کہ کعبہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ اسے بہت اشراف و بقیہ حشر میں تو فرمایا کہ اسے ہم نے آپ کی  
سج دیج دیگی تو میرے حکم کے مطابق چل گیا اولی ایام کی گئے تھے وہ وقت نماز کی خدمت میں نماز پڑھ کر آپ اپنے دربار میں ہو گئے تو کعبہ میں

تھامہ وہ دکھانے کے لئے چلے گئے تو لڑائی کے ساتھ وہاں ہوا وہ وہاں ہے اللہ وہاں نماز کی سزا ہے، ایک دفعہ بہت سے ہیں جن  
تو انہیں سے مدد کرے گا، کسٹریں سے انہیں دیکھ کر وہاں ماس سے عاتات ہوئی انکا حال بھی برا ہی تھا۔ چنانچہ انھیں حیدر خانہ میں رکھ کر  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے سامنے ہو گئے، پھر فتح مکہ کے دن جو کہ وہاں شہر میں ہوا انہیں حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے سامنے حیدر خانہ میں  
چاہا لکن حضرت جابر نے اپنے چاکر چاہا کہ وہاں چلے گئے وہاں چلے گئے، انہیں دیکھا کہ وہاں کھڑے تھے وہاں قریب تھا کہ انہیں کعبہ میں تھا کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ

هَذَا أَحَبُّ مَنَ الْفِ صَلَوةٍ فِيْهَا سَوَادُ الْإِلْسِجِدِ أَحَدًا مَّفْتَقٌ عَلَيْهِ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْدُ الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَمَسْجِدِي هَذَا مَفْتَقٌ

دوسری مسجد میں جزا نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اسے اسلام بخاری کی روایت ہے حضرت ابو سعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں مسجدوں کے سوا کسی طرف کہاؤں نہ دو بار صحن چاہیں۔ ایک مسجد حرام۔ ایک مسجد اقصیٰ اور ایک مسجد میری مسجد (مکہ کی)

اسلم کے چار کے مقابلے میں جب خبر کی یہ کیفیت ہے تو اگر کم خروار کے قربان فرمایا ہے جس الہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے ہو تو چاہے جسے چاہے لے کر فرمایا مشائخاں میں، میں بروا مسنونہ حاضر فرمایا اور چاہی بیشتر میں جسے کہ اس بنا پر یہ کہتے تھے اَللّٰهُ يَكْفُرُ بِكَ مَا تَكْفُرُ بِاَنْتَ اَنْتَ نَامِيَةٌ اِنْ اَخْلَيْتَا۔ پھر زندگ بھر چاہی مشائخ کے پاس بھی نہات کلاکت انہیں نے اپنے بھائی خیر ابن عثمان کو ملایا:

سلفہ میں مسجد نبوی کی ایک نذر سامنے لے کر تشریف لے گئے باقی تمام چار کی مسجدوں کی بڑھانہ سے بہتر ہے خیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد صرف وہی نہیں ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز میں تھی، بلکہ ہمد میں جو اس بنیاد میں آگئی وہ حسب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد ہی کہلائی کی اہل اس کے مسجد میں نماز پڑھنا مذکور ہے وہی دور ہوگا، اگرچہ اس مسجد میں جو نہ نبوی تھی مسجد، خصوصاً جنت کی کدوئی نماز میں جو

نیز میں حدود و اطراف سے قرب زیادہ ہوگا، اسی حدود و اطراف زیادہ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کی ایک قوس میں ہوا ہے خیال ہے کہ کبریا کی غلاظت میں بہت اندر شریف کی غلاظت اگرچہ کم ہو مگر وہ اندر قرب میں وہاں کی ناز سے بھی زیادہ ہے کیونکہ وہاں کیسے تربت و حیران اسی سے ہے، جس نے کبر کو قبول کیا۔ اسی لئے فتح تکر کے بعد میں جہاد میں و انصار عربی میں ہے کہ وہیں کی ناز سے کو دل وہاں سے

متبول کیا مرنے نے فرمایا کہ موت غارت کے لئے زیادتی نہیں ہے بلکہ روز کی قربات کا بھی حال ہے، خاص خاص ملاطمتی خاص وغیرہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اعلیٰ و مستوجم اطراف سے آتی ہے وہ کبریا و خود و عرفا عالم سے پہلے نقل ہے سلفہ میں سوانہ مسجد کے کہلائے کہلائے اس لئے سڑک کے مالک وہاں ناز کا ثواب نیاں ہے محض ہے جیسے بس لوگ جو تشریف لائے وہاں سے پہلے جاتے تھے کہ وہاں

کی جامع مسجدیں شب نیاں شہر غلط ہے بلکہ کی مسجدیں ثواب میں بالابریں، اس کو جو پر مدیت باطل واضح ہے وہاں حضرت نے اسی کے معنی یہ سمجھ کر سوانہ نبوی مسجد کے کسی اور مسجد کی طرف متوجہ ہوام ہے لہذا عرس زیدت نمود و غیروہ کے لئے سفروم اگر مطلب ہو تو یہ تجارت ملاقات کے ملاقات علم میں کیجئے غیروہ تمام کاس کے لئے سفروم ہوں گے تو پہلے سے لا محکم صحت کریں، جاتے گاہوں صحت قرآن کے خلاف ہے کہی اور دیگر احادیث کے بھی دہر ہے کہی بڑی بڑی تازیانی کا ٹکڑا کیلی ٹکڑا ٹکڑا کیلی۔

مرتا نے اسی ہنگام اس نے زیدت و عرس فرمایا کہ چونکہ ان میں مساجد کے سوا تمام مسجدیں مسجدیں ہیں وہاں سے سلفہ مسجد کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي يَوْمٍ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَاكِبٌ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللَّهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلِّقٌ بِالسَّجْدِ إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَنْبُذَ إِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ رَجُمَتَا عَلَيْهِ وَفَقَرَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ حَالًا قَائِمًا وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَتْ إني آخفُ الله وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَخَفَهَا

[illegible]

افان کی آمد آئے، یعنی ماعوں کے لیے دواؤں کھرخواست ہے، سکہ یعنی اپنی رشتہ کاری میں یا عرض اعلیٰ کے سامریں بالکیاست کی دعویٰ نمودار ہے۔ سلاہ معنی دونوں بادشاہ اور حکام جو بیادیں بنافاں کسٹیں، کیونکہ دنیا ان کے سایہ میں رہتی تھی لہذا یہ قیامت ہی سب تھائی کے سایہ میں جسے سنگار، یعنی تمام سے افضل ہے اس کے انکار کو کہ جسے پہلے بٹرا، ماعل حکام بھی اس بشارت میں داخل ہیں سکہ یعنی جوانی میں گناہوں کے پیکر اور بیک کی یاد رکھو چونکہ جوانی میں اعضا اور نفس گناہوں کی طرف مائل ہوتا ہے اس لیے اس زمانہ کی عبادت و شعاپہ کی عبادت کے افضل ہے۔ دوسری توبہ کہوں سنت پیغمبری امت و تہذیب کی گناہوں کا غلام مسخوہ پر ہزار گارہ سکہ صوفیہ فتنے میں کہوں کہ سید مرید ہو تا ہے جیسے جلیل پائی میں اور منافق ایسا جیسے چڑیا بکرے میں اسی لیے غلام کے بعد جہاد و نواد مسجود سے بھاگنا مانا اچھا نہیں خدا تعالیٰ دے تو سب میں پہلے اکڑا اور بعد میں چھاڑا اور جب باہر ہو تو کان افغان کی طرف گئے دیں کہ کب انہیں ہواور کہہ کر جانیں تھک کر کسی محبت سے رب دماغی ہواں سے محبت کریں اور میں کی نفرت کے سبب دماغی ہواں سے نفرت کریں بے دین اور بد عمل اولاد کے نفرت، حتیٰ انہی سے محبت عبادت ہے۔ سہ توبہ خوش کر گناہ از خدا باشد خدا نے یک توبہ گناہ کا خباثتہ یعنی گناہ کے دوست کی بد رفتاری کہ آت ہو کر اس سے الگ ہو جائے اور انی دشمن کے توفیق پر بغیر دلوں کو اس کا دوست میں جانا بہتر میں عمل ہے۔ شہ یعنی خوف خدا یا محنت جناب سلطان سے اور بدویم بندہ نے تہائی کی قید اس لئے لگا کی کہ سب کے سامنے دوسرے عباد کا انفرض ہے کہ یعنی خود اپنی محنت اس سے بد عمل کی کیا خواہش کرے اور وہاں مذکور ہو تو کفر یعنی خوف خدا سے بچتا ہے بہت مشکل ہے۔ اسی لئے رب تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے اس فعل خیر کی تعریف فرمائی کہ میں نے مانا، اور نصیب کرے، خیال ہے کہ اسے کہیے نازک کو توبہ و محنت سے کہ دینا زیادہ نہیں تبلیغ ہے۔ میں اس



[illegible]

يُحَدِّثُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ: وَعَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَّ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَعَنْ أَبِي تَنَادُخَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رُكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالٍبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدِمُ مِنْ مَسْجِدٍ إِلَّا نَهَّأَهُ فِي الضُّحَى كَذَا أَقْدَمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلَّى فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

اور حضور تو کو ملے نہ مسلم بخاری اروایت ہے حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ قبل از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے کہ جب میں تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو کہہ دے اہی کہنے اپنی رکعت کے دورانے کھول دے اور جب  
 نکلے تو کہہ دے خدا ہا میں تجھ سے تیرا فضل انگاہوں نہ مسلم اروایت ہے حضرت ابو قتادہؓ کے فرمایا  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے  
 مسلم بخاری اروایت ہے حضرت کعب ابن مالکؓ سے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی سفر  
 سے واپس ہوتے تو وہاں میں جا شت کے وقت ہی تشریف لاتے پھر جب کہتے تو مسجد سے ابتدا کرتے وہاں  
 دو رکعتیں پڑھتے پھر وہاں کی کچھ درجہ جتنے مسلمان ہوں

دوسری بات یہ کہ میں نے انکار کیا کہ میں نے اس کو دیکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اس کو دیکھا ہے کہ اس نے اس کو دیکھا ہے۔

سلسلہ جعفری خشتی کی یہ دعویٰ وقت میں کسی کی عیب تک نہ کسی ناندا کر عاتے نہیں، اور وہ ایک رنگا ہے، خیالی ہے کہ غیر متعلق کو سمجھیں یہ دعویٰ  
منہج ہے مختلف چونکہ کبریا میں رہتا ہے اس لیے معافی ہے سلسلہ ابوہریرہ و فرو کی سعادت میں ہے کہ کبریا میں تمام کرتے ہیں کہ یہ اللہ عزوجل  
حق تعالیٰ رسول اللہ - پیرو ما پڑھ لے خیال ہے کہ اس میں کبریا میں صرف جادت کیلئے آتا ہے اس کا اثر عیب اللہ کیلئے کدے نکلتے ہے  
لہذا کرتے کرتے وقت اللہ عزوجل وقت فضل لگتا ہے کہ اس پر آواز آواز و استغفار و تعلق جگر الہی میں ہر کبریا میں ماننے کو کرتے پڑے جاتے ہیں جب کو وقت کہرت  
دہم لہذا ابوہریرہ کے ساتھ باقی ناندا کی یہ حق پرستہ تھکتے، خیالی ہے کہ حکم عالم کبریا کے ہے کہ کبریا کے لیے یہ جانتے ان فوائد کے علاوہ کبریا کے  
اور یہ غیر فطری ہے کہ غلیب جس کے من کبریا میں ہے، یہ فطری ہے کہ اس کے اس وقت سے میں سلسلہ طور پر ہے بلکہ اس کے اس کے کبریا میں وہی مانا ہے  
کہ اس ناندا کے لیے خدا کی اس سزا کی مالک اس کے چہرے سے نہیں ہے کہ سب قاب ہو کر نہ خود کے نور افلاک چھو وہی مانا ہے اس کے نورانی کے میں  
کہ وقت نہیں گھر اللہ اس کے متعلق اس کیلئے نہ ہی کے دوسرے کہ اگر کبریا میں کبریا میں ہے اس میں اس وقت تمام پڑے اس وقت کہرت دہم لہذا اس وقت

[illegible]

یہ دیکھتے تھے کہ ان لوگوں کو کیا ہوتا ہے نہ سنا اسی سے معلوم ہوا کہ جسکے بچے غرض اللہ وہاں کی چائری میں مقیم ہو گئے تھے انکے کوئی بچہ وہاں سے وطن نہ کر کے  
کاہن یا ان کے بچے کے ہم خانہ چاہنے کے لڑکے تھے اور وہی سنت منہوت کے طور پر جو بیکر نڈھ کشکار آجاتے تھے اس پر جانے کا موقع ہوتا ہو جو  
وہ وہاں سے کوئی نہ آواہن کے لیے وہاں سے کوئی نہ گھر ہے۔ سنا لیکن یہاں سے میرا جو امتیج جو اچھا بھلا عمل کرے گا مجھے سب دکھا دیئے گئے اس  
مسلحہ پر ان کوئی سنے مشیخ و سلم اپنے ہم اداس کے ہر نزل سے خبردار ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اللہ میرے آیتا لے  
کھلی تھیں جو وہ رسول مہر کو دیکھ لیتے ہیں۔ جس کی آنکھ میں خدا کا نور ہو اس کی نگاہ ہر جگہ خوب خیال سے سینا دیتا ہے کہ میں خوب خیال  
میں ہر جگہ کو دیکھ لیتے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے میری کارشاد کہ جیسے ہیں۔ مومنین اور ظالمین کی یہاں اعلان میں دل کے مغل میں داخل  
ہیں لہذا سنا میرا شک و ہمت کی کہ میری خبردار ہیں، ان کی تفتیش ہادی کتاب جاؤ ان کو اطلاع میں دیگر سے مشاوری تھی تو ان کی جیسے میری برائی جیسے شرابی  
سختی کی جیسے وہی کی کجی کے عین ہے ہر سترے سے سنانی کا ہر سترے میں جو ہر سترے سے سنانی کا ہر سترے میں ہوں وہاں سے کائنات میں تھوڑا سا جسکے کائنات

پھر اسے دیکھ کر ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اپنے باپ کا نام تو تم نے چھوڑا ہے اور تم نے میری پوجا کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی بیوی سے اپنے بچے کو لے کر فرمایا کہ یہ وہ خدا کا پیغام ہے کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کے قبول کو سیدھا گاہ جایا تا کہ مسلم بناری ہر وقت ہے حضرت جناب سے فرماتے ہیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فراموش نہ کیا کہ جو دار و بہتم سے

الحمد لله رب العالمین

[illegible]

كَانُوا يُخَيِّدُونَ قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيهِمْ مَا جَاءَكَ إِلَّا كَمَا تَخْتَدُّ وَالْقُبُورُ  
 مَسَاجِدُ إِيَّانَا كَأَنَّكَ عَنْ ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَعَنْ عَبْدِ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا لِي مَبْنًى مِنْ صَلَاتِكُمْ وَلَا تَخْذُوا هَافِسُورًا  
 مُتَّقٍ عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ مَا يَتَى الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ قَبْلَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ  
 خَرَجْنَا وَفَدَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اپنے بیویں اور نیکیوں کی قبروں کو سجدے کا وہ بتاتے تھے قبردار تم قبروں کو سجدہ کا وہ نہ بنانا میں اس سے  
 تمہیں منع کرتا ہوں یہ وسلم روایت ہے حضرت ابن مسر سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم نے کہ اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں کے لئے مقرر کر دو گھر کو قبرستان نہ بنانا یہ  
 وسلم فرمایا دوسری فعل روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ نے  
 (صلی اللہ علیہ وسلم) کہ پورے یوم کے درمیان قبلہ ہے کہ (ترجمہ) روایت ہے حضرت طلحہ  
 ابن علی سے فرماتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے

کہتے ہیں قبر کے پرانے کے بچے حضرت انیس میرا سلام لاؤ اور شریف ہے جہاں دن رات نمازیں پڑھی جاتی ہیں وہاں ہی میرے  
 رفقاء و خیمہ سلاخ نے لعنت میں فرمایا اگر قبر میں لگے ہو گھر شہد ہو کہ یہاں قبر تھی وہاں میں نماز پڑھے لیکن قبر کے پاس  
 نماز پڑھنا ناکارہ عمل حد سے حد سے کرنا زکوۃ قابل قبول یا نہ بہت ہی بہتر ہے (طاعت) اس طرح کو فرق ہو جس پر جو اور سنت و  
 تقویٰ گھر میں اگر نماز پڑھنا جائز سمجھیں پھر نماز پڑھنا جائز سمجھیں پھر نماز پڑھنا جائز سمجھیں پھر نماز پڑھنا جائز سمجھیں  
 شوق پر نماز گھر کی نماز میں راہم ہوتی ہے۔ مسئلہ یعنی قبرستان کی طرح انہیں نماز سے غافل مت رکھو یا گھر میں اسے دفن نہ کرو خیال ہے کہ گھر  
 میں دفن ہونا حضور اور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات سے ہے پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے حضرت صدیق نقاشی رہ  
 رضی اللہ عنہما کو شرف نصیب ہوا اور وہی کو شرف سے باہر قبرستان میں دفن کرنا چاہیے لیکن لوگ اپنی قبر شدہ سجدہ یا غصہ میں اپنی قبر کی  
 جگہ گھٹے میں ادا دیں دفن کے چاہتے ہیں اس حدیث کی تفسیر میں آئے کہ اگر اس سے دو جگہ قبرستان میں بن جائے تو اس میں اس طرف  
 اشد ہے۔ حال کی قبر کو کواش ناکان جائز کہ مدنی بیت مکان جائز نہیں یا نہ لکھی یا نہ لکھی مسئلہ یہ حدیث وینا والوں کے لیے ہے  
 کہ وہ ان کی جانب جنوب ہے ہمارے ہاں قبلہ جانب مغرب ہے۔ اس سے اختلاف یہ معلوم ہوا کہ اگر نماز کا نہ ہو مگر اس کے کم کچھ سے  
 میرا نماز جو جائز ہے اگر کوئی اس حال میں وہ مشرق و مغرب کے مابین ہی رہے گا۔ مسئلہ یعنی اپنی قوم کے فائدہ سے ہی کہ ان سب کی طرف  
 سے اسلام لے لو اور عام نفع کے لیے ہے۔

فَابْيَنَّا وَوَصَلْنَا مَعَهُ وَآخِرُنَا اَنْ يَّارَضْنَا بَعْدَهُ لَنَا فَاَسْتَوْهَيْنَا مِنْ فَضْلِ  
طُحْرٍ فَاَعَامَنَا فَوْضَاءً وَنَحْمُصُّ ثُمَّ صَبَبْنَا فِي اِدَاوَةٍ وَاَمَرْنَا فَقَالَ  
اُخْرِجُوا اِيْذَا اَسْتَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فَالْكُورُ اَبْيَعُكُمْ وَاَنْفَعُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَ  
اَتَّخَذُوْهَا مَسْجِدًا اَقْلَنَّا اِنَّ الْبَلَدَ بَعْدُ وَاُخْرِجُوْا شِدْبَةً وَاَلْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ  
مُنُوْهُ مِنَ الْمَاءِ فَاَنْتَ لَا تَزِيْدهُ اِلَّا طَبِيْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

قوم نے آپ کی بیت کن اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی اور مجھ نے آپ کو خبر دی کہ ہماری زمین میں بیمار  
گرا ہے مجھ نے حضور پر سلام سے آپ کے وضو کا خمار لٹکا دیا تو آپ نے پانی لٹکا یا وضو کیا اور سب کی کچھ پانی ایک برتن  
میں جمع کیا اور ہم کو دیکھا ہوا تھا کہ جو پانی ان کو تڑا اور اس کی بجائے پانی پھر کر دیا اور اسے مسجد میں گرم نے عرض کیا  
کہ ہمارا حضور صبر کر رہی سخت ہے پانی کو کھو گیا تو کیا اسے اور پانی سے بچھاتے ہیں اس سے بڑھ کر کھانے کا پانی سے بچھانے کا پانی

سہ یہ بیت بیت اسلام کہلاتی ہے۔ اہل مکہ میں بیتس بیت قہر ہوتی ہیں۔ بیت کا حقیقت یہ ہے کہ کسی قبول کے ذریعہ سب کو مہاجر کے کرنا  
بیت چاہتے ہیں۔ اہل تفسیر ہادی کتاب شان حبیب الرحمن میں مذکور حضور نبی کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھنا بڑی نعمت ہے اسی لئے  
یہ حضرات اس کو کفر یہ بیان کرتے ہیں۔ سہ ظہر ہے کہ پانی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء شریفہ کا دھوون جس میں خصوصیت سے  
ایک انگلی ہوتی ہے کہ پانی اور مسکن ہے کہ وضو کا پانی یا ہوا اس میں کسی گلی جو حرکت کے لیے ان کو دیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ وضو  
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کو خواہ مخفی مانتے تھے اس لیے حاجی سے مانگا کرتے تھے۔ سہ لاکھ ایک ایک برکت سے گذر کر  
گندل پانی ہے اور آئندہ تمہاری غزیریں زیادہ قبول ہوں اور تباری یہ مسجد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کراہ میں پہلا تبرک پہنچے سہ چھ  
راستیں ہم برکت کے لیے پیش کیے ہیں تاکہ مسجد کی تھ ہمارے دل میں مسود ہوں اور کسی سے بھی شک ہوگا۔ سہ اس حدیث سے چند نکتے معلوم  
ہوئے ایک یہ کہ میں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسجد سے مس جو جائے وہ تبرک ہی جاتی ہے لہذا خاک مدینہ تبرک ہی ہے شفا میں اور سہ  
یہ کہ مسجد کا تمام مس اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیا گیا ہے۔ تیسرے یہ کہ جس مسجد میں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہو  
وہ مدینہ کی مسجد سے افضل ہے لیکن مسجد میں مسجد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بال شریف رکھے ہیں ان کا ذخیرہ حدیث ہے جو چھتے یہ کہ  
بزرگی کے تبرکات اور شریفوں میں سے جاتا یا جیسا سنت صحابہ ہے۔ لیکن لوگ عرصوں کا فکر دور دور بھیجتے ہیں۔ اس کا نافع  
یہ حدیث ہے۔ مرقا میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امیر مکہ سے آئے زمر مدینہ ملکا یا کرتے تھے۔ اب بھی آئیں زمر  
مکہ ملک پہنچتا ہے۔ پانچویں یہ کہ تبرک سے جو چیز فرج جائے وہ تبرک ہی جاتی ہے۔ اب بھی آئے زمر میں اور پانی ملا کر چایا جائے  
چھتے یہ کہ مسلمان کفار کا عبادت نماز نہیں گرا سکتے ہیں۔ اگر کفار مسلمان ہو کر خود ہی اپنا عبادت خانہ لگا کر وہاں مسجد بنالیں

أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّورِ وَأَنْ يَنْظَفَ وَيَطِيبَ  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَكْجَةَ وَالْبُودَازْدُ وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَمُرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسْجِدِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ تُخْرِفَنَّ  
كَمَا تُخْرِفُتُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى رَوَاهُ الْبُودَازْدُ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَّبِعَ هَلَى النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ  
رَوَاهُ الْبُودَازْدُ وَالسَّائِي وَالْإِرْبُجِيُّ وَابْنُ مَكْجَةَ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ

گوئی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں مسجد بنانے اور اس میں پاک و صاف رکھنے کا حکم دیا  
وہود اور انحرافی ابن مہاجر اور ابی جہل سے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کہ مجھے مسجدوں کی شب و شب کے لئے حکم نہیں دیا گیا ہے حضرت ابن عباس سے فرمایا کہ تم  
لوگ یہ سوچو اور یہ سوچو کہ میں نے مسجدوں کو سنوارا ہے کہ وہود اور انحرافی ابن مہاجر اور ابی جہل سے حضرت ابن عباس سے فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علامات قیامت سے بہت پہلے کہ مسجدوں میں شریعت لکھ کر دی گئی ہے کہ وہود اور انحرافی ابن مہاجر اور ابی جہل سے فرماتے ہیں کہ

مسلمہ اس سے کہ بدعت مراد ہے یعنی گھر میں کوئی عروہ یا گوشہ ناز کے لیے رکھا جائے جہاں کوئی دنیوی کام دیکھا جائے اس جگہ مکانی ہوا و خوشبو کا  
معاذ اللہ جیسے ہم نے پہلے بتا دیے کہ اس پر عمل کیا جاوے اس کا صاف جانا ہے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے مسجد کا مراد ہے وہی  
جہاں مسلمانوں کے چند گھر ہوں وہاں ایک مسجد بھی بنالیا کریں۔ پنجاب میں گنواں پر مسجد جوتی ہیں اس کا مآخذ بعدیث ہے اس حدیث سے مراد  
ہوا کہ مسجد میں خوشبو کی سٹکانا حضرت انس سے یہ مسلمانوں کے ہاں آلاٹھل ہے جیسے ٹوٹی اور تصویریں سے بھانا یا غور آرائش  
مراد ہے جو اللہ کے لیے نہ ہو بلکہ مال جائز و حرام کے ساتھ ہوا عبادت قرآن ہے۔ مسلمہ یعنی جیسے عیسائی یہودی اپنی عبادت گاہ پر  
کوفہ ٹوٹی اور تمام آئینوں سے بھانپتے ہیں قیامت کے قریب مسلمان بھی مسجدوں کے لیے آگاہ کریں گے۔ ہر مسجد کی عبادت گاہ پر  
چنانچہ عمر فاروق نے مسجد نبوی شریف کو زمین کیا۔ پھر عثمان غنی نے اس کی دیواریں پختہ کیں۔ خوب نقش و نگار بنائیں۔ عبادت گاہ کی گلی گلی عبادت  
سیماں میں اللہ تعالیٰ نے بہت مقدس میں امن و امان کی قیامت کو اس کی عبادت میں بنائیں۔ عبادت گاہ کی عبادت گاہ میں عبادت گاہ میں  
مسجد اولیٰ میں دیکھو کہ یہ حدیث اور حضرت ابن عباس کے گاہ شریفان اس عبادت گاہ میں بہت ہی تعمیر سے بنی نا جائز چیزوں سے مسجد  
سبانا یا غور و یاد کے طریق پر مسجد بنانا منع ہے۔ مسلمان شب و روز میں مسجدوں میں جو اتفاق کرتے اور عبادت گاہیں دیکھتے ہیں۔ بعض لوگ  
اس حدیث کی بناء پر اس سے منع کرتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جب شادی بیاہ میں ہمارے گھر آگاہ ہوتے ہیں۔ تو مگر ہر گز نہیں  
اللہ کے گھر کو آگاہ ہوتے ہیں ۛ



[illegible]

ملازم شوم نے اسے منہ کیا اور ملازمین کی خبر  
 یہ کہاں جاسے گانیز اگر کسی کا کفر کا ہیرو اور وہ مسجد کا خدمت کرے تو اسے  
 نفیوں دیکھا جائیگا۔ جیسے اس زمانہ کے تلمیذ متقی اور اس زمانہ کے ناصی اللہ کہیں کے خدمت کار اور ذی اللہ، لہذا یہ عرض اس آیت کے بغیر  
 نہیں۔ اَنْ تَعْبُدُوْا كَمَا كَانَ كُوْمٌ يَعْبُدُوْنَ اِلٰهًا غَيْرًا ۚ اِلٰهًا لَّمْ يَخْلُقْ شَيْئًا وَّ هُوَ يُسَبِّحُ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ  
 ہی کو قتی ہے دوسرے یہ کہیں نہ مانے خدا کا کہنے کا حق صرف ملائکہ کو ہے نہ ان کو نہیں اس لیے نہ ان کی مسجد نہ ان کی گلی حتیٰ ہوتا ہے  
 فرمایا کہ یہاں مسجد کی آبادی میں مسجد میں چڑھنا کہ اس کو بھلا سب داخل ہے نہ ملہ میں تھے اور جو جیسے ملکیں کو میں میں نکاح کا  
 خدمت نہیں ملتی ہونے کی حالت میں ان کا ہم زمانہ کر لیں، جیسے تہذیب خف کا دعوت ہے، ہوتا ہے فرمایا کہ اختلاف اور حاکم ہم زمانہ کے  
 خلیہ خدیجی۔ کیونکہ نکاح ذی اللہ انھیں کی جڑ ہے۔ اللہ و شریک نہ ملے گا اگر یہ شہادہ امیہ لکھو نسل انسانی بند کرے۔ ان کی بقا کے  
 اہم کا جنا ہے اس کے معلوم ہوا کہ قطعاً وہ دعائیں کھانا لکھنا و سیر میں خیر و موافق کے علم نکال دیتا یا ان میں ناما علی اللہ باریان میں سلام  
 ہے جب نہ کہے جبرائیل، بند کرنے کے لیے (اور نہ تا) ملے کہ نہ کہنے سے ہے نبوت کو قتی ہے، معلوم ہوا کہ جو لوگ نکاح ذکر  
 لکھیں وہ اپنے کو نہ دہن نہیں مگر وہ تو رکھا کریں، ملے کہ ہمہد کائنات جہاد میں ہی مسجد بنانا ہے اور ملائکہ فرما دے پھر تاج ہے  
 معلوم ہوا کہ جو لوگ رکوع رکے کے ملا ملا پھر نہایت ہے داری طور پر ذی اللہ سیر و سیاحت میں کہ بعض اولیاء اللہ سے وہی ہے نہ ہوا نہیں  
 سب فرماتے۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْنَا اِلٰهًا مَّشَاهِدًا تَتَجَشَّعْ ذَهَبًا ۚ سَبَّحْنٰ خُوفًا كَا تَوَكَّلُوْا عَلٰی تَرْجَمٍ ۚ وَ تَوَلَّوْا سُلٰطٰتٍ مِّنْ خُوفٍ ظٰلِمٍ مُّخَوِّفٍ  
 جاکہ کہ یہ لوگوں میں یاگوں میں ہرگز مبادت کرنا ترشہ ہے، اسی سے دیانت اور باریاب، نہ ایمانی ہمارے انھیں میں مسجد میں پیشہ کار  
 و تفسیر کو اس وقت انسان بلن کوئی سے الگ ہوتا ہے۔ گزشتہ دونوں میں ترک دنیا ٹری صاف تھی۔ تاہم اسلام میں وہی ہے

اسلام چاہتا ہے کہ ایک ہاتھ میں دین دے اور دوسرے ہاتھ میں دنیا، اللہ کی دی ہوئی طاقتوں کو بیکار نہ لگا دے۔ انہیں بیکار نہیں سمجھ کر صرف میں خود کو لینا کمال ہے۔ منہ یعنی اس وقت میری اپنی موت بہت آچی تھی نہ خدا کی جیسے کہا جاتا ہے کہ میں اچھے پکڑوں جس حکم سے طوائف نکلتی تھیں۔ جسے وقت میرے کمر سے اچھے تھے وہ درپہ تم صورت پاک ہے۔ خیال ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم میں آنا بظریہ ہمت میں ہے۔ اللہ کے حق تعالیٰ حمد میں، انسان کا گھر کا باہر اللہ کو پہنچا ہے اور گھر کی باہر یہ غائب عموماً کے واقعہ کا ذکر ہے، بعض لوگوں نے خواب کا دیدار بتایا ہے مگر پہلی بات زیادہ صحیح ہے۔ اسی لیے وہ اپنی بات ثابت ہوتی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہی آئینوں کے رعب کا دیدار کیا۔ رعب کا زمانہ لَدُنْہُمْ وَکُنَّا اَلْاَفْصَاحَ دیدار کی نفی نہیں کرنا بلکہ ادراک اور احاطے کی اس حد تک تائید آیت کریمہ مَا کَانَ لَہُمْ اَنْ یَّصْہَوْا کُنْیٰ فرمایا ہے، دیدار اللہ کی کبریٰ بیست ہمارے کتاب بخان حبیب الرحمن میں دیکھو۔ منہ یعنی وہ کوئی اعمال میں جنہیں سے جہان اور بارگاہ الہی میں وحشی کو سننے میں فرشتے جبرائیل نے یہ دیکھا ہے جس سے جانوں اور یہ کہتا ہے جس میں اس جھلکے اور بھی قوی ہیں مگر نفی۔ منہ یعنی رعب نے اپنی رحمت کے ہاتھ کو میری ریاست پر رکھا اور اس کا فیضان میرے سینہ اور دل پہنچا۔ منہ مرثیہ نے فرمایا کہ یہ صرف حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصعہ علم کی کھلی دلیل ہے۔ رعب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتوں آسمانوں بلکہ اوپر کی تمام چیزوں اور ساتوں زمینوں اور ان کے چمکے کی قدرہ قدرہ اور قطرے قطرے جگہ جگہ ابدیل جن پر زمین قائم ہے، ان سب کا علم کئی حلقہ فرمایا، فریخ نے فرمایا کہ اس سے اور تمام کئی جزئی علوم کا احاطہ فرماتا ہے، خیال ہے کہ کاشائے نہانے حبیب کو گدہ مشرہ موجود اور تاقیامت ہونے والی ہر چیز کا علم دیا کیونکہ زمین پر لوگوں کے اعمال اور آسمان پر ان اعمال کے لئے فرشتوں کے یہ جبرائیل تاقیامت جو تے رہیں گے۔ جنہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم آج آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اس حدیث کی تائید قرآن کی بہت سی آیات کر رہی ہیں جی آیات میں ہم کی نفی ہے۔ وہاں ہم فاقی مراد ہے۔ اس کی

ملہ مغربِ نرستوں سے اعمال پیش کرنے والے فرشتے تراویح میں عزیمت فرماتے۔ ملہ یعنی پاں سب تری ملاویر سے کم سے سب کچھ جانتا ہیں معلوم ہوا کہ رب نے بتایا تھا کہ سب کچھ دکھایا تھا۔ ملہ یعنی ان تری کیوں کی وجہ سے شہرہ نگاہ و مفیر و شادینا ہے۔ ان کا فریض گزر چکیں۔ ملہ اس کی تائید اس کی ہے۔ مَن حَوْلَ صَاحِبِ قَبْرِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحِيذًا حَسِبًا فَتَحِيذًا لَا يَدْرِي مَا فِي نَفْسِهِ مِنْ نَفَقٍ مَالٍ أَمْ عَتَا رِيقًا بِالْقَدَرِ عِبَادَتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ اَعْلَانِ كَلَامِ الْقِيَامَةِ نَسِيبَ بَرْنَاہِی زَنْدِگِی ہے اور ایدان پر خاتمہ مرستہ وقتِ قیومِ نرستوں کا ماحول نکاتے وقتِ جنت کی خوشخبری دینا بلکہ وہاں کے پھول لاکر گنگھانا، جودہات مسلمانوں کا اچھا لے اسے یاد کرتا یہ جھوٹی کی موت ہے۔ اللہ رب سب کو نصیب کرے اور رب کا وعدہ ہے جو حضور علیہ السلام کی معرفت ہیں مائل نہیں نکاتے۔ ملہ اس کے ساتھ گناہ و مفیر و مافات ہو جائیں گے۔ گناہ کیرو اور موقوف تراویح، اسی لئے تَحِيذًا قَبْرُہَ فرمایا کہ یعنی برناتے سے فارغ ہونے کے بعد دُعا کرتے اندر یہ دعا دیا گیا کہ جیسے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتا اَصَلَيْتُمْ لَكُمْ اَلْتَقِيْتُمْ فَاصْلَحُوا لَكُمْ اَللّٰهُمَّ اَجِبْ لِحَاجَتِہِمْ پڑھ کر توبت کے لیے غریبوں کو دعا کرو اور دُعا جاری کر یکساں ہیں۔ ۛ ۛ ۛ

وَحَبَّ الْمَسْكِينِ فَإِذَا ارْتَدَّتْ يَبْدَاكَ فَنَسْنَأْ فَأَقْصِرْ عَنِ إِلَيْكَ غَيْرَ مَقْتُونٍ قَالَ  
وَالدَّرَجَاتُ إِنْ شَاءَ السَّلَامُ وَأَطْعَامُ الطَّلَامِ وَالْفَلَاةُ بِالْبَيْلِ وَالنَّاسُ بِنِيَامٍ وَنَفَقَةُ هَذَا  
الْعَدِيْبِثِ لِمَا فِي الْمَصْرَاحِ لَعَلَّجَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّافِي شَرِّمُ السَّنَةِ وَكَعْنُ  
أَبِي أَمَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامُونَ عَلَى اللَّهِ  
رَجُلٌ خَدَمَ غَيْرِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامُونَ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَكَّاهُ فَيَدْخُلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ يَرُدَّهُ  
إِلَيْنَا مَنْ أَجِدَ أَوْ غِيَمَانَهُ وَرَجُلٌ دَامَ إِلَى السَّجْدِ فَهُوَ ضَامُونَ عَلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ دَخَلَ  
بَيْتَهُ بِسَلَامٍ فَهُوَ ضَامُونَ عَلَى اللَّهِ وَرَجُلٌ دَامَ بَعْدَ وَرَعْتِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور مسکینوں کی محبت، پختا ہوں نہ جب تو کوئے ہندوں کو کھنے میں وہاں پہلے تو مجھے اپنی طرف منفرقتی میں مبتلا کرے  
جائے سہ فرمایا اور درجات سلام کو پہلا ٹکھا ٹکھانا اور رات میں جب لوگ سوئے ہوں نماز پڑھتا ہوں  
اور اس حدیث کے الفاظ جیسے کہ معراج میں ہیں میں نے عبد الرحمن کی روایت سے نہ پائے مگر شیخ شمس الدین  
حضرت ابوالمہدی فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں شخص میں سب کے زمرہ دار کا اند  
پہرے کہ ایک وہ شخص جو اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے وہ خدا کی زمرہ داری میں ہے حتیٰ کہ اسے موت پہنچے  
تو جنت میں داخل فرما دے یا اگر وہ غیبت کا مال لے کر واپس کرے مثلاً اور ایک وہ شخص جو مسجد  
کی طرف سے وہ اللہ کی زمرہ داری میں ہے اور ایک وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام سے جائے وہ  
اللہ تعالیٰ کی زمرہ داری میں ہے تب اور اوڈہ روایت ہے کہ میں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

مثلاً اگرچہ مسکینوں کی محبت بھی اچھے کام میں داخل تھی مگر ان کے افضل، کریم ایمان کا قدیم ہے اس لیے اس کا عہدہ ذکر مسکینوں سے  
مراد انبیاء و اولیاء اور نیک مسلمان ہیں کہ سب معزات دل کے مسکین اور متواضع ہیں، بغیر مسکینوں میں بڑا فرق ہے۔ مثلاً کیونکہ اس  
وقت زندگی سے موت افضل ہے، خیال رہے کہ درخوی معاصیے گہرا کر دے موت کو نہ ماننے ہے مگر ایمانی آفتوں پر دماغے موت  
جائز ہے، لہذا یہ حدیث ثنائے موت کی ماضیت کی حدیثوں کے خلاف نہیں، مثلاً میں نے گذشتہ میں اعمال صالحہ کا ذکر کیا تھا اور یہ اعمال نیک  
درجات کا وسیلہ، اس معصوم ہوا کہ تھوڑی نماز اور جو کوئی کا بیٹ بھرنے کا ایک کو سوہ کرنا بہت بہترین اعمال ہیں مثلاً میں نے کہا اگر وہ قربان اللہ  
کے زمرہ کر رہے ہیں تو لوگ اللہ کی ضمان اور ایمان میں انچھے ہیں جیسے کہ زمرہ عظیم و عظمیٰ کی محبت کی ایمان میں کہ اس کی عہدہ کرنا حکومت کا  
مناجیہ ہے اس لیے ان لوگوں کے حجاز کا ریکہ مقابہ ہے، مثلاً میں نے اگر لایا تو خبیث اور اگر زندہ لانا تو اگر ہرگز نہ، فقر و غنا کی امت کا یا تو فتنے  
نہیں، دفعی لایا، مسلمان ہوا کہ گھر میں داخل ہوئے وقت سلام کرنا بڑا بہتر کام ہے اس کے بعد انفاق، صدقہ میں برکت نہ نیک عمل کی تو فیض خیر ہے کہ

مَنْ خَدَّ مِنْ بَيْتِهِ فَتَطَهَّرَ إِلَى صَلَوةٍ مَكْتُوبَةٍ فَأَجْرُهُ كَجُورِ الْحَائِمِ الْمَحْرَمِ وَمَنْ خَدَّ رَأَى  
تَسْبِيحِ الْقَضِي لَا يَصِيبُهُ إِلَّا رِيَاءُ فَأَجْرُهُ كَجُورِ الْمُعْتَمِدِ وَصَلُوةٌ عَلَى الشَّرِّ صَلَوةٌ لَا تَغْنِيهِمَا  
كِتَابٌ فِي عِلْمَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَكَانَ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَدَّ يَدُكَ بِيَاضِ بُخْتَةٍ فَارْتَعَوْا قُلُوبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْشَى قَالَ الْمَسْجِدُ  
فَكَرَّ وَمَا الرَّثَمُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ

ہو فرض نماز کے لئے اپنے گھر سے دھو کر کے نکلے تو اس کا ثواب لوہام باندھنے والے حامی  
کی طرح ہے ملے اور جو چاشت کی نماز کے لئے نکلے کر یہ نماز ہی اُسے نکالے تو اس کا  
ثواب مکروہ والے کی طرح ہے ملے اور نماز کے بعد دوسری نماز جس کے درمیان کوئی یہود  
بات نہ ہو اس کی عین میں حریر ہے ملے راہمہ والہ واؤد روایت سے حضرت ابو ہریرہ سے  
فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو  
تو کچھ چرایا کرو گے عرض کیا گیا کہ حضور جنت کے باغ کیا ہیں ؟ فرمایا مسجدیں عرض کیا گیا چرنا  
کیا ہے یا رسول اللہ ! فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہنا ہے

حق اگر خالی گھر مدائے قلوب کہدے۔ اَللّٰهُمَّ عَزِّيزًا اَبْهَامًا اَتَقَاتُ اِسْ کے سنی یہ بھی لکھے ہیں کہ زمرہ اہل نفس جو سناٹے اپنے  
گھر میں ہے بلا وجہ لگتی ہیں دھیرے دھیرے جیسا کہ دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے : ملے کہ کونکامی کسب ہی جانا ہے اور مسجدیں  
دفعی اللہ کا گھر ہیں ، حامی کا لوہام باندھا ہے اور بنائی جنت گھر سے نکلا ہے اور جیسے کہ خاص نماز پڑھیں جتنا ہے گھر میں  
گھر سے نکلنے سے لٹنے تک ہر وقت اہم ہوتا ہے یا یہی لاکھ جماعت اگرچہ خاص وقت میں ملے مگر نماز کے نکلنے سے لٹنے تک  
اللہ کی رحمت میں ہی رہتا ہے۔ ملے خیال ہے کہ نماز چاشت اور دیگر فرائض اگر چہ گھر میں افضل ہیں لیکن اگر گھر کے مشافق بنوں کے شد  
کی وجہ سے مسجد میں پڑھے تو بہتر یہاں ہی رہا ہے۔ یعنی ملازمہ تہی کرنا چاشت مسجد میں ہی افضل ہے اگلی دلیل یہ حدیث ہے ۔

ملے اس کے مدد طلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ فرض کے بعد متعلق افضل وقتیں پڑھے وہاں میں خوبی لازم نہ کرے حدیث سے بلکہ اگر فرض  
کے وہاں میں یہ بلکہ گھر میں پڑھے کہیں ملے ہو یا کچھ کہہ کر رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو اس کا خون عین میں نماز جہنم میں نہ لکھ کر  
جہنم میں بلکہ نیک اعمال کے حصے میں ہے چونکہ رات کی عبادت جو ہے اس میں عین کہتا ہے ملے میں اگرچہ مسجد میں نماز بخشنے  
دیں جانا بلکہ یہی وہاں سے گزر جاتا ہے کہ کچھ عبادت کر لیں کہ باغ میں جا کر نہ کھائے وہاں آنا ضروری ہے حضور بلکہ باغ کا  
مالک ہے ہوش جنت میں برائی قدرتی جہنم کے اندر ہونے والے ہو جن پر کوئی نیک ٹوک نہیں ایسے ہی مسجد میں اللہ کے ذکر کی  
مدد مافی قضا میں جن کے لیے یہاں نہیں اسی لیے سینہ نامی مرتضیٰ فرماتے ہیں کہ اگر آپ جگہ جنت اور مسجد جانا ہے

ملفوظات  
حضرت  
سید کا باب

ملفوظات  
حضرت  
سید کا باب

سلطان محمد سومین نیت سے جاؤ گے وہی پانے کے جوتی پرانے جاؤ گے جو تے ہی کہا آئے۔ اگر وہیں بیٹک گئے تو میرٹھ ایک  
بھی گھوگے اسکا گرفتار اور لاش کے ذکر کے لیے گئے ثواب نہ گا۔ فقیر کہتے ہے کہ کوہنڈی شریف میں اس لیے جانے کے مجھے حضور  
علیہ السلام مل جائیں قاضی امجد محمد مل جائیں گے کہ ان صاحب میں بھی عرف امجد رسول کو لاشی کرنے کی نیت کر افشاں لاشہ پاؤ گے  
سکھ آپ کا لقب ناصر مضر ہے۔ امام حسین کی صاحبزادی الامام زین العابدین کی بہن میں حسین ابن حسن ابن علی کے نکاح میں تھیں  
ان کی وفات کے بعد عبداللہ ابن عرفا بن عثمان ابن حنفیہ کے نکاح میں آئیں۔ جلیل القصدہ عین میں سے ہیں یعنی صاحب کلام کی صحبت  
یا تھے۔ سکھ آپ کا لقب ناصر اکبر ہے۔ حضور علیہ السلام کی سب سے چھوٹی صاحبزادی ہیں۔ غیور اکبر بی بی ہیں ہاں رضوان ستر میں  
سنبھلائی رخصت کے نکاح میں آئیں۔ اندھی اکبر میں رخصتی ہوئی۔ دو بیٹے اور بیٹیاں چھوٹی حسن عین زینب ام کلثوم رقیہ  
حضور علیہ السلام کی وفات کے چھ ماہ بعد وفات پائی۔ ۶۸ سال عمر ہوئی۔ حضرت علیؑ نے غسل دیا۔ حضرت عباسؑ جاسس یا ابوبکر  
صدیقؓ نے نذر جان پر شعلہ حضرت عائشہؓ فرمائی ہیں کہ میں نے ناصر سبطہ کرچا نزدیکما۔ سکھ اس سے دو منے معلوم  
ہوئے ایک یہ کہ محمد میں جاتے وقت درود شریف پڑھنا سنت ہے۔ شفا شریف میں ہے کہ عقل گھر اور مسجد میں جاتے  
وقت رھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہَا اَلْحَیَّی وَرَحِمَہَا اَللّٰهُ وَبَرَکَاتُہَا۔ دوسرے یہ کہ حضور اقدس علیہ السلام دیکھ خود بھی اپنے

فی ابواب فضیلت لواء الترمذی و محمد بن ماجہ و فی روایتہما قالت اذا دخل  
المسجد وکذا اذا خرج قال ینبئہ اللہ والسلام علی رسول اللہ یدل صلی علی محمد  
وسلم و قال الترمذی لیس استاذہ منتہیل وفاطمۃ بنت الحسین کم تدرک فاطمۃ  
الکبریٰ وعن عمرو بن شعیب عن ابنہ عن جدہ قال سمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و  
سلم عن شتاتہ الاشعار فی المسجد وعن البیہج والاشتراف و فیہ و ان یحلق الشلس  
یوم الجمعة قبل الصلوۃ فی المسجد

میرے لئے اپنے فضل کے لئے اور اسے ترمذی، احمد، ابن ماجہ، ابن دوہی کی روایت میں یہی ہے کہ فرمایا  
میں جب مسجد میں جاتا ہوں یا جب نکلتے تو مجھے یہ صلوٰۃ وسلام کے یہ کہتے ہیں اللہ رسول اللہ ترمذی نے  
فرمایا کہ اس کی اسناد متصل نہیں تاہم ثبت میں نے قائل کر لے کہ فرمایا کہ حدیث ہے حضرت عمرو بن شعیب کے ہونے  
والہ سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں اشعار فرماتے تھے اور وہ ان  
فرید روایت سے منع فرمایا اور اس سے منع کیا کہ کوئی جمعہ کے دن مسجد میں ناز سے پہلے سلتے بنا کر نہیں لے

پر بعد صوم پڑھتے تھے کہی صلی اللہ علیہ وسلم و استکبر اور کہی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے :  
لہ ان وہ رسول کی تفسیر اس باب میں پہلے گذر چکی حضور ملازم کا نام کہیں کی بخشش مانگتا یا تو میں کھانے کے لیے ہے یا  
نہاں اپنی اہل بیت کے ساتھ ملا رہی ہیں، میں کا بخشنا ان کے ذکر کر رہا ہے جیسے حضور کا وکیل کہتا ہے میرا مقدمہ اس کی تفسیر  
تحقیق ہادی تفسیر نہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت و کینہو۔ لہ سنت ہے کہ انھوں نے بھی کہے جائیں اس سے  
معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے کو صوم کیا، ہر نازی انبیاء میں پڑتا ہے۔ انا لکھ چکیں اچھا الیٰہی  
لہ کہ وہ حضرت فاطمہ کے لئے کے وفات کے وقت آپ کے والد ام حسین کی عمر اڑھائی تھی لہذا کہی کہ وہی کا نام چھوٹ گیا میں نے  
حضرت فاطمہ کے لئے سنا ہوا تھا جسے بعد وہی خود آپ کے والد ام حسین میں چاہا جی ہر وہی کے لئے اس کی اسناد وہی ہیں کہ فاطمہ بنت  
الحسین عن حسین بن فاطمۃ الکبریٰ لہ آپ کے دادا کا نام جبرائیل عمر وہ ان دس ہے وہ میں اس کا راز یہی ہے کہ  
ہر چاہا کہ اس سے مراد اسے یا شقیہ اشعار ہیں، جبرائیل نعمت مصطفویٰ مناقب اویہا، پند نصیحت، کنکنا، برائوں کے اشعار پڑھتا جائز  
بلکہ سنت ہے کہ لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر اڑھائی تھی جب آپ کے حضور کے وفات کے بعد انھوں  
کی کہو کہ اشعار پڑھتے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر حضرت حسان اللہ کبھی ہر کہہ دیتی میں حضور کے اسطاعت نوادہ کیا کرتے تھے کہ اشعار  
اشعار و اشعار اب اشعار میں آئیں۔ لہ کہو کہ یہ وہی کا وہاں ہے جو کہ وہی میں خواہ ہے، بلکہ مسجد میں ہر وہی میں اشعار کہہ کر کتب لکھ کر دینی



[illegible]

وَقَالَ إِنَّ كُنْتُمْ لَا بُدَّ لَكُمْ مِنْهَا فَلَمِيتُوهَا طَبَخُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالنِّعَمَاءُ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُسْمِيَ فِي سَبْعِ مَوَاطِنَ فِي الْمَذْبُوحَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ  
النَّظِيرِ فِي فِي النِّعَمَاءِ وَفِي مَوَاطِنَ الْإِيلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ  
وَأَبْنُ مَاجَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور فرمایا کہ اگر تم میں ضروری کچھ ہو تو ان میں سے کچھ کو دیا کرو گے اور داؤد روایت ہے حضرت ابو سعید سے  
فرماتے ہیں کہ یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ ساری زمین مسجد ہے سوائے قبرستان اور حمام کے  
نے ابو داؤد اور ترمذی، دارمی، روایت ہے حضرت ابن عمر سے فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
سات جگہ نماز پڑھنے سے منع کیا کوڑی نذر قبرستان سے بھی راستہ میں گھر اور حمام میں اور اونٹ  
بندھنے کی جگہ اور کعبہ شریف کی چٹ پر نہ اتر نہ اٹھ، ابن ماجہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں کہ یہاں رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر چھائی ہے، کیونکہ یہ جگہ حفاظت کی وجہ سے چھلے میں لپیٹا گیا جا چکا ہے کہ یہ علم بر مسجد کا ہے، بلکہ روایت میں اس کا نیا  
رکھا جانے۔ مثلاً میں اس میں ہر جگہ نماز پڑھتا ہوں۔ قبرستان میں نماز جب منع ہے جبکہ قبر نزاری کے سامنے ہو، لہذا قبرستان کی  
مجموع میں نماز پڑھنا ہے۔ نیز عام میں نہانے کی جگہ جہاں میل کچی گند لگایں رہتی ہیں، نماز منع ہے اگر اس کے کسی پاک گوشے میں نماز پڑھی  
جانے تو حرام نہیں، مثلاً کوڑی کا اندر دیکھ میں گند لگایں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس لئے وہاں نماز ہوگی، یہ نہیں، قبرستان کا دوا کر بھی ہو چکا۔  
مثلاً میں جہاں لوگوں کی ہم گند ہو وہاں نماز نہ پڑھے۔ کہ اس سے نماز کو ایک سوئی دھوگی، اللہ کرے دالے کا راستہ بند ہو  
جانے گا، مجبوز میں دوسرے سامنے یا دواؤ کے قریب نہ پڑھے۔ کہ اس سے اُٹنے جانے والی کو تکلیف ہوگی، سستی کی  
اڑنے کے یا گوشے نماز پڑھنے چاہیئے مثلاً خواہ وہاں اس وقت اونٹ بندھا ہو یا دوا، کیونکہ اونٹ کے چوہا بے اونٹ کی  
آڑ میں پیشاب کیا کرتے ہیں، اگر اونٹ بندھا ہو تو اس کے پیشاب کرنے اور چھینٹیں پڑنے کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ اس  
لئے ضرورت سے اونٹ کا ذکر فرمایا اور نہ پڑھیں زمین پر نماز پڑھنا منع ہے۔ مثلاً کیوں کہ وہاں بے ضرورت چھینٹا ہی  
منع ہے کہ اس میں کعبہ اللہ کی قرین ہے۔ اس نماز میں تو پین شامل ہے۔ لہذا نماز مکروہ، بھوکہ پر مسکا ہے کہ اگر اس پر  
بالائی منزل دھو کر بے ضرورت چھینٹ پر چھینٹا منع اور وہاں نماز مکروہ اس حفاظت کی وجہ نہیں کہ یہ جگہ کعبہ نہیں وہاں کے  
اسکان تک نقصانے کچھ لہذا حدیث میں ان کے خوف نہیں ہے ۵

[illegible]

وَالَّذِي يُدْعَىٰ وَالنَّاسِ وَيَعْنَىٰ أُمَامَةً قَالَ إِنَّ جِدْرَهُنَّ إِلَيْهِمْ وَسَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَّ الْبُقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ فَقَالَ أَسْكُتْ حَتَّىٰ يَخِيَّ جِدْرُهُ لِيُفَسِّكَتَ وَجَهَهُ  
جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَالَ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمُ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ أَسْأَلُ رَبِّي  
كَأَنَّكَ وَتَعَالَى ثُمَّ قَالَ جَبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ دَنُوتٌ مِنَ اللَّهِ دُنُوتَانِ كَدُونٌ مِنْهُ فَكُنْ قَالَ  
فَكَيْفَ كَانَ يَا جَبْرِيلُ قَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ جَبْرِيٍّ مِنْ نُورٍ فَقَالَ  
شَرُّ الْبُقَاعِ أَسْوَأُهَا وَخَيْرُ الْبُقَاعِ

ترجمہ: انسانی اور امت ہے حضرت ابوالاعمر سے فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم صلی اللہ  
علیہ وسلم سے پوچھا کہ کن کی جگہ بہتر ہے حضور خاموش رہے اُسے اور فرمایا میں جبریل کے آگے  
جس خاموش رہو لگتا ہے خاموش رہے اُسے اور حضرت جبریل حاضر ہوئے حضور نے اُن سے پوچھا کہ  
کہ جس سے سوال کیا گیا ہے وہ سائل سے بڑا عالم نہیں ہے لیکن میرا پنے رہے پوچھو لگتا ہے پھر جبریل کہنے  
لگے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آج اللہ سے اتنا قریب ہو گا کہ اس سے پہلے کسی قریب نہ ہوا تھا حضور نے فرمایا کہ اُن  
قریب ہونے جبریل عرض کیا کہ میرے اور آپ کے درمیان صرف تین ہزار آدمی کے پڑے ہو گئے رہے لہذا اگر جبریل میرے پاس پہنچے تو

روشنی ہلکے سے کریمان اللہ دیکھ کر ایسا اندیشہ ہوتا ہے کہ ان ہی درجہ سے اس سید الغما نے سب سے زیادہ میں جیٹو ہو کر کھڑا ہوا ہے۔  
اس کے قریب ہزار ہا آدمی کے کہ حضور نے ایک میت کو رات میں دفن کیا تو وہیں چراغ جلا دیا گیا معلوم ہوا کہ مردہ ہاتھ ہے اُنکی  
پھٹی کپڑا ہاتھ کی کتاب جارا حق حضرت اہل میں دیکھوں ملے ظاہر ہے کہ خاموشی ہے مگر وہ جسے نہیں جیسا کہ اُنکی جلد تک سلام ہوتا  
ہے بلکہ آج اپنی عمریت دکھاتا ہے اس سے ملے حضرت جبریل کو سراہا کرتا ہے۔ ملے یہ جلدت بتا رہا ہے کہ اس خاموشی میں کئی  
لازخا حضرت حضور اجازت دے بھی نہ دیا سکتا تھا۔ ملے یعنی رنگت ہو رہی تھی کہ رب نے فرمایا جبریل آج جاؤ کہ پلوں کے لطف کی بات ہے  
کہ رب نے یہ مسئلہ نہ کہ دیکھا جبریل جن نے اپنی بیعت کی کہ اگر میں اس کی بات سے میرا نام آپ سے زیادہ نہیں مانتا تو کئی  
نئی کی میں اگر یہ آپ کو بھی معلوم ہے مجھے بھی ملے گی کہ اُن کی بات سے اُن کی بات سے نہیں اُن کی بات سے۔ ملے اپنے تمام یہاں کہ نہ کہ یہاں بیٹھے  
ملے یہ اس مادی حیات کا مشاہدہ ہے یعنی ابھی مجلس گرم ہی تھی کہ جبریل جا کر ٹوٹ بھی آئے اللہ ہی تمام لائے خیال ہے کہ ہمیشہ حضرت جبریل پر  
رب کے پیچھے ہوتے حضور کے پاس آیا کہتے تھے آج محبوب کے پیچھے ہوتے رب کے پاس گئے اور یہاں کا ماحول پیدا ہوتا ہے  
اس لیے رب نے انہیں ملے سے کہیں گے بولیا، معراج میں آگے بڑھتے کہ وہاں حبیب و محبوب کے تخیل کی قدرت کا تمام کو میل  
رہنا چاہیے تھا یہاں ہر تہ سے بڑا بڑا لطف معنوی بیان کیا ہے۔ یہ سارا فقرہ جبریل کی اس حرکت انفرادی کے لئے تھا۔ ملے یعنی اس سے  
پہلے لوگوں پہلے سے ہوا کرتے تھے لیکن آج ایک آدمی سے بھی کم رہ گئے۔ فیض نے فرمایا کہ یہ دوسرے مخلوق کے لحاظ سے حقائق کے

مَسَاجِدَ هَارُوَاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ الْفَصْلُ الثَّلَاثُ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ  
 قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِي هَذَا أَلَمْ يَأْتِ  
 إِلَّا خَيْرٌ سَعَلَهُ أَطْبَعَهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَنْ جَاءَ لِيُفِرَ ذَلِكَ فَلَهُوَ  
 بِمَنْزِلَةِ الذَّحْلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعٍ غَيْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ هُرَيْرَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَعَنْ  
 الْحُسَيْنِ مَرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ  
 يَكُونُ حَدِيثُهُمْ فِي مَسَاجِدِهِمْ فِي أَمْرٍ دُنْيَا هُمْ فَلَاحَاسُومٌ فَلَيْسَ بِلَهُ فِيهِمْ حَاجَةٌ  
 رَوَاهُ ابْنُ هُرَيْرَةَ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَنْبُذٍ قَالَ كُنْتُ

مسجد میں اسے ابی ہان نے اپنے صحیح میں ابن عمر سے روایت کیا تیسری فصل روایت ہے حضرت  
 ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو میری اس مسجد میں آئے  
 مگر نہ کئے سوائے بھلائی کیجئے یا سکھائے تو وہ غازی فی سبیل اللہ کے درجے میں ہے نہ اور جو اس  
 کے سوا کسی کام کے لئے آئے وہ اس شخص کی طرف ہے جو دوسرے کاموں سے ملے وہاں ہمارے ہاں  
 یہ بتاتی ہے شعب الایمان میں روایت ہے حضرت موسیٰ سے مرسل فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے لوگوں پر ایک زمانہ آیا آئے گا کہ ان کی دنیاوی باتیں مسجدوں میں ہوں گی تو ان میں نہ  
 پیشانے ایسوں کی اللہ کو ضرورت نہیں کہ یہ بتاتی ہے شعب الایمان روایت ہے حضرت عائشہ بن یزید سے فرماتے ہیں کہ میں

کاٹھ سے یعنی حلقہ مجاہد میں ہے ذکر خاق جیسے کاٹھ سے آتا ہے جیسا ہے کہ جیسا ہے کہ ایک چوبے ہے ذکر مسجد پر نبیوں مسجد کا لوگ  
 بھائی مجاہد میں ہیں اور لوگ فطرتی مجاہد میں ہیں

مسلم یعنی مسجد نبوی شریف میں ہم وہی مسجد نکھانہ دسری بگڑ کیجئے نکھانے سے افضل ہے جیسے یہاں کی ایک نماز پچاس ہزار کے  
 برابر ہے جیسا کہ ایک سین چھتر چھتر چھتر پچاس ہزار مسابق کے برابر حضور کے قرب کی برکت سے اسی لئے ہوتا ہے مسجد نبوی شریف  
 میں وہاں کھنڈا کھنڈا دینے کی کوشش کر رہے ہیں اس سے مسلم انکا کہ مسجدوں میں ہم یہیں کے دسے چار ہیں اہم نماز سے ہم انکا  
 میں بخدا کی قسم... مسلمان ہیں جیسے دیکھتے والا غیر سے غم ہے دیکھتے ہیں خیر سے غم... خیال ہے کہ یہاں خیر سے دیکھتے والا غیر سے غم ہے  
 یعنی جو مسجد نبوی شریف میں فقط عمارت یا مرقع دیکھنے کیلئے جاتے کسی عبادت کی نیت نہ کرے نہ بڑا بڑا نصیب ہے اسی غیر سے غم  
 کا یہ دوا نہیں کہ یہ تو وہاں کی حاضری کا اصل مقصد ہے خیال ہے کہ حاجی معزز کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ جاتے ہی پر  
 وعدہ شفاعت ہے کہ لایا امن از آرد قری و صحبت کہ شفا حاجی جو نہ نصیب صرف وہ مسجد دیکھنے جائیں وہ اس شفاعت سے

ملہ حضرت سائب کا مسجد نبوی میں سونا یا اس لیے تھا کہ آپ سا فرستہ یا نیت اختلاف کر لیتے تھے یا آپ جائز سمجھتے تھے صلیب  
سوا مسجد میں سونے کو کرکھ دیتے ہیں معنی بڑا کرامت جائز حضرت فاروق نے انہیں آواز دے کر دیکھا یا مسجد پاک اصرام کرتے  
ہوئے۔ ملکہ مسجد نبوی میں بلند آواز سے باتیں کرنے پر گروہ کا مدیر وائلہ یہاں کے آداب سے واقف ہیں تم لوگ پریشانی ہو سائل  
ہے جو بے وقوف نہیں، اس سے مسلم ہوا کہ گناہ معفو رہی تو میری عمر دے سکتا ہے نیز وہاں ہر ایک بخشنی کم تنہی ہو یا باکل نہین  
جو وہاں کے لوگوں کو بے علمی پر معذور رکھا جا سکتا ہے دوسرے مئی خدائیں خیال ہے کہ کائنات مجاز کا مشہور شہر ہے کہ معتبر سے  
یعنی خزانہ عرصہ یا بعد از ان جاس کا خزانہ یا خزانہ وہیں ہے غیرتے زیارت کی ہے سکھ ارتقاء نے فرمایا کہ مسجد نبوی کی حرمت  
دوسری مسجد کا یاد ہے کہ کوئی مسجد نبوی پر شریف میں زندہ ہیں۔ وہاں معذور کا دربار ہے۔ اس کا ادب چاہیے کہ حضرت نبوی  
باتیں اونچی آواز سے کرے تھے دوسرے مسجد میں دس تدبیریں ذکر ارشاد نعت شریف وغیرہ بلند آواز سے کر سکتے ہیں۔ جبکہ نمازیں کو  
تکلیف نہ ہو۔ ملکہ کوئی کہ اس کا فرسٹ بچہ کی کا تھا علیا، یعنی کلنگہ میں بی بی جگہ مسجد کے عمارتیں ہیں دیکھو کہ کوئی حلقہ

الرَّجُلَةِ رَوَاهُ فِي الْمَوْحَا وَعَنْ ابْنِ قَالٍ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهُ فِي الْقِبْلَةِ  
فَنَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَقَّقَ لِي فِي وَجْهِهِ فَقَامَ يُخَالِفُهُ بِبَيْلِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ  
وَأَمَّا نَاحِي رِجْلَيْهِ فَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَزْنِي أَحَدُكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ  
بِأَرِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِجْلَيْهِ بَصَصَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ  
وَيَفْعَلُ هَكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَعَنْ الشَّائِبِ بْنِ خَلَادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِمَّنْ أَهْلَبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ  
عليه وسلم قَالَ إِنَّ رَجُلًا مَقُومًا بَصَصَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ

چلا جائے گا (تو) امداد سے حضرت انس سے درختے میں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
تسلیم کیا کہ جب ریختہ دیکھی کہ آپ کو ناگوار گذارے کہ ناگوار ہو تو میں دیکھی کہ میرے آگے اپنے ہاتھ  
سے خرچ دیا کہ فرمایا کہ میں سے کوئی محبوب نماز میں کھڑا ہو تب سے تو اپنے پیچے میں کرتا ہے اور اس کا رب اس  
کا درختے کے درمیان ہوتا ہے کہ ہند اکثر قبیلے کی طرف مرکزہ تھو کے لیکن بیش طرف باباؤں کے پیچے  
میں چلا جاتا کہ ناگوار ہوا اس میں تو کہ چہ اسے لڑا دیا یا ایسے کرے کہ (جہاں کی امداد سے حضرت انس  
ابن مالک سے دیکھو اور اسے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک ہیں کہ فرمایا ایک شخص نے قرم کی امداد  
کا قبیلے کی طرف تھوک دیا حضور و زمر صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تھے

میں حد درجہ اس کے آداب بھی مسجد جیسے ہوتے۔

اسلحہ شہر سے راد زوی اشعار میں شہد سے مراد بھی راد زوی باتیں اور اپنی آواز سے کرنا ہیں دوزخ نعمت شریف دکر ماجر مسجد میں جائز ہے سلم شریف میں ہے پھر سلی اشد مدیر و تم اندام کا دکر کم ہر نماز ارض کے بعد خوب اور اپنی آواز سے دکر اشد کرتے تھے۔ مسئلہ یعنی تہذیب کا دیوار اس سے صحرا پر راد نہیں کیونکہ اسی زمانہ میں مسجد میں عراقی تھے۔ محراب حضرت عمرؓ ابن عبدالعزیز کی جدت ہے۔ دیگر دایہ ابی جمد الملک کا طرف سے مدینہ کے حاکم تھے۔ جہاں اب محراب النبی جی ہے وہ منصوبہ کا نماز پڑھنے کی جگہ تھی۔

[illegible]

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِمَّنْ فَرَّغَ الرَّيْضُ لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ مَعَهُ فَنَاحِبَرُوهُ يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَمَّ وَحَبِيتُ أَنَّهُ قُلْتُ إِنَّكَ قَدْ أَذَيْتَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ زَوَّلَ الْبُودَا رَدَّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَحْبَبْتُ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ عِدَّةٍ عَنْ صَلَوةِ النَّبِيِّ حَتَّى كُنَّا نَأْكُلُ مِنْ عَيْنِ السَّمْسِ فَخَرَّ سِرِّيًّا فَنُتِبَ بِالصَّلَوةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَوَّزَ فِي صَلَوةِهِ فَلَمَّا كَسَلَهُمْ دَعَا بِصُوتِهِ فَقَالَ لَسْتُ عَلَى مَصَافِكُمْ

تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فراغت پر اس کی قوم سے فرمایا کہ آئندہ یہ ہمیں نماز نہ پڑھائے گا اس کے بعد اس نے نماز پڑھائی جاہلی لوگوں سے روک دیا اور حضور اور صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے آئے آگاہ کیا اس نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا فرمایا ہاں مجھے خیال ہے کہ کچھ پہلے فرمایا کہ تو نے اللہ رسول کو کھلایا اسے راہروا کھڑا روایت ہے حضرت معاذ بن جبل سے فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں تشریف لے گئے میں تاخیر کی قریب تھا کہ ہم سوئے دیکھیں تھے پھر میری سے تشریف لے گیا کہ میری حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور نماز میں تمہارا کہ جب کام میرا اور حضرت راہروا کھڑا ہو گیا

اختلاف نہت اور یہ کچھ غیر محسوس بھی ہیں اس لیے مصنف نے یہ تشریح کر دی آپ کی کائنات ابوسہیل ہے مولیٰ ہیں زمانہ تمدن میں بن کے حاکم ہے۔ سلاہ کیونکر کہہ سکتا ہے ادب ہے، اسی لیے مصنف نے اس سے خطاب بھی دیکھا کہ وہ خطاب کے لائق ہوا درہا جبکہ کعبہ کا بچہ ادب امامت کے لائق نہیں تو حضور کا بچہ ادب اور آپ کی شان میں بکواس کرنے والی امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے اس سے وہ لکھ جرت پڑیں جو بلا تحقیق ہر ناسق دہے ادب کو امام بنائیتے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ امام صحابی تھے گو قنفط ان سے یہ خطا ہوگئی پھر توبہ کر لی، کیونکہ کوئی صحابی ناسق نہیں، جب اتفاقاً خطا ہوا امامت سے معزول کر دیا گیا تو جان بوجہ کر بچے ادبی کرنے والا ضرور معزول کر دیا جائیگا۔ حضور کا یہ فرمانا کہ ہر نیک و ناسق کے نیچے نماز پڑھو اس موقع کے لیے ہے کہ وہ امام بن گیا، بوجہ ہم اسے معزول کرنے پر تیار نہ ہوں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قوم و سلطان امام کو امامت سے علیحدہ کر سکتے ہیں۔ سلاہ کیونکر تیرا لام ہمیری ایذا کا سبب ہے اور میری ایذا و دہش کی ایذا کا بھلا مصفا کا بھی مطلب ہے، کیونکہ اس نے حضور کو روک دینے کے واسطے یہ کام کر لیا تھا۔ وزیر مل کفر اور اتحاد و بین اللہ سے دوبارہ مسلمان کیا جانا ناظر ہے کہ اس شخص نے توبہ کر لی ہوگی، اور دوبارہ امام بنا دیا گیا ہوگا۔ سلاہ اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و خلفائے کرام کے معزول ہو کر جگاتے تھے حضور کے بغیر نماز پڑھتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ ان کے ساتھ کی تھا ان کے بغیر ادا سے افضل ہے۔ وہ



كَمَا اَنْتُمْ ثُمَّ اَنْتُمْ اَلَيْسَ اَنْتُمْ قَالَا اَمَّا اِنِّي سَاخِذُكُمْ مَحْسَبِي عَنْكُمْ اَلَا اَلَمْ تَكُنْ مِنَ اَلْيَسْرِ  
فَتَوَسَّاتُ وَصَلَيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَتَعَسْتُ فِي صَلَوتِي حَتَّى اسْتَشَقَلْتُ فَاِذَا اَنْكَرْتُ تَسَارُكَ وَ  
فِي اَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْسَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَحْتَبِعُكُمْ اَلَا اَعْلَمُ قُلْتُ لَا اَدْرِي  
قَالَ هَا كُنَّا قَالَا فَكُنْتُمْ وَضَعُ كُنُفَيْنِ كُنْتُمُ حَتَّى وَجِدْتُ بَدَدًا اَنَا وَلِيهِ بَيْنِي تَذِي  
فَنَجَلِي لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَدَرْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَيْسَ رَبِّ قَالَ

جیسے ہر ہمارا کرت توجہ فرمائی ہر فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آج میں جے تم سے کسی چیز سے دو گنا  
میں رات میں اٹھا و سونیا جس قدر تقدیر میں تھا نہ پڑھی نماز میں جے ادھر اٹھ گئی تھی کہ عین غلاب  
ہو گئی تھی اچانک میں اپنے رب تعالیٰ کے پاس اپنی صورت میں تھا سے فرمایا اسے محمد سے میں نے  
عزیز کیا سو میں حاضر ہوں فرمایا مقرب فرمے کسی میں جھگڑتے ہیں میں نے کہا جے نہیں جھگڑتے ہیں ہر فرمایا فرماتے  
ہیں میں نے رب کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست و دست میرے کندھوں کے چر رکھا تھے کہ میں نے اس کے  
پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں پائی تھی تو مجھے ہر چیز ظاہر ہو گئی اور میں نے پہچان لی کہ ہر فرمایا کہ عین غلاب میں ہر فرمایا

یہ بھی جانتے تھے کہ حضور کا سونا رب کی طرف سے ہے اور آپ کی خواب وہی انداز رکھتے ہیں بیدار نہ ہوئے میں رب کی لاکھوں باتیں  
ہیں آپ کی عین تمام عالم کی بیداریوں سے کہ روٹوں کی افضل ہے۔ سیکھ میں وقت کی نگہی کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا معلوم ہوا کہ  
ایسے موقع پر نماز کے لیے بھاگ کر آنا جاوے ہے۔ کوچ پانے کے لیے بھاگتا منع لہذا حدیث ممانعت کے خلاف نہیں فرما  
تنگ وقت میں طہر میں بھی قرأت مختصر کرنی چاہیے۔ سیکھ بھان اشرار ہا بہتیاں بالکل درست نہ ہوئے کہ حضرت فاطمہ سے نہیں  
روکتی بلکہ رب کی طرف توجہ۔ سیکھ اور نماز تہجد تم کہے سو گئے یہ مطلب نہیں کہ نماز میں سو گئے۔ سیکھ اکل شرع ہے اگر کوئی خیال ہے  
کہ یہ وہی واقعہ ہے جو پہلے مذکور ہوا یا وہ علاج کا واقعہ تھا اور خواب کا سیکھ خیال ہے کہ سب کے سب قرآن شریف میں حضور کو ہم دیکھیں نہ  
پکا طور پر خواب ہی سے پکا طور پر قرآن پڑھنے والے اس طرح پکا سیکھ کہ جرات نہ کریں یہ لاف نہ لگاؤ کہ موقعہ قرآن پڑھنے اظہار کرم کے لیے  
نام سے پکا لاف کہ کہ خواب تک جوتے جیسے اس کا علم نہیں دیا اس کی شرع ابھی پہلی فصل میں گذر چکی۔ سیکھ اٹھو حضور کے  
وہ معنی میں جو رب کی شان کے لائق ہیں۔ میں رحمت قدرت توجہ کا ہاتھ کہا جاتا ہے غلام کام میں حکومت کا ہاتھ ہے میں اسکا  
کرم و توجہ ہے شندک پانے کا مطلب یہ ہے۔ کہ رحمت کا خدو پر پہنچا۔ سیکھ اس کی شرع گذر چکی میں طوی ما در علی عالم فیہ  
شبہات کا ہر فرقہ مجھ پر فقط مشکف ہی نہ ہوا بلکہ میں نے ہر ایک کو انگ انگ پہچان لیا کہ ہر طرف میں بڑا فرقہ ہے۔  
مجھ پر نظر ڈال کر جان لینا کہ یہاں دو لکھ آدمی بیٹھے ہیں یہ علم ہے اور ان میں سے ہر ایک کے سارے حالات معلوم کر لیتا

مرفوت اس سے چند خطے معلوم ہوتے ایک ہر کھنڈ کا نام کتا مارتے عالم کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور سے ہر مرفوت کا یہ کلمہ نہیں بلکہ کھنڈ ہے  
فہرست سے ہر آپ کا نام و عبارت قرآن پر مرفوت نہیں، آپ نکل قرآن سے پہلے ہی عالم داخل ہو چکے تھے ہر کھنڈ اور سے بیان کچھ اور بیان  
مرفوت کو ہر چیز و مکان کی تصدیق قرآن میں نہائی اسی سے بیان جوئی ارشاد ہوا اللہ ہاں فرمایا گیا پختہ آیتیں خوش ہلکے حدیث پر ہر مرفوت نہیں کتب  
ساری چیزیں سرکار کو آج و کھادی گئیں قرآن و کھنڈ قرآن سے کیا خاندہ ؟ سلف پہلے ہاں سوال مرفوت کو کلمہ معنی آدوم کو سرفہر تھا ادب یہ سوال سکھا  
لاکھن پختہ کیلئے تاکہ معلوم ہو کہ محبوب یکے کو رسول فرنگے، وہ سکھانے والا کلام اور سے سکھانے والا کلام خیال ہے کہ تہہ شہر کو کتا مارتے  
پڑھایا کرتے ہیں سلف ان سب کی شرحیں بھی اگر کہیں اس سے معلوم ہو سکا ہے کہ کچھ پہلے پن ہجرت میں تو وہ موشی بہی پکار کتا چا بیجے کلمہ ساریوں  
میں مرفوت جبکہ پانی میں نشتر، ہر چیز و مکان بہت قریب ہے سلف اس کی شرحیں بھی اگر کہیں بعض ہر گونے کے آستانوں پر ہر کھنڈ ہوتے ہیں ہاں  
سے ہمیشہ لوگوں کو کھانا تھا ہے اس کی اصل یہ حدیث ہے سلفوں سے نہ کلام اور کھنڈ دونوں تعین سے سخت کلام ثواب ہے رب فرماتا  
ہے وَاغْلِظْ عَيْنَيْكَ لِيَمِيزَ الْحَقَّ مِنَ الْبَاطِلِ اِنَّ هُوَ عَلِيمٌ فَصِيحٌ۔ سلف ان تمام کی شرحیں بھی لکھ گئی ہیں اس سے معلوم ہوتے  
ایکے کہ رب تعالیٰ ہی ہے مگر وہ چاہتا ہے کہ بندہ کلمہ سے مانگے تو وہی یہ مانگنا باری زندگی کی نشانی ہے۔ اس سے فرمایا کہ سلف

اللہ علیہ وسلم انھا حق فادبرواھا ثم تفلتوا ہاؤاۃ احمد والترمذی وقال هذا احديث حسن صحيح وسکت محمد بن اسماعیل عن هذا الحديث فقال هذا احديث صحيح وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ بالله العظیم ووجهہ الکریم وسطانہ النقیہ من الشیطان الرجیم قال خاذ اقل ذلک قال الشیطان حظ منی سکت ابو یوسف ما ابو داؤد وعن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعل قبري وثنا یعبد

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ خواب برحق ہے یہ دعائیں یاد کرو پھر سکھاؤ سنا (احمد ترمذی) اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے جس سے محمد ابن اسماعیل سے پوچھا فرمایا یہ حدیث صحیح ہے روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عمرو ابی حاتم سے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کہتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ دیتا ہوں اس کی ذات کریم اور اس کے پرانے نعلے کے ذریعے مردود شیطان سے سنا فرمایا جب موسیٰ یہ کہہ رہا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ مجھ سے سلام اور ان مغزوبہ کا مجھ پر وارڈی روایت ہے حضرت عطاء ابن یسار سے سنا فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کبر کو کہتے نہ بنانا جو پوری جائے

محبوب کچھ انکو دوسرے یہ کہہ کر کہہ دیا کہ رب کی توفیق ہو تو نکل کر سکتے ہیں چھر خود بچے لڑکا کوئی پہلے تو ادھر جائیگا خیال ہے کہ یہ سب دعائیں ہیں میں سکھانے کے لیے یہ حد حضور کو یہ ساری نعمتیں پہلے ہی سے حاصل ہیں نیز جو اللہ سے محبت کرنا چاہے وہ انکے پیادوں سے محبت کرے سنا یہی خود بھی سیکھو اور ان کو بھی سکھاؤ کیونکہ یہ سب خواہیں اتھری خواہیں غلط ہیں سنا معلوم ہوا کہ خدا کی صفات کو دینا دعا بنانا جائز ہے اللہ تعالیٰ شیطان سے رب کی پناہ مانگے کوئی اپنے کو محفوظ نہ کہے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام تھے اور نبوت خدا محفوظ اگر پھر بھی وہاں سکھایا گیا تو ہم کس شہر میں کہہ کر خود محفوظ ہیں نہ ہمارے گھر اس سے محفوظ سنا معلوم ہوا کہ شیطان دعاؤں کو بھی جانتا ہے ان کے اثرات کو بھی تعمیر کرنے فرمایا کہ شیطان ہر نیک و بد میں سے خبردار ہے اسی لیے ہر نیک سے دوکتا ہے ہر گناہ کرنے پر بلکہ ہر ایک کے انوار سے مطلع ہے اسی لیے ہر ایک کو بہکا تا ہے جب اس خدا کو کہہ کہہ لایہ حال ہے تو صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہوگا یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی شیطان کے ہر حال اور اس کے ہر کلام سے مطلع ہیں سنا آپ شہرہ ربیعہ میں حضرت ام المومنین سہو کے آنکار کرو فلم میں محمد سال عمرانی سنا ہے میں وفات پائی شہ سبمان اللہ حضور کا یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ ہر سال ان کو مرنے کا جہل و عالم زیارت کے لیے جاتے ہیں مگر نہ کوئی قبر انور کو بھی کرتا ہے نہ کوئی اس کی طرف نماز پڑھے یہ اس دعا کا

رَسُوْلُ اللهِ عَلٰی قَوْمٍ يَخْذُوْنَ اُتُوْرًا يَنْبِیْءًا هُمْ مَسْجِدُ رَاةِ هَاكُلَ مَرْسَلًا وَعَنْ مَعَاذِ  
ابْنِ جَبَلٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَبَّلُ الصَّلَاةَ فِي جَيْطَانٍ قَالَ بَعْضُ  
رَوَاغِهِ يَعْنِي النَّبِيِّينَ رَوَاةُ أَحْمَدُ وَالتَّوْحِيدُ فِي وَقَالَ هَذِهِ الْحَدِيثُ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ  
وَمِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَكَذَلِكَ مَعْنَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ وَعَنْ النَّبِيِّ  
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِسْمُ قَوْمٍ يَزِيْهُنَ عَنْ مَسْجِدِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْبِیْءًا هُمْ مَسْجِدُ رَاةِ هَاكُلَ مَرْسَلًا  
حضرت حلائی بن علی سے فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باغوں میں نماز پڑھنا پسند فرماتے تھے تاہم بعض روایات میں  
فرمایا میں نے سنا ہے کہ امام احمد نے فرمایا کہ حدیث طریحیہ ہم سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کرتے ہیں  
آپسلی کا ہی سید جو نے ضیف کہا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب سے فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

آپسلی خیال ہے کہ یہود و نصاریٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے انکار کیا ہے ایک روایت سے سنو کہ انہیں ضلیا خدا کا بیٹا کہہ دیا اہل بیت کی جگہ  
لگے مگر مسلمان ہزار ہا ہجرات سن کر بکرا نکھوں سے دیکھ کر حضور کو خدا کہتے ہیں زندہ کا بیٹا، جاہل مسلمان کا بھی عقیدہ یہ ہے کہ خدا  
وہو نہ ہو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت ہے۔ لطیف، بعض لوگ اس حدیث کے مانتے ہیں یا انکار کرتے ہیں کہ قرآن کی تعلیم کرنا سارے  
سال وہاں جانا مانع رکھے زیادہ تر کرنا وہاں جو انسان کرنا سب شرک ہے کیونکہ اس میں قرآن ہی ہے کہ ترک کرنا بت نیا لیا گیا مگر بالکل غلط ہے  
کیونکہ یہ سارے کام ۱۴۰۰ ہجری کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر ہوئے ہیں، ہر سال نمازیں کی بھیڑ ہوتی ہے، ہاتھ باندھ کر سر کا کر سونم اچھا بنا  
ہے، رات کو لیٹاں انور و روشنی ہوتی ہے، ہمارے علماء و علماء دین اسلام کہتے ہیں، نقیبا فرماتے ہیں کہ روزہ انور پر سونم کرنے سے سحر  
ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے، اگر اسی میں سے کوئی کام شرک ہو تو حضور کے بعد نہ ہو کر نہ ہوتا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
ہو چکی ہے ان نادانوں کی اس تفسیر سے لازم آئے گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا شرک ہے تو کوئی شرک نہیں ہے اس میں شک تو  
میل ہے، حدیث کچھ کے لیے لفظی و عقلی کی ضرورت ہے، نہ اس طرح کہ ان قرآن کی مدت کرنے لگے، ان کی طرف مذاں پڑھنے  
لگے ہو کہ ان شرک سے بعد سونم خیال ہے کہ اگر اتفاقاً مسجد میں قبر ہو تو نمازی و دیگر کے دین پر، اگر چاہیے، جیسے مسجد نبوی شریف میں  
روئے الطبر ہے جس کے پاس طرف نمازیں ہوتی ہیں مگر رات کی چوڑی زوہد کی انہی میں سے کسی پوری تحقیق نہیں ہو چکی بلکہ بعض نفوس نادانہ  
کے لیے باغوں میں بہتر جگہ تھے تاکہ نماز میں رہنے والے سے تکلف و فراق ہو، بلکہ عورتوں کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا شرک ہے نہ انہی میں سے کسی پوری تحقیق نہیں ہو چکی بلکہ بعض نفوس نادانہ  
کے لیے باغوں میں بہتر جگہ تھے تاکہ نماز میں رہنے والے سے تکلف و فراق ہو، بلکہ عورتوں کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا شرک ہے نہ انہی میں سے کسی پوری تحقیق نہیں ہو چکی بلکہ بعض نفوس نادانہ  
کے لیے باغوں میں بہتر جگہ تھے تاکہ نماز میں رہنے والے سے تکلف و فراق ہو، بلکہ عورتوں کے لئے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا شرک ہے نہ انہی میں سے کسی پوری تحقیق نہیں ہو چکی بلکہ بعض نفوس نادانہ

صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي مَسْجِدٍ الْمُبَارَكِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي يُجْمَعُ فِيهِ بِخَمْسٍ وَأَلْفَةٍ صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى بِخَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي مَسْجِدٍ فِي خَمْسِينَ أَلْفَ صَلَاةٍ وَصَلَاةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ أَيُّ مَسْجِدٍ وَضِعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ قَالَ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى قُلْتُ ثُمَّ بَيْنَهُمَا قَالَ أَرْبَعُونَ عَامًا ثُمَّ الْأَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَخَيِّتْ مَا أَدْرَكَكَ الْبَصَلَةُ فَصَلِّ

مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور نیلے کی مسجد میں پچیس نمازیں اور برس مسجد میں چھ پڑھا جاتا ہے اس میں ایک نماز پانچ سو نمازیں اور مسجد اقصیٰ میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور میری مسجد میں ایک نماز پچاس ہزار نمازیں اور مسجد حرام میں ایک نماز ایک لاکھ نمازیں ہیں سہ (ابن ماجہ) معنی ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! زمین میں پہلے کون سی مسجد بنائی گئی فرمایا مسجد حرام سہ فرماتے ہیں میں نے کہا پھر کون سی فرمایا پھر مسجد اقصیٰ سہ میں نے کہا ان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا فرمایا چالیس سال لگے اب ملدی زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آ جائے وہاں پڑھ لو گے

سہ فرقہ نے نقل کیا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھر کی ایک نماز کا ثواب ایک خانہ کے برابر ہے اور مسجد میں ایک نماز کا ثواب گھر کی پچیس نمازوں کے برابر ہے جس کی ایک ایک نماز گھر کی پچیس نمازوں کے برابر اور مسجد بیت المقدس میں اس سے پچاس گنا زیادہ ثواب ہے اور لکھا کہ نماز جامع مسجد کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور مسجد نبوی شریف کی ایک نماز بیت المقدس کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور بیت اللہ شریف کی ایک نماز مسجد نبوی کی ایک لاکھ نمازوں کے برابر مگر خیال کیجئے کہ یہ ثواب کا بڑا فرق ہے۔ اسی مقبوضت اور قرب الہی کا یہ حال ہے کہ مسجد نبوی کی ایک نماز بیت المقدس شریف کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اسی لیے صحابہ و تابعین و انصار مسجد نبوی کی نماز کو دل و جان سے پسند کرتے تھے شمر جہاد چھوڑ کر گمراہی سے آکر مدینہ میں مدینہ الہی بستی ہے۔ مدینہ الہی بستی ہے۔

معلوم ہی حضرت کے قرب جہاد کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ اسی لیے مسجد نبوی میں صف کا پانچ حصہ دہانتے سے افضل ہے کہ کوئی دوسرا ایک سے ترجیح خیال کیجئے کہ ترقیت مند فائدہ کا یہ حال ہے مگر مغفرت کے لیے چھ نمازوں کا ثواب اور مقبوضت جہاد نماز سے باہر ہے سہ کہ کوئی کہہ دے کہ خاتمہ خاتمہ ہی حضرت جبریل کے عرض کرنے پر زمین پر پڑے ہی یہ مسجد بنائی۔ سہ افضل کے معنی میں بہت قدر چھوڑ گیت المقدس کی آمد کہ یہ منزل اور مدینہ طیبہ سے بہت دوسرے اسی لیے نقل کی گئی ہے۔ سہ خیال کیجئے کہ اگر آپ پر اللہ شوم نے نماز گھر کی اور حضرت سلیمان نے

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ **بَابُ السُّتْرِ الْفَصْلُ الْأَوَّلُ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بَايَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَرَاكِهِ فِي بَيْتٍ أَوْ سَلَمَةٍ وَاجْتِنَاعًا طَرَفِيَهُ عَلَى عَاقِبَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصْلَحُ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاقِبَتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**

سلم ہمارے استرڈ حاشیے کا باب نہ پہلے اصل روایت ہے حضرت عمرو بن ابی سلمہ سے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ام سلمہ کے کمر میں ایک کپڑے میں پٹے جوئے ناز پڑتے دیکھا کہ اپنے کندھوں پر اس کے کسی کنارے ڈالے ہوئے تھے کہ اللہ کی قسم روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں اس طرح لٹکا دے کہ اس کے کندھے پر کپڑے کا کسی حصہ نہ ہو تو اللہ کی قسم روایت ہے

بیت المقدس کی بنیاد نہ رکھی بلکہ پہلی بنیاد رکھ کر میں بنائیں اور دیگروں کے درمیان ایک ہزار سال سے زیادہ فاصلہ ہے اس حدیث میں یا قوام دونوں جملوں کی بنیادوں کا ذکر ہے کہ آدم علیہ السلام نے تو پہلی جگہ پر بیت المقدس کی بنیاد ڈالی پھر چالیس سال کے بعد جب آپ اکابر بیت ہو گئی اور پہلی گئی تو ان میں سے کسی نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی بعض روایات میں ہے کہ خود آدم علیہ السلام نے ہی کعبہ کے چالیس سال بعد بیت المقدس کی بنیاد رکھی یا کوئی خاص تعمیر وہاں ہے جیسا کہ بعض روایات میں ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر کعبہ کے چالیس سال بعد یعقوب علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر کی یہاں حرثۃ نے ناک کعبہ پر مفضل گفتگو کی ہے پھر حال اس حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ کعبہ بنائے ابراہیم علیہ السلام بیت المقدس بنائے سلیمان بن داؤد علیہ السلام میں ہزار برس سے زیادہ فاصلہ ہے تو ان تعمیروں میں چالیس سال کا فاصلہ کیسے بڑھایا کہ حکمران حدیث کو خود لگا۔ مفسر مئی اسام میں ہر جگہ ناز جانے سے منع متبر و ضروری ناز ممنوع بن ایک ماری کی وجہ سے ہے نہ صلح بلکہ کا وہ مفسر میں لکھا ہے ناز میں غرض سے مٹ کر تیسے سو کے لیے ناف سے گھٹے تک سترے اور صورت کے لیے سر سے پائے تک سترے کپڑے کا ان تک پاتھ اور ٹخنوں تک قدم کے اگر ستر کے کی مٹو کہ جہاد مفسر ناز میں تین تیس کی بقدر کھڑے ہوں تو ناز مٹا نہ ہوگی معصفت اس باب میں لباس متب ادب میں مکروہ کا ذکر بھی کرتے گئے صلح آپ تشریف لیں، مخدش ہیں، مفسر کے سوچے بیٹھے ہیں، ام سلمہ کے فرزند سلمہ پر مقام حبشہ میں پیدا ہوئے معصفت کی وفات کے وقت ہارس کے تھے جبکہ الملک ابن مروان کے زمانہ حکومت میں سلمہ میں وفات پائی صلح اس طرح کہ ایک کپڑا سر سے پٹو تک اوڑھے تھے اور کپڑے کا دامن گونا بنائیں کندھے پر ادا ہا یاں دابھے پر ڈالے ہوئے تھے مسلم ہوا کہ ایک کپڑے میں ناز ہو کر است جائز ہے بشرطیکہ کندھے پر نہ ہوں اگرچہ متب یہ ہے کہ تین کپڑوں میں ناز پڑے، ٹوپیاں عامہ نہیں تہنہ بنایا یا پاجامہ صلح کہ صلح بیٹ لکھی ہوئے کندھے ناز پڑنا ممنوع ہے یعنی لوگ صرف تہنہ بنایا یا پاجامہ سے ناز پڑتے ہیں یہ مکروہ ہے۔ بلکہ نام ابراہیم علیہ السلام

اِنَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَيْسَ الْفَبَيْنُ طَرَفِيهِ رَفَاعَةُ الْجَنَارِي وَعَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمِيصَةٍ تَهَا أَعْلَامٌ قَطُرَتْ لِي أَعْلَامُهَا  
نَظَرَةٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اخْضَبُوا بِحَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى ابْنِي جَهْمٍ وَأَمْسُوْنِي بِابْتِكَارِيَةِ أَبِي  
جَهْمٍ فَإِنَّهَا الْهَشْتَرِي انْفَاعَنُ مَلُوقِي مُتَقَنٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْجَنَارِي قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ  
إِلَى عِلْمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ أَنْ يَفْتِنَنِي وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَرَامٌ عَائِشَةَ سَلَّتْ بِهَا جَانِبِيهَا

عیدِ کرم کو فرماتے تھاکہ جو کوئی ایک کپڑے میں نہ سلا کر پڑے تو اس کے کمر سے اور کمر پر والے ملے دھارے  
روایت ہے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیل بوڑوں والی چادر میں نہ پڑھی بلکہ اس  
کے بیل بوڑے ایک ٹکڑے دیکھے جب ناسخ ہوئے تو فرمایا کہ میری یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جاؤ اور ابو جہم  
سے انجان چادر لے آؤ گے اس چادر نے مجھے ابھی نماز سے بڑھکا و مسلم بخاری بخاری کی روایت میں  
ہوں ہے کہ فرمایا میں اس کے بیل بوڑوں کو نماز میں دیکھتا تھا مجھے خوف ہے کہ میری نماز غلب کر دے گے  
روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کا ایک برہہ تھا جس سے گھر کا ایک گوشہ ڈھانکے گا تھا

خازنہ قرعی واجب الامداد ہوگی نہ ملے میں وہاں کنہ ہے پر اور بایں دوشیں پر اگر کنہ سے چھوٹے ہے تو نماز تکلیف دہوگی  
کہ نہ کہو جبکہ اس کا اگر ہاتھ سے کچھ نہ تو نماز مکروہ ہوگی کہ اس صورت میں ہا تھ باندھ نہ سکے گا۔ مسئلہ عربی میں غیر میل ہونے والی  
چادر کی کوکتے ہیں ایسکین علیہ السلام کا ذکر کرتا ہے کہ بنا پہلے یہ افنی سیاہ چادر تھی جو ابو جہم نے مدینہ خدمت اقدس میں پیش  
کی تھی اس کو اٹھ کر کمر کا نماز پڑھ رہے تھے۔ مسئلہ الجہانیر شام کی ایک بچی کا نام ہے جہاں سادے کپڑے تیار ہوتے ہیں اس کی  
طرف اس کی نسبت ہے جیسے ہمارے ہاں بھاگی ہو یا ڈھا کی ملن والا پھور کا ٹیبا مشہور ہے۔ چونکہ چادر کا وہاں کرنا ابو جہم کو ناگوار  
گرتا تھا اس کی اطلاع کے لیے اس کے ملن دوسری چادر طلب فرمائی اور ابو جہم فرقی میں ہادی ہیں مشہور صحابی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
اقوام فرماتے تھے کہ تم کپڑے رنگانہ ترش میں سے تھے۔ مسئلہ اس طرح کہ نماز میں ہزار رعایاں اس کے بیل بوڑوں کی طرف ہوجا سکتی  
کا فن مشروح مضمون نہ ہے۔ موصوفی افراتے ہیں کہ اس کا اثر دل پر ہوتا ہے خصوصاً صاف اور روشن دل جلدی آخر لیتے ہیں جیسے سفید  
کپڑے پر سیاہ دھبہ معمولی بھی دور سے چمکتے ہے اسی سے معلوم ہوا کہ عراب بہر سادہ ہونا بہتر ہے تاکہ غمانی کا دھیان نہ پڑے۔ بعض  
موصوفی انقش رنگارنگے سے کہے کہ سادہ چٹائی پر نماز بہتر سمجھتے ہیں انکا فخر یہی مدیث ہے۔ خیال ہے کہ یہ سب اچھی امت کی تعلیم کیلئے  
ہے طلب پاک مصطفیٰ کی روایات مختلف ہیں انہی کپڑے کے بیل بوڑے سے مضمون مشروح تم ہوگا انہی ہوتا ہے سادہ کہیں میدان جہاں میں نماز  
کے یہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور مشروح میں کوئی فرق نہیں آتا کبھی بشریت کا فہور ہے اور کبھی فطانت کی جلوہ گری ؟

قَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمِيطِي عَنْكِ اَمَانٌ هَذَا اِيَّاهُ لَا يَزَالُ تَعَاوِدُهُ تَعْرِضِينَ  
لِي فِي صَلَواتِي بِهَا اَلْجَارِي وَكَوْنِ عَقِبَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَرْدًا مَحْرُوبًا فَلَيْسَ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَذَرَعَهُ نَزَعًا سَدِيدًا اَلْكَارِبُ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا  
يَتَّبِعُنِي هَذَا الْمُتَّقِينَ مَتَّقِي عَلَيْهِ الْفَصْلُ الثَّانِي عَنْ سَلَمَةَ بْنِ اَلْأَكْوَمِ قَالَ خَلَّتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ابْنِي رَجُلًا اَصْبَدًا اَفَا صَلَّيْتُ فِي الْغَيْبِ اَنُؤَا جِدْتُ اَلْأَنْعَامَ وَارْرُرُهُ وَلَوْ بَشَرًا  
رَوَاكَ الْبُودَا اُرْدُوهُ وَمَوَى النَّسَائِيُّ وَعَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ

ان سے حضورؐ اور سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اپنا یہ بندہ ہم سے بناو کیونکہ اس کی تصویر میں نماز میں  
میرے سامنے آجاتی ہیں اس لئے (بخاری) روایت ہے حضرت عقبہ ابن عامر سے فرماتے ہیں کہ حضورؐ انورؐ کی آمد  
علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لے کر تشریف لے گئے آپ نے وہ پہنی تھے پھر اس میں نماز پڑھی پھر فارغ  
ہوئے تو غصہ ہے اتار دی اس کو پانچ سو کرتے ہوئے پھر فرمایا کہ یہ پیر میں گھروں کو رہنا نہیں ہے  
اسلم، بخاری، دوسری فصل روایت ہے حضرت سلمہ ابن اکوا سے کہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا یا  
یا رسول اللہ میں شکاری آدمی ہوں مگر تو کیا ایک کبوتر میں نماز پڑھ سکتا ہوں فرمایا ہاں میں لگا دینا اگرچہ  
لائے ہیں سے ہوں کہ وہ روزہ انسانی نے اس کی شکل روایت کی روایت ہے حضرت ابوہریرہ سے فرماتے ہیں کہ ایک شخص تہجد

سے ظاہر رہے کہ طریقہ نماز پڑھنے کی صورت میں ہوگی، ادا اگر جاندار کے نوافل میں ہیں تب بھی شوقیہ یا از سر ہم کے طور پر نہ تھے تاکہ اس  
پر کرامت کا حکم ہو خیال ہے کہ وہاں پر یہ خلاف ڈالنا جائز ہے اگرچہ بہتر نہیں بلکہ ایسا حدیث و ممانعت کی روایت کے خلاف نہیں یہ شیخ  
فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ ممانعت سے پہلے کا ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ انار کی باغی پر حضرت اشیاء کے لیے ڈاگ لیا ہو، جیسے اب  
بھلا ہوتا گیا جاتا ہے کہ بچائے کو کڑا کٹ یا بد حال دیتے ہیں مثلاً فروغ دوا چکن کھلتا ہے، جیسا چاکلیٹ کے سے کھا ہوتا  
تھا دوست بخند کے بادشاہ اکیڈر یا سکندر کے بادشاہ نے دینے پیش کی تھی، آپ کا بہن لینا انہیں دماغی کرنے کے لیے تھا  
بسم نے فرمایا کہ وہ تو ہمیں موت سے پہلے کا ہے، حضور اس وقت بھی نماز میں پڑھتے تھے مگر زیادہ، صحیح یہ ہے کہ ریشم کی موت  
سے پہلے کا ہے وہ موت کے بعد حضرت نے ریشم کبھی نہ پہنا، خیال ہے کہ مرد کو خاص ریشم کے کپڑے پہنا منع ہے وہ بانی یا  
س کا معنی ریشم ملال، مثلاً بھان اشد یہ ہے حضورؐ کی فطرت سلیمہ کا بھی ریشم عام نہیں تھا مگر طبیعت پاک میں لغت  
پہلے ہی سے ہے، مثلاً آپ اسی دن مٹی میں گھسٹا ابوہریرہ ہے آپ ان صحابہ میں ہیں جنہوں نے بیعت رضوان کے موقع پر دبا،  
بیعت کے مشہور سردار میں یہ پیدل لڑنے والوں میں بخشنا تھے سال میں پانچ مرتبہ میں سے مدینہ پاک میں مناسبات ہوتی تھے اللہ کا میں



يُصَلِّي مُبِيلًا زَارَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ وَكُوفُؤْهُمْ جَاءَ فَقَالَ رَجُلٌ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ أَمَرْتَهُ أَنْ يُتَوَضَّأَ قَالَ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ مُبِيلٌ زَارَةً وَإِنَّ اللَّهَ لَا  
يَقْبَلُ صَلَوةَ رَجُلٍ مُبِيلٍ زَارَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْبَلُ صَلَوةَ حَائِضٍ إِلَّا عِنَّمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ أَنَسٍ  
سَلَّمَ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُصَلِّي الْمَدْرَأَةَ فَوَجِدَ وَجَارَ لَيْسَ عَلَيْهَا

فلکے نماز پڑھ رہا تھا نہ اس سے حضور پر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ و منو کرو وہ گیا و منو کیا پھر ایک  
شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے اسے و منو کرنے کا کیوں حکم دیا فرمایا کہ وہ تہینہ شکاے نماز پڑھ  
رہا تھا اس شخص کی نماز قبول نہیں کرتا تہینہ شکاے ہوئے ہو و منو فرما دیت ہے حضرت عائشہ سے فرمائی  
میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ باطن عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی تھے (ابو داؤد و ترمذی)  
روایت ہے حضرت ام سلمہ کے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عورت کی نماز دوپٹے میں نماز پڑھ سکتی ہے بغیر

بہاگ حڈ بہت کم بنا پڑی ہے تہینہ جدا گئے ہیں رکاوٹ ڈالنا ہے۔ مثلاً اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک دیگر بھی فیض میں  
بغیر تہینہ پائیاں نماز جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ فیض کے ٹخن لگے رکنا سنت مستحب ہے اگر اگر گریبان میں سے ستر نکلتے تو وجہ ہے  
خیر ہے یہ رکنا نہیں اپنے سے بھی ستر چھپانا فرض ہے۔ اس سے بہت مسائل فقہیہ مستنبط ہو سکتے ہیں ۛ

مثلاً یعنی فیض اور دیگر کے طریق پر اس کا تہینہ ٹخنوں سے نیچے تھا جیسا کہ آج کل جو بد رویاں کا پنادا ہے۔ یہ کوئی تھوڑی ہے اگر  
فیض سے دو تھوڑا قدر نہیں جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق سے منقول ہے کہ آپ کے بیٹ پر تہینہ لگنا نہ تھا و حکم جانا تھا  
جس کے ٹخنوں کے نیچے ہو جانا، حضورؐ سے سوال کیا فرمایا تم فیض والے حکمرانی میں سے نہیں ہو لہذا یہ حدیث اس کے خلاف نہیں۔

مثلاً تہینہ لگنا نہ سے حضور واجب نہیں ہوتا یہاں وضو کا حکم دینا یا اس لئے تھا کہ اس کی دوسری شخص کو یہ واقعہ دیکھ کر اس نے  
کبھی تہینہ نہ پہنے کیونکہ تمہارے سزاوے دینے سے بات یا درجی ہے یا اس لیے کہ ان کے دل میں فیض اور دیگر تھا۔ تاہری حدیث  
ذریعہ عقلی لحاظ سے تعیب ہو رہا تھا پانی دھونے سے علی غرور دیگر سے متصل جائے بعض مونیہ و فرما سے پانی پاک کپڑوں میں دھنا پنا

بعض حدیث میں ہمیشہ یا وضو دینا علیٰ معنائی کا ذکر ہے۔ ان کا ذخیرہ حدیث ہے مثلاً بخاری رحمۃ اللہ علیہ میں ہے جابقیہ و حکم اس کی تفسیر  
کو قرأت کرتے ہیں۔ کہ وہ عقل کو دھکے دیتی ہے مگر کو بھی غماز کہ دیا جاتا ہے۔ یہاں سر ٹھٹھانے والا ذکر دہرا ہے۔ دوپٹہ چا دیا ہوا  
مدال، اس سے معلوم ہوا کہ بالف عورت کا ستر سب سے صحت کا دھکنا نماز میں فرض ہے۔ لہذا ایسے بائیک دوپٹے میں نماز جس سے

ستر نکلتے دھوکے یا غماز عورت کے لیے ہے، لہذا اس کا ستر نہیں ۛ

إِنَّا نَقُولُ إِذَا كَانَ الْمَدِينَةُ سَابِقًا لِيُظْهِرُوا فِيهَا الْيَهُودَ أَوْ ذَكَرُوا جَاءَهُمْ دُعَاؤُهُمْ عَلَى الْمَدِينَةِ  
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَنِ السَّيْلِ فِي الْفُتُولَةِ وَأَنْ يُعْطِيَ الرَّجُلَ مَاءَهُ  
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَعَنْ سُحْدَادِ بْنِ أَدُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا  
الْيَهُودَ فَإِنَّهُمْ لَا يَصِلُونَ فِي نَعَالِهِمْ وَلَا خِفَائِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

تہذیب کے ذریعہ اگر کر داتا لیا جو کہ اس کے پاؤں کی رشت کوڑھانپ لے سکے اور ملاں اور ایک جماعت  
نے اسے ام سلسلہ پر موقوف کیا۔ یہ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
منازمین کو پڑا شکانے کے اور مرد کے منہ ڈھکنے سے منہ کیا کہ ابو داؤد، ترمذی، اس روایت ہے حضرت  
سُحْدَادِ ابی اوس سے کہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفرِ یسود کی مخالفت کر دو نہ  
جو توں میں نماز پڑھتے ہیں نہ موزوں میں سکے (ابو داؤد) روایت ہے حضرت ابو سعید

سکے صورت کے پاؤں کی پشت ستر نہیں۔ اسی واسطے کہ چھپانا نماز میں فرض ہے۔ قدم کا ذکر اس لئے فرمایا گیا کہ یہاں گرنے والا کپڑا اچھا  
پنڈل کو ڈھانپ لگے۔ سکے میں اسے معرفت ام سلسلہ کا اپنا قول قرار دیا کہ منصور کا فرمان شریف لیکن اس قسم کی حدیث موقوف  
مرفوع کے علم بعد میں ہی کیونکہ یہ اعلام مقل سے نہیں کہے جاتے سکے کپڑا سر یا کندھ پر ڈھان اسی کے دونوں کنارے پر جو  
کھتے چھوڑ دینا سدل کہتے ہیں۔ اچکن یا کوٹ بغیر ٹہنی لگائے پہننا بھی سدل میں داخل ہے۔ سدل نماز میں مکروہ ہے اگرچہ کوئی  
اگر کپڑا نہ ہو تو کدھ غریبی ہے ورنہ غریبی کیونکہ اس میں کپڑا سنبھا تھے میں دل لگ رہتا ہے نماز میں ایک سوئی ماس نہیں ہوتی۔  
سکے ہاتھ سے یا پڑے سے کیونکہ اگر نماز میں منہ پر ہاتھ پکڑا رکھا ہو تو قرأت صحیح نہ ہو سکے گی۔ معنی نے فرمایا کہ ہاتھ کا شملہ منہ پر  
لیٹنا منع ہے کہ یہ ہاتھ کا فعل ہے۔ پاں میں کھنڈ سے جو آری ہو یا بد بوداؤ کا پاں اسے جائز ہے۔ یہ آپ انصاری میں حضرت  
حسن کے بیٹے کنیت ابی سلی ہے شام میں مقیم ہے ۵۰ سال عمر ہوئی ۳۷ھ میں بیت المقدس میں وفات پائی۔ سکے بیوی یسود  
جو تھے یا موند سے میں نماز پڑھ نہیں کہتے تم جائز کھو خیال ہے کہ کوئی میں نماز کا کرتا سنت ہے لیکن جو تھے اگر پاک ہوں اس  
استحرام کے بعد میں حرج واقع نہ ہو کہ پاؤں کی انگلیاں کھو جائیں کہ قبلہ رو ہو جس کو ان میں نماز جائز ہے ہمارے ملک کی جو میں نماز  
کے تان نہیں تیرا اب لوگ مما بکرم جیسے ہادیب نہیں اگر انہیں جو توں میں نماز کی اجازت دی جائے تو مسئلہ دو ہوگی کنگہ سے بھر دی گئی اس  
لئے اب جو تھے انہیں کھسک دینا میں آنا انہیں چڑھنا چاہئے (الدرۃ الموشی) اس سے معلوم ہوا کہ بے درخی کی مخالفت کے لیے جائز کھم ہو کر نا  
چاہیں جیسے اس نماز میں یسود شریف اور دیگر مرنے متاقتے فرمایا کہ جو کہ اب یسود کا کھنڈ میں کہے نہیں اس لیے اب ہوتا پھینکے نماز پڑھنے کی قرعہ  
نہیں، خیال ہے کہ ہاتھ یا نماز کے ادب کیلئے جو انہماق قرآن شریف سے نہایت ہے یہ فرماؤا فَاخْفِ اَخْفِ اَنْتَ يَا اَوْادِ الْفُلُوسِ کھڑی اسے

قَالَ يٰۤاَيُّهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا بَنُو اِيْمَانٍ اَدْخُلُوْا عَلَيَّ فَوْضِعْهُمَا عَنْ يَسَارِهِ  
 فَلَمَّا رَآىْ ذٰلِكَ الْقَوْمَ الْقَوِيْمَ اَلَمْ تَكُنْ اَقْضُوْا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوَتُهُ قَالَ مَا حَكَمَكُمُ  
 عَلَیْ الْاَقْدَامِ بِنَاكُمُ فَلَمَّا رَآىْ اَنَّ الْقِيَمَ تَعَلِيْكَ فَلَقِيْتُمَا اَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 اِنَّ جَبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاخْبَرَنِيْ اَنْ فِيْهِمَا قَدْ رَاَ اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمَا لَتَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ

عقد کی سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ نے جوتے اتار  
 دیئے اور اپنے بائیں ہاتھ رکھ لئے۔ اسے جب قوم نے یہ دیکھا تو انہوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ تب  
 جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ لی کہ تو فرمایا کہ تمہیں جوتے اتار دینے پر کس نے آمادہ کیا مگر کیا  
 کہ تم نے آپ کو جوتے اتارتے دیکھا ہے؟ میں نے اپنے جوتے اتار دیئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت  
 جبریل میرے پاس آئے مجھے بتایا کہ ان میں گندک ہے تب جب تم میں سے کوئی مسجد میں آیا کرے تو دیکھ کر اسے

رسول تم عزت والے جنگل میں جوتے اتار دو، بعض بادب مرید اپنے پیچے کے غبر میں جوتے نہیں پہنتے، ہم ہلک زمین میں ہیں کبھی گھر  
 یا کسی اور جگہ پر سوار ہو گئے، ان کا ادب کا فخر و عزت ہے اللہ حدیث اسی آیت کے خلاف نہیں ہے  
 سہ پہلے سب کچھ غرضی کی حرکت سے ہوا اور عمل کثیر نماز کو ناسد کر دیتا ہے۔ سہ اس سے دوٹوئے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضور کی پرکھ  
 جبریل کی بات سے وجہ کچھ میں آئے یا نہ آئے، دیکھو صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت کی تھی کہ اپنے جوتے  
 اتار دو یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دوسرے یہ کہ صحابہ کرام نماز میں بجائے بھوکے گاہ کے اپنے ایمان گاہ یعنی حضور صلی  
 اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے تھے اور انہیں آپ کے اس فعل شریف کی خبر کچھ عرصے بعد مہم شریف کا نازی نماز میں کہہ کر دیکھ لیتے  
 ایسے ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم والے اللہ کے پیچھے نماز پڑھنے والا نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے۔ سہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی چیز ذکر مجید کی اللہ تعالیٰ اور نماز کا لواحق واجب ہوتا کیونکہ اگر گندک سے کھڑے گندے جوتے میں نماز شروع کر دی جائے  
 پھر پتہ لگے تو نماز باطل ہو پھر پتہ لگے تو نماز باطل ہو پھر پتہ لگے تو نماز باطل ہو پھر پتہ لگے تو نماز باطل ہو پھر پتہ لگے تو نماز باطل ہو  
 نماز پڑھنے میں مغل غرض نہیں، رب نے جبریل امین کو بھیجا کہ میرے تہا کی شای کے یہ بھی خلاف ہے تہا سے جس پاک بھی چاہیں  
 سترے میں لہذا حدیث پر تقرر اعتراض ہے کہ حضور نے نماز کو ناسد نہیں اور یہ اعتراض کہ حضور کو اپنے نصیحت کی بھی خبر نہیں اور  
 کیا یہ ہو گیا جو شہداء نے نہیں پرکھ کرے بلکہ انہوں نے ان کا عذاب دیکھ کر اور عذاب تو کی وجہ سے اور جو بڑے گندے نماز میں جھکا کر  
 پر تہا سے لگے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی عیب سے معلوم ہوا کہ اگر تب تہا سے عیب کی  
 بردار لگائی فرمائی کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کہ میرے تہا کی شای کے یہ بھی خلاف ہے تہا سے جس پاک بھی چاہیں

فَاِنْ رَاٰى فِي نَفْسِهِ وَكَذَّرَ فَلْيُصَلِّ فِيْهَا رَقَاۗةً اَوْ دَعَا اِلٰى رَجْعِيْ وَعَنْ اَبِي  
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّيْتَ اَحَدَهُمْ فَلَا يَضَعُ نَفْسَهُ عَنْ ثَمِيْنَةٍ  
 وَلَا عَنْ يَسَارَةٍ فَتَكُوْنُ عَنْ ثَمِيْنٍ غَيْرِ اِلَّا اَنْ لَا يَكُوْنُ عَلَى يَسَارَةٍ اَحَدٌ وَلَا يَضَعُ عَمَّا بَيْنَ رِجْلَيْهِ  
 رَقِيۡةً اَوْ اَيَةً اَوْ يَصِلُ فِيْهَا رَقَاۗةً اَوْ دَعَا اِلٰى رَجْعِيْ مَا جَاءَ عَمَّاۗةَ الْفَصْلِ الثَّلَاثُ عَنْ  
 اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا نِيۡتَ يَصِلُ عَلَى حَصِيۡرٍ  
 يَسْجُدُ عَلَيْهِ قَالَ نِيۡتَ يَصِيۡفُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مَّتَوَشَّحًا بِرَقَاۗةٍ مَّسْلُومَةٍ

اگر قرآن میں گندگی دیکھے تو انیس بار پھر دسے اور ان میں نماز پڑھنے سے (ابوداؤد و ترمذی) روایت ہے حضرت ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے جوتے نہ اپنی دائیں طرف رکھے نہ بائیں طرف ورنہ دوسرے کے دائیں طرف ہو جائیں گے مگر اگر اس کے بائیں طرف کوئی نہ ہو تب انہیں دونوں پاؤں کے درمیان رکھے اور ایک دیت میں ہے کہ بائیں میں ہی نماز پڑھ لے سکے واپس واپس رہا اب اس کے سامنے رکھنے کی تیسری فصل روایت ہے حضرت ابوسعید خدری سے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو چٹائی پر نماز پڑھتے دیکھا کوئی پر سہا کرتے تھے کہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ایک کپڑے میں بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا کہ مسلم

اور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایسی دیکھتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کرتے تھے نہ مسلم ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ سر رکھ کر اللہ پر کلمہ نرم چوں سنا کرتے تھے جس میں بعد بچہ تکلف ہو جاتا تھا اور سونگی کا تلف بھی، تاہم جو قوں میں نماز پڑھتے ہیں اس سے مسلم جو کہ حق بات پوچھنے سے پاک ہو جاتا ہے جبکہ خداوند تعالیٰ کی جو پیشاب و خرو سے بیزدھوئے پاک نہیں ہوگا۔ مسئلہ چونکہ دائیں طرف رحمت کا فرشتہ ہے جو بارائیں کیوں کہ گستاخ ہے اور نماز میں وہ اپنا کام کر رہا ہے لہذا اسکا ادب کرتے ہوئے نہ ادھر متوجہ نہ دھرتے رکھے ہاں اگر دائیں جانب دور جوتے رکھے ہوں تو کوئی سوچ نہیں مسئلہ اگر ایک اللہ میں خیال ہے کہ جوتے میں نماز ہو جوتے پر نماز پڑھنے میں فرق ہے اگر گندگی ہو اور ایسے اندک کرے اس کے کپڑے ہو کہ نماز پڑھ لے تو حلال ہے کہ اب جو تالیس نہیں بلکہ نماز کی جگہ ہے جس کے دائیں جانب نہ ہونا کافی ہے جیسے گدڑی کا منہ تھوڑی جگہ کی پہلی سطر ناپاک ہو۔ مسئلہ اس سے مسلم جو کہ اگر گندہ میں اور نماز کے حد بیان کو چڑھ جائے جو نماز و دست بے فقہاء و فرستے ہیں کہ چٹائی اللہ پر چڑھیں سے لگی ہو اس پر نماز افضل ہے کیونکہ اس میں اللہ پر عزت ہے اور امام مالک کی مخالفت ہے بچہ نیکان کے ہاں جن میں جن کے سوا کسی چیز پر سہا مکروہ ہے۔ مسئلہ یا بیان نماز کے لئے یا اس وقت دوسرا کپڑا اتھا نہیں دتر مسکتا ہے کہ میں کپڑوں میں نماز پڑھ لے اگر نہ ہاں نماز عامہ لیٹنے کی صورت یہ ہے کہ چادر کا دربان لگا رہ جائیں گندے پر ہو

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُصَلِّي حَائِثًا وَمُتَخِلًّا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَنْ مُعَمِّدِ بْنِ النُّكْدِ قَالَ صَلَّى جَابِرٌ فِي إِكْرَاهٍ فَقَدْ  
عَقَّدَهُ مِنْ قَبْلِ فَقَاهُ وَثَبَّاهُ مَوْضُوعَهُ عَلَى الشَّجَبِ فَقَالَ لَمَّا قَامَ يُصَلِّي فِي إِكْرَاهٍ وَاجِدٍ  
فَقَالَ إِنَّمَا صَنَعْتُ ذَلِكَ لِأَنِّي أَخَافُ مِنْكَ وَأَنَا كَأَنَّ لَكَ نُفُوسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ أَبُو نُجَيْدٍ وَعَنْ أَبِي كَعْبٍ قَالَ انْصَارَفَ فِي الثَّوْبِ الْوَحِيدِ  
سَنَةً كُنَّا نَعْمَلُهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَأْبَ عُكَيْنَا فَنَقَالَ ابْنُ

روایت ہے حضرت عمر ابی شیبہ سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے راوی فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو کھٹے پاؤں اور نیلیں پہنے نماز پڑھتے دیکھا (ابو داؤد) روایت ہے حضرت محمد ابن سکندر سے  
فرماتے ہیں کہ حضرت جابر نے صرف تہیہ (جاءہ) میں نماز پڑھی جسے گدڑی کا طرت بانٹا تھا اس کے علاوہ اس کے  
پیر سے کھڑی پر رکھتے کسی نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ ایک ہی چادر میں نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا میں نے  
اس لئے کیا تاکہ مجھے تم جیسے بیوقوف دیکھیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سے کسی کے  
پاس دو کپڑے تھے (بخاری) روایت ہے حضرت ابی ابن کعب سے فرماتے ہیں ایک کپڑے میں  
نماز سنت ہے کہ ہم یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے تھے اللہ ہم پر رحیم رہے گا یا جانا  
تھابت حضرت

اللہ یا ابی ہاشم پر:

سنت میں بھی ایسے یہ دونوں کام ایک ہی نماز میں نہ ہوتے تھے۔

سنت یعنی سرے پاؤں تک ایک چادر میں پٹے جوئے تھے۔ سر و کندہ اور پیر کچھ کہہ نہ تھا۔ لہذا آج کل کے فیض پرست اس حدیث  
سے ننگے پاؤں کے کدے نماز پڑھیں نہیں پکڑ سکتے۔

سنت یہ سوال تعجب کے لیے ہے، اس تعجب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھنا چھوٹ چکا تھا، تمام  
صحابہ میں یا دو کپڑوں میں نماز پڑھنے کے عادی تھے۔ سنت ہے وقوف اس لیے کہا کہ انہوں نے صحابہ پر حرام کر کے میں جلدی کی  
اگر وہ گناہ کا کوئی کام نہ صاحب معلوم ہو تو تھک کر نا پائے کہ شاید وہ خود ہی اس کی وجہ بتا دیں۔ یہی ادب مشائخ کو بلائے مقامی کی مانگا ہوا  
بھی ہے (اشتہاءات) سنت یعنی اگر عرف ایک کپڑے میں نماز جائز ہو تو اس غریبی کے نہ ہمیں جو ہم سے کسی کی نماز ہو تو ایسی ہی ہے  
میں میں جو نہ کے لیے ہے۔ کہ کسکتی کے لیے۔ سنت یہاں سنت ہے مراد لغوی معنی میں یعنی پڑھنا یا یہ صحیح ہے کہ اس کو جو نہ سنت ہے

مَسْجِدُكُمْ مَكَانٌ ذَاكَ اِذَا كَانَ فِي الشَّكِّ فَلْيَلْزَمُوهُ اِذَا اَوْسَمَ اللَّهُ فَالصَّلَاةُ فِي الشَّكِّ اِنَّ اَكْبَرَ اَحْمَدُ

مسور نے فرمایا کہ جب ہی تمام کپڑوں میں کی کسی ٹیکن جب اللہ نے گناہ بخش کر دو کپڑوں میں نماز بہتر ہے (مسعود)

ثابت ہے لہذا آپ کے اس فرمان اور سیدنا ابن مسعود کے فرمان میں تمام باتیں ہیں +

اسے یعنی بھائے ایک کے دو کپڑوں میں نماز بہتر ہے بعض اعاویث میں ہے کہ عمار کی نماز بغیر عمار کی نماز سے ستر درج افضل ہے لہذا تین کپڑوں میں نماز بہت بہتر کیونکہ اس حدیث میں قیس و پانچا مر کا ذکر آیا اس میں عمار کا دو دفعہ ذکر مل گیا ہے +

وَكَيْفَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرٍ خَلَقَهُ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ وَصَلَّى (۱) حَمْدُ يَارِخَانِ

(۱) محمد یارخان غلیب جامع سید خیر عجرات پاکستان

## فہرست مضامین مرآت جلد اول

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲۲	کتاب الایمان	۱۵	بیہوشی کے حالات	۲	ضرورت مرث
۲۵	مسعود اللہ کو صرف نامہ سے پکارنا حرام ہے	۱۵	امام اعظم ابوحنیفہ کے حالات	۳	حکمرانی صورت کے جوابات
۳۵	دعا سے تقدیر بدل جاتی ہے		کسی ثقہ محدث کی طرف حدیث کی نسبت	۵	سبب تالیف کتاب
۳۶	مسعود کو قیامت کا علم دیا گیا۔	۱۶	گوی مسعود میرا اہل علم کی طرف نسبت ہے۔	۶	مقدمہ
	مسلمانوں پر مسعود کی اطاعت نہیں ہے		فقہ حدیث، ثقہ، مطلق کے پیشین کون	۹	دام بغیری اکثر اس کے حالات
۳۷	ذکر جبریل کی	۱۶	چیں	۱۰	تفصیل کوئی بغیر فضیلت کے نفحات
۳۷	حضرت عبداللہ بن عمر کے حالات	۱۸	امام قرطبی کے حالات	۱۱	امام بخاری کے حالات
	حضرت ابوہریرہؓ کے حالات اور اچھے		اماریت کا ضعف امام اعظم کو مفسر نہیں کر	۱۲	امام مسلم کے حالات
۳۸	کئی کئی احادیث مروی ہیں۔	۱۹	بہد کا ضعف ہے۔	۱۳	امام شافعی دام ملک کے حالات
	حضرت عبداللہ بن عباسؓ ابی مالک	۲۰	مطلق کی وجہ تفسیر	۱۴	امام احمد بن حنبل کے حالات
۳۹	کے حالات		مؤلف مرآت کیلئے بشارت عظمیٰ	۱۵	امام ترمذی کے حالات
۴۰	مسعود سے محبت کر تم کی چاہیے	۲۱	حضرت عمر فاروقؓ کے حالات طبع		ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی
۴۱	حضرت عباسؓ کے حالات	۲۲	نبوت کی نفیس بحث	۱۶	درقطنی کے حالات

۷۶	مبارک حضرت علیؓ کے قدم جوئے	۵۲	حضرت علیؓ پر تجھ فرض تھی	۳۱	اسکھنے والی جوئے کے معنی
۷۷	گناہ کبیرے سے انسان کا فرض نہیں ہوتا	۵۳	حضرت مہدیؑ یعنی ابوالہاس کے حالات	۳۲	حضرت ابوالحسنؑ شہری کے حالات
۷۸	حضرت علیؓ کے حضور میرا السلام کے	۵۴	حضرت عثمانؓ غنی کے حالات	۳۳	کسی کو ٹیبل ٹاپ مٹا ہے
۷۹	انتہی میں لگے	۵۵	مبارک حضور میرا السلام کے نرائی میں رہیں	۳۴	جڑ سے کسی کیلئے ہے کسی کیلئے نہیں جنتی
۸۰	حضرت علیؓ کے بعد ملاقاتی تم	۵۶	ہونا اور تلاش میں نکلتا اور اس کے	۳۵	آدمی کو دیکھنا بھی قراب ہے اور
۸۱	بکر گیا اب یا اسلام ہے یا کفر	۵۷	لطیف نکات	۳۶	حضرت علیؓ کو جنتیوں اور غرضوں
۸۲	حضرت حذیفہؓ ایمان کے حالات	۵۸	حدیث مجتہد کیلئے ہے موم مسائن میں	۳۷	کی پیمان تھی
۸۳	باب الو صو صہ	۵۹	استنباط نہ کریں	۳۸	حضرت طلحہؓ کے حالات
۸۴	دوسرے اور الہام میں فرق	۶۰	حضرت عمرؓ سے ابوبکرؓ کا قصوں کیوں نہ	۳۹	حضرت عبداللہؓ ابی عباس کے حالات
۸۵	برسے اور اوپر پر کر پڑ ہے	۶۱	دلوا یا	۴۰	نقد عبد القیسیؓ کا قلم
۸۶	دوسرے ایمان کی علامت ہیں	۶۲	حضرت علیؓ کے وفات سے صحابہ پر غصہ	۴۱	پہلے شرابی کے برق کا استعمال بھی ہوا تھا
۸۷	بجز او کی تحقیق	۶۳	غصی ہو گئی تھی	۴۲	حضرت عباسؓ ان ثابت کے حالات
۸۸	شیطان انسان کے غم کو کیسا تھ	۶۴	غصی میں کھڑا ہوجانا	۴۳	ابوسعید خدریؓ کے حالات
۸۹	گردش کرتا ہے	۶۵	ابطاب نے مگر کیوں نہ پڑھا	۴۴	حضرت عمرؓ کے جہنم میں نہ جانے ہو توئی اگر کھانا
۹۰	عرب میں شریک نہ ہوگا اور کبھی عدد	۶۶	حضرت مقدادؓ کے حالات	۴۵	حدیث قدسی لاکھڑا کر میں فرق
۹۱	الہام پر شکوہ اور دوسرے پر حملہ کرے	۶۷	مگر کیلئے ناز چاہی کے دانستے ہیں	۴۶	زنا کو بکرا کہنا حرام ہے
۹۲	اور دوسرے کا علاج	۶۸	صبر کے معنی اور اس کے اقسام	۴۷	حضرت معاذؓ بن جبل کے حالات
۹۳	عثمانؓ ابی ابوالہاس کے حالات	۶۹	لباقیم افضل ہے یا زبانی بگوید	۴۸	حرم کو دوسرے نہ جتاؤ جہان کی عقل
۹۴	تقدیر پر ایمان کا باب	۷۰	باب الحکماؤ	۴۹	سے حد ہو
۹۵	تقدیر کے معنی اور اس کے اقسام	۷۱	گناہ کبیرہ کے کہتے ہیں	۵۰	حضرت ابوذرؓ رضاعی کے حالات
۹۶	تقدیر کی تبدیلی ہو سکتی ہے	۷۲	حضرت عبداللہؓ ابی مسعود کے حالات	۵۱	حضرت علیؓ کے بدیت اور اس کے
۹۷	حضرت موسیٰؑ و آدمؑ علیہ السلام کا	۷۳	گناہ کبیرہ کی تفصیل	۵۲	کی حدیت میں فرق
۹۸	مناظرہ کیا ہوا	۷۴	زنا کے وقت ایمان نکل جانے کے معنی	۵۳	میرے میرا السلام کو کدھانے کے کہتے ہیں
۹۹	حضرت آدمؑ کو ہم نے جنت سے نکالا	۷۵	مناظرہ حضرت علیؓ کی ملا نہیں	۵۴	حضرت عمرؓ ابی العاص کے حالات
۱۰۰	نکاح نہیں نے ہم کو	۷۶	مناظرہ جہاں اور تقدیر مناظر کی کھات	۵۵	بیت کے وقت باقرؓ مداح و مدحیت ہے

۱۲۵	غضبِ قبر کا باب	۱۰۵	دفعہ میں کے جبر کا یہ کہہ کر دیکھا	۹۲	قدیرِ حق میں ایک لمحہ بھی
۱۲۵	ابنِ کثیر نے مسندِ باب کے کئی دلائل	۱۰۷	تقدیر میں ہمت کرنا منع ہے۔	۹۲	انہما و کرم ہوت سے پہلے اور بعد بھی
۱۲۵	آٹھ دفعہ میں حسابِ قبر میں برکت	۱۰۸	انہما کی پیدائش کثرت میں ہے	۹۲	معلوم ہیں۔
۱۲۶	برادری نائب کے حالات	۱۰۸	ایسے نئی طبیعت میں رنگ کثرت میں	۹۳	صوفیاء کے چلنی کی اصل۔
۱۲۶	عرب سے سننے میں اور بعض زندہ	۱۰۹	انہما پر تو کا جھینٹا	۹۳	صادق و مصدق میں فرق
۱۲۷	کلام میں کسے کر سکتے ہیں۔	۱۱۰	وہ شاہی حضورِ مہربان میں ان سے کچھ	۹۳	علومِ شریعت میں ان کے پیٹ میں کچھ
۱۲۷	قبر پر جاننا جھٹلانا	۱۱۰	تقدیر میں کچھ اور فتح ہوگا۔	۹۴	جاتا ہے۔
۱۲۷	سماعت و تہذیب کی نفیس حقیقت	۱۱۱	جبر کا یہ کہہ کے پاس نہ بیٹھو۔	۹۵	حضرت دائرہِ تقدیر کے حالات
۱۲۸	ہر وہ قبر میں حضورِ مہربان کی برکت	۱۱۲	ظاہر و باطن کی ادا و نفاذِ عظمت ہے۔	۹۶	حضرت کی کے حالات، ان کی مہیاں و داد
۱۲۸	بے کوفہ۔	۱۱۲	کفار کے کچھ کا حکم۔	۹۶	یوسف علیہ السلام اور ان کے گناہ سے محفوظ
۱۲۸	حضورِ مہربان کی پیمانی تسبیح و تہذیب	۱۱۳	تقدیر میں ہمت کرنا منع ہے اور منع بھی	۹۷	رہے۔
۱۲۹	سے جگہ۔	۱۱۴	ہمت سیدہ کے ساتھ کا نام ہے۔	۹۸	ہر محسوس کے لئے مہمور ہیں۔
۱۲۹	قبر میں ہمت کی ہدایت اور حضورِ مہربان	۱۱۷	حضرت خدیجہ الکبریٰ کے حالات	۹۹	جو مصروفِ زندگی اور کثرتِ عمل میں
۱۳۰	آئی ہیں۔	۱۱۸	حضرت آدم کو ساری مہربان دیکھا کی گئی	۹۹	لئے نکاح کرنا لازم ہے
۱۳۰	حضورِ مہربان کے گھر سے لے	۱۱۸	حضرت آدم علیہ السلام کی دعا سے حضرت	۱۰۰	دلِ رب کے قبضہ میں ہیں۔
۱۳۱	غضبِ قبر دیکھا اور اس کا	۱۱۸	دلوں کو چھٹاٹھ کے کورس ہو گئی	۱۰۱	حضورِ مہربان کی خدمت میں اس سے
۱۳۱	حکمرانِ خداوندی کی شکل میں کھڑے تھے	۱۱۹	پہنچ کر ان کی جانیت سے وفات	۱۰۲	آپ نے کھد کو دیکھا۔
۱۳۲	حضورِ مہربان پر برکت کے لئے کھڑے تھے	۱۱۹	دی جاتی ہے۔	۱۰۲	حقیقت محمدی قلم ہے اور ہر سب
۱۳۲	حکمرانِ خداوندی کے کھڑے تھے اور میں	۱۱۹	حضرت آدم کو درخت کھانے میں کیا	۱۰۲	سے پہلے پیدا ہوئی۔
۱۳۳	ہند کی کثرت کو کورس کھڑے تھے	۱۱۹	دھوکا پڑا۔	۱۰۳	روحِ معلوم شہید روحِ محفوظ میں کیوں
۱۳۴	ہند کی کثرت کو کورس کھڑے تھے	۱۱۹	آدم علیہ السلام کی عمر	۱۰۳	کھئے۔
۱۳۴	حضورِ مہربان کی ہر زبان جانتے ہیں	۱۲۰	انہما میں فرق کیوں دیکھا گیا۔	۱۰۴	آدم علیہ السلام پر شہادت سے بعد ہزار
۱۳۴	قبر میں حضورِ مہربان کی کثرت سے	۱۲۱	انہما سے خصوصی حد میں دیکھا گیا۔	۱۰۴	تھے۔
۱۳۴	جاننا چاہئے اور کثرت سے	۱۲۲	پہلے سے اسلام کی روح حضرت یرم	۱۰۵	روحِ محفوظ اسلام ان کتاب میں فرق
۱۳۴	لا فرقا اور کثرت کی کثرت کی کثرت	۱۲۳	کے لئے سے داخل ہوئی۔	۱۰۵	حضورِ مہربان نے جنتیوں اور



۱۳۸	۱۵۳	۱۶۷	۱۷۶
۱۳۹	۱۵۴	۱۶۸	۱۷۸
۱۴۰	۱۵۵	۱۶۹	۱۷۹
۱۴۱	۱۵۶	۱۷۰	۱۸۰
۱۴۲	۱۵۷	۱۷۱	۱۸۱
۱۴۳	۱۵۸	۱۷۲	۱۸۲
۱۴۴	۱۵۹	۱۷۳	۱۸۳
۱۴۵	۱۶۰	۱۷۴	۱۸۴
۱۴۶	۱۶۱	۱۷۵	۱۸۵
۱۴۷	۱۶۲	۱۷۶	۱۸۶
۱۴۸	۱۶۳	۱۷۷	۱۸۷
۱۴۹	۱۶۴	۱۷۸	۱۸۸
۱۵۰	۱۶۵	۱۷۹	۱۸۹
۱۵۱	۱۶۶	۱۸۰	۱۹۰
۱۵۲	۱۶۷	۱۸۱	۱۹۱
	۱۶۸	۱۸۲	۱۹۲
	۱۶۹	۱۸۳	۱۹۳
	۱۷۰	۱۸۴	۱۹۴
	۱۷۱	۱۸۵	۱۹۵
	۱۷۲	۱۸۶	۱۹۶
	۱۷۳	۱۸۷	۱۹۷
	۱۷۴	۱۸۸	۱۹۸
	۱۷۵	۱۸۹	۱۹۹
	۱۷۶	۱۹۰	۲۰۰
	۱۷۷	۱۹۱	۲۰۱
	۱۷۸	۱۹۲	۲۰۲
	۱۷۹	۱۹۳	۲۰۳
	۱۸۰	۱۹۴	۲۰۴
	۱۸۱	۱۹۵	۲۰۵
	۱۸۲	۱۹۶	۲۰۶
	۱۸۳	۱۹۷	۲۰۷
	۱۸۴	۱۹۸	۲۰۸
	۱۸۵	۱۹۹	۲۰۹
	۱۸۶	۲۰۰	۲۱۰
	۱۸۷	۲۰۱	۲۱۱
	۱۸۸	۲۰۲	۲۱۲
	۱۸۹	۲۰۳	۲۱۳
	۱۹۰	۲۰۴	۲۱۴
	۱۹۱	۲۰۵	۲۱۵
	۱۹۲	۲۰۶	۲۱۶
	۱۹۳	۲۰۷	۲۱۷
	۱۹۴	۲۰۸	۲۱۸
	۱۹۵	۲۰۹	۲۱۹
	۱۹۶	۲۱۰	۲۲۰
	۱۹۷	۲۱۱	۲۲۱
	۱۹۸	۲۱۲	۲۲۲
	۱۹۹	۲۱۳	۲۲۳
	۲۰۰	۲۱۴	۲۲۴
	۲۰۱	۲۱۵	۲۲۵
	۲۰۲	۲۱۶	۲۲۶
	۲۰۳	۲۱۷	۲۲۷
	۲۰۴	۲۱۸	۲۲۸
	۲۰۵	۲۱۹	۲۲۹
	۲۰۶	۲۲۰	۲۳۰
	۲۰۷	۲۲۱	۲۳۱
	۲۰۸	۲۲۲	۲۳۲
	۲۰۹	۲۲۳	۲۳۳
	۲۱۰	۲۲۴	۲۳۴
	۲۱۱	۲۲۵	۲۳۵
	۲۱۲	۲۲۶	۲۳۶
	۲۱۳	۲۲۷	۲۳۷
	۲۱۴	۲۲۸	۲۳۸
	۲۱۵	۲۲۹	۲۳۹
	۲۱۶	۲۳۰	۲۴۰
	۲۱۷	۲۳۱	۲۴۱
	۲۱۸	۲۳۲	۲۴۲
	۲۱۹	۲۳۳	۲۴۳
	۲۲۰	۲۳۴	۲۴۴
	۲۲۱	۲۳۵	۲۴۵
	۲۲۲	۲۳۶	۲۴۶
	۲۲۳	۲۳۷	۲۴۷
	۲۲۴	۲۳۸	۲۴۸
	۲۲۵	۲۳۹	۲۴۹
	۲۲۶	۲۴۰	۲۵۰
	۲۲۷	۲۴۱	۲۵۱
	۲۲۸	۲۴۲	۲۵۲

۲۵۲	عورت کو چھو نہا وغیرہ میں توڑنا	۲۲۱	اشد رسولی چھڑا کرین کہنا باکرہ ہے	۱۹۸	طلب علم کے لیے سفر سنت ہے
	اگر منع کرتے تو باندھی سے بہت	۲۲۳	خدا کا نام لے کر کسے پس جا بھیجا کر	۱۹۸	علامہ دنیا کا وزیر ہیں۔
۲۵۱	ساری دنیا کی نکلوتے۔	۲۲۴	حافظ کمرہ در کمرہ والی چیزیں	۱۹۸	کھلی علی اذان کھر کی نفیس تحقیق
۲۵۵	حضرت ابو طلحہ کے حالات	۲۲۵	کعبہ اجمارہ کے حالات	۲۰۱	برگاہ سے کمر حرکت لینے کے معنی
۲۵۶	قیمہ دہی اور عروسی عبد العزیز کے حالات		کونسا تم ہی بیک جانے کون سا	۲۰۲	مہم کیا تا رہا فرشتہ دنیا کی ہر دست پہنچ
۲۵۷	بجئے نہیں سے رونوٹ بنا ہے	۲۲۷	چھپا یا جائے۔	۲۰۳	کعبہ بن ملک کے حالات
۲۵۸	باب پاخانے کا باب۔	۲۲۸	کس طاس کے کس سانس توڑنا	۲۰۵	وجوب تیکہ قرنی وہیں
	ابو ابوبندہ انصاری کے ساتھ ان کا لکھ	۲۲۸	ابن سیرین کے حالات	۲۰۷	مدایت سہل یا سنی یا نہایت یا نہیں
۲۵۹	کی مٹھے شتا مٹتی ہے۔	۲۲۸	حضرت شریفہ کے حالات		تفسیر پارائے اور شادیں بالائے میں
۱۵۸	تقدیر پیشاب پانا کہ اسلام ہے	۲۳۱	کتاب الطہارات	۲۰۸	فرق کون ہم ہے اور کون مصل
۲۵۹	حضرت سلمان فارسی کے حالات	۲۳۲	بہادور و شہید کے خلاف میں فرق	۲۰۹	قرآن میں عجیبہ کنز و تحقیق ایمان
	قبر پر بزم و اناس صلیف کے نفیس	۲۳۵	رکوع و سجود جمہوریت فرق کے سن		قرآن کے سات فرق تفرقہ کے صفائی
۲۶۰	گیارہ خواہد	۲۳۸	قادیانہ کا ظہر و مظہر میں کیا فرق	۲۱۰	اور عبد شمس سے ہر ایک حقارت کو کہ
	حضرت ابو قتادہ کے حالات آپ کی	۲۳۸	آئینہ سرکس پر کس گئے کس پر نہیں		قرآن کا مہر بھی ہے باقی اسی کے
	نکل ہوئی آنکھ کو حضور میرا شدم نے	۲۴۲	موت پر میری کہتے سنتے ہیں	۲۱۰	مطلبہ
۲۶۱	بھڑک کر شکر کر دیا۔	۲۴۳	مغز و تار کھنسل داد میں جھٹائی نہیں	۲۱۱	قرآن کی کئی چیز کہاں سے ملتی ہے
۲۶۲	اسانے اللہ کا تعویذ لکھ کر پانچ سو چھ سو		مغز کے روایات اور کمرہ شمشاد	۲۱۱	و فضلہ دیگر بھی فرق اللہ ان کے احکام
۲۶۷	نہدیاں اتر کے حالات	۲۴۴	دون ہو گا	۲۱۳	فقہی موقوف کا حکم
	لکھنؤ بھڑک کر آگ پر پیشاب کرنا نہ ہر دو	۲۴۴	وضو توڑنے والی کا باب	۲۱۴	جمہور کی تحقیق وہ کون ہوتا ہے۔
۲۷۰	کا نام ہے۔	۲۴۵	بچے مٹی اور پانی نہٹے اور نازنا کر	۲۱۵	خواب میں سیر کے حالات
۲۷۰	نہدیاں اتر کے حالات	۲۴۶	کبھی عداوت کے طریقوں میں فرق	۲۱۷	مکرمہ کے حالات
۲۷۴	سواک کا باب		ابو سفیان کے حالات آپ کی ایک	۲۱۷	تیز لاؤ سپیکر پر ایک و مغلذ کہو
۲۷۵	تاجی فرخ ابن ابی ہانی کے حالات		بیکار جنگ حالت اور دوسری بیکار	۲۲۰	مغز ٹاٹم ٹیسے سے کبھی مغلز ہے
۲۷۶	سواک کے نمائندہ	۲۴۶	سید ہوئی		بالیس احادیث جمع کرنے کے نشان
۲۷۷	انیوں کے نقصانات	۲۵۱	مسند لکھت	۲۲۱	اور مٹائی

۳۳۲	۳۰۸	۲۷۵	۲۷۶	۲۷۷	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۰	۲۸۱	۲۸۲	۲۸۳	۲۸۴	۲۸۵	۲۸۶	۲۸۷	۲۸۸	۲۸۹	۲۹۰	۲۹۱	۲۹۲	۲۹۳	۲۹۴	۲۹۵	۲۹۶	۲۹۷	۲۹۸	۲۹۹	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴	۳۰۵	۳۰۶	۳۰۷	۳۰۸	۳۰۹	۳۱۰	۳۱۱	۳۱۲	۳۱۳	۳۱۴	۳۱۵	۳۱۶	۳۱۷	۳۱۸	۳۱۹	۳۲۰	۳۲۱	۳۲۲	۳۲۳	۳۲۴	۳۲۵	۳۲۶	۳۲۷	۳۲۸	۳۲۹	۳۳۰	۳۳۱	۳۳۲	۳۳۳	۳۳۴	۳۳۵	۳۳۶	۳۳۷	۳۳۸	۳۳۹	۳۴۰	۳۴۱	۳۴۲	۳۴۳	۳۴۴	۳۴۵	۳۴۶	۳۴۷	۳۴۸	۳۴۹	۳۵۰	۳۵۱	۳۵۲	۳۵۳	۳۵۴	۳۵۵	۳۵۶	۳۵۷	۳۵۸	۳۵۹	۳۶۰	۳۶۱	۳۶۲	۳۶۳	۳۶۴	۳۶۵	۳۶۶	۳۶۷	۳۶۸	۳۶۹	۳۷۰	۳۷۱	۳۷۲	۳۷۳	۳۷۴	۳۷۵	۳۷۶	۳۷۷	۳۷۸	۳۷۹	۳۸۰	۳۸۱	۳۸۲	۳۸۳	۳۸۴	۳۸۵	۳۸۶	۳۸۷	۳۸۸	۳۸۹	۳۹۰	۳۹۱	۳۹۲	۳۹۳	۳۹۴	۳۹۵	۳۹۶	۳۹۷	۳۹۸	۳۹۹	۴۰۰	۴۰۱	۴۰۲	۴۰۳	۴۰۴	۴۰۵	۴۰۶	۴۰۷	۴۰۸	۴۰۹	۴۱۰	۴۱۱	۴۱۲	۴۱۳	۴۱۴	۴۱۵	۴۱۶	۴۱۷	۴۱۸	۴۱۹	۴۲۰	۴۲۱	۴۲۲	۴۲۳	۴۲۴	۴۲۵	۴۲۶	۴۲۷	۴۲۸	۴۲۹	۴۳۰	۴۳۱	۴۳۲	۴۳۳	۴۳۴	۴۳۵	۴۳۶	۴۳۷	۴۳۸	۴۳۹	۴۴۰	۴۴۱	۴۴۲	۴۴۳	۴۴۴	۴۴۵	۴۴۶	۴۴۷	۴۴۸	۴۴۹	۴۵۰	۴۵۱	۴۵۲	۴۵۳	۴۵۴	۴۵۵	۴۵۶	۴۵۷	۴۵۸	۴۵۹	۴۶۰	۴۶۱	۴۶۲	۴۶۳	۴۶۴	۴۶۵	۴۶۶	۴۶۷	۴۶۸	۴۶۹	۴۷۰	۴۷۱	۴۷۲	۴۷۳	۴۷۴	۴۷۵	۴۷۶	۴۷۷	۴۷۸	۴۷۹	۴۸۰	۴۸۱	۴۸۲	۴۸۳	۴۸۴	۴۸۵	۴۸۶	۴۸۷	۴۸۸	۴۸۹	۴۹۰	۴۹۱	۴۹۲	۴۹۳	۴۹۴	۴۹۵	۴۹۶	۴۹۷	۴۹۸	۴۹۹	۵۰۰	۵۰۱	۵۰۲	۵۰۳	۵۰۴	۵۰۵	۵۰۶	۵۰۷	۵۰۸	۵۰۹	۵۱۰	۵۱۱	۵۱۲	۵۱۳	۵۱۴	۵۱۵	۵۱۶	۵۱۷	۵۱۸	۵۱۹	۵۲۰	۵۲۱	۵۲۲	۵۲۳	۵۲۴	۵۲۵	۵۲۶	۵۲۷	۵۲۸	۵۲۹	۵۳۰	۵۳۱	۵۳۲	۵۳۳	۵۳۴	۵۳۵	۵۳۶	۵۳۷	۵۳۸	۵۳۹	۵۴۰	۵۴۱	۵۴۲	۵۴۳	۵۴۴	۵۴۵	۵۴۶	۵۴۷	۵۴۸	۵۴۹	۵۵۰	۵۵۱	۵۵۲	۵۵۳	۵۵۴	۵۵۵	۵۵۶	۵۵۷	۵۵۸	۵۵۹	۵۶۰	۵۶۱	۵۶۲	۵۶۳	۵۶۴	۵۶۵	۵۶۶	۵۶۷	۵۶۸	۵۶۹	۵۷۰	۵۷۱	۵۷۲	۵۷۳	۵۷۴	۵۷۵	۵۷۶	۵۷۷	۵۷۸	۵۷۹	۵۸۰	۵۸۱	۵۸۲	۵۸۳	۵۸۴	۵۸۵	۵۸۶	۵۸۷	۵۸۸	۵۸۹	۵۹۰	۵۹۱	۵۹۲	۵۹۳	۵۹۴	۵۹۵	۵۹۶	۵۹۷	۵۹۸	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۱	۶۰۲	۶۰۳	۶۰۴	۶۰۵	۶۰۶	۶۰۷	۶۰۸	۶۰۹	۶۱۰	۶۱۱	۶۱۲	۶۱۳	۶۱۴	۶۱۵	۶۱۶	۶۱۷	۶۱۸	۶۱۹	۶۲۰	۶۲۱	۶۲۲	۶۲۳	۶۲۴	۶۲۵	۶۲۶	۶۲۷	۶۲۸	۶۲۹	۶۳۰	۶۳۱	۶۳۲	۶۳۳	۶۳۴	۶۳۵	۶۳۶	۶۳۷	۶۳۸	۶۳۹	۶۴۰	۶۴۱	۶۴۲	۶۴۳	۶۴۴	۶۴۵	۶۴۶	۶۴۷	۶۴۸	۶۴۹	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۲	۶۵۳	۶۵۴	۶۵۵	۶۵۶	۶۵۷	۶۵۸	۶۵۹	۶۶۰	۶۶۱	۶۶۲	۶۶۳	۶۶۴	۶۶۵	۶۶۶	۶۶۷	۶۶۸	۶۶۹	۶۷۰	۶۷۱	۶۷۲	۶۷۳	۶۷۴	۶۷۵	۶۷۶	۶۷۷	۶۷۸	۶۷۹	۶۸۰	۶۸۱	۶۸۲	۶۸۳	۶۸۴	۶۸۵	۶۸۶	۶۸۷	۶۸۸	۶۸۹	۶۹۰	۶۹۱	۶۹۲	۶۹۳	۶۹۴	۶۹۵	۶۹۶	۶۹۷	۶۹۸	۶۹۹	۷۰۰	۷۰۱	۷۰۲	۷۰۳	۷۰۴	۷۰۵	۷۰۶	۷۰۷	۷۰۸	۷۰۹	۷۱۰	۷۱۱	۷۱۲	۷۱۳	۷۱۴	۷۱۵	۷۱۶	۷۱۷	۷۱۸	۷۱۹	۷۲۰	۷۲۱	۷۲۲	۷۲۳	۷۲۴	۷۲۵	۷۲۶	۷۲۷	۷۲۸	۷۲۹	۷۳۰	۷۳۱	۷۳۲	۷۳۳	۷۳۴	۷۳۵	۷۳۶	۷۳۷	۷۳۸	۷۳۹	۷۴۰	۷۴۱	۷۴۲	۷۴۳	۷۴۴	۷۴۵	۷۴۶	۷۴۷	۷۴۸	۷۴۹	۷۵۰	۷۵۱	۷۵۲	۷۵۳	۷۵۴	۷۵۵	۷۵۶	۷۵۷	۷۵۸	۷۵۹	۷۶۰	۷۶۱	۷۶۲	۷۶۳	۷۶۴	۷۶۵	۷۶۶	۷۶۷	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۰	۷۷۱	۷۷۲	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۵	۷۷۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۰	۷۸۱	۷۸۲	۷۸۳	۷۸۴	۷۸۵	۷۸۶	۷۸۷	۷۸۸	۷۸۹	۷۹۰	۷۹۱	۷۹۲	۷۹۳	۷۹۴	۷۹۵	۷۹۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۹۹	۸۰۰	۸۰۱	۸۰۲	۸۰۳	۸۰۴	۸۰۵	۸۰۶	۸۰۷	۸۰۸	۸۰۹	۸۱۰	۸۱۱	۸۱۲	۸۱۳	۸۱۴	۸۱۵	۸۱۶	۸۱۷	۸۱۸	۸۱۹	۸۲۰	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۳	۸۲۴	۸۲۵	۸۲۶	۸۲۷	۸۲۸	۸۲۹	۸۳۰	۸۳۱	۸۳۲	۸۳۳	۸۳۴	۸۳۵	۸۳۶	۸۳۷	۸۳۸	۸۳۹	۸۴۰	۸۴۱	۸۴۲	۸۴۳	۸۴۴	۸۴۵	۸۴۶	۸۴۷	۸۴۸	۸۴۹	۸۵۰	۸۵۱	۸۵۲	۸۵۳	۸۵۴	۸۵۵	۸۵۶	۸۵۷	۸۵۸	۸۵۹	۸۶۰	۸۶۱	۸۶۲	۸۶۳	۸۶۴	۸۶۵	۸۶۶	۸۶۷	۸۶۸	۸۶۹	۸۷۰	۸۷۱	۸۷۲	۸۷۳	۸۷۴	۸۷۵	۸۷۶	۸۷۷	۸۷۸	۸۷۹	۸۸۰	۸۸۱	۸۸۲	۸۸۳	۸۸۴	۸۸۵	۸۸۶	۸۸۷	۸۸۸	۸۸۹	۸۹۰	۸۹۱	۸۹۲	۸۹۳	۸۹۴	۸۹۵	۸۹۶	۸۹۷	۸۹۸	۸۹۹	۹۰۰	۹۰۱	۹۰۲	۹۰۳	۹۰۴	۹۰۵	۹۰۶	۹۰۷	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۰	۹۱۱	۹۱۲	۹۱۳	۹۱۴	۹۱۵	۹۱۶	۹۱۷	۹۱۸	۹۱۹	۹۲۰	۹۲۱	۹۲۲	۹۲۳	۹۲۴	۹۲۵	۹۲۶	۹۲۷	۹۲۸	۹۲۹	۹۳۰	۹۳۱	۹۳۲	۹۳۳	۹۳۴	۹۳۵	۹۳۶	۹۳۷	۹۳۸	۹۳۹	۹۴۰	۹۴۱	۹۴۲	۹۴۳	۹۴۴	۹۴۵	۹۴۶	۹۴۷	۹۴۸	۹۴۹	۹۵۰	۹۵۱	۹۵۲	۹۵۳	۹۵۴	۹۵۵	۹۵۶	۹۵۷	۹۵۸	۹۵۹	۹۶۰	۹۶۱	۹۶۲	۹۶۳	۹۶۴	۹۶۵	۹۶۶	۹۶۷	۹۶۸	۹۶۹	۹۷۰	۹۷۱	۹۷۲	۹۷۳	۹۷۴	۹۷۵	۹۷۶	۹۷۷	۹۷۸	۹۷۹	۹۸۰	۹۸۱	۹۸۲	۹۸۳	۹۸۴	۹۸۵	۹۸۶	۹۸۷	۹۸۸	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۱	۹۹۲	۹۹۳	۹۹۴	۹۹۵	۹۹۶	۹۹۷	۹۹۸	۹۹۹	۱۰۰۰
یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور	یہ شہادت دیتی ہے کہ وہی نامی اور																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																																

۴۷۰	کتاب الصلوات	۴۷۰	غزائے سر پائے کی نفیس تحقیق	۴۷۰	۹ مگر افواہ مستحب ہے
۴۷۰	فائدہ کے فائدہ ایک فرض ہوئی	۴۷۰	ظہر سے پھر سو اور وقت ظہر و شمس	۴۷۱	افواہ میں حیرت کی نفیس تحقیق
۴۷۱	فائدہ کو پھر فرمایا کہ ان کی کھانہ نہ فرمایا	۴۷۱	ملک ہے اس کی نفیس تحقیق	۴۷۲	افواہ و تکبر کے کلمات
۴۷۲	گنہ گنہ کھانہ کھیر و گلہ کھیر کھیر ہے	۴۷۲	دور پر ہی کی بخش مدد غنا کی عزت ہے	۴۷۳	تشریب و اعلیٰ دفعہ جی
۴۷۳	فائدہ کی عظمت اہم کی خدمت سے ہے	۴۷۳	اس کا مطلب اور نفع احقر ارض	۴۷۴	صفیر میں جیٹا لفظ پر پھر کھانا
۴۷۴	بے فائدہ کی سزا یعنی کے ہا قتل ہمارے	۴۷۴	فائدہ میں خوشی کے شعلہ عمار کی توجہ	۴۷۵	جہاد شہداء میں زید کے حالات
۴۷۵	ہاں قید ہے۔	۴۷۵	حضرت قتادہ کے حالات	۴۷۶	افواہ صحابہ کو خوب ہی کیا رکھا
۴۷۶	ترک فائدہ کو پھر اس کا مطلب	۴۷۶	ناسخ حاکم کے پیچھے فائدہ کو پھر	۴۷۷	غواب کے اقسام
۴۷۷	معتز و مہاشم پر پائی نکلیاں یا گناہ پیش	۴۷۷	اگر وقت کھانہ میں جہاد آئے تو فائدہ	۴۷۸	باب افواہ و کذب کی نفی
۴۷۸	کنا را مدینہ نہیں۔	۴۷۸	پڑھ لو	۴۷۹	افواہ کا جواب
۴۷۹	فائدہ کے وقت کا باب	۴۷۹	شفیق شفیق کی لانا ہم سے اس کی قوی	۴۸۰	حضرت مہاشم نے کھانہ کھانہ دئی
۴۸۰	سورج شیفان کے بیگلوں کے بیان	۴۸۰	دلیل	۴۸۱	جواب افواہ کہ کھانہ کھانہ کھانہ
۴۸۱	طریقہ لانا ہے اس کا مطلب حضرت	۴۸۱	غزائے سر پائے میں پھر اس کے قوی مدلل	۴۸۲	جواب کے تمام
۴۸۲	جبریل نے حضرت مہاشم کے اہم کی امت	۴۸۲	صحابہ حضرت مہاشم کو فائدہ کیلئے نہ	۴۸۳	پہاؤں کا ایک دوسرے سے سوال کر
۴۸۳	کیوں کی۔	۴۸۳	جوتے تھے نہ ملاتے تھے۔	۴۸۴	کیا تجھ پر کھانا فائدہ کر
۴۸۴	کھانہ فائدہ کو پھر نے چھو اس کا پانچ	۴۸۴	کس ناسخ کے پیچھے فائدہ سے ہے	۴۸۵	وسید ارتحام محمد بن فرق
۴۸۵	فائدہ کی کھانہ کو دین	۴۸۵	کس کے پیچھے نہیں۔	۴۸۶	افواہ مہاشم کے بعد نفی مہاشم جی
۴۸۶	سب سے فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم سراج	۴۸۶	باب فضائل الصلوات	۴۸۷	خود ہی سے اہم افضل ہے
۴۸۷	کو عرف فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم	۴۸۷	ایک انسان کے ساتھ کھانہ کھانہ ہے	۴۸۸	جنگل میں کھانہ کھانہ کھانہ پڑھے۔
۴۸۸	سورج کی رات فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم	۴۸۸	خود خندق کھانہ اور کھانہ کھانہ	۴۸۹	افواہ اہل مدینہ سے دینی کا کھانہ
۴۸۹	حضرت مہاشم نے حضرت مہاشم جبریل	۴۸۹	کھانہ کھانہ میں سے بعض لوگ ایمان	۴۹۰	اجرت
۴۹۰	کو سکھایا۔	۴۹۰	کھانہ کھانہ۔	۴۹۱	شیطان کی دند
۴۹۱	باب جلد فائدہ کو پھر	۴۹۱	فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم	۴۹۲	حضرت مہاشم کا کھانہ کھانہ
۴۹۲	فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم	۴۹۲	باب الاحادیث	۴۹۳	کیسے تھی۔
۴۹۳	فائدہ کو پھر اس کا اور مہاشم	۴۹۳	افواہ پھیلے کس نے دی	۴۹۴	افواہ کھانہ کھانہ کھانہ

۴۵۱	سید حسین کو سننے کا حکم	۴۲۸	سید کے مکان کی کوفتات دینے کا حکم	۴۲۱	باب شہزادہ تاج افغان
۴۵۲	سید کا کتاب دہری سہولت کی یاد دہی	۴۲۹	حضرت سید کے مکان کی حالت دیکھنے کی	۴۲۲	کڑی کھانے انہیں دوا لاف سے پہلے
۴۵۳	سید کی منت خانی اور ذکر کا بلبر	۴۳۰	دینے کا حکم ازبختی یا جس سے انقل ہے	۴۲۳	افغان ہو جائے تو نماز پڑھ جائے
۴۵۴	سید کی عمارتیں کب سے بنیں	۴۳۱	قبور کو سید بندنے کی منی بنگا کی	۴۲۴	سفر میں بھی ایکے نماز پڑھ کر موت کرلو
۴۵۵	کعبہ اور نبی کا جادو نام دینے	۴۳۲	قبور کے پاس سید بنانا سنت ہے	۴۲۵	شب تیرہ کی کا واقعہ
۴۵۶	قوم امام کو مٹا کر سکتی ہے	۴۳۳	گور وں میں دفن طبع وصیت بنیاد ہے	۴۲۶	صلی علیہ وسلم کی پیکر پر ہونا
۴۵۷	سید کا حضور کو ناز کے پے بچا گئے تھے	۴۳۴	مدد سید سید میں قبر کا حکم	۴۲۷	حضور کا بابت زندہ سید کے دیکھنے کی
۴۵۸	دلیل کے نظر پر دیکھتے تھے	۴۳۵	حضور کا فضل اور کلا پانی گرجا کی زیر پر چکن	۴۲۸	جنت میں پہلے حضور یا میں گھر چرچاں
۴۵۹	دست خدمت میں نہ رکھنا اور میر کا	۴۳۶	پھر وہاں سید بنانا اس سے مسائل	۴۲۹	سید اور وفات
۴۶۰	سید کی لینا	۴۳۷	سید کے مکان کی حالت حکم رست ہے	۴۳۰	سید اور نماز کی جگہ کا باب
۴۶۱	شیطان کی برائی کی یاد اور ایک کے خیال	۴۳۸	گناہ سید کو گناہ میں فرق	۴۳۱	کعبہ متعلقہ عرش سے انقل ہے
۴۶۲	سے خبر دے ہے	۴۳۹	سید کی خدمت میں دست ایمانی ہے	۴۳۲	کعبہ کا نام ہے اور اس کا حصہ قبیلہ ہے
۴۶۳	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۰	واقعہ باہر اکھانا، عورتوں کے نام نکال	۴۳۳	عثمان بن طلحہ کو سید کے کعبہ کے حالات
۴۶۴	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۱	دینا و نام ہے	۴۳۴	حضرت عثمان غنی کی خدمت میں دینا و نام
۴۶۵	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۲	حضور نے دینا و نام انھوں سے کیا	۴۳۵	عروہ بن ماس کے ایمان کا عجیب واقعہ
۴۶۶	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۳	حضور کا علم غیب کی	۴۳۶	سید نبوی کی خدمت میں ایک نفیس شہرت
۴۶۷	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۴	حضرت علی کا فرمان کو میر جنت پر سید کو	۴۳۷	سے شاپ میں گور وں میں زیادہ ہے
۴۶۸	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۵	ترجیح دینا و نام	۴۳۸	اور قرآن اور عرش و کعبہ سے انقل ہے
۴۶۹	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۶	واقعہ حضرت علی کا حکم کی حالت	۴۳۹	نہایت عجیب کی خدمت میں حضرت علی
۴۷۰	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۷	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۰	کی نفیس شہرت
۴۷۱	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۸	نماز کی کماں کر دے ہے	۴۴۱	جنت کی ایک کماں کی تحقیق
۴۷۲	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۴۹	ادب کے طریقہ میں نماز میں اور کر کر کر کر	۴۴۲	سید کے دست میں حج، مذہب میں
۴۷۳	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۵۰	طریقہ میں دست میں ہے	۴۴۳	سید کی یاد میں کعبہ کے نام کا حکم
۴۷۴	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۵۱	قبر پر سید کا نام پڑا چلا	۴۴۴	سات شخص رات کعبہ میں ہو گئے
۴۷۵	سید کی خدمت میں ایک نفیس شہرت	۴۵۲	حضور نے قبر کی کو مٹا کر لاری	۴۴۵	سید کی خدمت میں حضور کو سلام